أَلْحَبْلُ الْمَتِيْنُ فِيْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ

رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ

کا طریقہ نماز

مؤلف
حضرت مولانا ابو حفص اعجاز احمد اشرفی غفرلہ
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

(بخاری)

اَلْحَبْلُ الْمَتِيْنُ فِيْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ

المسمٰی بہ

رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ ﷺ کا طریقہ نماز

تالیف

مولانا ابوحفص اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ

دار النعیم

[illegible] حق سٹریٹ [illegible] اردو بازار لاہور

0301-4441805

daarunaeem@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	اَلْحَبْلُ الْمَتِیْنُ فِیْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِیْن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ نماز
مصنف	مولانا ابو حفص اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ
صفحات	672
طبع اول	جمادی الاول ۱۴۳۶ھ بمطابق مارچ ۲۰۱۵ء
طبع دوم	رمضان ۱۴۴۰ھ، مئی ۲۰۱۹ء
باہتمام	اعجاز احمد اشرفی

ملنے کا پتے

مکتبہ نعمانیہ، اردو بازار، گوجرانوالہ
فون: 055-4235072; 0321-7475072

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، امامِ اہل سنت، مُحْیِ السُّنَّۃِ

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا

محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی سنہ ۱۴۳۰ھ)

کے نام

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان کے بلندیٔ درجات کا باعث بنائے۔ آمین!

اعجاز احمد اشرفی

نماز کے بارے میں چھ (6) مفید کتابیں

1 ایضاح المرام فی ترك القراءة خلف الامام (ترکِ قراءتِ مقتدی)

اس کتاب میں قرآن وحدیث اور تعامل خیر القرون سے ثابت کیا گیا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کی قراءت درست نہیں ہے۔ حضور ﷺ کی آخری نماز میں بھی آپ ﷺ کا عمل بھی ترکِ قراءتِ مقتدی ہی ہے۔ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی مسلک ہے۔ طبع ثانی۔ صفحات 480

2 رَاحَةُ الْعَيْنَيْنِ فِيْ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ (ترک رفع یدین)

تکبیرِ تحریمہ کے بعد رفع یدین نہ کرنا سنت مستمرہ ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفع یدین کا ہے۔ ترک رفع یدین قرآن پاک کی چار آیات، جناب رسول اللہ ﷺ کی 145 احادیث مبارکہ جو 22 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً اور 3 تابعین رحمہم اللہ سے مرسلاً مروی ہیں۔ نیز 10 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا موقوفاً عمل 26 احادیث مبارکہ سے بیان کیا گیا ہے۔ طبع ثانی صفحات:608

3 اَلدُّرُّ الثَّمِيْنُ فِي الْإِخْفَاءِ بِآمِيْنَ (اخفاء آمین)

اخفاء آمین سنتِ مستمرہ ہے۔ آمین کا آہستہ کہنا جناب رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے بطریق صحیحہ ثابت ہے۔ صفحات:240

4 أَلسُّنَّةُ الْغُرَّةُ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ السُّرَّةِ: نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسنون ہے۔ اس بارے میں مرفوع، موقوف اور مرسل احادیث موجود ہیں۔ مردوں کے لیے سینے پر ہاتھ باندھنا صحیح احادیث اور تعاملِ اُمت کے خلاف ہے۔ صفحات:272

5 خواتین کا مسنون طریقہ نماز

اس کتاب میں خواتین کی نماز کا طریقہ بالخصوص مردوں کی نماز کے اختلافات کو بیان کیا گیا ہے۔ صفحات:160

6 أَنْوَارُ الْمَصَابِيْحِ فِيْ صَلٰوةِ التَّرَاوِيْحِ (نمازِ تراویح)

رمضان میں حضور ﷺ، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمہم اللہ، ائمہ اربعہ رحمہم اللہ، جمہور امت کا تعامل بیس (20) رکعات تراویح کا رہا ہے۔ صفحات:496

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ

حضرت مولانا مفتی واجد حسین حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بعد الحمد والصلوۃ۔

نماز دین کا ستون اور اہم رکن ہونے کے ساتھ افضل ترین عبادت بھی ہے جس کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ شریعت کے دیگر اعمال واحکام زمین پر فرض ہوئے ہیں جب کہ نماز شبِ معراج آسمانوں پر فرض ہوئی ہے۔ نیز قرآن وحدیث میں سینکڑوں مرتبہ نماز پڑھنے کی تعلیم وترغیب دی گئی ہے۔ کہیں ترہیب کے انداز میں ترکِ نماز اور تکاہل نماز سے روکا گیا ہے۔ تو کہیں تبشیر کے انداز میں اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ تمام بشارتیں اور فضائل انسان کو اسی وقت ملیں گے جب وہ نماز قرآن وحدیث کی تعلیمات اور ہدایات کے مطابق ادا کرے گا اور اس کی نماز حضور نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق ہوگی۔

زیرِ نظر کتاب: اَلْحَبْلُ الْمَتِیْنُ فِیْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْن (رحمۃ للعالمین ﷺ کا طریقۂ نماز) میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کا سنت طریقہ بیان کیا گیا ہے تا کہ قاری اس سے راہنمائی حاصل کر کے نماز سنت کے مطابق ادا کرے۔

اللہ رب العزت کتاب کے مؤلف محترم مولانا اعجاز احمد اشرفی مدظلہ (فاضل جامعہ اشرفیہ، لاہور) کی اس کاوش کو قبولیت سے نوازے اور نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین! یارب العالمین

واجد حسین عفی عنہ

دارالافتاء، جامعہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

۱۱، جمادی الاوّل ۱۴۳۶ھ، بہ مطابق ۳۔ مارچ ۲۰۱۵ء

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَ نَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ ! فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اقم الصلوة لذكرى (سورة طه)قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۔ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔ (سورة المؤمنون) قال رسول الله ﷺ"واذا كبر وركع فكبروا واركعوا"۔ (مسلم)سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں انسان بنایا۔ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہونے کا لازوال شرف عطا فرمایا۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اَن گنت نعمتوں کا شکر بجالانا چاہیں۔ تو یہ ایک ناممکن امر ہے، ہم اس کی نعمتوں کو شمار بھی نہیں کر سکتے۔ ارشاد خداوندی ہے:

آیت 1:۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝(النحل:۱۸)

ترجمہ اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننے لگو، تو انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اپنے بندوں کی راہنمائی کے لیے دین اسلام کو کامل فرمادیا۔ اور قرآن پاک میں دین کے کامل ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس

لیے عقائد کے بعد نماز اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔ ساری عبادتوں سے اس کا درجہ بلند ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام، اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات، کمالات واحسانات اور اس کی تقدیس وتوحید کے بارے میں جو کچھ بتلاتے ہیں، اس کو مان لینے اور اس پر ایمان لے آنے کا پہلا قدرتی اور بالکل فطری تقاضا یہ ہے کہ انسان اس کے حضور میں اپنی فدویت وبندگی، محبت وشیفتگی اور محتاجی ودریوزہ گری کا اظہار کر کے اس کا قرب اور اس کی رحمت ورضا حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اس کی یاد سے اپنے قلب وروح کے لیے نور اور سرور کا سرمایہ حاصل کرے۔ نماز کا اصل موضوع تو یہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نماز اس مقصد کے حصول کا بہترین وسیلہ ہے۔

عقائد کے بعد اسلام میں جس چیز کی بڑی اہمیت اور عام نبوتوں اور رسالتوں کا (جن میں فہرست نبوت محمدی-علی صاحبها الصلوة والسلام ہے) جس پر بڑا زور اور جس کی تاکید کی ہے، وہ عبادات ہیں، جو انسانوں کی پیدائش کا اولین مقصد اور غرض وغایت ہیں۔

آیت 2:- وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ○ (الذاریات:۵۶)

ترجمہ میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میری بندگی (یعنی نہ صرف پرستش وبندگی بلکہ غلامی واطاعت بھی) کریں۔

اسلام میں دین کا مفہوم دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں بہت وسیع ہے۔ ہر وہ مطلوب عمل جو رضائے الٰہی کے لئے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کیا جائے، دین کہلاتا ہے، خواہ اس عمل کا تعلق دنیوی امور، بشری حاجتوں یا معاشی ضرورتوں ہی سے کیوں نہ ہو۔ لیکن خاص مشروع عبادات اور ارکان وفرائضِ دین جیسے نماز زکوۃ، روزہ اور حج کا ایک بلند مقام اور ان کی بڑی اہمیت ہے۔ ان کے مقام واہمیت کو کم کرنا اور ان اعمال اور دوسرے ان تمام اعمال کو جن کے ذریعہ انسان اجر وثواب کا طالب ہوتا ہے، برابر قرار دینا دین میں تحریف والحاد کا دروازہ کھولنا ہے۔

تمام آسمانی شریعتوں نے ان کو مشروع قرار دیا ہے، اور تمام آسمانی مذاہب نے اپنے اپنے دور میں ان کی دعوت دی ہے، اور شریعت اسلامی نے سب سے زیادہ کامل ومکمل شکل میں ان کو پیش کیا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ایسا اہتمام، اور ان سے ایسا عشق وشغف تھا، جو احاطۂ بیان سے باہر ہے۔ بیسیوں آیتیں، اور سینکڑوں احادیث ان کے بارے میں ترغیب وتحریض، اور ان کے فضائل میں وارد ہوئی ہیں۔ ان میں مسابقت وتنافس اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ان کی کثرت کرنے والوں، اور ان کا اہتمام رکھنے والوں کا مقام مدح میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان سے غفلت برتنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔

قرآن کریم جہاد وحکومت کو وسیلہ اور اقامتِ صلوٰۃ کو مقصد ونتیجہ قرار دیتا ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے:

آیت 3: اَلَّذِيۡنَ اِنۡ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ○ (سورۃ الحج:۴۱)

ترجمہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

قرآن کریم پر ایک نظر ڈالنے ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلق مع اللہ عبودیت و بندگی، اور عبادات معیّنہ (ارکان اربعہ: نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج) بندہ سے اس طرح مطلوب ومقصد ہیں کہ انھیں کے متعلق قیامت میں سب سے پہلے سوال ہوگا۔ اور ان کا ترک، اور ان سے تغافل موجب وبال ونکال ہے۔ ایک جگہ ان لوگوں سے سوال وجواب کے موقع پر جو جہنم کے عذاب کے مستحق ہوئے، ارشاد ہے:

آیت 4: مَا سَلَكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ ○ قَالُوۡا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ○ وَلَمۡ نَكُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ○ وَكُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ○ حَتّٰٓى اَتٰٮنَا الۡيَقِيۡنُ ○ (المدثر: ۴۲ تا ۴۷)

ترجمہ "تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟"۔ وہ کہیں گے: "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے

نہ تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے، اور روزِ جزاء کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اُس یقینی چیز سے سابقہ پیش آ گیا“۔

دوسری جگہ کفار کے تذکرہ میں ارشاد ہے:

آیت 5:- فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ○ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ○ (القیامۃ: ۳۱ تا ۳۳)

ترجمہ مگر اُس نے نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی، بلکہ جھٹلایا اور پلٹ گیا، پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔

☆ ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عبادات وارکان دین کے پورے نظام میں بنیادی ومرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن پر مؤاخذہ ومحاسبہ ہوگا۔ باقی چیزیں (حکومت الٰہیہ کا قیام، اور انسانی تمدن کو خیر وفلاح کی بنیادوں پر تعمیر کرنا) وسائل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور دین میں ان کا درجہ دوسرا ہے۔

ان عبادات میں اولین اور اہم رکن نماز ہے۔ یہ دین کا ستون ہے۔ اور مسلمانوں اور کافروں کے درمیان وجہ امتیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

آیت 6:- وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (الروم: ۳۱)

ترجمہ اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا۔

حدیث 1:- حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ - أَوِ الشِّرْكِ - تَرْكُ الصَّلَاةِ"۔

تحقیق إسناده قوي على شرط مسلم من أجل أبي سفيان، واسمه طلحة بن نافع. أبو إسحاق: هو إبراهيم بن محمد بن الحارث الفزاري.

وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" 8/256 من طريق معاوية بن عمرو، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي شيبة 11/34، وعبد بن حميد (1022)، ومسلم (82)، والترمذي (2618) و(2619)، ومحمد بن نصر المروزي في "تعظيم قدر الصلاة" (886)، وأبو

يعلى (1953) و (2102) ، وأبو عوانة 61/1 و62، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" (3175) ، وابن حبان (1453) ، والطبرانى فى "الصغير" (799) ، وابن منده فى "الإيمان" (219) ، والبيهقى 365/3ـ366، والخطيب فى "تاريخه" 180/10 من طرق عن الأعمش، به. وصححه الترمذى.

وأخرجه المروزى (892) ، وأبو يعلى (1783) ، والآجرى فى "الشريعة" ص 133، والطبرانى فى "الصغير" (374) ، والقضاعى فى "مسند الشهاب" (266) ، والبيهقى 366/3 من طريق عمرو بن دينار، عن جابر.

وأخرجه أبو يعلى (2191) من طريق الحسن البصرى، عن جابر.

وأخرجه المروزى (889) من طريق وهب بن منبه، عن جابر، وفيه قصة مطولة.

وأخرج المروزى أيضاً (892) من طريق مجاهد بن جبر، قال: قلت لجابر: ما كان يفرق بين الكفر والإيمان عندكم من الأعمال فى عهد رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قال: الصلاة.

وسيأتى برقم (15183) من طريق أبى الزبير، عن جابر.

وفى الباب عن بريدة، وسيأتى 346/5.

وعن أنس عند ابن ماجه (1080) وفى إسناده يزيد بن أبان الرقاشى، وهو متروك.

وعن عبد الله بن شقيق العقيلى- وهو تابعى- عند الترمذى (2622) أنه قال: كان أصحاب محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يرون شيئاً من الأعمال تركه كفر غير الصلاة. ورجاله ثقات.

قال ابن حبان فى "صحيحه" 324/4: أطلق المصطفى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسم الكفر على تارك الصلاة، إذ تَرْكُ الصلاة أول بداية الكفر، لأن المرء إذا ترك الصلاة واعتاده، ارتقى منه إلى ترك غيرها من الفرائض، وإذا اعتاد ترك الفرائض، أداه ذلك إلى الجحد، فأطلق صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسم النهاية التى هى آخر شُعب الكفر على البداية التى هى أول شُعبها، وهى ترك الصلاة.

وقال البغوى فى "شرح السنة" 179/2: اختلف أهل العلم فى تكفير تارك الصلاة المفروضة عمداً، فذهب إبراهيم النخعى وابن المبارك وأحمد وإسحاق إلى تكفيره ... وذهب الآخرون إلى أنه لا يكفَر، وحملوا الحديث على ترك الجحود وعلى الزجر

والوعيد. وقال حماد بن زيد ومكحول ومالك والشافعي: تارك الصلاة يقتل كالمرتد، ولا يخرج به عن الدين. وقال الزهري: وبه قال أصحاب الرأي: لا يقتل، بل يحبس ويضرب حتى يصلي، كما لا يقتل تارك الصوم والزكاة والحج.

وقال السندي: قوله: "بين العبد المؤمن وبين الكفر". كما أن المانع يوصف بأنه بين الشيئين لكونه يمنع أحدهما عن الآخر. كذلك الوسيلة الموصلة أحدهما إلى الآخر يوصف بأنه بينهما. فيقال: بيني وبين السلطان الوزير، وبيني وبين مرادي الاجتهاد. وليس المراد هاهنا المانع، بل الوسيلة. فكأنه قيل: المعصية الموصلة للعبد إلى الكفر هي ترك الصلاة. والله تعالى أعلم.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٢٣ ص٢٢٨ رقم 14979 .المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني ﷬(المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بندہ اور کفر (شرک) کے درمیان نماز کا ترک کرنا ہے''۔

ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے:

حدیث 2:- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بَيْنَ الكُفْرِ وَالإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ". (ترمذی رقم 2618) [حكم الألباني] : صحيح

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کفر اور ایمان کے درمیان (حد فاصل) ترک نماز ہی ہے''۔

نماز نجات کی شرط اور ایمان کی محافظ ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت وتقوی کی بنیادی شرط کے طور پر بیان کیا ہے۔ نماز ہر آزاد اور غلام، امیر اور غریب، بیمار اور تندرست، مسافر اور مقیم پر ہمیشہ کے لئے اور ہر حال میں فرض ہے۔ کسی بالغ انسان کو کسی حال میں اس سے مستثنیٰ نہیں کیا جا سکتا، بخلاف روزہ، حج اور زکوۃ کے جو مختلف شرائط وصفات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور ان کے متعین اور محدود اوقات ہیں۔ نماز

میدان جنگ میں بھی فرض ہے، اور صلوٰۃ خوف کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ایک ایسا فریضہ ہے، جو کسی نبی اور رسول سے بھی ساقط نہیں ہوتا، چہ جائیکہ کسی ولی اور عارف ومجاہد سے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

آیت 7:۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ (سورۃ الحجر:۹۹)

ترجمہ اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہئے یہاں تک کہ آپ کو امر یقینی پیش آجائے۔

نماز مومن کے حق میں ایسی ہے، جیسے مچھلی کے لئے پانی۔ نماز مومن کی جائے پناہ اور جائے امن ہے۔ اور اگر نماز واقعی وحقیقی نماز ہو تو وہ غیر اللہ کی عبادت، غیر اللہ کی غلامی، جاہلی زندگی اور اخلاق رذیلہ سے کوئی جوڑ نہیں کھاتی۔ اور دونوں میں کھلا ہوا تضاد ہے:

آیت 8:۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (سورۃ العنکبوت:۴۵)

ترجمہ کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

نماز کوئی ایسا آہنی سانچہ یا چوب خشک کی طرح کوئی جامد اور محدود چیز نہیں ہے۔ جس میں سب نمازی یکساں ہوں اور ہر نمازی ایک سطح پر رہنے کے لئے مجبور اور اس سے آگے بڑھنے سے قاصر ہو وہ دراصل ایک بہت بڑا اور وسیع وعریض میدان ہے، جہاں نمازی ایک حال سے دوسرے حال تک، اور عروج سے کمال، اور کمال سے ان منزلوں تک پہنچتا ہے۔ جو اس کے تصور وخیال سے بھی ماوراء ہیں، نماز کو وصول الی اللہ تعلق مع اللہ اور تقریب وولایت کے حصول میں جو کمال درجہ کی تاثیر اور غایت درجہ کی اہمیت حاصل ہے۔ وہ پورے نظام شریعت میں کسی اور چیز کو نہیں۔ اس کے ذریعہ اس امت کے محققین ومجاہدین ہر نسل اور ہر دور میں ایمان ویقین، علم ومعرفت، روحانیت وللٰہیت، اور قرب وولایت کے ان درجات تک پہنچ گئے، جہاں اہل ذہانت کی دقیقہ رسی اور حکماء وعقلاء کا تصور وخیال بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اور ہر دور میں یہی حال رہا ہے، نماز نبوت کی میراث ہے، جو اپنے تمام اشکال وآداب، اور احکام وتفصیلات کے ساتھ بحفاظت ایک نسل سے دوسری نسل، اور ایک عہد سے دوسرے عہد تک منتقل ہوتی رہی۔

نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب و پسندیدہ عبادت تھی۔ اس سے آپ کو سکون و تسلی حاصل ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

حدیث 3: أَخۡبَرَنَا الۡحُسَيۡنُ بۡنُ عِيسَى الۡقُومَسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بۡنُ مُسۡلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو الۡمُنۡذِرِ، عَنۡ ثَابِتٍ، عَنۡ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: "... وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيۡنِي فِي الصَّلَاةِ"۔

(نسائی رقم 3939؛ سلسلة الاحاديث الصحيحه رقم ۱۸۰۹؛ مختصر سلسلة الاحاديث الصحيحه: ۶۱۴)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے"۔

حدیث 4: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مِسۡعَرٌ، عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ مُرَّةَ، عَنۡ سَالِمِ بۡنِ أَبِي الۡجَعۡدِ عَنۡ رَجُلٍ مِنۡ أَسۡلَمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَا بِلَالُ! أَرِحۡنَا بِالصَّلَاةِ"۔

تحقیق

رجاله ثقات، لكن اختلف على سالم بن أبي الجعد في إسناده، فمرة يرويه عن رجل من أسلم، عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كما هنا. ومرة يرويه عن عبد الله بن محمد ابن الحنفية، عن صهر له أنصاري، ومرة يرويه عن محمد ابن الحنفية نفسه عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مرسلاً كما سيأتي عند الرواية (23154).

مسعر: هو ابن كدام.

وأخرجه أبو داود (4985) . والطبراني في "الكبير" (6214) من طريق عيسى ابن يونس، والخطيب في "تاريخ بغداد" 10/444-445 من طريق خلاد بن يحيى، كلاهما عن مسعر بن كدام، بهذا الإسناد. ووقع عند أبي داود أن الصحابي: رجل من خزاعة. ووقع عند الطبراني -ولعله تحريف-: عن عمرو بن مرة، عن سلمان بن خالد - أراه من خزاعة.

وأخرجه مسدد في "مسنده" كما في "إتحاف الخيرة" للبوصيري (1309) . ومن طريقه الخطيب في "تاريخه" 10/444 من طريق أبي حمزة ثابت بن أبي صفية الثمالي، عن سالم بن أبي الجعد، به. قلنا: وأبو حمزة ضعيف.

وأخرجه أبو نعيم في "أخبار أصبهان" 249/2 من طريق سلمة بن الفضل، عن مسعر، عن عمرو بن مرة، عن عمرو بن خارجة بن خزاعة، عن بلال، فجعله من حديث بلال. قلنا: وسلمة بن الفضل ضعيف.

وأخرجه الدارقطني في "العلل" 122/4، والخطيب في "تاريخه" 444/10 من طريق أبي حمزة الثمالي، عن سالم بن أبي الجعد، عن محمد ابن الحنفية، عن بلال، فجعله أيضاً من حديث بلال. قلنا: وإسناده تالف.

وسيأتي الحديث من طريق سالم بن أبي الجعد عن عبد الله بن محمد ابن الحنفية عن صهر له من الأنصار برقم (23154).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج۳۸ ص۱۷۸ رقم 23088۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضور اکرم ﷺ نے (اپنے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ''بلال! نماز کھڑی کرو، اور ہمیں اس سے آرام پہنچاؤ''۔

حدیث 5:۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ، وَخَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدُّؤَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخُو حُذَيْفَةَ، قَالَ حُذَيْفَةُ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى"۔

تحقیق

إسناده ضعيف، محمد بن عبد الله، ويقال: محمد بن عُبيد أبو قدامة تفرد بالرواية عنه عكرمة بن عمار اليمامي، ولم يوثقه أحد، فهو مجهول، وعبد العزيز أخو حذيفة رجّح الذهبي في "التجريد"، والحافظ في "الإصابة" 942/5 أنه ابن أخيه، كما وقع في رواية أبي داود وغيره، ونقل ذلك أيضاً عن أبي نعيم. قلنا: وعبد العزيز روى عنه اثنان من المجهولين، وقال الذهبي: لا يعرف، ومع ذلك وثقه العجلي وابن حبان! وقد اختلف في إسناده على عكرمة بن عمار كما سيأتي.

أخرجه أبو داود (1319)، والطبري في "تفسيره" 260/1، والخطيب البغدادي في

"تاریخه" 274/6 من طرق عن یحیی بن زکریا، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطبری 260/1 من طریق وهب بن جریر، عن عکرمة، به.

وأخرجه أبو عوانة (6842)، والبیهقی فی "الدلائل" 451/3-452 من طریق أبی حذیفة موسی بن مسعود، عن عکرمة بن عمار، عن محمد بن عبید أبی قدامة، عن عبد العزیز ابن أخی حذیفة، قال: ذکر حذیفة مشاهدهم مع النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فذکر قصة طویلة، هذا الحدیث فی أثنائها.

وأخرجه ابن قانع فی "معجم الصحابة" 189/2 من طریق سُریج بن یونس، عن یحیی بن زکریا، عن عکرمة، عن محمد بن عبد الله، عن عبد العزیز أخی حذیفة عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ لم یذکر فیه حذیفة.

وأخرجه کذلك ابن قانع 189/2 من طریق ابن جریج، عن عکرمة، عن محمد بن عُبید بن أبی قدامة، عن عبد العزیز بن الیمان، قال: کان رسول الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ إذا حزبه ... فذکره.

وفی حدیث صهیب فیما حکاه النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ عن نبی من الأنبیاء السابقین: فقام إلی الصلاة، وکانوا إذا فزعوا، فزعوا إلی الصلاة. سلف فی مسنده بسند صحیح برقم (18937).

قوله: "حزبه" بموحدة فی آخره، أی: نزل به أمر شدید.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۸ ص۳۳۰ رقم 23299. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشیبانی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ھ). المحقق: شعیب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن الترکی. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولی، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ: حضرت حُذَیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی پریشانی کی بات پیش آتی، فوراً نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے''۔

* جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز احسان کا مکمل اور اعلیٰ نمونہ تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے احسان کے معنی دریافت کئے گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث 6:- اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنۡ لَّمۡ تَكُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ. (بخاری رقم 50)

ترجمہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو جیسا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، اور اگر تم اس کو دیکھ نہیں رہے، تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

یہی وہ نماز ہے جو ہر مسلمان سے مطلوب ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ کی اقتداء و اتباع کا ہر مسلمان کو حکم ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

حدیث 7:- وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي۔ (بخاری رقم 631، 6008، 7246)

ترجمہ اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

حدیث 3:- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ، وَنَحْنُ نَسِيرُ۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ۔ قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ۔ ثُمَّ قَالَ: "أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ"۔ قَالَ: ثُمَّ تَلَا "تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ" (السجدة:١٦)، حَتَّى بَلَغَ (يَعْمَلُونَ) (السجدة:١٧)۔ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ۔ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا نَبِيَّ اللهِ! فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ۔ قَالَ: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا۔ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ۔ هٰذَا حَدِيثٌ

حَسَنٌ صَحِيحٌ (ترمذی رقم ۲۶۱۶)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پھر ایک دن میں صبح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوا جب کہ ہم سفر میں چل رہے تھے۔ تو میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے جنت میں داخل کرا دے اور دوزخ سے دور کرا دے''۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے مجھ سے بڑی ہی عظیم بات کا سوال کر دیا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے بڑا ہی آسان ہے جن کے لیے اللہ تعالیٰ آسان بنا دے۔ (وہ کام یہ ہیں:) اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، حج بیت اللہ کرنا''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ بتلاؤں: روزہ ڈھال ہے۔ صدقہ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ آدھی رات کے وقت آدمی کا نماز پڑھنا''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی ان آیات کی تلاوت فرمائی:

آیت 9: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (السجدۃ:۱۶،۱۷)

ترجمہ اُن کے پہلو (رات کے وقت) اپنے بستروں سے جدا ہوتے ہیں، وہ اپنے پروردگار کو ڈر اور اُمید (کے ملے جذبات) کے ساتھ پکار رہے ہوتے ہیں۔ اور ہم نے اُن کو جو رزق دیا ہے، وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ کسی متنفس کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا سامان اُن کے اعمال کے بدلے میں چھپا کر رکھا گیا ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس امر کا سر یعنی اصل، اس کا ستون اور اس کی چوٹی کا نہ بتلا دوں؟''۔ میں نے عرض کیا: ''ضرور بتلایئے، اے اللہ کے

رسول!''۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس امر یعنی دین کی اصل اسلام یعنی ایمان ہے اور اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی چوٹی جہاد ہے''۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس سارے معاملے کی روح نہ بتلادوں؟''۔ میں نے عرض کیا: ''ضرور! اے اللہ کے رسول!''۔ تو حضور اکرم ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ لیا اور فرمایا: ''اپنے اوپر اس زبان کو روک لے''۔ میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی! ہم سے کلام اور گفتگو کی وجہ سے بھی مؤاخذہ کیا جائے گا؟''۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! تیری ماں تجھے روئے۔ دوزخ میں جو لوگ اپنے منہ اور نتھنوں کے بل ڈالے جائیں گے، وہ اسی زبان کے پھندے کی وجہ سے ہی جائیں گے''۔

قیامت کے دن تمام عبادتوں سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال ہوگا۔ حدیث پاک میں ہے:

حدیث 8:۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَقُلْتُ: "أَللّٰهُمَّ! يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا"۔ قَالَ فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ: "إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ"۔ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ"۔

وَفِي الْبَابِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ. حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ. وَالْمَشْهُورُ هُوَ قَبِيصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ. وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هٰذَا (ترمذی رقم413)۔[حکم الألبانی] : صحیح۔

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ کا ارشاد فرمایا: ''قیامت میں آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی نکل آئی، تو وہ شخص کامیاب ہوگا اور بامراد۔ اور اگر نماز بے کار ثابت ہوئی، تو وہ نامراد، خسارہ میں ہوگا۔ اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی، تو ارشادِ خداوندی ہوگا: ''دیکھو! اس بندہ کے پاس کچھ نوافل بھی ہیں، جن سے فرضوں کو پورا کر دیا جائے''۔ اگر نکل آئیں، تو ان سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی۔ اس کے بعد پھر اسی طرح باقی اعمال روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا حساب ہوگا''۔

حدیث 9: عن أنس، عن النبی ﷺ قال: "أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ ، فَإِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ لَهُ سَائِرُ عَمَلِهِ. وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ"

(رواہ الطبرانی فی الاوسط رقم ۱۸۵۷؛ مجمع الزوائد ج ۲ ص ۷ رقم ۱۶۰۸ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت؛ سلسلة الاحادیث الصحیحه: ۱۳۵۸؛ مختصر سلسلة الاحادیث الصحیحه ۵۹۸)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلی چیز جس کا بندہ سے قیامت کے دن حساب لیا جائے گا، نماز ہے۔ اگر نماز ٹھیک رہی، تو سارے اعمال ٹھیک ہوں گے اور اگر نماز خراب رہی، تو سارے عمل خراب ثابت ہوں گے''۔

سفر، حضر، امن وخوف ہر حالت میں نماز کی محافظت اور پابندی کا حکم ہے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

آیت 10: حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرہ: ۲۳۸، ۲۳۹)

ترجمہ محافظت کرو سب نمازوں کی اور (بالخصوص) درمیان والی نماز عصر کی اور (نماز میں)

کھڑے رہو ادب سے۔ پھر اگر تم کو خوف ہو (کسی دشمن وغیرہ کا) تو کھڑے کھڑے یا سواری پر چڑھے چڑھے پڑھ لو (یعنی اس حالت میں بھی نماز کی پابندی کرو اسے ترک نہ کرو)۔ پھر جب تم کو اطمینان ہو جائے تو خدا کی یاد (یعنی ادائے نماز) اسی طریقے سے کرو جس طرح تم کو سکھایا ہے جس کو تم جانتے نہ تھے۔

☐ نماز میں کوتاہی کرنے والوں پر سخت وعید وارد ہوئی ہے۔

حدیث 10:- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ: ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ: "مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا، وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ، وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ، وَفِرْعَوْنَ، وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ"۔

تحقیق إسناده حسن، عيسى بن هلال: روى عنه جمع، وذكره ابن حبان في "الثقات" 213/5، وذكره الفسوي في "تاريخه" 515/2 في ثقات التابعين من أهل مصر. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير كعب بن علقمة، فمن رجال مسلم. أبو عبد الرحمن: هو عبد الله بن يزيد المقرىء، وسعيد: هو ابن أبي أيوب.

وأخرجه عبدُ بنُ حميد في "المنتخب" (353)، والدارمي 2/301-302، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (3181)، وابن حبان (1467) من طريق عبد الله بن يزيد، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطبراني في "الأوسط" (1788) من طريق ابن ثوبان، عن سعيد بن أبي أيوب، به.

وأخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (3180) من طريق عبد الله بن وهب، عن ابن لهيعة وسعيد بن أبي أيوب، عن كعب، به.

وأورده الهيثمي في "المجمع" 1/292، وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و"الأوسط" ورجال أحمد ثقات.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۱۱ ص۱۴۲ رقم 6577۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن

محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفی ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي.
الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز کے بارے میں فرمایا: ''جو شخص نماز پر مداومت اور ہمیشگی کرے گا۔ اس کے لئے نماز قیامت کے دن نور ایمان کی دلیل اور نجات ہوگی، اور جو اس پر مداومت نہیں کرے گا قیامت کے دن نہ اس کے لئے نور ہوگا، نہ دلیل اور نہ نجات۔ اور قیامت کے دن وہ قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف (جیسے کافروں) کے ساتھ ہوگا''۔

☆ دیگر ارکان کے مقابلے میں نماز کا ادا کرنا اکثر مسلمانوں پر فرض ہے۔ مجنون، نابالغ، اور حیض ونفاس میں مبتلا عورتوں کے علاوہ ترک نماز کا عذر کسی سے مسموع نہیں ہے۔
نمازی تو بہت ہیں لیکن اس کے احکام ومسائل سے اچھی طرح واقف کم ہی ہیں۔
جب کہ نماز کے احکام کا جاننا ہر بالغ مسلمان کے لئے ضروری ہے تا کہ وہ اپنی نماز صحیح اور مکمل طور پر ادا کر سکے، کیونکہ وہ نماز جس کے شرائط ارکان وغیرہ پورے نہ کئے گئے ہوں وہ شریعت کی نظر میں معتبر نہیں۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو دیکھا کہ وہ اچھی طرح سے نماز ادا نہیں کر رہے ہیں تو ان کے نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد فرمایا:

حدیث 11:۔ "ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ"۔ (بخاری رقم 757)

ترجمہ تو پھر جا اور نماز پڑھ۔ تم نے تو (شرعاً) نماز پڑھی ہی نہیں۔

اسی طرح ایک موقع پر ادائے نماز کے بعد ایک صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:

حدیث 3:۔ "يَا فُلَانُ! أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ؟ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّى كَيْفَ يُصَلِّي؟"۔ (صحیح مسلم: رقم 108-423)

ترجمہ اے فلاں! اپنی نماز کو اچھی طرح کیوں نہیں ادا کرتا، نمازی ادائے نماز کے وقت کیوں نہیں سوچتے کہ وہ کیسے نماز پڑھ رہے ہیں؟۔

☆ قرآن وحدیث کے ان محکم اور واضح فرمودات کے پیش نظر نماز کی فرضیت اور اس

کے اہم ترین عبادات ہونے پر پوری امت کا اتفاق ہے۔ البتہ کیفیت ادا میں قدرے تنوع ہے یعنی نماز کے بعض افعال اور طریقے، نیز کچھ سنن و آداب کے بارے میں سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائرے میں رہتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم، ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اور اکابر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا باہم اختلاف پایا جاتا ہے۔ اصل پر متفق رہتے ہوئے ہر ایک کو اصول وضوابط کے مطابق اپنے طریقہ ہائے نماز کی فضلیت اور بہتری کے اظہار کا پورا حق ہے۔

مومن کے پاس اسلام اور ایمان سے بڑا سربلندی کا کوئی ہتھیار نہیں اور مشاہدہ بھی یہی ہے کہ جتنا ایمان کمزور ہوتا ہے اتنا ہی مومن پستی کے گڑھے میں گرتا چلا جاتا ہے اور سلف سے بداعتمادی ایمان کے لیے زہرِ قاتل ہے اور یہ مرض اس وقت زوروں پر ہے حتیٰ کہ دن رات میں پانچ وقت بطورِ فرض پڑھی جانے والی نماز کے بارہ میں بھی شکوک وشبہات پیدا کر دیئے گئے ہیں کہ یہ وہ نماز نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو دی تھی۔ دنیا وجہان میں پھیلنے والی نماز یہ اُمتیوں کی بنائی ہوئی نماز ہے۔ یہ کوفی نماز ہے، مکی، مدنی نماز نہیں۔ چند اجتہادی مسائل میں سے بعض شوافع اور حنابلہ کے دلائل چرا کر عوام کے سامنے پیش کرنے شروع کیے کہ دیکھو! حدیث یہ کہتی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس کے خلاف کہتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ امام کو ماننا ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں عوام ایسے شور کے پیچھے لگ کر بالآخر اپنا ایمان کھو دیتے ہیں۔ اللہ کی پناہ!

لیکن کسی عقل مند کو یہ سوچنے کی توفیق نہیں ہوتی کہ اگر پانچ وقت پڑھی جانے والی نماز ہمارے اکابر رحمۃ اللہ علیہم نے ہمیں غلط پہنچائی ہے تو باقی دین جو نماز سے کم درجہ کا متواتر ہے۔ اس کے بارہ میں کیا اعتماد رہے گا کہ وہ ہمیں صحیح دیا ہو۔ مثلاً قرآن مجید کا تواتر نماز سے کم ہے، کیونکہ پورا قرآن روزانہ کوئی نہیں پڑھتا۔ نماز روزانہ پانچ وقت بطورِ فرض پڑھی جاتی ہے اور نوافل پڑھنے والے بھی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں، ہر شہر، ہر محلے بلکہ ہر گھر میں ایسے اشخاص مل جائیں گے۔

قرآن مجید ہر مسلمان کو زبانی یاد نہیں۔ نماز ہر مسلمان بچے تک کو یاد ہے۔ جن لوگوں

نے ہمیں یہ نماز دی ہے، انہوں نے قرآن دیا، انہوں نے ہی صحاح ستہ دی۔ اگر نماز غلط ہوگئی تو باقی صحاح ستہ اور قرآن کا کیا اعتبار؟ پھر اجتہادی مسائل میں شوافع اور حنابلہ کے بعض مستدلات پیش کرتے ہیں اور احناف کے مستدلات کا اوّلاً انکار کرتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں ہے اور اگر وہ احادیث پیش کی جائیں تو فوراً ان کو ضعیف کہہ دیتے ہیں اور اپنے پیچھے لگنے والے عوام کو کہتے ہیں کہ ہم نے تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جب کہ یہ بات سو فیصد دھوکہ ہے اور مزاجِ شریعت کے خلاف ہے۔

اس گروہ کے یہاں سنت کا ایک خود ساختہ معیار ہے کہ جو کام وہ خود کریں اسے سنت کا عنوان دیتے ہیں اور ہر اس کام کو خلاف سنت گردانتے ہیں، جو ان کی مزعومہ سنت کے موافق نہ ہو، چاہے اس پر جمہور اہل اسلام عمل پیرا ہوں اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی تائید وتصویب بھی ہوتی ہو۔

اس گروہ کے مذہبی افکار کا خلاصہ نماز کے چند اختلافی مسائل کو ہوا دینا ہے۔ یہ لوگ کم پڑھے لکھے مسلمانوں کو ورغلاتے پھرتے ہیں کہ ان کی نمازیں سنت کے خلاف ہیں۔ ان کا نماز پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔ ان لوگوں کے اس رویہ سے عوام اپنی نمازوں کے متعلق ذہنی انتشار میں مبتلا ہوتے جا رہے ہیں اور بعض تو اصل نماز ہی سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔

اس صورت حال کے پیش نظر اہل حق کے مسلک کو واضح کرنے کے لیے یہ کتاب:

اَلْحَبْلُ الْمَتِیْنُ فِیْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْن

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ نماز

ترتیب دی گئی ہے۔ اس کتاب میں نماز کے اہم بالخصوص مختلف فیہ مسائل مرتب کر دیئے گئے ہیں اور ہر مسئلہ کی دلیل قرآن وحدیث اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیش کر دی گئی ہے۔ یہ دلائل عام طور پر صحیح بخاری، صحیح مسلم، مؤطا امام مالک، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، مسندِ احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، شرح معانی الآثار (طحاوی) وغیرہ معروف ومعتبر کتب حدیث سے نقل کئے گئے ہیں

اور بیشتر احادیث کے مرتبہ اور درجہ کو بھی حضرات محدثین ؒ کے اصول واقوال کی روشنی میں بیان کر دیا گیا ہے تاکہ کتاب کے مطالعہ کے دوران احادیث کے ثبوت وصحت کے سلسلے میں قاری کا ذہن مطمئن رہے اور ان لوگوں کے دامِ فریب میں نہ آئیں جو ہر اس حدیث کو جو ان کے مزعومہ مؤقف کے خلاف ہو، بلاتحقیق ضعیف کہہ دیا کرتے ہیں۔ علامہ اقبال ؒ کی نصیحت یہ ہے:

زاجتہادِ عالماں کوتاہ نظر　　　　اقتداءِ رفتگاں محفوظ تر

ترجمہ ناقص علم والوں کے اجتہاد سے گزشتہ مجتہدین ؒ کی اتباع میں دین وایمان کی زیادہ حفاظت ہے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ! کتاب کے مطالعہ سے عام مسلمانوں کے ذہن میں جو شبہات پیدا کر دیئے گئے ہیں وہ دور ہوں گے۔ علاوہ ازیں ایک اہم ترین فائدہ یہ بھی ہوگا کہ ان دلائل سے واقف ہو جانے کے بعد یہ یقین مزید پختہ ہو جائے گا کہ ہماری نمازیں نبی پاک ﷺ کی سنت کے عین مطابق ہیں۔ یقین کی اس پختگی سے نماز میں خشوع وخضوع کا اضافہ لازمی ہے اور خشوع وخضوع ہی نماز کی روح ہے۔

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی ؒ فرماتے ہیں:

اس میں چند مسائل جزئیہ نماز کے دلائل حدیث سے لکھے ہیں تاکہ ظاہر ہو جائے کہ مقلدین حنفیہ بھی عامل بالحدیث ہیں اور ان مسائل کے تخصیص کی دو وجہ ہیں: اول تو یہ کہ ان میں شور وشغب زیادہ ہے۔ دوسرے یہ وسوسہ آسکتا ہے یا ڈالا جاسکتا ہے کہ جس مذہب کی نماز ہی جو کہ افضل العبادات اور روزانہ متکرر الوقوع ہے، حدیث کے خلاف ہو، اس مذہب میں حق ہونے کا کب احتمال ہوسکتا ہے؟!! سو اس سے یہ وسوسہ رفع ہو جائے گا۔ اور ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ ان مسائل میں دوسری جانب حدیث نہیں بلکہ اس کام پر یہ دعویٰ کرنا بھی ضروری نہیں کہ دوسری جانب مرجوح ہے، نہ یہ دعویٰ کہ ان استدلالات میں کوئی خدشہ یا احتمال نہیں کیونکہ مسائلِ ظنیہ کے لیے دلائل ظنیہ کافی ہیں اور ایسے احتمالات مضر ظنیت نہیں ہوتے بلکہ مقصود صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ ہم بھی بے راہ نہیں چل رہے تاکہ موافقین تردد سے اور معترضین بدزبانی اور بدگمانی

سے نجات پائیں۔ اور اگر یہ شبہ ہو کہ جب دوسری جانب بھی حدیث ہے تو تم اس حدیث کے کیوں مخالف ہوئے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ پھر دنیا میں کوئی عامل بالحدیث نہیں۔ اصل یہ ہے کہ جب ایک حدیث کی وجہ سے دوسری حدیث میں مناسب تاویل کر لی جاتی ہے، تو اس کی مخالفت بھی باقی نہیں رہتی۔

(الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد، مجموعہ مقالات ج ۴ ص ۱۱۴۔ طبع: ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ، ملتان)

اس کتاب کو مقدمہ اور نو (9) ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مقدمہ نماز پڑھنے کا اجمالی طریقہ

باب 1 رحمۃ للعالمین ﷺ کے طریقۂ نماز کے بارے میں بیالیس (42) جامع احادیث

باب 2 نماز میں قیام کا مسنون طریقہ

باب 3 ترکِ قراءت خلف الامام

باب 4 آمین آہستہ کہنا

باب 5 رکوع اور مدرکِ رکوع

باب 6 ترکِ رفع یدین

باب 7 سجدہ اور طاق رکعت کے بعد قیام کا طریقہ

باب 8 قعدہ، کیفیتِ قعدہ، تشہد اور سلام

باب 9 نماز کے بعد دعا واذکار

مسائل ودلائل کے اخذ وفہم میں غلطی کے امکان ووقوع سے انکار نہیں۔ اگر کوئی صاحبِ علم کسی غلطی کی صحیح طور پر نشان دہی کریں گے، تو شکریہ کے ساتھ اس کی اصلاح کر لی جائے گی۔ خدائے رحیم وکریم اپنے لطیف وکرم سے جو لغزشیں ہوئی ہوں انھیں معاف فرمائے اور اپنے رسول پاک ﷺ کی سنت پر سچے دل سے عمل کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین!

اعجاز احمد اشرفی

اتوار، ۸۔ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۹۔ مارچ ۲۰۱۵ء

طبع ثانی منگل، 10۔ شعبان 1440ھ مطابق 16 اپریل 2019ء

مقدمہ

نماز پڑھنے کا اجمالی طریقہ

نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اس طرح کانوں تک اٹھائے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہو جائیں اور انگلیاں کھلی رہیں، پھر ناف کے نیچے اس طرح ہاتھ باندھ لے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑ لے اور باقی تین انگلیاں کلائی پر بچھی رہیں، تکبیر کے بعد یہ پڑھے:

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ"

ترجمہ اے اللہ! تیری ذات پاک اور منزہ ہے، اور میں تیری تقدیس بیان کرتا ہوں، اور سارے کمالات اور خوبیاں تجھ میں ہیں، میں تیری حمد کرتا ہوں، اور تیرا نام پاک، بڑا بابرکت ہے، اور تیری شان بہت اعلیٰ ہے، اور تُو ہی معبودِ برحق ہے، تیرے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں ہے۔

یا یہ دعا پڑھ لے:

أَللّٰهُمَّ! بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، أَللّٰهُمَّ! نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، أَللّٰهُمَّ! اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ" (بخاری رقم 744؛ مسلم رقم 147-598)

ترجمہ اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا طویل فاصلہ کر دے جتنا طویل فاصلہ تُو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کر دیا ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے ایسا پاک وصاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کر دیا جاتا ہے۔

اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی سے اور برف سے اور اَولے سے دھو ڈال۔

پھر ''أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' اور ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھ کر سورت فاتحہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○

ترجمہ تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو تمام کائنات کا ربّ ہے، نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے، روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا، جو معتوب نہیں ہوئے جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں۔

سورت فاتحہ کے بعد آہستہ سے ''آمین'' کہے، پھر آہستہ ''بسم اللہ'' پڑھ کر سورت اخلاص یا کوئی اور سورت پڑھے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○(الاخلاص:۱ تا ۴)

ترجمہ کہو، ! وہ اللہ ہے، یکتا۔ اللہ سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج ہیں۔ (اللہ سب کے ساتھ ہے)۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد۔ (نہ وہ کسی کا باپ اور نہ کسی کا بیٹا)۔ اور کوئی اس کا ہمسر (کُفو) نہیں ہے۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے، رکوع میں اپنے گھٹنے پکڑ لے، انگلیاں کھلی رکھے، بازو پہلوؤں سے الگ رکھے، سر اور کمر بالکل برابر رکھے، بازوؤں میں خم نہ ہو، پنڈلیاں سیدھی رہیں اور تین، پانچ یا سات مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' کہے، پھر ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' (اللہ نے سنی اس بندہ کی جس نے اس کی حمد کی) کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' (اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ساری حمد وستائش ہے) پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے، سجدہ میں جاتے وقت کمر بالکل سیدھی رکھے، گھٹنے زمین پر رکھنے سے پہلے کمر میں خم نہ آنے

پائے، پھر زمین پر پہلے گھٹنے رکھے، پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے اور انگلیاں خوب ملالے، پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان پیشانی رکھے، سجدے کے وقت پیشانی اور ناک دونوں زمین پر رکھ دے، ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے اور پاؤں کھڑے رکھے اور خوب کھل کر سجدہ کرے تاکہ پیٹ رانوں سے اور بازو پہلو وَں سے جدا رہیں، دونوں بازو زمین سے اوپر رکھے۔ سجدہ میں کم سے کم تین دفعہ ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہے، پھر اللہ اکبر کہہ کر سیدھا بیٹھ جائے، پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرے، پھر تکبیر کہتا ہوا پنجوں کے بل سیدھا کھڑا ہو جائے، زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے، پھر بسم اللہ، الحمد للہ اور سورۃ پڑھ کر دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح پوری کرے۔ دوسرے سجدے کے بعد اپنا دایاں پیر کھڑا رکھے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لے اور انگلیاں اپنے حال پر رہنے دے۔ پھر یہ تشہد پڑھے:

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

ترجمہ ادب و تعظیم اور اظہارِ نیاز کے سارے کلمے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہیں (اور میں ان سب کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہوں)۔ تم پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے سب نیک بندوں پر۔ پس میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں (صرف وہی معبودِ برحق ہے)۔ اور میں اس کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اور جب أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ پر پہنچے تو درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر لَآ إِلٰهَ کہتے وقت شہادت کی انگلی اٹھائے اور إِلَّا اللهُ کہتے وقت جھکا دے مگر حلقہ کو آخر نماز تک باقی رکھے۔ اگر چار رکعت پڑھنا ہو، تو اس سے زیادہ اور کچھ نہ پڑھے بلکہ فوراً

اللہ أکبر کہہ کر اٹھ کھڑا ہو، اور دو رکعتیں اور پڑھ لے۔ فرض نمازوں میں آخری دو رکعتوں میں الحمد للہ کے ساتھ اور کوئی سورت نہ ملائے، جب چوتھی رکعت پر بیٹھے، تو پھر ''التحیات'' پڑھ کر یہ درود شریف پڑھے:

أَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ۔ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔ أَللّٰهُمَّ! بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ۔ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ"۔

ترجمہ اے اللہ! اپنی خاص عنایت و رحمت فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں پر، جیسے کہ تو نے عنایت و رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر۔ تو حمد و ستائش کا سزاوار اور عظمت و بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! اپنی خاص برکتیں نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں پر، جیسے کہ تو نے عنایت و رحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر۔ تو حمد و ستائش کا سزاوار اور عظمت و بزرگی والا ہے۔

پھر یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○
(البقرۃ:۲۰۱)

ترجمہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی، اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ○ (ابراہیم:۴۰، ۴۱)

ترجمہ اے میرے پروردگار! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں)۔ پروردگار! میری دعا قبول کر۔ پروردگار! مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اس دن معاف کر دیجیو جب کہ حساب قائم ہوگا۔

یا یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے ہیں اور گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔ بس مجھے اپنی جانب سے مغفرت عطا فرمایئے اور مجھ پر رحم کیجئے۔ یقیناً آپ بخشش کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

یا یہ دعا پڑھے:

أَللّٰهُمَّ! إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. (مسلم رقم:134-590)

ترجمہ اے اللہ! ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں، میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں زندگی اور موت کی آزمائشوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یا کوئی اور دعا پڑھے جو قرآن مجید یا حدیث میں آئی ہو، پھر دائیں طرف سلام پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے، پھر یہی الفاظ کہہ کر بائیں طرف سلام پھیرے، سلام کرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے۔ اگر مقتدی ہے تو دائیں بائیں دوسرے نمازیوں اور امام کی بھی نیت کرے اور امام دونوں طرف مقتدیوں اور ملائکہ پر سلام کی نیت کرے۔

باب 1

رحمةٌ للعالمین ﷺ کے طریقہ نماز کے بارے میں جامع احادیث

• بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○

1.1:۔منفرد کے لیے نماز سکھانے والی قولی احادیث

1.1.1:۔حدیث حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 1:۔ حَدَّثَنَا يَحۡيٰى، عَنۡ عُبَيۡدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيۡدُ بۡنُ أَبِي سَعِيۡدٍ، عَنۡ أَبِيۡهِ، عَنۡ أَبِي هُرَيۡرَةَ. قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الۡمَسۡجِدَ فَصَلّٰى، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِي الۡمَسۡجِدِ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيۡهِ السَّلَامَ، وَقَالَ: "ارۡجِعۡ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمۡ تُصَلِّ". فَرَجَعَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَقَالَ: "وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالۡحَقِّ! مَا أُحۡسِنُ غَيۡرَ هٰذَا، فَعَلِّمۡنِي، قَالَ: "إِذَا قُمۡتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرۡ، ثُمَّ اقۡرَأۡ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الۡقُرۡآنِ، ثُمَّ ارۡكَعۡ حَتّٰى تَطۡمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارۡفَعۡ حَتّٰى تَعۡتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسۡجُدۡ حَتّٰى تَطۡمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارۡفَعۡ حَتّٰى تَطۡمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افۡعَلۡ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا".

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين. يحيى: هو ابن سعيد القطان، وعبيد الله: هو ابن عمر العمري.

وأخرجه البخاری فی "صحیحه" (757) و (793) و (6252)، وفی "القراءة خلف الإمام" (113)، ومسلم (397) (45)، وأبو داود (856)، والترمذی (303)، والنسائی 124/2، وأبو یعلی (6577) و (6622)، وابن خزیمة (461) و (590)، وأبو عوانة 2/103-104، والطحاوی 233/1، وابن حبان (1890)، والبیهقی 88/2 و 117 و 371-372، وابن حزم فی "المحلی" 256/3 من طریق یحیی بن سعید، بهذا الإسناد. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح.

واقتصر البخاری فی الموضع الثالث من "الصحیح" علی قوله: "ثم ارفع حتی تطمئن جالساً". واقتصر فی "القراءة" علی قوله: "إذا أقیمت الصلاة فکبر، ثم اقرأ، ثم ارکع". ولم یسق البیهقی لفظه فی الموضع الأول والثانی. وسقط أبو سعید المقبری من روایة ابن حبان.

وأخرجه ابن أبی شیبة 287/1-288، والبخاری فی "صحیحه" (6251) و (6667)، وفی "القراءة خلف الإمام" (114) و (115)، ومسلم (397) (46)، وأبو داود (856)، وابن ماجه (1060) و (3695)، والترمذی (2692)، وابن خزیمة (454)، وأبو عوانة 2/103-104 و 104، والبیهقی 126/2 و 372، والبغوی (552) من طرق عن عُبَید الله بن عمر، عن سعید المقبری، عن أبی هریرة دون ذِکر أبی سعید المقبری.

واقتصر البخاری فی "القراءة خلف الإمام" علی قوله: "کبر واقرأ ما تیسر معك من القرآن ثم ارکع". واقتصر ابن ماجه فی الموضع الثانی علی قول أبی هریرة: أن رجلا دخل المسجد، ورسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جالس فی ناحیة المسجد، فصلی ثم جاء فسلم، فقال: "وعلیك السلام". ولم یسق الترمذی لفظه.

قال الحافظ فی "الفتح" 277/2: قال الدارقطنی: خالف یحیی القطان أصحابَ عبید الله کلهم فی هذا الإسناد، فإنهم لم یقولوا: عن أبیه، ویحیی حافظ. قال: فیشبه أن یکون عبید الله حدث به علی الوجهین، وقال البزار: لم یتابع یحیی علیه، ورجح الترمذی روایة یحیی.

ثم قال: لکل من الروایتین وجه مرجح. أما روایة یحیی، فللزیادة من الحافظ، وأما الروایة الأخری فللکثرة ولأن سعیداً لم یوصف بتدلیس، وقد ثبت سماعه من أبی هریرة، ومن ثَم أخرج الشیخان الطریقین.

قلنا: وأخرجه البيهقى 2/373-374 من طريق ابن وهب، عن عَبْد الله بن عمر العمرى، عن سعيد المقبرى، عن أبى هريرة. وعبد الله بن عمر ضعيف.

وفى الباب عن رفاعة بن رافع، سيأتى 4/340.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۱۵ ص۴۰۰ رقم 9635۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى رحمہ اللہ (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركى. الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں ایک جانب تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''پھر جا کر نماز پڑھو، تم نے نماز ٹھیک نہیں پڑھی''۔ وہ واپس گیا اور اس نے پھر سے نماز پڑھی۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پھر فرمایا: ''تم جا کے نماز پڑھو، تم نے نماز ٹھیک نہیں پڑھی''۔ اُس آدمی نے تیسری دفعہ عرض کیا: حضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے بتا دیجئے اور سکھا دیجئے کہ میں کس طرح نماز پڑھوں؟ (جیسی مجھے پڑھنی آتی ہے وہ تو میں کئی دفعہ پڑھ چکا)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو، تو پہلے خوب اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف اپنا رُخ کرو۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کے نماز شروع کرو۔ اس کے بعد (جب قراءت کا موقع آ جائے تو) جو قرآن تمہیں یاد ہو اور تمہیں پڑھنا آسان ہو وہ پڑھو۔ پھر قراءت کے بعد رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ پھر رکوع سے اُٹھو، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ مطمئن اور ساکن ہو جاؤ، پھر اُٹھو یہاں تک کہ مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ پھر اُٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اپنی پوری نماز میں یہی کرو'' (یعنی ہر رکعت میں قراءت، رکوع، سجود، قومہ

،جلسہ اور تمام اعمال اچھی طرح اطمینان وسکون سے اور ٹھہر ٹھہر کے ادا کرو)''۔

1.1.2:۔حدیثِ حضرت رِفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 2:۔حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فِيهِ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ، فَيَضَعَ الْوُضُوءَ - يَعْنِي مَوَاضِعَهُ - ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَيَحْمَدُ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ، وَيُثْنِي عَلَيْهِ، وَيَقْرَأُ بِمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَرْكَعُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ، ثُمَّ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا، ثُمَّ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُكَبِّرُ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ"۔ (ابوداؤد رقم ۸۵۷، ۸۶۱ واللفظ لہ؛ ترمذی رقم ۳۰۲؛ نسائی رقم ۱۰۵۳، ۱۱۳۶؛ ابن ماجہ رقم ۴۶۰)

ترجمہ حضرت علی بن یحییٰ بن خلاد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا (حضرت رِفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ پھر گذشتہ حدیث (ابوداؤد رقم ۸۵۶) کی طرح ذکر کیا۔ اس میں کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ لوگوں میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوسکتی حتی کہ وہ وضو کرے اور تمام اعضاء وضو کو پاک کرے۔ پھر تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور اس کی ثناء کرے اور قرآن میں سے جو چاہے پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہے پھر رکوع کرے حتی کہ اس کے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر اطمینان پکڑلیں۔ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے۔حتی کہ سیدھا کھڑا ہوجائے۔ پھر اللہ اکبر کہے۔ پھر سجدہ کرے حتی کہ اس کے جوڑ مطمئن ہوجائیں۔ پھر اللہ اکبر کہے اور اپنا سر اٹھائے حتی کہ سیدھا بیٹھ جائے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے حتی کہ اس کے جوڑ مطمئن ہوجائیں۔ پھر اپنا سر اٹھا کر اللہ اکبر کہے۔ پس جب اس نے یہ کیا تو اس

کی نماز تمام ہوگئی۔

حدیث نمبر 3:۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، - بِهَذِهِ الْقِصَّةِ -. قَالَ: "إِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَبِمَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَقْرَأَ، وَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَامْدُدْ ظَهْرَكَ". وَقَالَ: "إِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ، فَإِذَا رَفَعْتَ فَاقْعُدْ عَلَى فَخِذِكَ الْيُسْرَى"

(ابوداود رقم ۸۵۹؛ سنن ابی داود بتحقیق البانی ص ۱۵۱ رقم ۸۵۹ مکتبۃ المعارف ریاض)

ترجمہ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے اسی قصہ کی روایت ہوئی ہے۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ: "جب تو کھڑا ہو، اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو تو تکبیر کہہ۔ پھر ام القرآن (سورت فاتحہ) کو پڑھ اور جو اللہ چاہے اس کی قراءت کر۔ اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ اور اپنی پشت کو پھیلا دے۔ اور فرمایا: "جب تو سجدہ کرے تو اپنے اعضاء کو اچھی طرح ٹکا دے اور جب تو بیٹھے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ"۔

حدیث نمبر 4:۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَعِدْ صَلَاتَكَ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". قَالَ: فَرَجَعَ فَصَلَّى كَنَحْوٍ مِمَّا صَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: "أَعِدْ صَلَاتَكَ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! عَلِّمْنِي كَيْفَ أَصْنَعُ". قَالَ: "إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ، فَإِذَا رَكَعْتَ، فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَامْدُدْ ظَهْرَكَ وَمَكِّنْ لِرُكُوعِكَ،

فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلٰى مَفَاصِلِهَا، وَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ، فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى، ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ".

تحقیق

حديث صحيح، وهذا إسناد اختلف فيه على علي بن يحيى بن خلاد الزرقي، فقد رواه محمد بن عمرو، وهو ابن علقمة الليثي- كما في هذه الرواية- عنه، عن رفاعة بن رافع الزرقي، ورواه على الشك كما في ابن حبان (1787) - فقال: عن علي بن يحيى بن خلاد، أحسبه عن أبيه، عن رفاعة بن رافع، به. فزاد في الإسناد: عن أبيه، يعني يحيى بن خلاد وقد تابعه بدون ذكر "عن أبيه" شريكُ بن أبي نمر كما عند الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (2243)، وفي "شرح معاني الآثار" 232/1، وعبد الله ابن عون كما عند الطبراني في "الكبير" (4530)، فقالا: عن علي بن يحيى بن خلاد، عن رفاعة، به.

وقد اضطرب فيه حماد بن سلمة: فرواه موسى بن إسماعيل فيما أخرجه أبو داود (857)، وحجاج بن منهال فيما أخرجه الطبراني في "الكبير" (4526)، كلاهما عن حماد بن سلمة، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن علي بن يحيى بن خلاد، عن عمه. لم يقل فيه: عن أبيه.

ورواه هدبة بن خالد فيما أخرجه ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" (1977)، عن حماد بن سلمة، عن إسحاق بن عبد الله، عن علي بن يحيى بن خلاد، أراه عن أبيه، عن عمه أن رجلاً....

ورواه عفان بن مسلم فيما أخرجه الحاكم 242/1 عن حماد بن سلمة، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، عن علي بن يحيى بن خلاد، عن أبيه أن رجلاً، لم يذكر جده في الإسناد.

قال البخاري في "التاريخ الكبير" 320/3 في إسناد حماد: لم يقمه.

وقال أبو زرعة فيما نقله عنه ابن أبي حاتم في "العلل" 82/1: وهم حماد.

وخالفهم محمد بن عجلان كما سيرد في الرواية (18997)، وداود بن قيس الفراء كما عند عبد الرزاق في "المصنف" (3739)، والبخاري في "القراءة خلف

الإمام" (109) و (110)، و"التاريخ الكبير" 320/3، والنسائي في "المجتبى" 60/3، وفي "الكبرى" (1237)، والطبراني في "الكبير" (4520)، والحاكم 242/1ـ243، وابن الأثير في "أسد الغابة" 225/2، وإسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة فيما أخرجه البخاري في "القراءة" (111)، وفي "التاريخ الكبير" 321/3، وأبو داود (858)، والنسائي في "المجتبى" 225/2ـ226، وفي "الكبرى" (722)، وابن ماجه (460)، والدارمي (1329)، وابن الجارود في "المنتقى" (194)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 35/1، والطبراني في "الكبير" (4525)، والدارقطني 95/1ـ96، والبيهقي في "السنن" 102/2 و345، ومحمد بن إسحاق فيما أخرجه أبو داود (860)، وابن خزيمة (597) و (638)، والطبراني في "الكبير" (4528)، والحاكم 243/1، والبيهقي في "السنن" 133/2ـ134 أربعتهم عن علي بن يحيى بن خلاد، عن أبيه، عن عمه رفاعة، به. فزادوا في الإسناد: عن أبيه.

وذكر أبو حاتم فيما نقله ابنه في "العلل" 82/1 أنه الصحيح.

وأخرجه الطيالسي (1372)، والبخاري في "التاريخ الكبير" 321/3، وأبو داود (861)، والنسائي في "المجتبى" 20/2، وفي "الكبرى" (1631)، وابن خزيمة (545)، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (1593) و (2244) و (6073) و (6074)، والبيهقي في "السنن" 380/2 من طرق عن إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير، عن يحيى بن علي بن يحيى بن خلاد، عن أبيه، عن جده، عن رفاعة، به.

وخالفهم علي بن حُجر فيما أخرجه الترمذي (302)، فرواه عن إسماعيل ابن جعفر، عن يحيى بن علي بن يحيى بن خلاد، عن جده، عن رفاعة بن رافع، به. ولم يذكر: عن أبيه: قلنا: يعني علي بن يحيى بن خلاد، وعليه مدار الروايات السالفة.

وقد نص على أن رواية الترمذي ليس فيها: عن أبيه المزي في "تحفة الأشراف" 169/3، والحافظ في "الفتح" 277/2، وقد رواه كذلك البغوي في "شرح السنة" (553) من طريق الترمذي دون قوله: عن أبيه. وليست هي في نسخ الترمذي الخطية التي اعتمدها الشيخ أحمد شاكر، ومع ذلك وضعها في تحقيقه للكتاب بين حاصرتين مُخَطِّئاً الحافظ في "الفتح"، ومعتمداً على ما جاء عند الحاكم 43/1- ومن طريقه البيهقي في "السنن" 380/2- وقد رواه الحاكم من طريق الترمذي وفيه:

عن أبيه.

والذى يترجّح لنا أن قوله: عن أبيه عند الحاكم هو من تصرف الرواة أو النساخ أو وهم من الحاكم نفسه، إذ لا قول بعد قول المزى، وهو شيخُ هذا الباب. ولو أن الشيخ أحمد شاكر اطلع على قول المزى لما تصرف فى إسناد الترمذى بما تصرف به!

ويحى بن على بن يحيى مجهول، لم يرو عنه غير إسماعيل بن جعفر،؛

ولم يؤثر توثيقه عن غير ابن حبان، ونقل الذهبى فى "الميزان" عن ابن القطان قوله: لا يعرف إلا بهذا الخبر، روى عنه إسماعيل بن جعفر، وما علمت فيه ضعفاً، وتعقبه الذهبى بقوله: لكن فيه جهالة.

وتابع إسماعيلَ بنَ جعفر فى قوله: عن أبيه سعيدُ بنُ أبى هلال فيما أخرجه الطبرانى (4527)، فقال: عن يحيى بن على بن يحيى، عن أبيه، عن جده، به.

وفى الباب عن أبى هريرة، وقد سلف برقم (9635).

قال السندى: قوله: "أعد صلاتك": لم يعلّمه أولاً، بل تركه حتى يطلب، لأن تعليمه بعد الطلب منه أنفع، وأدخل فى المحافظة والاهتمام له.

"ثم اقرأ بأُم القرآن": هذا يدل على أن الرواية المشهورة، وهى "ثم اقرأ ما تيسّر" من غير ذكر أم القرآن فيها اختصارٌ من الرواة، وأنه لا بد من قراءة أم القرآن.

و"مكِّنْ" من التمكين، أى: اجعل نفسك فى مكانها ساعة لركوعك، وهذا هو الاطمئنان.

قلنا: الرواية المشهورة التى أشار إليها السندى، هى رواية أبى هريرة السالفة برقم (9635).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۱ص۳۲۸،۳۲۹،رقم 18997 ـ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ) ـ المحقق: شعيب الأرنؤوط ـ عادل مرشد، وآخرون ـ إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركى ـ الناشر: مؤسسة الرسالة ـ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

□ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَصَلَّى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ: "ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ: "ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: "وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَقَدْ أَجْهَدْتُ نَفْسِي، فَعَلِّمْنِي وَأَرِنِي". فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ كَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ قُمْ فَإِذَا أَتْمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَتْمَمْتَهَا، وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا مِنْ شَيْءٍ، فَإِنَّمَا تُنْقِصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ".

تحقیق

حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل ابن عجلان، وهو محمد، وقد توبع، وقد سلف الكلام عليه في الرواية السالفة برقم (18995)، وبقية رجاله ثقات.

وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" (112)، وابن حبان (1787)، والطبراني في "الكبير" (4523) من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

وأخرجه الشافعي في "الأم" 1/88- ومن طريقه البيهقي في "المعرفة" (4768)- عن إبراهيم بن محمد، والبخاري في "التاريخ الكبير" 3/321 عن عبد الله بن إدريس، و3/320، والطبراني (4521) من طريق سليمان بن بلال، والنسائي في "المجتبى" 3/59-60، والطبراني (4522) من طريق ليث بن سعد، والنسائي 2/193، والبيهقي في "السنن" 2/372-373 و373 من طريق بكر بن مُضَر، وابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" (1976)، والطبراني (4524) من طريق أبي خالد الأحمر، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (2245) من طريق حَيْوة، سبعتهم عن محمد بن عجلان، به.

وخالفهم النضر بن عبد الجبار، فرواه فيما أخرجه الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (1594) و (6075) عن محمد بن عجلان، عن ابن لهيعة وليث، عن ابن

عجلان، عمن أخبره عن علي بن يحيى بن خلاد به. فذكر رجلا مبهماً بين ابن عجلان وعلي بن يحيى.

وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" (112) من طريق بكير بن عبد الله الأشج، عن ابن عجلان، عن علي بن يحيى بن خلاد عن رفاعة، ولم يقل: عن أبيه.

وأخرجه الشافعي في "المسند" 1/70-71 و91 (ترتيب السندي)، وفي "الأم" 1/98 عن إبراهيم بن محمد: وهو ابن أبي يحيى الأسلمي، عن ابن عجلان، بإسناد سابقه. وإبراهيم بن محمد بن أبي يحيى الأسلمي متروك.

وأخرجه البيهقي في "المعرفة" (4765) من طريق الشافعي، عن إبراهيم بن محمد عن علي بن يحيى بن خلاد، عن أبيه، عن جده رفاعة بن مالك، فذكره. وقال: لم يقم إسناده إبراهيم بن محمد.

قال السندي: قولا: "يرمقه" أي: ينظر إليه.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۱ص ۳۳۳، ۳۳۴رقم 18997 ـ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت رِفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ایک آدمی مسجد میں آیا تو اس نے نماز پڑھی۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (اعرابی) کو (نماز کی تعلیم دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ''جب تو اپنی نماز کے لیے کھڑا ہو، (تو قبلہ کی طرف رخ کر کے) تکبیر (تحریمہ) کہہ، پھر قرآن پڑھ اگر تیرے پاس قرآن ہے۔اور اگر تجھے قرآن یاد نہیں ہے۔تو پھر الحمد لله، الله اکبر اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله کہہ لے۔ پھر تو رکوع کر یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ پھر رکوع سے اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ پھر اٹھو یہاں تک کہ مطمئن اور ساکن ہو کر بیٹھ جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ پھر اٹھو یہاں تک کہ مطمئن ہو کر بیٹھ

جاؤ۔ جب تو نے ایسا کرلیا تو یقیناً تو نے اپنی نماز کو پورا کرلیا۔ اور جو تو نے اس میں کمی کی، تو یقیناً تو نے اپنی نماز میں کمی کرلی۔ (یعنی ہر رکعت میں قراءت، رکوع، سجود، قومہ، جلسہ اور تمام اعمال اچھی طرح اطمینان وسکون سے اور ٹھہر ٹھہر کے ادا کرو)۔

حدیث نمبر 5:۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" وَذَكَرَ ذٰلِكَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، فَقَالَ الرَّجُلُ: "مَا أَدْرِي مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلَاتِي" فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدٍ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَيَمْسَحُ رَأْسَهُ وَرِجْلَهُ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ اللهَ وَيُمَجِّدُهُ، وَيَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا أَذِنَ اللهُ لَهُ فِيهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَيَرْكَعُ، وَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى يَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَيَسْتَوِي ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ يُقِيمُ صُلْبَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ جَبْهَتَهُ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى يَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ، وَيَسْتَوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ، وَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ" فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هٰكَذَا حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ، قَالَ: "لَا يَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذٰلِكَ".

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ بَعْدَ أَنْ أَقَامَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى إِسْنَادَهُ فَإِنَّهُ حَافِظٌ ثِقَةٌ، وَكُلُّ مَنْ أَفْسَدَ قَوْلَهُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ هَمَّامٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا السِّيَاقَةِ. إِنَّمَا اتَّفَقَا فِيهِ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي التَّارِيخِ الْكَبِيرِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مِنْهَالٍ وَحَكَمَ لَهُ بِحِفْظِهِ.

ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُقِمْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

(المستدرك على الصحيحين ج۱ص۳۶۸رقم 881 المؤلف:أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع(المتوفى ۴۰۵ھ) تحقيق:مصطفى عبد القادر عطا الناشر: دار الكتب العلمية ۔ بيروت۔ الطبعة:الأولى ۱۴۱۱ھ)

ترجمہ حضرت علی بن یحییٰ بن خلاد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ سے اور وہ اپنے چچا (حضرت رِفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ جب ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، اس نے نماز پڑھی۔ پھر جب اس نے اپنی نماز مکمل کر لی، تو (پاس آکر) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور قوم کو سلام کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم پر بھی سلام ہو۔ تم جا کے نماز پڑھو، تم نے نماز ٹھیک نہیں پڑھی''۔ (اس شخص نے دو یا تین مرتبہ ایسا کیا اور) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دو یا تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا: میں اس سے بہتر (نماز پڑھنا) نہیں جانتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری نماز کا کوئی نقص بھی نہیں بتایا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ وہ کامل وضو کرے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے، اپنے سر کا مسح کرے اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئے۔ پھر تکبیر کہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی بزرگی بیان کرے اور قرآن میں سے جو اللہ اس کو توفیق دے، پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہے، پھر رکوع کرے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے حتی کہ اس کے جوڑ اپنی اپنی جگہ پر اطمینان پکڑ لیں اور (کمر اور سر کو) برابر کر لے۔ پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے۔ اور سیدھا برابر کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے۔ پھر اپنی پشت کو بالکل سیدھا کر لے۔ پھر اللہ اکبر کہے۔ پھر سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو زمین پر خوب اطمینان سے رکھ دے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور (ہر عضو اپنی جگہ پر) برابر ہو جائے۔ پھر اللہ اکبر کہے اور اپنا سر اٹھائے یہاں تک کہ سیدھا اپنی جگہ بیٹھ جائے۔ اور اپنی کمر کو بالکل سیدھا کر لے''۔ پھر اسی طرح

آپ ﷺ نے نماز کی صفت بیان کی یہاں تک کہ آپ ﷺ اس بیان سے فارغ ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ (بیان کردہ تمام احکام پر پورا) عمل نہ کر لے''۔

1.1.3: حدیثِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 6: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ - يَعْنِي إِسْبَاغَ الْوُضُوءِ -". وَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُ: "إِذَا رَكَعْتَ، فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ - وَقَالَ الْهَاشِمِيُّ مَرَّةً: حَتّٰى تَطْمَئِنَّا - وَإِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْأَرْضِ، حَتّٰى تَجِدَ حَجْمَ الْأَرْضِ".

تحقیق

إسناده حسن، موسى بن عقبة ممن روى عن صالح مولى التوأمة قبل الاختلاط، وعبد الرحمن بن أبي الزناد صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات، ونقل الحافظ ابن حجر في "التلخيص" 1/94 عن البخاري تحسين هذا الحديث.

وأخرجه ابن ماجه (447)، والترمذي (39) عن إبراهيم بن سعيد الجوهري، والحاكم 1/182-183 من طريق جعفر بن محمد بن شاكر، كلاهما عن سعد بن عبد الحميد بن جعفر، عن عبد الرحمن بن أبي الزناد، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حسن غريب. والحديث في هذه المصادر مختصر ليس فيه ذكر الاطمئنان في الركوع والسجود.

ولتخليل الأصابع شاهد عن لقيط بن صَبِرَةَ سيأتي في "المسند" 4/33 و211، وصححه ابن حبان (1054).

وآخر عن المستورد بن شداد وسيأتي في "المسند" أيضاً 4/229.

ولتتمته شاهد عن سعد بن أبي وقاص عند البخاري (790)، ومسلم (535)، وانظر ما تقدم برقم (1570).

وآخر من حديث المسيء صلاته عن أبي هريرة وعن رفاعة بن رافع الزرقي، سيأتي 437/2، و340/4.

وثالث من حديث أبي حميد الساعدي عند أبي داود (734)، والترمذي (270).

قوله: "حتى تطمئنا"، قال السندي: أي الكفان، و"حجم الأرض". قال: بفتح حاء مهملة وسكون جيم، في "القاموس": الحجم من الشيء: ملمسه الناتئ تحت يدك.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل. ج ۴ ص ۲۶۵ رقم 2604. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

قلت: ورجاله موثقون إلا أن صالحا هذا وهو ابن نبهان كان اختلط، لكنهم قد ذكروا أن ابن أبي ذئب، وغيره من القدماء قد روى عنه قبل الاختلاط، وموسى أقدم منه كما سبق تحقيقه تحت الحديث (1306) وذكرت هناك لطرفه الأول شاهدا.

ولسائره شاهد آخر من حديث رفاعة بن رافع عند أصحاب السنن وغيرهم، وهو مخرج في " صحيح أبي داود".

(سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها. ج ۳ ص ۳۳۵، ۳۳۶ رقم 1349. المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (المتوفى: ۱۴۲۰ھ). الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض. الطبعة: الأولى، (لمكتبة المعارف) ۱۴۱۵ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نماز کے احکام کے متعلق سوال کیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ''اپنے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کر''۔ یعنی کامل وضو کرنا۔ اور آپ ﷺ نے اس سے یہ فرمایا: ''جب تو رکوع کرے، تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھو، یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ اور جب

تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو زمین پر خوب جما دے یہاں تک کہ تو زمین کے حجم کو پالے"۔

1.1.4:۔حدیثِ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 7:۔عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: "إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَرَكَعْتَ فَضَعْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَافْرِجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ إِلَى مَفْصِلِهِ، وَإِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبِينَكَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَنْقُرْ"۔

□ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَالْآخَرُ مِنْ ثَقِيفٍ، فَسَبَقَهُ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلثَّقَفِيِّ: "يَا أَخَا ثَقِيفٍ! سَبَقَكَ الْأَنْصَارِيُّ"۔فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: "أَنَا أُبَدِّئُهُ يَا رَسُولَ اللهِ!"۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا أَخَا ثَقِيفٍ! سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ، وَإِنْ شِئْتَ أَنَا أَخْبَرْتُكَ بِمَا جِئْتَ تَسْأَلُ عَنْهُ"۔ قَالَ: "فَذَاكَ أَعْجَبُ إِلَيَّ أَنْ تَفْعَلَ"۔ قَالَ: "فَإِنَّكَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنْ صَلَاتِكَ، وَعَنْ رُكُوعِكَ، وَعَنْ سُجُودِكَ، وَعَنْ صِيَامِكَ، وَتَقُولُ مَاذَا لِي فِيهِ؟"۔ قَالَ: "إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ"۔ قَالَ: "فَصَلِّ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ وَنَمْ وَسَطَهُ"۔ قَالَ: "فَإِنْ صَلَّيْتَ وَسَطَهُ فَأَنْتَ إِذًا قَالَ۔ فَإِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَرَكَعْتَ، فَضَعْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ إِلَى مَفْصِلِهِ، وَإِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْأَرْضِ"۔ الحديث

(المصنف. ج ۲ ص ۱۵۱ رقم 2859: ج ۵ ص ۱۴ تا ۱۶ رقم 8830 .المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى: 211ھ).المحقق:

حبيب الرحمن الأعظمى ﷫.الناشر: المجلس العلمي- الهند.يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ارشاد فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو۔ پس (جب) تو رکوع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ اور اپنی انگلیوں کے درمیان کشادگی پیدا کر۔ پھر اپنے سر کو رکوع سے اٹھا لے یہاں تک کہ ہر عضو اپنے جوڑ پر لوٹ جائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو زمین پر خوب جمادے اور (مرغ جیسی) ٹھونگ نہ مار (یعنی جلد بازی سے کام نہ لے)''۔

حدیث نمبر 8:۔أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ السِّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْهَيَّاجِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! كَلِمَاتٌ أَسْأَلُ عَنْهُنَّ". قَالَ: "اجْلِسْ". وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ، كَلِمَاتٌ أَسْأَلُ عَنْهُنَّ". فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَبَقَكَ الْأَنْصَارِيُّ". فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: "إِنَّهُ رَجُلٌ غَرِيبٌ، وَإِنَّ لِلْغَرِيبِ حَقًّا، فَابْدَأْ بِهِ". فَأَقْبَلَ عَلَى الثَّقَفِيِّ، فَقَالَ: "إِنْ شِئْتَ أَجَبْتُكَ عَمَّا كُنْتَ تَسْأَلُ، وَإِنْ شِئْتَ سَأَلْتَنِي وَأُخْبِرُكَ". فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! بَلْ أَجِبْنِي عَمَّا كُنْتُ أَسْأَلُكَ". قَالَ: "جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الرُّكُوعِ، وَالسُّجُودِ وَالصَّلَاةِ، وَالصَّوْمِ". فَقَالَ: "لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَخْطَأْتَ مِمَّا كَانَ فِي نَفْسِي شَيْئًا". قَالَ: "فَإِذَا رَكَعْتَ، فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، ثُمَّ فَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، ثُمَّ امْكُثْ حَتَّى يَأْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، وَإِذَا سَجَدْتَ، فَمَكِّنْ جَبْهَتَكَ، وَلَا تَنْقُرْ نَقْرًا، وَصَلِّ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ". فَقَالَ: "يَا نَبِيَّ اللهِ! فَإِنْ أَنَا صَلَّيْتُ بَيْنَهُمَا؟". قَالَ: "فَأَنْتَ إِذًا مُصَلٍّ". الحديث.

تحقیق [تعلیق الألباني]: حسن لغيره - »التعليق الرغيب« (2/129-130).

[تعليق شعيب الأرنؤوط]

إسناده ضعيف، يحيى بن عبد الرحمن الأرحبي، قال أبو حاتم: شيخ لا أرى في حديثه إنكاراً، يروي عن عبيدة بن الأسود أحاديث غرائب، وقال الدارقطني: صالح يعتبر به، وذكره المؤلف في "الثقات"، وقال: ربما خالف، وعبيدة بن الأسود: ذكره المؤلف أيضاً في الثقات 8/ 437، وقال: يعتبر حديثه إذا بين السماع في روايته، وكان فوقه ودونه ثقات، والقاسم بن الوليد: وثقه ابن معين، والعجلي، وابن سعد، وذكره المؤلف في "الثقات" 7/ 338، وقال: يخطئ ويخالف، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق يغرب، وسنان بن الحارث: لم يوثقه غير المؤلف.

(صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، ص۲۰۶، ۲۰۷رقم 1887۔المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي رحمه الله (المتوفى: 354هـ) المحقق: شعيب الأرنؤوط۔الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت۔ الطبعة: الثانية، 1414-1993)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ اتنے میں ایک ثقفی آدمی رضی اللہ عنہ آیا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! میں کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انصاری رضی اللہ عنہ نے آپ سے پہلے درخواست کی ہے''۔ انصاری رضی اللہ عنہ نے ایثار کرتے ہوئے عرض کیا: ''یہ مسافر آدمی ہے ۔ اور مسافر کا حق ہے۔ لہٰذا اس کا جواب پہلے ارشاد فرمائیے''۔ جناب رسول اللہ ﷺ ثقفی آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور بطور معجزہ فرمایا: ''اگر آپ چاہیں تو جو آپ پوچھنا چاہتے ہیں میں اس کا جواب بتا دیتا ہوں۔ اور اگر آپ چاہیں تو سوال کریں۔ پھر اس کے بعد جواب دیتا ہوں''۔ ثقفی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! جو میں پوچھنا چاہتا ہوں، اس کا جواب ہی ارشاد فرمادیجیے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آپ رکوع، سجود، نماز اور روزہ کے متعلق پوچھنے آئے ہیں''۔ ثقفی رضی اللہ عنہ

نے عرض کیا: ''اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے، جو کچھ میرے دل میں تھا، اس سے آپ ذرہ بھی نہیں چوکے''۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پس جب تو رکوع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ اور اپنی انگلیوں کے درمیان کشادگی پیدا کر۔ اتنی دیر ٹھہرا رہ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے۔

اور جب تو سجدہ کرے، تو اپنی پیشانی کو زمین پر ٹکا دے، اور کوے کی ٹھونگ نہ مار۔ دن کے اول اور آخری حصہ میں نماز پڑھا کر۔ تو اس نے عرض کیا: ''اے اللہ کے نبی! پھر اگر میں ان دو اوقات کے درمیانی حصہ میں بھی نماز پڑھا کروں''؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تو ان اوقات میں نماز پڑھنے والا بن''۔

حدیث نمبر 9:۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَالْآخَرُ مِنْ ثَقِيفٍ فَسَبَقَهُ الْأَنْصَارِيُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلثَّقَفِيِّ: "يَا أَخَا ثَقِيفٍ! سَبَقَكَ الْأَنْصَارِيُّ". فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: "أَنَا أَبْدَأُهُ، يَا رَسُولَ اللهِ!". فَقَالَ لَهُ: "يَا أَخَا ثَقِيفٍ! سَلْ عَنْ حَاجَتِكَ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أُخْبِرَكَ عَمَّا جِئْتَ بِهِ تَسْأَلُ عَنْهُ". قَالَ: فَذَاكَ أَعْجَبُ إِلَيَّ أَنْ تَفْعَلَ". قَالَ: "فَإِنَّكَ تَسْأَلُنِي عَنْ صَلَاتِكَ، وَعَنْ رُكُوعِكَ، وَعَنْ سُجُودِكَ، وَعَنْ صِيَامِكَ، وَتَقُولُ: مَاذَا لِي فِيهِ؟". قَالَ: "إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ!". قَالَ: "فَصَلِّ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ، وَنَمْ وَسَطَهُ". قَالَ: "فَإِنْ صَلَّيْتُ وَسَطَهُ". قَالَ: "فَأَنْتَ إِذًا" - قَالَ: "فَإِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَرَكَعْتَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ إِلَى مَفْصِلِهِ، وَإِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْأَرْضِ، وَلَا تَنْقُرْ، وَصُمِ اللَّيَالِيَ الْبِيضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ". الحديث

(المعجم الكبير، ج۱۲ ص۴۲۵ رقم 13566. المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن

مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ٣٦٠ھ) المحقق: حمدی بن عبد المجيد السلفي. دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)

فَالْحَدِيث مَوْجُود بِعَيْنِه فِي "المعجم الْكَبِير" للطبراني عَن إِسْحَاق بن إِبْرَاهِيم الدبرِي، عَن عبد الرَّزَّاق، عَن ابْن مُجَاهِد، عَن أَبِيه، عَن ابْن عمر مطولا وَفِيه: "فَإِذا قُمت إِلَى الصَّلَاة فركعت فضع يَديك عَلَى ركبتيك وَفرج بَين أصابعك، ثمَّ ارْفَعْ رَأسك حَتَّى يرجع كل عُضْو إِلَى مفصله، وَإِذا سجدت فَأمكن جبهتك من الأَرْض وَلَا تنقر" . ثمَّ ذكر بَاقِيه: بِطُولِهِ. إِسْحَاق الدبرِي صَدُوق احْتج بِهِ أَبُو عوَانَة فِي "صَحِيحه" وَإِن استصغر فِي شَيْخه عبد الرَّزَّاق الإِمَام وَلَا عِبْرَة بِمن تكلم فِيهِ، وَمُجَاهد سمع من ابْن عمر، قَالَ البرديجي (الَّذِي) صَحَّ لمجاهد من الصَّحَابَة ابْن عَبَّاس وَابْن عمر وَأَبُو هُرَيْرَة عَلَى خلاف فِيهِ.

(البدر المنير فی تخريج الأحاديث والأثار الواقعة فی الشرح الكبير، ج ٣ ص ٦٤٣.
المؤلف: ابن الملقن سراج الدين أبو حفص عمر بن علی بن أحمد الشافعی المصری رحمه الله (المتوفی: 804ھ). المحقق: مصطفی أبو الغيط وعبد الله بن سليمان وياسر بن كمال. الناشر: دار الهجرة للنشر والتوزيع - الرياض- السعودية.
الطبعة: الاولی، 1425ھ۔ 2004م)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو آدمی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک انصاری رضی اللہ عنہ تھا جب کہ دوسرا قبیلہ ثقیف میں سے تھا۔ تو انصاری رضی اللہ عنہ نے سوال کرنے میں سبقت کر لی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ثقفی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے ثقفی بھائی! انصاری رضی اللہ عنہ نے سوال میں تجھ سے سبقت کر لی ہے''۔ تو اس وقت انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میں اس کو ترجیح دیتا ہوں''۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے ثقفی بھائی! اپنی حاجت کے بارے پوچھ لے۔ اور اگر تو چاہے تو میں تجھے بتا دوں کہ تو کس چیز کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے؟''۔ وہ (صحابی رضی اللہ عنہ) کہنے لگے: ''میں اس کو زیادہ پسند کرتا ہوں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: ”تو اپنی نماز، رکوع، سجدے اور روزوں کے متعلق سوال کرنے آیا ہے۔ پھر تو رات کے پہلے اور آخری حصہ میں نماز پڑھا کر۔ اور رات کے درمیانی حصہ میں سوجایا کر“۔ اس نے عرض کیا: ”پھر اگر میں درمیانی رات میں بھی نماز پڑھ لوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تو پھر بھی کوئی حرج نہیں۔ پھر جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو۔ پس جب تو رکوع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ اور اپنی انگلیوں کے درمیان کشادگی پیدا کر۔ پھر اپنے سر کو رکوع سے اٹھالے یہاں تک کہ ہر عضو اپنے جوڑ پر لوٹ جائے۔ اور جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی کو زمین پر خوب جمادے اور (مرغ جیسی) ٹھونگ نہ مار۔ اور ایام بیض کے روزے رکھ یعنی ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھا کر“۔

حدیث نمبر 10:- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا عُمَيْرُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا اسْتَفْتَحَ أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ، وَلْيَسْتَقْبِلْ بِبَاطِنِهِمَا الْقِبْلَةَ، فَإِنَّ اللهَ أَمَامَهُ"۔

(المعجم الأوسط، ج٨ ص١١ رقم 7801. المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمہ اللہ (المتوفى ٣٦٠ھ). المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. الناشر: دار الحرمين، القاهرة)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ: عُمَيْرُ بْنُ عِمْرَانَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج٢ ص١٠٢ رقم 2589. المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ (المتوفى ٨٠٧ھ). المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ١٤١٤ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی نماز شروع کرے تو اسے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرے) اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو قبلہ رخ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) اس کے سامنے ہے“۔

1.1.5:۔حدیثِ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 11:۔نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ: اللهُ أَكْبَرُ، فَقُولُوا: اللهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"۔

[التعليق] - قال الأعظمي: إسناده صحيح

(صحيح ابن خزيمة،ج۱ص۷۸۵رقم 1577۔المؤلف: أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري رحمہ اللہ (المتوفى: 311هـ)۔المحقق: د. محمد مصطفى الأعظمي۔ الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت)

☐ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَنْظَلِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: اللهُ أَكْبَرُ فَقُولُوا: اللهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"۔

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذَا اللَّفْظِ وَفِيهِ سُنَّةٌ عَزِيزَةٌ، وَهُوَ أَنْ يَقِفَ الْمَأْمُومُ حَتَّى يُكَبِّرَ الْإِمَامُ، وَلَا يُكَبِّرَ مَعَهُ۔

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرطهما

(المستدرك على الصحيحين،ج۱ص۳۳۵رقم 779۔المؤلف:أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع رحمہ اللہ (المتوفى ۴۰۵ھ)۔ تحقيق:مصطفى عبد القادر عطا۔ الناشر: دار الكتب العلمية ، بيروت۔ الطبعة:الأولى، ۱۴۱۱ھ)

[] وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ....فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَعَدِّلُوا صُفُوفَكُمْ وَأَقِيمُوهَا وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ

وَرَاءَ ظَهْرِي، فَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ: اللهُ أَكْبَرُ فَقُولُوا: اللهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ".

قُلْتُ: رَوَى ابْنُ مَاجَهْ طَرَفًا مِنْهُ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَفِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ وَفِيهِ كَلَامٌ. وَرَوَاهُ أَحْمَدُ أَيْضًا بِتَمَامِهِ وَأَبُو يَعْلَى بِاخْتِصَارٍ وَقَدْ سَبَقَ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۲ ص ۱۳۳، ۱۳۴، رقم 2804۔ المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ (المتوفى ۸۰۷ھ)۔ المحقق: حسام الدين القدسي۔ الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (ایک لمبی حدیث میں) فرماتے ہیں کہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو اپنی صفوں کو اعتدال کے ساتھ سیدھا کرو اور درمیانی خلا کو پورا کرو۔ اس لیے کہ میں اپنی پچھلی جانب بھی دیکھتا ہوں۔ پھر جب امام اَللّٰهُ أَكْبَر کہے تو تم بھی اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہو۔ اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہے۔ تو تم اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ الحدیث

1.1.6: حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 12: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ النَّاقِطُ الْبَصْرِيُّ قَالَ: نا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ، فَذَهَبَتْ بِي أُمِّي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ رِجَالَ الْأَنْصَارِ، وَنِسَاءَ هُمْ قَدْ أَتْحَفُوكَ غَيْرِي، وَإِنِّي لَمْ أَجِدْ مَا أُتْحِفُكَ بِهِ إِلَّا بُنَيَّ هٰذَا، فَاقْبَلْهُ مِنِّي يَخْدِمُكَ مَا بَدَا لَكَ. قَالَ: فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَشْرَ سِنِينَ، فَلَمْ يَضْرِبْنِي ضَرْبَةً، وَلَمْ يَسُبَّنِي، وَلَمْ يَعْبَسْ فِي وَجْهِي.

۱ وَكَانَ أَوَّلُ مَا أَوْصَانِي أَنْ قَالَ: يَا بُنَيَّ! اُكْتُمْ سِرِّي تَكُنْ مُؤْمِنًا فَمَا أَخْبَرْتُ بِسِرِّهِ أَحَدًا قَطُّ. وَإِنَّ أُمِّي وَأَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. سَأَلُونِي فَمَا أَخْبَرْتُهُنَّ بِسِرِّهِ، وَلَا أُخْبِرُ سِرَّهُ أَحَدًا أَبَدًا.

۲ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! أَسْبِغِ الْوُضُوءَ يَزِدْ فِي عُمُرِكَ، وَيُحِبُّكَ حَافِظَاكَ.

۳ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! إِنِ اسْتَطَعْتَ أَلَّا تَبِيْتَ إِلَّا عَلَى وَضُوءٍ فَافْعَلْ، فَإِنَّهُ مَنْ أَتَاهُ الْمَوْتُ، وَهُوَ عَلَى وَضُوءٍ أُعْطِيَ الشَّهَادَةَ.

۴ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! إِنِ اسْتَطَعْتَ أَلَا تَزَالَ تُصَلِّي فَافْعَلْ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَزَالُ تُصَلِّي عَلَيْكَ مَا دُمْتَ تُصَلِّي.

۵ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! إِيَّاكَ وَالِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ.

۶ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، وَارْفَعْ يَدَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَمَكِّنْ لِكُلِّ عُضْوٍ مَوْضِعَهُ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ.

۷ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! إِذَا سَجَدْتَّ فَلَا تَنْقُرْ كَمَا يَنْقُرُ الدِّيكُ، وَلَا تُقْعِ كَمَا يُقْعِي الْكَلْبُ، وَلَا تَفْرِشْ ذِرَاعَيْكَ الْأَرْضَ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَافْرِشْ ظَهْرَ قَدَمَيْكَ بِالْأَرْضِ، وَضَعْ إِلْيَتَيْكَ عَلَى عَقِبَيْكَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي حِسَابِكَ.

۸ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! بَالِغْ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، تَخْرُجْ مِنْ مُغْتَسَلِكَ لَيْسَ عَلَيْكَ ذَنْبٌ، وَلَا خَطِيئَةٌ. قُلْتُ: بِأَبِي، وَأُمِّي، مَا الْمُبَالَغَةُ فِي الْغُسْلِ؟ قَالَ: تَبُلُّ أُصُولَ الشَّعَرِ، وَتُنَقِّي الْبَشَرَةَ.

۹ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ، إِنْ قَدِرْتَ أَنْ تَجْعَلَ مِنْ صَلَاتِكَ فِي بَيْتِكَ شَيْئًا فَافْعَلْ، فَإِنَّهُ يَكْثُرُ خَيْرُ بَيْتِكَ.

۱۰ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ. يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ،

وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِك.

۱۱ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! إِذَا خَرَجْتَ مِنْ أَهْلِك فَلَا يَقَعَنَّ بَصَرَكَ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ إِلَّا سَلَّمْتَ عَلَيْهِ، تَرْجِعُ وَقَدْ زِيْدَ فِي حَسَنَاتِك.

۱۲ ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! إِنْ قَدِرْتَ أَنْ تُمْسِيَ، وَتُصْبِحَ لَيْسَ فِي قَلْبِك غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ.

۱۳ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا أَنَسُ! إِذَا خَرَجْتَ مِنْ أَهْلِك فَلَا يَقَعَنَّ بَصَرُكَ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ إِلَّا ظَنَنْتَ أَنَّ لَهُ الْفَضْلَ عَلَيْك فَعَلْ.

۱۴ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا بُنَيَّ! إِنَّ ذٰلِك مِنْ سُنَّتِي، فَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي، فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ.

۱۵ ثُمَّ قَالَ لِي:يَا بُنَيَّ! إِنْ حَفِظْتَ وَصِيَّتِي فَلَا يَكُونُ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْك مِنَ الْمَوْتِ.

لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ بِهٰذَا التَّمَامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَلَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنّٰى. تَفَرَّدَ بِهِ مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ. عَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وتَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ عَبَّادٍ الْمِنْقَرِيِّ.

(المعجم الأوسط.ج٦ ص ۱۲۳ تا ۱۲۵ رقم 5991. المؤلف:سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبرانیؒ (المتوفی ۳۶۰ھ).المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. الناشر: دارالحرمين، القاهرة)

(الروض الداني (المعجم الصغير)ج۲ ص ۱۰۰،۱۰۱ رقم 856.المؤلف:سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبرانی ؒ(المتوفی ۳۶۰ھ). المحقق:محمد شكور محمود الحاج أمرير.الناشر: المكتب الإسلامي، دار عمار، بيروت، عمان. الطبعة:الأولى، ۱۹۸۵ء)

(فوائد ابن أخي ميمي الدقاق، ص ۱۳۸ تا ۱۴۰ رقم 264.المؤلف: أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بنِ الْحُسَيْنِ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ هَارُوْنَ البَغْدَادِيُّ الدَّقَّاقُ المعروف بِابْنِ أَخِي مِيْمِي ؒ (المتوفى: 390ھ).تحقيق: نبيل سعد الدين جرار.الناشر: دار أضواء

السلف، الرياض (ضمن سلسلة مجاميع الأجزاء الحديثية (5)). الطبعة: الأولى، 1426هـ-2005م)

(مسند أبي يعلى، ج٦ص٣٠٦تا٣٠٨رقم 3624. المؤلف: أبو يعلى أحمد بن على بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى ٣٠٧ھ). المحقق: حسين سليم أسد. الناشر:دار المأمون للتراث، دمشق. الطبعة: الأولى، ١٤٠٤ھ)

(تاريخ دمشق ج٩ص٣٤٢. المؤلف:أبو القاسم على بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر (المتوفى ٥٧١ھ). المحقق:عمرو بن غرامة العمروى. الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع. عام النشر ١٤١٥ھ)

قُلْتُ: عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ضَعِيفٌ لكِنْ لَمْ يَنْفَرِدْ بِهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ. فَقَدْ رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ منيع: ثنا يزيد، أبنا الْعَلَاءُ أَبُو مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ... فَذَكَرَهُ. وَسَيَأْتِي لَفْظُهُ فِي آخِرِ كِتَابِ الْمَوَاعِظِ- إِنْ شَاءَ اللهُ.

روىَ التِّرْمِذِيُّ قِطْعَةً مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ، وَأُخْرَىٰ فِي الْعِلْمِ مِنْ طريق على بن زيد.

(إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة. ج١ص٣٢٢، ٣٢٣رقم 540 / 1، 540 / 2. المؤلف: أبو العباس شهاب الدين أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل بن سليم بن قايماز بن عثمان البوصيرى الكنانى الشافعي (المتوفى: ٨٤٠ھ). تقديم: فضيلة الشيخ الدكتور أحمد معبد عبد الكريم. المحقق: دار المشكاة للبحث العلمى بإشراف أبو تميم ياسر بن إبراهيم. دار النشر: دار الوطن للنشر. الرياض. الطبعة: الأولى، ١٤٢٠ھ)

وله شاهد أيضاً عن أنس مرفوعاً بلفظ:"يا بني! إذا ركعت، فضع كفيك على ركبتيك، وافرج بين أصابعك، وارفع يديك عن جنبيك ... " الحديث.

وهو قطعة من حديث طويل أخرجه الطبراني فى "معجمه الصغير" (ص

177)،

وكذا أبو يعلى الموصلي - كما في "اللآلى المصنوعة" (203/2). و "نصب الراية" (1/372-373) - من طريق علي بن زيد بن جُدْعان عن سعيد بن المسيب عنه.

وهذا سند حسن. لا بأس به في المتابعات.

(أصل صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، ج ٢ ص ٦٣٣، ٦٣٤. المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله (المتوفى: 1420هـ). الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض. الطبعة: الأولى 1427هـ-2006م)

محقق (محمود محمد خليل) اس طویل حدیث کو ذکر کرنے کے بعد ترمذی سے اس روایت کو مختلف مقامات سے بیان کرتے ہیں:

رواية التِّرْمِذِي (589) مختصرة على: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "يَا بُنَيَّ! إِيَّاكَ وَالِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ، لَا فِي الْفَرِيضَةِ".

رواية التِّرْمِذِي (2678) مختصرة على: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "يَا بُنَيَّ! إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ". ثُمَّ قَالَ لِي: "يَا بُنَيَّ! وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ".

وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

رواية التِّرْمِذِي (2698) مختصرة على: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "يَا بُنَيَّ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ، يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ، وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ".

أخرجه التِّرْمِذِي (589 و2678 و2698) قال: حدَّثنا أبو حاتم، مُسْلم بن حاتم البَصْرِي، حدَّثنا مُحَمد بن عَبْد الله الأَنْصَارِي، عن أبيه. و (أبو يَعْلَى) 3624 قال: حدَّثنا يَحيى ابن أَيُّوب، حدَّثنا مُحَمد بن

الحَسَن بن أَبِي يَزِيد الصُّدَائِي، حدَّثنا عَبَّاد المِنْقَرِي.

كلاهما (عَبْد الله، وعَبَّاد) عن علي بن زَيْد، عن سَعِيد بن المُسَيَّب، فذكره.

قال أبو عِيسَى التِّرْمِذِي (2678) : هذا حديثٌ حَسَنٌ غريبٌ من هذا الوجه، ومُحَمد بن عَبْد الله الأَنْصَارِي ثِقَةٌ، وأبوه ثِقَةٌ، وعلي بن زَيْد صَدُوقٌ، إلا أنه ربما يرفع الشيءَ الذي يُوقفه غيره.

قال: وسَمِعْتُ مُحَمد بن بَشَّار يقول: قال أبو الوَلِيد: قال شُعْبة: حدَّثنا علي بن زَيْد، وكان رَفَّاعًا.

ولا نعرفُ لسَعِيد بن المُسَيَّب، عن أَنَس، روايةً إلا هذا الحديث بطوله.

وقد روى عَبَّاد بن مَيْسَرَة المِنْقَرِي، هذا الحديث، عن علي بن زَيْد، عن أَنَس، ولم يذكر فيه: عن سَعِيد بن المُسَيَّب.

قال التِّرْمِذِي: وذاكرتُ به مُحَمد بن إِسْمَاعِيل (يَعْنِي البُخَارِي) فلم يعرفه، ولم يعرف لسَعِيد بن المُسَيَّب، عن أَنَس، هذا الحديث، ولا غيره.

ومات أَنَس بن مالك سَنَة ثلاث وتسعين، ومات سَعِيد بن المُسَيَّب بعده بسنتين، مات سَنَة خمس وتسعين.

وقال أيضًا (589و2698) : هذا حديثٌ حَسَنٌ غريبٌ.

(المسند الجامع، ج٢ص٢٠٦، رقم 1068 حققه ورتبه وضبط نصه: محمود محمد خليل. الناشر: دار الجيل للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، الشركة المتحدة لتوزيع الصحف والمطبوعات، الكويت. الطبعة: الأولى، 1413هـ-1993م)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے، اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی۔ میری ماں مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئیں۔ تو میری ماں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! انصار کے تمام مردوں اور عورتوں نے میرے علاوہ آپ کی خدمت میں تحائف پیش کیے ہیں۔

میرے پاس اور تو کوئی تحفہ نہیں ہے مگر میرا یہ بچہ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی کو قبول فرما لیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرے گا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں گے''۔

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دس سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ تو مجھے کبھی مارا، نہ کبھی گالی دی اور نہ ہی کبھی تیوری چڑھائی۔

۱ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! اپنے راز کی باتوں کو چھپائے رکھنا''۔ پھر کبھی بھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کی بات کو کسی سے بھی بیان نہیں کیا۔ اگرچہ میری امی اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن مجھ سے پوچھتی بھی رہتیں مگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راز کی بات کو ان کو ہرگز نہیں بتایا۔ اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز کی بات کو کبھی کسی کو بھی بتایا ہے۔

۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! وضو کو کامل طریقے سے کرنا، یہ تیری عمر کو زیادہ کردے گا اور تیرے دونوں محافظ فرشتے تجھ سے محبت کریں گے''۔

۳ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! اگر تو اس کی طاقت رکھتا ہو کہ تو رات کو سونے کے وقت وضو کی حالت میں ہو تو ضرور ایسا کر۔ اس لیے کہ جس کو موت اس حال میں آئے کہ وہ وضو کی حالت میں ہو تو اس کو شہادت کا مرتبہ ملے گا''۔

۴ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو اس بات کی طاقت رکھتا ہو کہ تو نماز کی ہی حالت میں رہے تو پھر ایسا ضرور کر، اس لیے کہ فرشتے تجھ پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک تو نماز کی حالت میں رہتا ہے''۔

۵ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! نماز میں ادھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچائے رکھ۔ اس لیے کہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا ہلاکت ہے۔ اگر ایسا کرنے کی ضرورت پڑ جائے تو نفلی نماز میں تو ہے مگر فرض نماز میں نہیں''۔

۶ ''اے میرے پیارے بیٹے! جب تم رکوع میں جاؤ تو دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ لو، اور انگلیاں کشادہ رکھو اور اپنے بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھو۔ پھر جب تم رکوع سے

سر اُٹھالو تو پھر ہر عضو کو اس کی جگہ پر ٹھہرا لے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا''۔

۷ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! جب تو سجدہ کرے تو تو کوے جیسی ٹھونگ نہ مارنا۔ اور نماز میں دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے کر کے اُن کی ایڑیوں پر نہ بیٹھنا جیسا کہ کتے ایڑیوں کے بل بیٹھ جاتے ہیں۔ اور تم اپنی کلائیوں کو زمین پر اس طرح نہ بچھاؤ جیسے درندے بچھا دیتے ہیں۔ اور اپنے قدموں کی پشت کو زمین پر بچھا دے۔ اپنی سرینوں کو اپنی ایڑیوں پر رکھ دے۔ بیشک یہ بات قیامت کے دن تیرے حساب کو زیادہ آسان بنا دے گی''۔

۸ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! غسلِ جنابت میں مبالغہ کیا کر، تیرے اس طرح غسل کرنے سے تمام گناہ ڈھل جائیں گے۔ تیرے اوپر کوئی گناہ رہے گا، نہ کوئی خطا''۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! غسل میں مبالغہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بالوں کی جڑوں کو بھی بھگونا اور جلد (کھال) کو بھی اچھی طرح صاف کرنا''۔

۹ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! اگر تو اس بات کی طاقت رکھے کہ اپنی نماز کا کچھ حصہ اپنے گھر میں بھی ادا کرے، تو یہ تیرے گھر میں خیر و برکت کو زیادہ کرے گا''۔

۱۰ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! جب تو اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کو سلام کرنا۔ یہ تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر برکت کا سبب بنے گا''۔

۱۱ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! جب تو اپنے گھر سے باہر نکلے تو مسلمانوں میں سے جس کسی پر بھی تیری نظر پڑے، تو اس کو السلام علیکم ضرور کہنا۔ تو گھر اس حال میں لوٹے گا کہ تیری حسنات میں اضافہ ہی ہوتا جائے گا''۔

۱۲ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! اگر تو اس کی طاقت رکھے کہ صبح کے وقت اور شام کے وقت بھی کسی کے بارے میں بھی دل میں کینہ نہ ہو تو

ایسا ضرور کرنا''۔

۱۳ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے انس! جب تو اپنے گھر والوں سے باہر کی طرف نکلے تو پھر جس مسلمان پر بھی تیری نظر پڑے، تو یہ گمان کر کہ اس کو تیرے اوپر فضیلت حاصل ہے۔ تم اس بات کو ضرور حاصل کرنا''۔

۱۴ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! یہ میری سنت میں سے ہے۔ پھر جس نے میری سنت کو زندہ کیا، اس نے یقینا مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے میرے ساتھ محبت کی تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

۱۵ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! اگر تو نے میری اس وصیت کی حفاظت فرمائی، تو پھر کوئی چیز بھی تیرے نزدیک موت سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوگی''۔

حدیث نمبر 13:۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ منصور سجادة، حَدَّثَنا بشر بن الوليد القاضي، حَدَّثَنا كثير بن عبد الله أبو هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ: "يَا بُنَيَّ! إِذَا تَقَدَّمْتَ إِلَى الصَّلاةِ، فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَارْفَعْ يَدَيْكَ، وَكَبِّرْ، وَاقْرَأْ مَا بَدَا لَكَ. فَإِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّقْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، وَسَبِّحْ. فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ، فَأَقِمْ صُلْبَكَ حَتَّى يَقَعَ كُلُّ عُضْوٍ مَكَانَهُ، وَإذا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الأَرْضِ، وَسَبِّحْ، وَإذا رَفَعْتَ رَأْسَكَ فَأَقِمْ رَأْسَكَ فَإِذَا قَعَدْتَ فَضَعْ عَقِبَيْكَ تَحْتَ أَلْيَتِكَ، وَأَقِمْ صُلْبَكَ، فَإِنَّهَا مِنْ سُنَّتِي، وَمَنِ اتَّبَعَ سُنَّتِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ هُوَ مِنِّي فَهُوَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ".

قَالَ ابنُ عَدِيٍ: وعامة ما يروى كثير الناجى هذا. عَن أَنَس قد ذكرته وقد روى كثير الناجى، عَن أَنَس شيئا يسيرا وفى بعض رواياته ما ليس بالمحفوظ.

(الكامل فى ضعفاء الرجال، ج۷ ص۲۰۲ رقم الترجمہ 1601۔ المؤلف: أبو أحمد بن عدى الجرجانی (المتوفی ۳۶۵ھ) تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، على محمد معوض۔

شارك في تحقيقه:عبد الفتاح أبو سنة. الناشر: الكتب العلمية. بيروت. لبنان.

الطبعة: الأولى ۱۴۱۸ھ)

ترجمہ حضرت کثیر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے میرے پیارے بیٹے! جب تو نماز کے لیے ارادہ کرے، تو تُو قبلہ رُو ہو جا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا اور تکبیرِ تحریمہ کہہ، قراءت کر جہاں سے کرنا چاہے۔ پھر جب تو رکوع میں جائے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ، اپنی انگلیاں کھلی رکھ اور (رکوع کی) تسبیح پڑھ۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کر لے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پہنچ جائے۔ پھر جب تو سجدہ میں جائے، تو اپنی پیشانی زمین پر رکھ اور (سجدہ کی) تسبیح پڑھ۔ پھر جب تو سجدہ سے سر اٹھائے، تو اپنا سر سیدھا کر لے۔ پھر جب تو قعدہ کرے، تو اپنی ایڑیوں کو سرین کے نیچے کر لے اور کمر کو سیدھا کر لے۔ یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کی پیروی کی، وہ مجھ سے ہے اور جو مجھ سے ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

1.1.7:۔ حدیثِ حضرت حکم بن عمیر ثمالی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 14:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمِصِّيصِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، قَالَا: ثنا أَحْمَدُ بْنُ النُّعْمَانِ الْفَرَّاءُ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ، وَلَا تُخَالِفْ آذانَكُمْ، ثُمَّ قُولُوا: اللهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، وَإِنْ لَمْ تَزِيدُوا عَلَى التَّكْبِيرِ أَجْزَأَتْكُمْ.

(المعجم الكبير ج ۳ ص ۲۱۸ رقم 3190 المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي أبو القاسم الطبراني عليه (المتوفى ۳۶۰ھ) المحقق: حمدي بن عبد

المجيد السلفي. دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَفِيهِ: يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۲ ص۱۰۲ رقم 2592۔ المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ (المتوفى ۸۰۷ھ). المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت حکم بن عمیر ثمالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو رفع یدین کرو، کانوں سے مختلف نہ کرو۔ پھر اللہ اکبر کہو۔ اور ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ'' پڑھو۔ اور اگر تکبیر سے زائد نہ کہو تو یہ بھی تمہارے لیے کافی ہے۔

1.1.8:۔ حدیثِ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 15:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ حُجْرِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَمَّتِي أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهَا عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَمِّهَا، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "هٰذَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ جَاءَكُمْ، لَمْ يَجِئْكُمْ رَغْبَةً وَلَا رَهْبَةً، جَاءَ حُبًّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ". وَبَسَطَ لَهُ رِدَاءَهُ، وَأَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ، وَضَمَّهُ إِلَيْهِ، وَأَصْعَدَ بِهِ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: "ارْفُقُوا بِهِ فَإِنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْمُلْكِ". فَقُلْتُ: "إِنَّ أَهْلِي قَدْ غَلَبُونِي عَلَى الَّذِي لِي". قَالَ: "أَنَا أُعْطِيكَهُ وَأُعْطِيكَ ضِعْفَهُ". فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا وَائِلُ بْنَ حُجْرٍ! إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ، وَالْمَرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا".

(المعجم الكبير، ج۲۲ ص۱۹ رقم 28۔ المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمہ اللہ (المتوفى ۳۶۰ھ). المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيقِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ حُجْرِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ عَمَّتِهَا: أُمِّ يَحْيَى بِنْتِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَلَمْ أَعْرِفْهَا، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۹ ص ۳۷۴، ۳۷۵ رقم 16006۔ المؤلف: أبو الحسن نور الدين على بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ۸۰۷ھ)۔ المحقق: حسام الدين القدسي۔ الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ وائل بن حجر تمہارے پاس آیا ہے۔ یہ کسی لالچ اور خوف کی وجہ سے نہیں آیا ہے۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے آیا ہے''۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر بچھائی اور ان کو اپنی پہلو میں بٹھایا اور ان کو گلے لگایا۔ اور ان کو منبر پر اپنے ساتھ بٹھایا۔ حضور ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا۔ تو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''اس کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرو کیونکہ اس کی بادشاہی کا تازہ تازہ دور گزرا ہے''۔ میں نے کہا: ''میرے گھر والوں نے مجھ پر اس کے حصول پر غلبہ پالیا ہے''۔ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں تجھے یہ بھی دوں گا اور اس سے کئی گنا زیادہ بھی دوں گا''۔ مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے وائل بن حجر! جب تُو نماز ادا کرے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر کر اور عورت اپنے ہاتھ اپنی چھاتیوں کے برابر کرے''۔

1.2:۔نماز باجماعت کا طریقہ سکھانے والی قولی حدیث

1.2.1:۔حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 16:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةً. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، حِينَ جَلَسَ فِي صَلَاتِهِ: "أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ" فَلَمَّا قَضَى الْأَشْعَرِيُّ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: "أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟" فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبِي: أَرَمَّ: السُّكُوتُ، قَالَ: "لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ! قُلْتَهَا" لِحِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: "وَاللهِ! إِنْ قُلْتُهَا" وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا. قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: "أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ". فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ: "أَلَا تَعْلَمُونَ مَا تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ فَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا، وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ [الفاتحة: 7] فَقُولُوا: آمِينَ. يُجِبْكُمُ اللهُ. فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا، وَارْكَعُوا؛ فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَتِلْكَ بِتِلْكَ". فَإِذَا قَالَ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ". فَقُولُوا: "أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ". يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ. فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا؛ فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَتِلْكَ بِتِلْكَ". فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: "التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ،

السَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ".

تحقیق

إسناده صحيح على شرط مسلم. حِطّان بن عبد الله الرَّقاشي من رجاله، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. يحيى بن سعيد: هو القطان، وهشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وقتادة: هو ابن دعامة السدوسي.

وأخرجه أبو داود (972) من طريق الإمام أحمد، بهذا الإسناد. وفيه: "فليؤمكم أحدكم" قد أثبت رواية أبي عوانة عن قتادة.

وأخرجه بتمامه ومختصراً النسائي في "المجتبى" 2/241ـ242 و3/41ـ42، وفي "الكبرى" (760) و(1203)، وابن خزيمة (1584) و(1593)، وابن حبان (2167) من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

وأخرجه مطولاً ومختصراً الطيالسي (517) - ومن طريقه أبو عوانة 2/128ـ129، والبيهقي 2/141- وأخرجه مسلم (404) (63) من طريق معاذ بن هشام، وابن ماجه (901) من طريق ابن أبي عدي، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي، به. وقرن ابنُ ماجه بهشامٍ سعيدَ بنَ أبي عروبة، وقد سلفت رواية سعيد برقمي (19595) و (19627).

وأخرجه مطولاً ومختصراً مسلم (404)(62)، وأبو داود (972)، وأبو عوانة 2/129، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/238 من طريق أبي عوانة (وهو الوضّاح اليشكري)، وأبو عوانة 2/129، أيضاً من طريق أبان وشعبة، والطحاوي 1/221 و238 و265 من طريق أبان وهمام أربعتهم عن قتادة، به. ولم يسق أبو عوانة لفظه.

وأخرجه الدارقطني في "سننه" 1/292(16)(17) من طريق النضر بن شميل، عن حماد بن سلمة، عن الأزرق بن قيس، عن حِطّان، عن أبي موسى قال: هل أُريكم صلاةَ رسول الله، فكبر ورفع يديه، ثم كبر ورفع يديه للركوع، ثم قال: سمع الله لمن حمده، ثم رفع يديه، ثم قال: هكذا فاصنعوا، ولا يرفع بين السجدتين، ثم أخرجه الدارقطني من طريق زيد بن الحباب، عن حماد بن سلمة، بإسناده عن النبي

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نحوه. قال الدارقطني في "السنن": رفعه هذان- يعني النضر وزيد بن الحباب- ووقفه غيرهما. وانظر "العلل" 254/7.

وقد سلف برقم (19504).

وفي باب إقامة الصف عن ابن عمر، سلف برقم (5724) وذكرنا هناك بقية أحاديث الباب. وانظر (16516)و(18618).

وفي باب قوله: "ليؤمكم أقرؤكم" عن أبي سعيد، سلف برقم (11190) وذكرنا بقية أحاديث الباب هناك.

وفي باب قوله: "سمع الله لمن حمده" عند الرفع من الركوع: عن ابن عباس، سلف برقم (2440) . وعن أبي هريرة سلف برقم (9401) وأورده الصديق الغماري في زياداته على "الأزهار المتناثرة" ص87.

وفي باب قوله: "فإذا كبّر فكبروا ... " عن أبي هريرة. سلف برقم (7144) وذكرنا هناك بقية أحاديث الباب.

وفي باب التشهد عن ابن مسعود. سلف برقم (3562) . وأورده السيوطي في "الأزهار المتناثرة" ص33.

قال السندي: قوله: "أُقِرَّت الصلاةُ بالبر والزكاة". وروي: قَرَّت. أي: استقرت معهما. وقُرنت بهما. أي: هي مقرونة بالبر وهو الصدق وجماع الخير. ومقرونة بالزكاة في القرآن. مذكورة معها. وقيل: أي: قُرنت بهما. وصار الجمع مأموراً به.

فأرَم القومُ: رُوي بالزاي المعجمة وتخفيف الميم. أي: أمسكوا عن الكلام. والرواية المشهورة بالراء وتشديد الميم. أي: سكتوا. ولم يجيبوا.

قوله: إن قلتُها: إن نافية.

ولقد رَهِبْتُ: من حد "سَمِعَ". أي: خِفْت.

أن تَبْكعني بفتح مثناة. وسكون موحدة. أي: تُوَبِّخني بهذه الكلمة. وتستقبلني بالمكروه. هذا وبقية الحديث قد سبق مفصلاً. يعني برقم (19595).

وقال ابنُ خزيمة في قوله عليه الصلاة والسلام: "فتلك بتلك" عقب الحديث (1593) : يُريد أن الإمام يسبِقُكم إلى الركوع. فيركَعُ قبلكم. فترفعون أنتم رؤوسَكم من الركوع بعد رفعه. فتمكُثُون في الركوع. فهذه المكثةُ في الرّكوع بعد

رفع الإمام الرأس من الركوع بتلك السبقة التي سبقكم بها الإمامُ إلى الركوع، وكذلك السجود.

وقال الخطابي: وقوله: "فتلك بتلك": فيه وجهان: أحدهما أن يكون ذلك مردوداً إلى قوله: "وإذا قرأ (غيرِ المغضوب عليهم ولا الضالين) فقولوا: آمين، يُجبكم الله" يريد أنَّ كلمة "آمين" يُستجاب بها الدعاء الذي تضمَّنه السورة أو الآية. كأنه قال: فتلك الدعوةُ مضمنة بتلك الكلمة، أو معلقة بها.أو ما أشبه ذلك من الكلام.

والوجه الآخر أن يكون ذلك معطوفاً على ما يليه من الكلام "وإذا كبَّر وركع فكبروا واركعوا" يريد أن صلاتكم معلقة بصلاة إمامكم، فاتبعوه، وائتموا به، ولا تختلفوا عليه، فتلك إنما تصح وتثبت بتلك. وكذلك الفصلُ الآخر، وهو قوله: "وإذا قال: سمع الله لمن حمده، فقولوا: ربنا لك الحمد يسمع الله لكم" إلى أن قال: "فتلك بتلك" يريد والله أعلم أن الاستجابة مقرونة بتلك الدعوة وموصولة بها.

وقال القرطبي في "المفهم" 2/38: قوله: "فتلك بتلك" هذا إشارة إلى أن حقَّ الإمام السبقُ، فإذا فرغ تلاه المأموم مُعَقِّباً. والباء في "تلك" للإلصاق والتعقيب. وقيل في "تلك بتلك" أن معناه أن الحالة من صلاتكم وأعمالكم إنما تصحُّ بتلك الحالة من اقتدائكم به.

وقال النووي في "شرح صحيح مسلم" 4/121: ومعنى "تلك بتلك" أن اللحظة التي سبقكم الإمامُ بها في تقدمه إلى الركوع تنجبر لكم بتأخيركم في الركوع بعد رفعه لحظة، فتلك اللحظةُ بتلك اللحظة، وصار قدرُ ركوعكم كقدر ركوعه، وقال مثله في السجود.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج ۳۲ص ۳۴۵،رقم 19665 .المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله(المتوفی ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ،

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ- وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ -. قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ. عَنْ قَتَادَةَ. عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً. فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: "أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ؟". قَالَ: فَلَمَّا قَضٰى أَبُومُوسٰى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ. انْصَرَفَ. فَقَالَ: "أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟". قَالَ: فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. ثُمَّ قَالَ: "أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟". فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: "لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا؟". قَالَ: "مَا قُلْتُهَا. وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: "أَنَا قُلْتُهَا. وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ". فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: "أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا. فَقَالَ: "إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذْ قَالَ: "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" (الفاتحة:٧)، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللهُ. فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ. وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَتِلْكَ بِتِلْكَ. وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ. فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ. وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ. أَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(صحیح مسلم رقم 62-(404) ترقیم فؤاد عبدالباقی)

ترجمہ حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ جب ہم لوگ قعدہ میں بیٹھے تھے۔ تو پیچھے سے کسی آدمی

نے کہا: ''نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ فرض کی گئی ہے''۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز ختم کرنے کے بعد پوچھا: ''یہ بات تم میں سے کس نے کہی ہے؟'' سب لوگ خاموش رہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: (تم لوگ سن رہے ہو؟ بتاؤ کہ) تم میں سے یہ بات کس نے کہی؟ جب سب لوگ چپ رہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ''اے حطان! شاید تم نے یہ کلمے کہے ہیں؟''۔ میں نے عرض کیا: ''جی! نہیں۔ میں نے نہیں کہے''۔ مجھے تو خوف تھا کہ کہیں آپ رضی اللہ عنہ خفا نہ ہو جائیں۔ اتنے میں ایک شخص نے کہا: ''یہ کلمات میں نے کہے ہیں اور اس میں میری نیت صرف بھلائی اور نیکی کی تھی''۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''تم لوگ نہیں جانتے کہ تم کو اپنی نماز میں کیا پڑھنا چاہیے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: ہمیں سنت سکھائی اور ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنی صفوں کو سیدھا کر لیا کرو۔ پھر تم میں سے کوئی ایک امامت کرائے۔ جب امام تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھ لے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمھاری دعا قبول کرے گا اور جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو۔ واضح رہے کہ امام تم سے پہلے رکوع میں جاتا ہے اور تم سے پہلے اٹھتا ہے''۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تو یہ اس کے بدلے میں ہے'' (یعنی جتنی دیر امام کے بعد رکوع کیا اتنی دیر بعد سر اٹھانا تاکہ جتنی دیر امام رکوع میں رہے تم بھی اتنی دیر رکوع میں رہو)۔ جب امام ''سمع الله لمن حمده'' کہے، تو تم ''اللّٰهم ربنا لك الحمد'' کہو۔ اللہ تعالیٰ تمھاری دعائیں قبول کرے گا، چونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسط سے یہ بتایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کے دعا مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے، تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو۔ اس لئے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سجدہ سے سر اُٹھاتا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کے بدلے میں ہے (یعنی جتنی دیر امام کے بعد تم نے سجدہ کیا، اتنی دیر بعد سر اٹھاؤ تاکہ جتنی دیر امام سجدے میں رہے تم بھی اتنی دیر سجدے میں رہو)''۔

پھر جب وہ قعدہ میں بیٹھے تو وہ سب سے پہلے اس کو یہ پڑھنا چاہیے:

أَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ. أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

ترجمہ ادب وتعظیم اور اظہارِ نیاز کے سارے کلمے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہیں (اور میں ان سب کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہوں)۔ تم پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے سب نیک بندوں پر۔ پس میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں (صرف وہی معبودِ برحق ہے)۔ اور میں اس کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

1.3: نماز باجماعت کا طریقہ سکھانے والی فعلی احادیث

1.3.1: حدیث حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 17: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ، أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ جَمَعَ قَوْمَهُ فَقَالَ: "يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ! اجْتَمِعُوا وَاجْمَعُوا نِسَاءَكُمْ، وَأَبْنَاءَكُمْ أُعَلِّمْكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي صَلَّى لَنَا بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَمَعُوا، وَجَمَعُوا نِسَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ، فَتَوَضَّأَ وَأَرَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ، فَأَحْصَى الْوُضُوءَ إِلَى أَمَاكِنِهِ حَتَّى لَمَّا أَنْ فَاءَ الْفَيْءُ، وَانْكَسَرَ الظِّلُّ قَامَ، فَأَذَّنَ فَصَفَّ الرِّجَالَ فِي أَدْنَى الصَّفِّ، وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ، وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ، ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ، فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ يُسِرُّهُمَا، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ فَقَالَ:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَاسْتَوَى قَائِمًا، ثُمَّ كَبَّرَ، وَخَرَّ سَاجِدًا، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَانْتَهَضَ قَائِمًا، فَكَانَ تَكْبِيرُهُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ سِتَّ تَكْبِيرَاتٍ. وَكَبَّرَ حِينَ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى قَوْمِهِ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: "احْفَظُوا تَكْبِيرِي، وَتَعَلَّمُوا رُكُوعِي وَسُجُودِي، فَإِنَّهَا صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي لَنَا كَذِي السَّاعَةِ مِنَ النَّهَارِ" الحديث .

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۷ ص ۵۴۰ رقم 22906 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

وفي رواية عنده: قَالَ: فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً. (مسند احمد رقم 22893)

ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ، فَكَبَّرَ بِهِمْ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً يُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ. (مسند احمد رقم 22898)

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ، وَلَيْثٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الْأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ، وَيَجْعَلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى هِيَ أَطْوَلُهُنَّ لِكَيْ يَثُوبَ النَّاسُ، وَيَجْعَلُ الرِّجَالَ قُدَّامَ الْغِلْمَانِ، وَالْغِلْمَانَ خَلْفَهُمْ، وَالنِّسَاءَ خَلْفَ الْغِلْمَانِ، وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ، وَكُلَّمَا رَفَعَ وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا كَانَ جَالِسًا".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۷ ص ۵۴۴ رقم 22911 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق:

شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولى ۱۴۲۱ھ)

رَوَاهَا كُلَّهَا أَحْمَدُ، وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ بَعْضَهَا فِي الْكَبِيرِ فِي طُرُقِهَا كُلِّهَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ وَفِيهِ كَلَامٌ وَهُوَ ثِقَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج ۲ص۱۲۹، ۱۳۰رقم2788، 2789، 2790.المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ (المتوفی ۸۰۷ھ). المحقق:حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا: ''اے اشعری قوم کے لوگو! تم سب لوگ خود بھی جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کر لو تا کہ میں تمھیں حضور نبی کریم ﷺ کی نماز کی تعلیم دوں جو آنحضرت ﷺ ہمیں مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے''۔ پھر سب لوگ اپنی عورتوں اور بچوں سمیت جمع ہو گئے۔ تو حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے وضو کر کے ان کو وضو کا طریقہ سمجھایا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کامل طریقے سے تمام اعضائے وضو کو دھویا۔ پھر جب (زوال کے بعد) سایہ ڈھل گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اذان دی۔ پس مردوں نے امام کے قریب تر پہلی صف بنائی، پھر ان کے پیچھے بچوں نے، پھر بچوں کے پیچھے عورتوں نے صف بنائی۔ پھر ایک شخص نے اقامت کہی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے آگے ہو گئے۔ پھر تکبیر تحریمہ کے لئے رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا۔ پھر سورت فاتحہ اور دوسری سورت (دونوں) کو خاموشی سے پڑھا۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا، رکوع میں تین مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے "سبحان الله وبحمده" پڑھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ "سمع الله لمن حمده" کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، پھر تکبیر کہتے ہوتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ کی تکبیریں پہلی رکعت میں چھ ہو گئیں۔ جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پوری کر لی، تو آپ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''میری تکبیروں کو یاد کر لو

اور میرے رکوع و سجود کو سیکھ لو کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ نماز ہے جو آپ رضی اللہ عنہ ہمیں دن کے اس حصہ میں پڑھایا کرتے تھے"۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو سورت فاتحہ پڑھی اور بائیس تکبیریں کہیں۔

ایک اور روایت میں ہے: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی چاروں رکعات کو قراءت اور قیام میں برابر کرتے تھے۔ پہلی رکعت کو سب سے لمبی کرتے تھے تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس رکعت کو حاصل کر سکیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کہتے جب بھی سجدہ کو جاتے، اور جب بھی رکوع کرتے، اور جب دو رکعتوں کے لیے بیٹھے ہوتے تو دو رکعتوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے"۔

حدیث نمبر 18:۔ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ: "قُومُوا حَتّٰى أُصَلِّيَ بِكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". قَالَ: "فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ، فَصَنَعَ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِهِ كُلِّهَا"۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۲۱۷ رقم 2490

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفى ۲۳۵ھ)۔ المحقق: كمال يوسف الحوت۔ الناشر: مكتبة الرشد، الرياض۔ الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو (جمع کر کے) فرمایا: "تم لوگ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی نماز پڑھاؤں"۔ حضرت عبدالرحمن بن غنم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر (تحریمہ) کہی۔ پھر قراءت کی۔ پھر تکبیر کہی، پھر رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا۔ پھر تکبیر کہی (تو آپ رضی اللہ عنہ سجدہ میں چلے گئے)۔ پھر ساری نماز میں ایسا ہی کیا"۔

1.3.2۔حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 19:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى: "لَقَدْ ذَكَّرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِمَّا نَسِينَاهَا، وَإِمَّا تَرَكْنَاهَا عَمْدًا، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَكَعَ، وَكُلَّمَا رَفَعَ، وَكُلَّمَا سَجَدَ".

تحقیق

حديث صحيح، ولهذا إسناد اختُلف فيه على أبي إسحاق، وهو السَّبيعي.

فرواه إسرائيل- وهو ابن يونس بن أبي إسحاق- كما في هذه الرواية، وعند البزار (535) "زوائد"، وأبو أحمد الزبيريُّ عند البزار (535) كذلك، وأسدُ بنُ موسى كما عند الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/ 221، وسفيانُ الثوري كما عند الدارقطني في "العلل" 7/224، أربعتهم عن أبي إسحاق السبيعي، بهذا الإسناد.

ورواه عمارُ بنُ رُزَيق كما سيرد في الرواية (19498) ، وأبو بكر بن عيّاش وأبو الأحوص- كما سنذكر في تخريجها- عن أبي إسحاق، عن بريد بن أبي مريم، عن أبي موسى.

ورواه زهير بن معاوية، كما سيرد في الرواية (19722) عن أبي إسحاق، عن بريد بن أبي مريم، عن رجل من تميم، عن أبي موسى. قال الدارقطني في "العلل" 7/224: والصوابُ قولُ زهير.

ورواه سلمةُ بنُ صالح، عن أبي إسحاق، عن أبي موسى، لم يذكر بينهما أحداً. وسلمةُ بنُ صالح قال أبو داود والنسائي: متروك الحديث.

ورواه أبو رزين عن أبي موسى، واختُلف عنه:

فرواه إبراهيم بن مهدي- وهو المصيصي- عن أبي حفص الأبّار، عن الأعمش، عن أبي رزين، عن أبي موسى.

ورواه أبو معاوية كما عند ابن أبي شيبة 1/240 عن الأعمش، عن أبي رزين، عن علي موقوفاً. قال الدارقطني: وهو المحفوظ.

وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/131، ونسبه للبزار- وفاته أن ينسبه لأحمد-

وقال: ورجاله ثقات.

وأورده الحافظ في "الفتح" 270/2، وصحح إسناده، ولم يذكر الاختلاف فيه على أبي إسحاق.

وسيرد بالأرقام (19498) و(19585) و(19691) و(19722).

وفي الباب: عن ابن عباس، سلف برقم (3294).

وعن ابن مسعود سلف برقم (3660).

وعن ابن عمر، سلف برقم (5402).

وعن أبي هريرة سلف برقم (7220).

وعن أنس، سلف برقم (12259).

وعن وائل بن حجر، سلف برقم (18850).

وعن عمران بن حصين، سيرد 428/4.

وعن أبي مالك الأشعري، سيرد 342/5.

وانظر (15352).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۲ ص۲۴۴ رقم 19494۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمہ اللہ (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے وہ نماز یاد دلا دی جس کو ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ اس نماز کو یا تو ہم بھول ہی گئے تھے یا ہم نے عمداً اس کو چھوڑ رکھا تھا۔ وہ جب بھی رکوع کرتے، جب بھی سر اٹھاتے اور جب بھی سجدہ کرتے تو وہ تکبیر کہتے تھے"۔

حدیث نمبر 20:۔ حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: "لَقَدْ صَلَّى بِنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَاةً ذَكَّرَنَا بِهَا صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَسِينَاهَا، وَإِمَّا أَنْ

نَكُونَ تَرَكْنَاهَا عَمْدًا يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ، وَوَضْعٍ، وَقِيَامٍ، وَقُعُودٍ"۔

تحقیق حديث صحيح، وهذا إسناد اختُلف فيه على أبي إسحاق- وهو السبيعي- وبسطنا الاختلاف فيه في الرواية (19494) . حسن: هو ابن موسى الأشيب، وزهير: هو ابن معاوية.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۲ ص ۲۹۶ رقم 19722۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہمیں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔ جس سے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی جس کو ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ اس نماز کو یا تو ہم بھول ہی گئے تھے یا ہم نے عمداً اس کو چھوڑ رکھا تھا۔ وہ ہر اونچ نیچ، قیام اور قعود میں تکبیر کہتے تھے''۔

حدیث نمبر 21:۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَخْبَرَنَاهُ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسٰى: لَقَدْ أَذْكَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا نَسِينَاهَا، وَإِمَّا تَرَكْنَاهَا، قَالَ: "فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ"۔

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، ج ۸ ص ۲۸، ۲۹ رقم 3008، 3009۔ المؤلف: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار رحمہ اللہ (المتوفی ۲۹۲ھ). المحقق: محفوظ الرحمن زين الله، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي۔ الناشر: مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة۔ الطبعة: الأولى)

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۲ ص ۱۳۱ رقم 2795۔ المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ (المتوفی ۸۰۷ھ). المحقق: حسام الدين

القدسی. الناشر: مکتبة القدسی، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہمیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے وہ نماز یاد دلادی جس کو ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔اس نماز کو یا تو ہم بھول ہی گئے تھے یا ہم نے عمداً اس کو چھوڑ رکھا تھا۔وہ تکبیر کہتے جب بھی رکوع کرتے ،اوروہ تکبیر کہتے جب بھی رکوع سے سر اٹھاتے''۔

1.3.3۔حدیث حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 22:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي العَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ:"ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلاَةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ"۔
(بخاری رقم 784)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی،توانہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروادی جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے''۔انہوں نے بتایا:'' آپ رضی اللہ عنہ جب بھی اٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہا کرتے تھے''۔

حدیث نمبر 23:۔حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: "صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ،فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ".فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَقَالَ: "قَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلاَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -"۔

(بخاری رقم 786؛ مسلم رقم 33 - 393؛ مسند احمد رقم 19952 طبع موسسۃ الرسالۃ، أخرجه البخاری (826)، وأبو داود (835)، والطبرانی فی "الكبير" 18/ (257)، والبيهقی

134/2 من طريق سليمان بن حرب وحده، بهذا الإسناد.

وأخرجه البخاري (786)، ومسلم (393)، والنسائي 204/2و3/2، والطبراني 18/ (257)، والبيهقي 134/2 من طرق عن حماد بن زيد به)

ترجمہ حضرت مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب انہوں نے سجدہ کیا تو تکبیر کہی۔ جب سر اٹھایا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کہی''۔ جب نماز مکمل ہو گئی تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''انہوں نے مجھے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے''۔

1.4:۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کرنے والی احادیث

1.4.1:۔ حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 24:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ الْمَاجِشُونُ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ،

وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"۔ وَإِذَا رَكَعَ، قَالَ:"أَللّٰهُمَّ! لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي"۔ وَإِذَا رَفَعَ، قَالَ:"أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ"۔ وَإِذَا سَجَدَ، قَالَ:"أَللّٰهُمَّ! لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ"۔ ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ:"أَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ"۔ (مسلم رقم 201-771)

وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ:"وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ أَنَا بِكَ وَ إِلَيْكَ لَا مَنْجَىٰ مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ تَبَارَكْتَ"۔ (مشکوٰۃ رقم الحدیث ۸۱۳)

ترجمہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھتے:

"وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ"

ترجمہ میں نے اپنا رخ ہر طرف سے یکسو ہو کر اس اللہ کی طرف کر دیا۔ جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے اور میں ان میں سے نہیں ہوں جو اس کے تعلق میں کسی اور کو

شریک کرتے ہیں۔ میری عبادت اور میرا ہر دینی عمل اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کے لیے ہے جو رب العالمین ہے۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداری کرنے والوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ اور مالک ہے۔ تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے۔ تو میرا مالک و رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے آپ کو تباہ کیا ہے۔ مجھے اپنی خطاؤں کا اقرار ہے۔ پس اے میرے مالک! میری ساری خطائیں معاف کردے۔ گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔ اور برے اخلاق میری طرف سے ہٹا دے اور دور کردے۔ ایسا کرنے والا بھی تیرے سوا کوئی نہیں۔ تیرے حضور میں اور تیری خدمت ونصرت کے لیے حاضر ہوں، حاضر ہوں۔ مولا! ہر قسم کی خیر اور بھلائی تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ اور برائی کا تیری طرف گزر نہیں۔ مجھے تیرا ہی سہارا ہے اور تیری ہی طرف میرا رخ ہے۔ تو برکت والا اور رفعت والا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت اور بخشش کا سائل ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

(یہ دعا تو آپ ﷺ تکبیرِ تحریمہ کے بعد قراءت شروع کرنے سے پہلے پڑھتے)۔

پھر جب (قراءت سے فارغ ہوکر) آپ ﷺ رکوع میں جاتے تو کہتے:

"أَللّٰهُمَّ! لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي"۔

ترجمہ اے اللہ! میں تیرے حضور میں جھکا ہوا ہوں اور تجھ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے اپنے کو تیرے سپرد کردیا ہے۔ میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا مغز واستخوان اور میرے رگ پٹھے سب تیرے حضور میں جھکے ہوئے ہیں۔

پھر جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو (سیدھے کھڑے ہوکر) اللہ کے حضور میں عرض کرتے:

"أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ"۔

ترجمہ اے اللہ! تیرے ہی لیے حمد ہے۔ ایسی وسیع اور بے انتہاء حمد جس سے آسمان و زمین

کی ساری وسعتیں بھر جائیں اور ان کے درمیان کا سارا خلا پر ہو جائے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں جاتے تو (اللہ کے حضور میں زمین پر اپنی پیشانی رکھ کے) عرض کرتے:

"أَللّٰهُمَّ! لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ"

ترجمہ اے اللہ! میں تیرے لیے اور تیرے حضور میں سجدہ کر رہا ہوں اور میں تجھ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے اپنے کو تیرے حوالے کر دیا ہے۔ میرا چہرہ اپنے اس خالق کے سامنے سجدہ کر رہا ہے جس نے اس کی تخلیق کی اور اس کی یہ صورت بنائی اور اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائیں۔ مبارک ہے ہمارا بہترین خالق۔

پھر تشہد یعنی التحیات اور سلام کے درمیان (سب سے آخر میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کرتے:

"أَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ"۔

ترجمہ اے اللہ! جو خطائیں میں نے پہلے کیں یا پیچھے کیں اور چھپا کر کیں یا علانیہ کیں اور جو بھی میں نے زیادتی کی اور جس کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے اس سب کو معاف فرما دے اور مجھے بخش دے۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے ڈال دینے والا ہے یعنی تو جسے چاہے آگے بڑھائے اور جسے چاہے پیچھے ہٹائے۔ تیرے سوا کوئی معبود و مالک نہیں۔

فائدہ اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی تفصیل اور رکوع و سجود اور قومہ وغیرہ کی دعاؤں کو تو تفصیل سے بتایا مگر رفع یدین کا کہیں بھی ذکر نہیں فرمایا۔

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ترمذی کی حدیث (ج ۲ ص ۱۷۹) میں ذکر اور افعالِ نماز میں مطابقت بیان کی گئی ہے۔ پس قیام کے وقت "وجّهت

وجهي"، رکوع کے وقت "أَللّٰهُمَّ لك ركعت"، سجدہ کے وقت "أَللّٰهُمَّ! لك سجلت"، اور اسی طرح مجمع الزوائد اور کنز العمال میں "سجلك سوادي وخيالي" کے اذکار بیان کیے گئے ہیں۔اور قومہ کے فعل کو بیان نہیں کیا گیا ہے۔اور اسی طرح رفع یدین کو بھی بیان نہیں کیا ہے۔اور یہ اس لیے ہے کہ رفع یدین فقط نماز کے شروع میں ہی ہے۔

(نَيْلُ الْفَرْقَدَيْنِ مع حاشيته بَسْطُ الْيَدَيْنِ في مسئلة رَفْعِ الْيَدَيْنِ، ص۸- المؤلف: محمد أنور شاه بن معظم شاه الكشميري الهندي رحمه الله (المتوفى: 1353هـ). الناشر: المجلس العلمي، كراتشي - باكستان. الطبعة: الثانية - 1424هـ-2004م)

1.4.2:۔حدیثِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حدیث نمبر 25:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْأَزْرَقَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْمُكْتِبِ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالْقِرَاءَةِ بِ {الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [الفاتحة: 2]، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، وَقَالَ يَحْيَى: يُشْخِصْ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا". قَالَتْ: "وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ، وَكَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى"، "وَكَانَ يَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ أَحَدُنَا ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ"، "وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ" قَالَ يَحْيَى: "وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَفْتَرِشَ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ".

تحقیق إسناده صحيح على شرط مسلم. بديل -وهو ابن ميسرة العُقيلي- من رجاله. وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. إسحاق الأزرق: هو ابن يوسف، وحسين المُكْتِب: هو ابن ذكوان المعلِّم. وأبو الجوزاء: هو أوس بن عبد الله الرَّبَعي.

وأخرجه مطولاً ومختصراً عبد الرزاق في "مصنفه" (2540) و (2602) و (2873) و (3014) و (3050)، وابن أبي شيبة 229/1 و252 و284 و285 و289، وإسحاق بن راهوية في "مسنده" (1331)، ومسلم (498)، وأبو داود (783)، وابن ماجه (812) و (869) و (893)، وأبو يعلى (4667)، وابن خزيمة (699)، وأبو عوانة 94/2 و96 و164 و189، وابن حبان (1768)، والبيهقي في "السنن" 15/2 و85 و113 و172 من طرق عن حسين، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطيالسي (1547)، والطبراني في "الأوسط" (7613) من طريق عبد الرحمن بن بديل بن ميسرة، عن أبيه، به.

وخالفهم حماد بن زيد.

فأخرجه البيهقي مختصراً 15/2 من طريق حماد بن زيد، عن بديل، عن عبد الله بن شقيق، عن عائشة، به.

قال الدارقطني في "العلل" 5/الورقة 97. والقول قول من قال: عن أبي الجوزاء.

وسيأتي مطولاً ومختصراً بالأرقام (24031) و (24791) و (25382) و (26402).

وسيأتي من طريق يحيى بن سعيد القطان وحده برقم (25617).

وانظر أحاديث الباب في مسند عبد الرحمن بن أبزى عند الرواية (15371).

قال السندي: قولها: والقراءة بـ {الحمد لله رب العالمين} : من يرى الإخفاء بالتسمية يقول: المراد بالقراءة الجهر بالقراءة، ومن يرى الجهر بها يقول: قول: {الحمد لله رب العالمين} كناية عن الفاتحة.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج ۴۰ ص ۳۲، ۳۳رقم 24030۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون،إشراف:د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیرِ تحریمہ سے نماز شروع فرماتے تھے اور قراءت کا آغاز "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" سے کرتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تو سر مبارک کو نہ تو اوپر کی جانب

اُٹھاتے اور نہ نیچے کی جانب جھکاتے، بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے تھے (یعنی بالکل کمر کے متوازی)۔ اور جب رکوع سے سر مبارک اُٹھاتے تو سجدہ میں اس وقت نہ جاتے، جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہوجاتے اور جب سجدے سے سر مبارک اُٹھاتے، تو جب تک بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے تو دوسرا سجدہ نہیں فرماتے تھے۔ اور ہر دو رکعت پر ''التحیات'' پڑھتے تھے۔ اور اُس وقت اپنے بائیں پاؤں کو نیچے بچھا لیتے اور داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔ اور ''عُقْبَةُ الشَّیْطَانِ'' (یعنی شیطان کی طرح) بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔ اور اس بات سے بھی منع فرماتے تھے کہ آدمی (سجدہ میں) اپنے بازو (یعنی کلائیاں کہنیوں تک) زمین پر رکھے جس طرح درندے اپنی کلائیاں زمین پر بچھا کے بیٹھتے ہیں۔ آپ ﷺ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کے نماز ختم فرماتے تھے۔

تشریح نماز عبادت بلکہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ اس لیے اس کے قیام، قعود، رکوع وسجود کی وہ شکلیں اور ہیئتیں مقرر کی گئی ہیں جو عبادت اور بندگی کی بہترین اور مکمل ترین تصویر ہیں اور ان نامناسب ہیئتوں سے خصوصیت کے ساتھ منع فرمایا گیا ہے جن میں استکبار، یا بے پروائی یا بدمنظری کی شان ہو یا کسی بدفطرت مخلوق کی ہیئت سے مشابہت ہو۔ اس اصول کے تحت جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ سجدے میں آدمی کلائیاں زمین پر اس طرح بچھا دے جس طرح کتے اور بھیڑیئے وغیرہ درندے بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ اسی اصول کے تحت آپ ﷺ نے اس طرح بیٹھنے سے بھی منع فرمایا جس کو اس حدیث میں ''عُقْبَةُ الشَّیْطَانِ''، اور ایک دوسری حدیث میں " اقعاء الکلب" فرمایا گیا ہے۔ اس سے مراد دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے کر کے اُن کی ایڑیوں پر بیٹھنا ہے۔ چونکہ اس طریقے میں کچھ استکبار اور جلد بازی کی شان ہے اور اس شکل میں صرف گھٹنے اور پنجے ہی زمین سے لگتے ہیں۔ نیز کتے، بھیڑیئے وغیرہ درندے بھی اس طرح ایڑیوں پر بیٹھا کرتے ہیں۔ اس لیے نماز میں اس طرح بیٹھنے سے بھی جناب رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

1.4.3:۔حدیث حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 26:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: "أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ القِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ اليُسْرَى، وَنَصَبَ اليُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ اليُسْرَى، وَنَصَبَ الأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ"۔ (بخاری رقم 828؛مشکوٰۃ رقم 792)

(صحیح ابن خُزَیمۃ.ج۱ص۲۷۳رقم 643۔المؤلف:أبو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمۃ بن المغیرۃ بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری (المتوفی ۳۱۱ھ)۔حققہُ وعلّق عَلَیہ وَخَرّجَ أحَادیثہ وَقدّم لہ:الدکتور محمد مصطفی الأعظمی.الناشر:المکتب الإسلامی. الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت ابو حُمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے سامنے فرمایا:''مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز (یعنی اس کی تفصیلات) آپ رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ یاد ہے۔ (اس کے بعد فرمایا کہ) میں نے آپ ﷺ کو دیکھا نماز شروع کرتے ہوئے جب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کندھوں تک لے جاتے۔اور جب رکوع میں جاتے تو اپنے دونوں

ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے۔ پھر اپنی کمر کو پوری طرح موڑ دیتے (اور بالکل سیدھی برابر کر دیتے) پھر رکوع سے سر مبارک اُٹھاتے تو بالکل سیدھے اِس طرح کھڑے ہوجاتے کہ ریڑھ کی ہڈی کا ہر منکا (یعنی ہر جوڑ) ٹھیک اپنی جگہ پر آجاتا (جہاں سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں وہ رہتا ہے)۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جاتے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھ دیتے کہ نہ تو اُن کو زمین پر بچھا دیتے اور نہ اُن کو سکیڑ لیتے۔ (مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو سکیڑ نہیں لیتے تھے بلکہ آگے بڑھا کر اپنے چہرے کے مقابلے میں دائیں بائیں رکھ لیتے تھے، لیکن کلائیاں اور کہنیاں زمین سے الگ اور اُٹھی رہتی تھیں) اور پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ سجدہ میں قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔ پھر جب دو رکعت پڑھ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم (التحیات کے لئے) بیٹھتے تو داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے۔ پھر جب آخری رکعت پڑھ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قعدہ اخیرہ کرتے تو اس طرح بیٹھتے کہ داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے اور بائیں پاؤں کو (اس کے نیچے سے) آگے کی جانب نکال دیتے اور اپنی سرینوں پر بیٹھ جاتے (جس کو تَوَرُّك کہتے ہیں)۔

فائدہ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کے وقت مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے۔ صحیح مسلم میں دوسرے صحابی حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ''یُحَاذِیْ بِهِمَا أُذُنَيْهِ''۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے تھے۔ لیکن ان دونوں باتوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔ جب ہاتھ اس طرح اٹھائے جائیں کہ انگلیاں کانوں تک پہنچ جائیں تو ہاتھوں کا نیچے والا حصہ کندھوں کے مقابل ہوگا۔ اس صورت کو کانوں تک ہاتھ اُٹھانے سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے اور کندھوں تک اُٹھانے سے بھی۔

ایک اور صحابی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے وضاحت کے ساتھ یہی بات کہی ہے۔ سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں ان کے الفاظ یہ ہیں:

"حين قام الى الصلوٰة رفع يديه حتّٰى كانتا بحيال منكبيه وحاذیٰ

بابهاميه أذنيه ثم كبر" (ابوداؤد رقم ۷۲۴)

ترجمہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اس طرح اُٹھائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کہی۔

☆ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں ایک خاص بات یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قعدۂ اخیرہ میں اس طریقے پر بیٹھتے تھے جس کو تَوَرُّكْ کہتے ہیں۔ لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جو حدیث ابھی اوپر بیان ہوئی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قعدہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھنے کا عام طریقہ تو وہی تھا جو حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے قعدۂ اولیٰ کا بیان کیا ہے، جس کو اصطلاح میں افتراش کہتے ہیں۔ بعض ائمہ اور شارحینِ حدیث کا خیال اس بارے میں یہ ہے کہ قعدہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھنے کا عام طریقہ تو وہی تھا جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے معلوم ہو چکا ہے (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: باب نمبر 8 کا حصہ 8.2)۔ لیکن کبھی کبھی سہولت کے لیے یا یہ ظاہر کرنے اور بتانے کے واسطے کہ اس طرح بھی بیٹھا جا سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تورک بھی کیا ہے۔

☆ اس حدیث میں صحابیٔ رسول سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صرف ایک ہی دفعہ رفع یدین بیان کیا ہے۔ رکوع جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث بخاری کی ہے۔ اس کی صحت میں کسی کو کوئی شک و شبہ نہیں۔ راوی حدیث سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا۔ تکبیرِ تحریمہ والا رفع یدین دیکھا، وہ تو انہوں نے بیان کر دیا۔ رکوع والا نہیں دیکھا۔ لہٰذا بیان نہیں کیا۔ اور یہ اصول ہے کہ "السکوت فی معرض البیان بیان" یعنی وہ مقام جہاں ایک شئ کو بیان کرنا چاہیے، وہاں اس کے بیان کو چھوڑنے کا مطلب اس شئ کا عدم بیان کرنا ہی ہوتا ہے۔ اس لیے اس حدیث میں رفع یدین کا ذکر نہ کرنا بلکہ سکوت کرنے کا مطلب اس کا ترک ہی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ پھر تو اس حدیث میں ثناء، تعوذ، بسم

اللہ، سورت فاتحہ وغیرہ کا بھی کوئی ذکر نہیں، تو پھر یہ سب کچھ بھی نہیں پڑھنا چاہیے؟ اس کا جواب اس حدیث میں ہی دیا گیا ہے۔ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رَأَیْتُہٗ" میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے یعنی جن چیزوں کا تعلق دیکھنے سے ہے، حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا ہے۔ جو چیزیں آپ ﷺ نے پڑھیں۔ ان کا تعلق دیکھنے سے نہیں بلکہ سننے سے ہے۔ اس وجہ سے ان کو ذکر نہیں کیا گیا۔ ہاں اگر رفع الیدین رکوع والا صحابی رسول رضی اللہ عنہ نے دیکھا ہوتا تو اس کو ضرور ذکر کرتے۔

☆ یہاں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: اَنَا اَحْفَظُکُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ رَأَیْتُہٗ۔ انہوں نے اَحْفَظُ کا لفظ استعمال فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کی جو نماز محفوظ رہی ہے، وہ یہ ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تکبیرِ تحریمہ کی رفع یدین تو محفوظ رہی ہے اس کے علاوہ کوئی رفع یدین محفوظ نہیں رہی۔ اس مجلس میں کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ موجود تھے لیکن کسی نے اعتراض نہیں کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کی رفع یدین چھوڑ کر خلافِ سنت نماز پڑھی ہے۔

1.4.4:۔ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 27:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، أَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ یَقُولُ: "کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ یُکَبِّرُ حِینَ یَقُومُ، ثُمَّ یُکَبِّرُ حِینَ یَرْکَعُ، ثُمَّ یَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِینَ یَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّکُوعِ، ثُمَّ یَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ یُکَبِّرُ حِینَ یَهْوِی سَاجِدًا، ثُمَّ یُکَبِّرُ حِینَ یَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ یُکَبِّرُ حِینَ یَسْجُدُ، ثُمَّ یُکَبِّرُ حِینَ یَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ یَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِی الصَّلَاةِ کُلِّهَا حَتّٰى یَقْضِیَهَا وَیُکَبِّرُ حِینَ یَقُومُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوسِ"۔ ثُمَّ یَقُولُ أَبُو هُرَیْرَةَ: "إِنِّی لَأَشْبَهُکُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ"۔ (مسلم رقم 28-392)

ترجمہ حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے، پھر رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے اور پھر اس حال میں کہ آپ ﷺ کھڑے ہوتے تو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے۔ اسی طرح سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر جب (دوبارہ) سجدہ کے لیے جاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر پوری نماز میں فارغ ہونے تک آپ ﷺ کا یہی معمول تھا۔ پھر جب دو رکعتوں میں تشہد کے بعد کھڑے ہوتے، تب بھی تکبیر کہتے''۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے: ''میں تم میں سب سے زیادہ جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہوں''۔

اس صحیح حدیث میں بھی رکوع کے ساتھ تکبیر کا ذکر ہے رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔

حدیث نمبر 28:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، "كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ، وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ يَقُولُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ" ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا" (بخاری رقم 803)

(خ م س) ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: ("كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ

يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وفى رواية: (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) ([1]) وفى رواية: (اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) ([2]) ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِى سَاجِدًا) ([3]) (ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ) ([4]) (ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ) ([5]) وفى رواية: (بَعْدَ التَّشَهُّدِ) ([6]) (إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا")
([7])

([1]) (خ) 770، (م) 28-(392)
([2]) (خ) 762، (س) 1060
([3]) (خ) 756، (م) 28-(392)
([4]) (خ) 770، (م) 28-(392)
([5]) (خ) 756، (م) 28-(392)
([6]) (س) 1023
([7]) (خ) 770، (س) 1156

(الجامع الصحيح للسنن والمسانيد ج۲۵ ص۲۴۸ المؤلف: صهيب عبد الجبار۔ عدد الأجزاء: 38 تاريخ النشر: 15-8-2014 المكتبة الشامله)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تمام نمازوں میں تکبیر کہا کرتے تھے، خواہ فرض ہوں یا نہ ہوں، رمضان کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے، پھر (رکوع سے سر اٹھاتے وقت) سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور اس کے بعد سجدہ سے پہلے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے۔ پھر جب سجدہ کے لیے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے۔ اسی طرح سجدہ سے سر مبارک اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر جب (دوبارہ) سجدہ کے لیے جاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر

جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے، تب بھی تکبیر کہتے۔ ہر رکعت میں نماز سے فارغ ہونے تک آپ رضی اللہ عنہ کا یہی معمول تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرماتے: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تم میں سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہوں۔ وصال مبارک تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز اسی طرح تھی''۔

فائدہ اس صحیح حدیث میں تکبیرِ تحریمہ اور رکوع وسجود کے مواقع پر صرف تکبیرات کا ذکر کیا گیا ہے۔ رفع یدین کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی ترتیب عملی طور پر بتائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی آخری نمازوں کا حوالہ بھی دیا ہے کہ دنیا سے جدا ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز یہی تھی۔ اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رفع یدین کا ذکر تک نہیں ہے کہ رکوع سے اٹھتے یا رکوع میں جاتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفع یدین کیا ہو۔ یہ بات متفقہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری اعمال کو ہی سنت قرار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بعد منسوخ ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔

حدیث نمبر 29:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، وَيَقُولُ: "إِنِّي أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔

تحقیق

إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وأخرجه ابن الجارود (191) من طريق عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد وهو في "موطأ" مالك" 1/76، ومن طريقه أخرجه الشافعي 1/81، والبخاري (785)، ومسلم (392)، والنسائي 2/235، والطحاوي 1/221، وابن حبان (1766)، والبيهقي 2/67، والبغوي (611).

وأخرجه مسلم (392)(31) من طريق يحيى بن أبي كثير، عن أبي سلمة، به.

وسيأتي الحديث مختصراً ومطولا برقم (7657) و (7658) و (10519) و (10821).

وانظر (7658) و (8253) و (9402) و (9608) و (10449).

وفی الباب عن ابن عباس، سلف برقم (1886).

وعن ابن مسعود، سلف أيضا برقم (3660).

وعن عمران بن حصين عند البخاري (784).

قوله: "كلما خفض ورفع". قال الحافظ في "الفتح" 270/2: هو عام في جميع الانتقالات في الصلاة، لكن خص منه الرفع من الركوع بالإجماع، فإنه شرع فيه التحميد.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج١٢ ص١٥٤ رقم 7220۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ)

(مؤطا محمد رقم ١٠٣؛ مؤطا امام مالک رقم الحدیث ٢٠٣؛ بخاری رقم الحدیث ٧٨٥، ٧٨٩، ٧٩٥، ٨٠٣؛ مسلم رقم الحدیث ٨٦٧ طبع بشریٰ کراچی؛ ابوداؤد رقم ٨٣٦؛ ترمذی رقم ٢٥٤ مختصراً؛ نسائی رقم ١١٥٥، ١١٥٦؛ دارمی رقم ١٢٤٨؛ مصنف عبدالرزاق رقم ٢٤٩٢، ٢٤٩٤)

ترجمہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا۔ وہ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:
''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں''۔

فائدہ اس صحیح حدیث میں ہر اونچ نیچ کے ساتھ تکبیر کا ذکر ہے رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔

حدیث نمبر 30:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُصَلِّي بِنَا، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ بَعْدَمَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ بَعْدَمَا يَرْفَعُ مِنَ السُّجُودِ، وَإِذَا جَلَسَ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، وَيُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ، فَإِذَا سَلَّمَ،

قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي صَلَاتَهُ -. مَا زَالَتْ هٰذِهٖ صَلَاتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا"

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (2495) ومن طريقه أخرجه ابن خزيمة (579).

وأخرجه بنحوه مسلم (392) (30)، والنسائي 2/181-182، وابن حبان (1767) من طريق يونس بن يزيد الأيلي، عن الزهري، بهذا الإسناد. وزاد فيه بما معناه: أنه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يقول إذا رفع رأسه من الركوع: سمع الله لمن حمده، ربنا ولك الحمد.

وانظر ما بعده، وما سلف برقم (7220).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ١٣ ص ٩٣ رقم 7657 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے تھے تو جب نماز کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہونے کے وقت تکبیرِ تحریمہ کہتے۔ پھر رکوع میں جانے کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع کے بعد اٹھ کر (سجدہ کے لیے) جھکتے تو تکبیر کہتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ پھر سجدے کے بعد بیٹھتے تو تکبیر کہتے۔ (پھر نماز پوری کرنے تک ساری نماز میں یہی کرتے تھے)۔ اور جب دو رکعتیں پڑھنے کے بعد اٹھتے تھے تو تکبیر کہتے اور دوسری دونوں رکعتوں میں ایسا ہی کرتے۔ پھر جب سلام پھیرتے تو کہتے: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تم میں سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے قریب نماز پڑھ سکتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز دنیا سے جدا ہوتے وقت تک یہی تھی جو میں نے پڑھ کر دکھادی ہے''۔

فائدہ اس میں بھی رکوع کے ساتھ تکبیر کا ذکر ہے رفع یدین کا نہیں۔ اگر رفع یدین کی وہ

اہمیت ہوتی جوان لوگوں کے ہاں ہے تو ایسی کوئی روایت اس سے خالی نہ ہوتی۔

حدیث نمبر 31: -حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ"، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين. وهو في "مصنف عبد الرزاق" (2496)، ومن طريقه أخرجه مسلم (392) (28)، وابن خزيمة (578) و (611) و (624) والحديث عند ابن خزيمة في الموضعين الأخيرين مختصر. وزادوا فيه غيرَ ابنِ خُزيمة في الموضع الأخير: بما معناه: أنه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يقولُ إذا رفع رأسه من الركوع: "سمع الله لمن حمده، ربنا ولك الحمد".

وانظر ما قبله، وسيأتي برقم (9851) من طريق عقيل بن خالد، عن ابن شهاب الزهري، به.

وأخرجه مختصراً الترمذي (254) من طريق عبد الله بن المبارك، عن ابن جريج، بهذا الإسناد -ولفظه: أن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يكبِّرُ وهو يَهْوِي. وقال: حسن صحيح.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۱۳ ص ۹۴ رقم 7659. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ یہ حدیث اوپر والی حدیث کی ایک اور سند ہے۔ اس میں طریق بیان یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا فعل یعنی نماز پڑھ کر نہیں بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے''۔ پھر آگے نماز کا پورا طریقہ ذکر فرمایا۔

حدیث نمبر 32: -أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ، وَأَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِئُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَكَبَّرَ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: "وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ، وَيَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ".

قَالَ مُحَمَّدٌ: السُّنَّةُ أَنْ يُكَبِّرَ الرَّجُلُ فِي صَلاتِهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ. وَإِذَا انْحَطَّ لِلسُّجُودِ كَبَّرَ. وَإِذَا انْحَطَّ لِلسُّجُودِ الثَّانِي كَبَّرَ.

فَأَمَّا رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلاةِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الأُذُنَيْنِ فِي ابْتِدَاءِ الصَّلاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً. ثُمَّ لا يَرْفَعُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلاةِ بَعْدَ ذٰلِكَ. وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَفِي ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيرَةٌ.

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، ص ٥٨ رقم ١٠٤. المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى: 179هـ). تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف. الناشر: المكتبة العلمية. الطبعة: الثانية)

☐ مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

(الآثار لمحمد بن الحسن. ج١ ص١٣٣، ١٣٤ رقم 75. المؤلف: الامام الحافظ ابى عبد الله محمد بن الحسن الشيباني (المتوفى ١٨٩ھ). المحقق: أبو الوفا الأفغاني. دار النشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

☐ يُوسُفُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: "صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ".

(الآثار. ص ٢٢ رقم 108. المؤلف: أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم بن حبيب بن سعد بن حبتة الأنصاري (المتوفى ١٨٢ھ). المحقق: أبو الوفا. الناشر: دار الكتب العلمية. بيروت)

ترجمہ: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے نعیم بن عبداللہ المجمر رحمۃ اللہ علیہ اور ابوجعفر القاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے، اور رفع یدین نماز کے شروع میں تکبیرِ تحریمہ کے وقت کرتے تھے"۔

☆ اس روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے دو شاگرد ہیں۔ دونوں حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ کی نماز دیکھ کر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے۔ چونکہ رفع یدین اول تکبیر کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے ان میں ایک راوی حضرت ابو جعفر القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رفع یدین تکبیر کی طرح ہر اونچ نیچ میں نہیں ہوتا بلکہ نماز میں افتتاح کے وقت ہی ہوتا تھا۔ یہ روایت بھی ترکِ رفع یدین میں صریح ہے۔

حدیث نمبر 33:- نُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِئُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيَقُولُ: "أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

(التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد ج۹ ص۲۱۵۔ المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي رحمه الله (المتوفى ۴۶۳ھ). تحقيق: مصطفى بن أحمد العلوي، محمد عبد الكبير البكري. الناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب. ۱۳۸۷ھ)

ترجمہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے نعیم بن عبداللہ المُجْمِر رحمۃ اللہ علیہ اور ابو جعفر القاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفع یدین تو نماز کے شروع میں تکبیرِ تحریمہ کے وقت کرتے تھے۔ اور تکبیر ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے، اور فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں“۔

فائدہ حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَالَ مُحَمَّد بن الْحسن جَاءَ الثبت عَن عَليّ بن ابي طَالب وَعبد الله بن مَسْعُود انهما لَا يرفعان فِي شَيْء من ذَلِك الا فِي تَكْبِيرَة الِافْتِتَاح فعلي ابْن ابي طَالب وَعبد الله بن مَسْعُود كَانَا اعْلَم برَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ واله وَسلم من عبد الله عمر لِأَنَّهُ قد بلغنَا أَن رَسُول الله وَسلم صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ اذا اقيمت الصَّلَاة فليلينى مِنْكُم اولو الاحلام والنهى ثمَّ الَّذين يلونهم ثمَّ الَّذين يلونهم فَلَا نرى ان احدا كَانَ يتَقَدَّم على اهل بدر مَعَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ واله وَسلم اذا صلى فَترى ان اصحاب الصَّف الاول وَالثَّانِي اهل بدر وَمن اشبههم فِي

مَسْجِد الْمُسلمين وان عبد الله بن عمر رَضِيَ الله عَنْهُمَا ودونه من فتيانهم خلف ذٰلِك۔ فنرى عليا وَابْن مَسْعُود رَضِيَ الله عَنْهُمَا وَمن اشبههما من اهل بدر اعْلَم بِصَلَاة رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ واله وَسلم لانهم كَانُوا اقْربُ اليه من غَيرهم وانهما اعرف بِمَا ياتى من ذٰلِك وَمَا يدع مَعَ ان فقيههم مَالك بن انس قد روى عَن نعيم بن عبد الله المجمر وابى جَعْفَر الْقَارِي انهما اخبراه ان ابا هُرَيْرَة رَضِيَ الله عَنهُ كَانَ يُصَلِّي بهم فيكبر كلما خفض وَرفع قَالَا وَكَانَ يرفع يَدَيْهِ حِين يكبر ويفتتح الصَّلَاة۔ فَهٰذَا حديثكم مُوَافق لعَلى وَابْن مَسْعُود رَضِيَ الله عَنْهُمَا لَا حَاجَة بِنَا مَعَهُمَا الى قَول ابى هُرَيْرَة وَنَحْوه وَلٰكنَّا احتججنا عَلَيْكُم بحديثكم۔

(الحجة على أهل المدينة،ج١ص٩٥، ٩٦۔المؤلف: أبو عبد الله محمد بن الحسن بن فرقد الشيباني رحمه الله (المتوفى: 189هـ)۔المحقق: مهدى حسن الكيلانى القادرى. الناشر: عالم الكتب - بيروت۔الطبعة: الثالثة، 1403هـ)

حضرت علامۃ المتأخرین شیخ، محدث محمد حسن سنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۵ھ) اپنی کتاب تنسیق النظام میں فرماتے ہیں:

وأخرجه محمد فى "كتاب الحجة"، من طريق مالك عن نعيم بن عبد الله المجمر وأبى جعفر القارى أنّهما أخبره أنّ أباهريرة كان يصلى بهم فيكبّرُ كلما خفض ورفع،قالا:وكان يرفع يديه حين يكبّر لفتح الصلوٰة. فهٰذا سكوت فى معرض بيان رفع اليدين، فيدل علىٰ عدم الرفع فيما عداه.قال محمد: فهٰذاحديثكم موافق لعلى، وابن مسعود ولا حاجة بنا معهما الىٰ قول ابى هريرة ونحوه، ولكن احتججنا عليكم بحديثكم۔

(تنسیق النظام فی مسند الامام ص۱۶۰ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

ترجمہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''کتاب الحجۃ'' میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے نعیم بن عبد اللہ

المجمر رحمۃ اللہ علیہ اور ابو جعفر القاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفع یدین تو نماز کے شروع میں تکبیرِ تحریمہ کے وقت کرتے تھے۔ اور تکبیر ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے، اور دونوں فرماتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفع یدین صرف نماز میں افتتاح کے وقت ہی کرتے تھے“۔ رفع یدین کے بیان کے موقع پر سکوت کرنا اس کی دلیل ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پس (اے اہل مدینہ) تمہاری یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل کے مطابق ہے۔ اگرچہ ان دو حضرات کے عمل کے بعد ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول اور دلیل کی حاجت اور ضرورت نہیں ہے مگر ہم نے تمہاری روایت کردہ حدیث کے ساتھ ترکِ رفع یدین پر دلیل قائم کی ہے“۔

1.4.5:۔ حدیثِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 34:۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَيْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: "إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ" (آل عمران:١٩٠)۔ فَقَرَأَ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَأَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي لِسَانِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا، وَمِنْ أَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا، وَمِنْ تَحْتِي نُورًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا۔ (مسلم رقم 191-763؛ مشکوۃ رقم 1196)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک رات کو رسول اللہ ﷺ کے پاس سوئے۔ پس (وقت آجانے پر تہجد کے لیے) جناب رسول اللہ ﷺ اٹھے۔ آپ ﷺ نے مسواک کی اور وضوفرمایا۔ آپ ﷺ اس وقت (سورۂ آل عمران کے آخر کی) یہ دعائیہ آیتیں تلاوت فرماتے تھے: اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ الخ ختم سورت تک۔ پھر آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں جن میں قیام اور رکوع، سجدہ بہت طویل کیا۔ پھر آپ ﷺ بستر کی طرف واپس آئے اور (ذرا دیر کے لیے) سو گئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کا سانس آواز کے ساتھ چلنے لگا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے تین دفعہ ایسا ہی کیا۔ (یعنی تین دفعہ ایسا کیا کہ ذرا دیر سونے کے بعد اٹھے، مسواک کی، وضوفرمایا اور طویل قیام اور طویل رکوع و سجود کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں)۔ اس طرح آپ ﷺ نے پہلی (دو رکعتوں کے علاوہ) چھ رکعتیں پڑھیں اور ہر دفعہ اٹھ کر آپ ﷺ مسواک کرتے اور وضوفرماتے اور سورت آلِ عمران کے آخر کی وہ آیتیں پڑھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے تین رکعت نماز وتر پڑھی۔ پھر موذن نے فجر کی اذان دی، تو آپ ﷺ نماز فجر کے لیے تشریف لے گئے اور اس وقت آپ ﷺ یہ دعا فرما رہے تھے:

"أَللّٰهُمَّ! اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْراً، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْراً، وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْراً، وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْراً، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْراً، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْراً، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْراً، وَ مِنْ تَحْتِيْ نُوْراً، اللّٰهم! أَعْطِنِيْ نُوْراً"۔

ترجمہ "اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما، اور میری زبان میں نور پیدا فرما، اور میری سمع و بصر میں نور پیدا فرما اور میرے پیچھے اور میرے آگے نور کردے اور میرے اوپر اور میرے نیچے نور کردے۔ اے اللہ! مجھے نور عطا فرمادے"۔

☆ حاصل اس دعا کا یہ ہے کہ اے اللہ! میرے قلب اور میرے قالب اور میری روح اور میرے جسم میں اور جسم کے ہر حصے میں اور میری رگ رگ اور ریشہ ریشہ میں نور پیدا فرمادے اور مجھے از سر تا پا نور بنادے اور میرے گرد و پیش اور اوپر نیچے ہر طرف

نور ہی نور کردے۔

1.4.6:۔حدیثِ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 35:۔حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ الحُوَيْرِثِ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: "أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟". قَالَ: وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلاَةٍ، فَقَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَامَ هُنَيَّةً، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ هُنَيَّةً، فَصَلَّى صَلاَةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هٰذَا، قَالَ أَيُّوبُ: كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ.

قَالَ: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: "لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى أَهْلِيكُمْ صَلُّوا صَلاَةَ كَذَا، فِي حِينِ كَذَا صَلُّوا صَلاَةَ كَذَا، فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ".

(بخاری رقم 818،819)

ترجمہ حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ نے اپنے دوستوں سے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز (کی کیفیت) بتلاؤں؟''۔حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''وہ وقت کسی فرض نماز کا نہ تھا۔لہٰذا وہ کھڑے ہوگئے۔پھر انہوں نے رکوع کیا اور تکبیر کہی۔اس کے بعد اپنا سر اٹھایا، اور تھوڑی دیر کھڑے رہے۔اس کے بعد سجدہ کیا۔پھر تھوڑی دیر اپنا سر اٹھائے رکھا۔اس کے بعد سجدہ کیا۔پھر تھوڑی دیر اپنا سر اٹھائے رکھا۔پس انہوں نے ہمارے اس شیخ یعنی عمرو بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی نماز پڑھی''۔حدیث کے راوی حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ ایک بات ایسی کرتے تھے کہ ہم نے اور لوگوں کو اسے کرتے نہیں دیکھا: تیسری یا چوتھی رکعت میں بیٹھتے تھے۔

حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ہم اسلام لانے کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قیام کیا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: اگر تم اپنے اہل وعیال میں واپس جاؤ، تو اس طرح ان اوقات میں نماز ادا کیا کرنا۔ لہٰذا جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان کہہ دے، اور تم میں کا بڑا تمہاری امامت کرے"۔

☆ اس حدیث میں حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی نماز پڑھ کر دکھائی۔ مگر اس میں رفع یدین بالکل نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رفع یدین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں نہ کرتے تھے۔

1.4.7:۔ حدیثِ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 36:۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْبَرَّادُ - قَالَ: وَكَانَ عِنْدِي أَوْثَقَ مِنْ نَفْسِي -، قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ: "أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟"۔ قَالَ: "فَكَبَّرَ، فَرَكَعَ، فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَفُصِلَتْ أَصَابِعُهُ عَلَى سَاقَيْهِ، وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ،ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَاسْتَوَى قَائِمًا حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَسَجَدَ، وَجَافَى عَنْ إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَاسْتَوَى جَالِسًا حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ سَجَدَ الثَّانِيَةَ". فَصَلَّى بِنَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هٰكَذَا، ثُمَّ قَالَ: "هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". أَوْ قَالَ: "هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى"۔

تحقیق

إسناده حسن، من أجل عطاء بن السائب، ورواية همام- وهو ابن يحيى العَوْذي- عنه قبل اختلاطه كما رجح ذلك الطحاوي في "شرح مشكل الآثار" بإثر الحديث (161) . وقد توبع، وباقي رجال الإسناد ثقات رجال الشيخين، غير سالم البراد- وهو أبو عبد الله الكوفي- فقد روى له أبو داود والنسائي، وهو ثقة.

وأخرجه الدارمي 299/1، والطبراني في "الكبير" 17/(668) من طريقين عن همام

بهذا الإسناد.

وأخرجه مطولاً ومختصراً ابن أبي شيبة 257/1، وأبو داود (863)، والنسائي في "المجتبى" 186/2 و187، وفي "الكبرى" (624) و(626)، وابن خزيمة (598)، والطبراني 17/(669) و(671) و(672) و(673)، والبيهقي في "السنن" 127/2 من طرق عن عطاء بن السائب، به.

وسيأتي برقم (17081)، و5/274، وقد سلفت صفة صلاة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حديث عبد الرحمن بن أبزى برقم (15371)، وذكرنا هناك بقية أحاديث الباب.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۲۸ص۳۰۷رقم 17076۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفی ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون،إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت سالم البراد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عُقْبَہ بن عَمْرو الانصاری ابومَسْعُود بدری رضی اللہ عنہ صحابی تشریف لائے۔تو ہم نے ان سے عرض کیا:"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز (کی کیفیت) بیان کر دیجیے"۔تو وہ مسجد میں ہمارے سامنے کھڑے ہوئے،تو تکبیر (تحریمہ) کہی۔پھر جب رکوع کیا،تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے رکھا اور اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھا۔یہاں تک کہ ہر عضو نے اپنی جگہ قرار پکڑ لیا۔پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا۔پھر آپ رضی اللہ عنہ رکوع سے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ہر عضو نے اپنی جگہ قرار پکڑ لیا۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور سجدہ کیا۔اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھا۔پھر اپنی دونوں کہنیوں کو پہلوؤں (اور زمین) سے دور رکھا۔یہاں تک کہ ہر عضو نے اپنی جگہ قرار پکڑ لیا۔پھر سجدہ سے سر اٹھایا تو آپ رضی اللہ عنہ (اطمینان سے) بیٹھ گئے۔یہاں تک کہ ہر عضو نے اپنی جگہ قرار پکڑ لیا۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہر رکعت میں ایسا ہی کیا۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس پہلی رکعت جیسی چار رکعت نماز پڑھی۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی۔پھر فرمایا: "ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی ہی نماز پڑھتے دیکھا ہے"۔

فائدہ اس حدیث میں حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ کر دکھائی اور فرمایا: ''یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز ہے''۔ رفع یدین صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت کیا۔ پھر رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا، لیکن رفع یدین بالکل نہیں کیا۔ اگر رکوع کے وقت رفع یدین ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ ضرور کر کے دکھاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے رفع یدین کو بالکل بیان نہیں کیا حالانکہ موقع تعلیم کا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رفع یدین منسوخ ہو چکا تھا۔

1.4.8:۔حدیث حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 37:۔حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى فَقَالَ: "أَلَا أُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟" قَالَ: فَقُلْنَا: "بَلَى". قَالَ: فَقَامَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، حَتَّى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ حَتَّى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى أَخَذَ كُلُّ عُضْوٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ حَتَّى أَخَذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى أَخَذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ رَفَعَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَمَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى، ثُمَّ قَالَ: "هَكَذَا صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

تحقیق

إسناده صحيح. ضمرة: هو ابن ربيعة الفِلَسْطيني.

وأورده البخاري في "التاريخ الكبير" 5/174-175، من طريق محمد بن عبد الله العمري، عن ضمرة، به.

وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 2/130، وقال: رواه أحمد، ورجاله ثقات.

وفي الباب عن أبي هريرة عند البخاري (793)، ومسلم (397)، وقد سلف 2/437.

وعن أبي مسعود البدري، سيرد 4/119.

قال السندي: قوله: حتى أخذ كل عَظْمٍ مأخذه: أي: استقر كل عضو في مستقره.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۲۴ ص ۸۴، ۸۵، رقم 15371، المؤلف: أبو عبد الله

أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانیؒ (المتوفی ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركی. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة:الأولی، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم لوگ صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ ''کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟'' ہم نے عرض کیا: ''حضرت! ضرور دکھایئے!''۔ تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ پھر قراءت کی۔ پھر رکوع کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھا یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع سے سر اُٹھایا یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سجدہ کیا یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سجدہ سے سر اُٹھایا یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سجدہ کیا یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سجدہ سے سر اُٹھایا۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ نے دوسری رکعت میں بھی کیا جس طرح آپ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز تھی''۔

اس حدیث میں صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے جو نماز پڑھ کر دکھائی اس میں رفع یدین کا ذکر تک نہیں۔

1.4.9:۔حدیثِ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 38:۔ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: "وَصَفَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي بِنَا، فَرَكَعَ فَاسْتَوَى قَائِمًا حَتَّى رَأَى بَعْضُنَا أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ، ثُمَّ سَجَدَ فَاسْتَوَى قَاعِدًا حَتَّى رَأَى بَعْضُنَا أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ، ثُمَّ اسْتَوَى قَاعِدًا"۔

تحقیق إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير سليمان- وهو

ابن المغيرة- فمن رجال مسلم. وروى له البخاري مقروناً وتعليقاً. هاشم: هو ابن القاسم أبوالنضر.

وأخرجه عبد بن حميد (1281)، وأبو عوانة 135/2 من طريق هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد. وانظر (12653).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٦ ص ٨٤ رقم ٣٦٠٠. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ)

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار. (مصنف ابن ابی شیبہ) ج١ ص ٢٥٧ رقم 2961. المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ٢٣٥ھ). المحقق: كمال يوسف الحوت. الناشر: مكتبة الرشد، الرياض. الطبعة: الأولى، ١٤٠٩ھ)

ترجمہ حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتِ نماز کو بیان کیا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اُٹھایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قومہ کی حالت میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ ہم میں سے بعض لوگ گمان کرنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھول گئے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا۔ سجدہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی دیر بیٹھے رہے (کہ ہم میں سے بعض لوگ گمان کرنے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھول گئے ہیں)۔

فائدہ اس حدیث میں صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز کا طریقہ بیان فرمایا ہے۔ اس میں رفع یدین کا ذکر تک نہیں۔

حدیث نمبر 39: ۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ، كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا - قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسُ بْنُ

مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ - "كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ" (بخاری رقم 821؛ مسلم رقم 195-472)

ترجمہ حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات میں کمی نہ کروں گا کہ تمہیں ویسی ہی نماز پڑھاؤں جیسی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھاتے دیکھا ہے۔ ثابتؒ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک بات ایسی کرتے تھے کہ میں نے تم لوگوں کو وہ عمل کرتے نہیں دیکھا۔ وہ جب اپنا سر رکوع سے اُٹھاتے تو اتنا کھڑا رہتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ (سجدہ کرنا) بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان میں (اتنی دیر تک بیٹھے رہتے تھے) کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ وہ (دوسرا سجدہ) کرنا بھول گئے۔

فائدہ اس حدیث میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز پڑھ کر دکھائی اس میں رفع یدین نہ رکوع والا کیا اور نہ سجدوں والا۔

حدیث نمبر 40:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَكَانَ يُصَلِّي وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَامَ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ نَسِيَ" (بخاری رقم 800)

ترجمہ حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کرتے تھے۔ تو وہ نماز پڑھ کر بتاتے تھے۔ پس جس وقت وہ رکوع سے اپنا سر اُٹھاتے، تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم کہتے کہ یقیناً آپ رضی اللہ عنہ (سجدے میں جانا) بھول گئے۔

حدیث نمبر 41:۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، وَحُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: "مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَامٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَامَ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَيَسْجُدُ، وَكَانَ يَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُولَ: قَدْ أَوْهَمَ"

تحقیق

إسناده صحيح. حماد: هو ابن سلمة، وثابت: هو ابن أسلم البُنَاني، وحميد: هو ابن أبي حميد الطويل.

وأخرجه مسلم (473) من طريق بهز بن أسد، عن حماد بن سلمة، عن ثابت وحده، عن أنس.

وهو في "مسند أحمد" (13577).

وأخرجه البخاري (800) و (821)، ومسلم (472) من طريقين عن ثابت، عن أنس- ولم يذكرا فيه الإيجاز في صلاة النبي صلى الله عليه وسلم .

وانظر تخريج قصة الإيجاز في الصلاة في "مسند أحمد" برقم (11967)، و"صحيح ابن حبان" (1759).

قوله: "قد أَوهَمَ" قال في "عون المعبود": على صيغة الماضي المعلوم، وقيل: مجهول، في "الفائق": أَوهمت الشيء: إذا تركته، وأوهمت في الكلام والكتاب: إذا أسقطت معه شيئاً. ذكره الطيبي. يعني كان يلبث في حال الاستواء من الركوع زماناً نظن أنه أسقط الركعة التي ركعها وعاد إلى ما كان عليه من القيام. قال ابن الملك: ويقال: أَوهمتُه: إذا أوقعه في الغلط، وعلى هذا يكون على صيغة الماضي المجهول، أي: أُوقِعَ عليه الغلط ووقف سهواً. وقال ابن حجر: أي: أُوقع في وهم الناس، أي: ذهنهم، أنه تركها.

(سنن أبي داود.ج۲ص۱۴۰رقم 853.المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: ۲۷۵ھ). المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي.الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''میں نے کسی آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مختصر مگر پوری اور مکمل پڑھتا ہو۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "سَمِعَ اللّٰهُ لمن حَمِدَهٗ" کہتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہم ہو گیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا بیٹھتے کہ ہم سمجھتے شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو وہم ہو گیا ہے۔

فائدہ اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی کیفیت بیان کی ہے۔ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکوع، قومہ، سجدہ، اور دو سجدوں کے درمیان کا جلسے کی کیفیت بیان کی ہے۔ مگر اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رفع یدین کا ذکر بالکل نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

1.4.10:۔حدیثِ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 42:۔عن سعید بن الحارث قَالَ: صَلّٰی لَنَا أَبُوْ سَعِیْدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِیْرِ حِیْنَ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِیْنَ سَجَدَ وَحِیْنَ رَفَعَ وَحِیْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَیْنِ وَقَالَ: هٰكَذَا رأَیتُ النَّبِیَّ ﷺ (بخاری رقم ۸۲۵)

ترجمہ حضرت سعید بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو جس وقت انہوں نے اپنا سر (پہلے) سجدہ سے اُٹھایا اور جب سجدہ کیا۔ اور جب انہوں نے (دوسرے سجدہ سے) سر اُٹھایا۔ اور جب دو رکعتوں سے (فراغت کرکے) اُٹھے تو بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا: ''میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے''۔

☆ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی نماز پڑھائی تو اس میں صرف تکبیرات تو کہیں مگر رفع یدین کا ذکر بالکل نہیں ہے۔

باب 2

نماز میں قیام کا مسنون طریقہ

2.1:۔قیام

(1) نماز کا ارادہ کریں تو باوضو قبلہ رخ کھڑے ہو جائیں۔

آیت نمبر 1:۔ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ○(البقرۃ:۲۳۸)

ترجمہ اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ عاجزی کرتے ہوئے۔

☆ چوں کہ نماز سے باہر قیام ضروری نہیں کیا گیا ہے۔لہٰذا کھڑے ہونے کا یہ حکم نماز ہی سے متعلق ہے۔

حدیث نمبر 1:۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ:كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ:"صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ" (بخاری رقم 1117؛ مسند احمد ج ۴ ص ۵۶ ۴ رقم ۲۰۰۵۷ طبع بیت الافکار الدولیہ)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو پھر پہلو پر لیٹ کر پڑھو''۔

(2) قیام میں دونوں پیر قبلہ رخ رہیں

امام بخاری باب فضل استقبال القبلة میں لکھتے ہیں:

یستقبل بأطراف رجلیه القبلة.قاله أبو حمید (الساعدی) رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ.

ترجمہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''حضور اکرم ﷺ پیر کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھتے تھے''۔

2.2: صف کی درستگی

(3) جماعت کی نماز میں بالکل سیدھے اس طرح مل کر کھڑے ہوں کہ ایک دوسرے کے بازو ملے ہوں، درمیان میں کوئی خلا وفرجہ نہ رہے۔

حدیث نمبر 2:- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ. الحديث
(صحیح مسلم رقم:128-436)

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول خدا ﷺ ہماری صفوں کے سیدھے کرنے میں اس قدر اہتمام فرماتے تھے گویا ان صفوں سے تیر سیدھے کئے جائیں گے''۔

حدیث نمبر 3:- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ:كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّينَا فِي الصُّفُوفِ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنْ قَدْ أَخَذْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ، وَفَقِهْنَا أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ بِوَجْهِهِ إِذَا رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ بِصَدْرِهِ. فَقَالَ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ. (سنن ابی داود رقم 663)

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں صفوں میں یوں سیدھا کرتے تھے جیسے تیر سیدھے کیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ آپ

ﷺ نے گمان کرلیا کہ ہم نے یہ بات آپ ﷺ سے حاصل کرلی ہے اور سمجھ گئے ہیں۔ تو ایک دن اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کیا۔ اچانک ایک آدمی کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بالضرور صفیں سیدھی کرو گے، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت پیدا کردے گا''۔

حدیث نمبر 4:- حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ۔ (صحیح بخاری رقم:723)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ، مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ۔ (صحیح مسلم رقم 124-433)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''صفوں کو سیدھی کرو کیونکہ صفوں کا سیدھا کرنا اقامتِ نماز میں سے ہے''۔
مسلم کی روایت میں ہے کہ ''(صفوں کا سیدھا کرنا) نماز کی تکمیل سے ہے''۔

حدیث نمبر 5:- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، فَإِنَّمَا تَصُفُّونَ بِصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

تحقیق إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير كثير بن مرة- وهو أبوشجرة، ويقال: أبو القاسم الحضرمي الحمصي-. فقد روى له أصحاب السنن، وهو ثقة. هارون بن معروف: هو المروزي، وعبد الله بن وهب: هو المصري، ومعاوية بن صالح: هو

ابن حُدير الحضرمي، وأبو الزاهرية: هو حُدير بن كُريب الحضرمي.
وأخرجه أبو داود (666) ، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 101/3 من طريق عيسى بن إبراهيم الغافقي، عن ابن وهب، بهذا الإسناد.
وقال أبو داود لم يقل عيسى: بأيدي إخوانكم.
وأخرجه أبو داود (666)، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 101/3 من طريق الليث بن سعد، عن معاوية بن صالح، عن أبي الزاهرية، عن كثير بن مرة، مرسلاً.
وقوله: "من وصل صفاً وصله الله، ومن قطع صفاً قطعه الله": أخرجه النسائي في "المجتبى" 93/2، وابنُ خزيمة (1549) ، والحاكم 213/1 من طريقين عن ابن وهب، به.
وقال الحاكم: لهذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه. ووافقه الذهبي!
قلنا: كثير بن مرة لم يخرج له مسلم، وروى له البخاري في "القراءة خلف الإمام".
وفي الباب: عن أبي هريرة عند البخاري (722)، ومسلم (435)، سيرد 234/2.
وعن أنس عند البخاري (719)، ومسلم (433)، سيرد 177/3.
وعن أبي مسعود البدري عند مسلم (432)، سيرد 122/4.
وعن النعمان بن بشير عند البخاري (717)، ومسلم (436)، سيرد 272/4.
وعن جابر بن سَمُرَة عند مسلم (430)، سيرد 101/5.
وعن أبي سعيد الخدري، سيرد 3/3.
وقوله: "لينوا في أيدي إخوانكم" ذكر أبو داود معناه فقال: إذا جاء رجلٌ إلى الصف، فذهب يدخُلُ فيه، فينبغي أن يلِيْنَ له كل رجل منكبيه حتا يدخل في الصف.
وقال الحافظ في "الفتح" 211/2: وقد ورد الأمر بسد خلل الصف والترغيب فيه في أحاديث كثيرة، أجمعها حديثُ ابن عمر- يعني لهذا الحديث.
قوله: "فإنما تصفون بصفوف الملائكة" قال السندي: أي اقتداء بهم، أي: فينبغي أن تكون صفوفكم كصفوفهم.
"وسدوا الخلل": الظاهر أن المراد الفرجات بين الناس في الصفوف، وعلى هذا

فقوله:"ولا تذروا فرجات للشيطان" لما بمنزلة التأكيد، ويحتمل أن المراد نقصان الصفوف، إى: إذا رأيتم صفاً ناقصاً فأولاً أتموا ذلك النقصان.

"ولينوا ... "حملوه على أنه ينبغي له إن لا يستصعب على من يدخل في الصف لسد فرجة، بل يتحرك له ويوسع عليه مكانه. قال المحقق ابن الهمام بعد ذكر هذا الحديث وغيره: وبهذا يعلم جهل من يستمسك عند دخول داخل بجنبه في الصف، ويظن أن فسحه له رياء بسبب إنه يتحرك لأجله، بل ذلك إعانة على الفضيلة، وإقامة لسد الفرجات المأمور بها في الصف. أنتهى.

"ومن وصل"بأن كان فيه فرجة فسدها، أو نقصان فأتمه، والقطع أن يقعد بين الصفوف بلا صلاة، أو منع الداخل من الدخول في الفرجات مثلاً، والله تعالى أعلم.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۱۰ص۱۷رقم5724۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله(المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔إشراف:د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ أَتَمُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ أَبِي شَجَرَةَ - لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:"أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ - لَمْ يَقُلْ عِيسَى بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ - وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ"۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو شَجَرَةَ كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ:"مَعْنَى:وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ: إِذَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الصَّفِّ فَذَهَبَ يَدْخُلُ فِيهِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُلِينَ لَهُ كُلُّ رَجُلٍ مَنْكِبَيْهِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ"۔

(سنن ابوداؤد: ج ا ص ۲۵۸ رقم ۶۶۶ طبع دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ ۸۱۹؛ مشکوٰۃ رقم ۱۱۰۲)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صفوں کو سیدھی کرو، کندھوں کو برابر کرو اور درمیان کی خالی جگہوں کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ (یعنی صف درست کرنے کے لئے اگر کوئی آگے پیچھے کرے تو نرمی کے ساتھ آگے یا پیچھے ہو جاؤ) اور صفوں میں شیطان کے لئے خالی جگہیں نہ چھوڑو (بلکہ بالکل مل کر کھڑے ہو) جو صفوں کو ملائے اللہ تعالیٰ کو ملائیں گے اور جو صفوں کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیں گے"۔

حدیث نمبر 6:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي". (صحیح بخاری رقم 719)

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ، وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ". (صحیح بخاری رقم 725)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کی تکبیر ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: "صفوں کو برابر رکھو اور خوب مل کر کھڑے ہو۔ بلاشبہ میں تمہیں پشت کی طرف سے بھی دیکھتا ہوں"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں مروی ہے: "ہم میں سے ہر ایک اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنے پیروں کو اپنے ساتھی کے پیروں سے ملا دیتا"۔

فائدہ یعنی ہم میں سے ہر ایک صف کے درمیانی خلا کو پُر کرنے میں انتہائی اہتمام کرتا تھا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر ایک اپنے قدم کو دوسرے کے قدم سے واقعی ملا دیتا تھا۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس جملہ کی مراد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"المراد بذلك: المبالغة فی تعديل الصف وسد خلله"
(فتح الباری: ج ۲ ص ۳۵۲ طبع دارالسلام، ریاض)

ترجمہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد اس باب سے صف کی درستگی اور صف کے دراز کو بند کرنے میں مبالغہ بتانا ہے۔

اس کی تائید مسند احمد کی اس روایت سے ہوتی ہے:

حدیث نمبر 7:۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ". (ابوداؤد رقم 667)

☐ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ أَسْوَدُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَاصُّو صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ". وَقَالَ عَفَّانُ: "إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ".

تحقیق إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبان - وهو ابن يزيد العطار- فمن رجال مسلم، وروى له البخاري تعليقاً.

وأخرجه أبو داود (667)، وابن خزيمة (1545)، وابن حبان (2166)، والبيهقي 100/3، والبغوي (813) من طريق مسلم بن إبراهيم، والنسائي 92/2 من طريق أبي هشام المغيرة بن سلمة المخزومي، كلاهما عن أبان بن يزيد، بهذا الإسناد. وقرن ابن حبان بأبان شعبةَ.

وسيتكرر عن عفان وحده برقم (14017)، وانظر (12813).

وانظر في قصة تخلّل الشياطين للصفوف ما سلف برقم (12572).

الحَذَف، قال ابن الأثير في "النهاية": هي الغنم الصغار الحجازية، واحدتها حَذَفَة

بالتحريك. وقيل: هي صِغارٌ جُرْد ليس لها آذان ولا أذناب. يُجاءُ بها من جُرَشِ اليمن.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۲۱ص۲۷۷،۲۷۸رقم13735۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله(المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط. عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سے روایت ہے: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صفوں میں سیسہ پلائی ہوئی عمارت بنو اور انھیں قریب قریب رکھو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو۔ پس اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں شیطان کو صفوں کی خالی جگہوں میں یوں گھستا ہوا دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ چھوٹی سیاہ بکری ہو''۔

نیز حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت سے بھی تائید ہوتی ہے:

حدیث نمبر 8:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ أَبِي: وحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ أَبِي الْقَاسِمِ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثَلَاثًا، وَاللهِ! لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ"۔ قَالَ: "فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ، وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ، وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِهِ"۔

تحقیق صحيح. إلا أن قوله "وركبته بركبته". قد انفرد به أبو القاسم الجدلي، وهو حسين بن الحارث، وهو صدوق حسن الحديث، فقد روى عنه جمع. وقال ابن المديني: معروف. وذكره ابن حبان في "الثقات" 264/5. وقال الذهبي في "الكاشف": وثق. وقال الحافظ في "التقريب": صدوق. وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. زكريا هو ابن أبي زائدة.

وأخرجه أبو داود (662)، وابن خزيمة (160)، والبيهقي في "السنن" 100/3۔101

من طريق وكيع، بهذا الإسناد.

وأخرجه الدولابي في "الكنى والأسماء" 2/86، وابن خزيمة (160)، وابن حبان (2176)، والدارقطني "السنن" 1/282-283 من طرق، عن زكريا، به. وقوله: "وركبته بركبته" لم يرد في رواية ابن حبان، وهي من طريق ابن أبي غنيَّة، عن زكريا.

وأخرجه الدولابي في "الكنى والأسماء" 2/86 من طريق مرثد بن وداعة، عن النعمان، به نحوه.

وعلقه البخاري في "صحيحه" مختصراً بصيغة الجزم عن النعمان بن بشير قبل الحديث (725) فقال: وقال النعمان بن بشير: رأيت الرجل منا يلزق كعبه بكعب صاحبه، ووصله الحافظ ابن حجر في "تعليق التعليق" 2/302، ولم يذكر لفظ "وركبته بركبته" مع أن روايته من طريق الدارقطني، وقد ورد فيها هذا اللفظ.

وقد سلف مرفوعه بإسناد صحيح برقم (18427). وسلف أيضاً برقم (18376) وذكرنا هناك أحاديث الباب.

وقول النعمان: فرأيت الرجل يلزق كعبه بكعب صاحبه، ومنكبه بمنكبه. له شاهد من حديث أنس عند البخاري (725) وفيه قال أنس: وكان أحدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه، وقدمه بقدمه.

قال الحافظ في "الفتح" 2/211 في باب إلزاق المنكب بالمنكب والقدم بالقدم بالصف: المراد بذلك المبالغة في تعديل الصف، وسَدِّ خَلله. وقد ورد في الأمر بسد خَلل الصف والترغيب فيه أحاديث كثيرة أجمعها حديث ابن عمر، ثم ساق لفظه، وقد سلف برقم (5724).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۰ ص ۳۷۸ رقم 18430۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفی ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنا چہرہ لوگوں

کی طرف کیا اور فرمایا: ''اپنی صفیں سیدھی کرو''۔ تین دفعہ فرمایا۔ ''واللہ! تم ضرور اپنی صفیں سیدھی کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا''۔
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ایک شخص دوسرے شخص کے کندھے سے اپنا کندھا، گھٹنے سے اپنا گھٹنا اور ٹخنے سے اپنا ٹخنہ ملا کر کھڑا ہوتا تھا۔

☆ اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ صفیں اس طرح درست کرنا کہ گردنیں گردنوں سے، گھٹنے گھٹنوں سے اور ٹخنے ٹخنوں سے ملے ہوئے ہوں، ممکن ہی نہیں۔ اس لئے یہی کہا جائے گا کہ ان مذکورہ الفاظ سے مقصود صف بندی کا اہتمام ہے کہ کوئی آگے پیچھے نہ ہو اور درمیانی کشادگی کو پُر کرنے میں مبالغہ کرنے کو بیان کرنا ہے۔ ان الفاظ کے حقیقی معانی مراد نہیں ہیں۔ لہٰذا صفوں کو درست کرنے کی سنت کے مطابق صحیح صورت یہی ہے کہ سب آپس میں کندھے سے کندھے ملا کر کھڑے ہوں کہ درمیان میں خلا نہ رہے۔ اور نہ ہی کوئی صف میں آگے پیچھے نکلا ہوا ہو۔ باہم پیروں کو پیروں سے ملانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس طرح ایک دوسرے کے قدم تو مل جاتے ہیں۔ لیکن اپنی ٹانگیں چوڑی کرنے کی وجہ سے خود اپنی ٹانگوں کے درمیان غیر موزوں فرجہ اور خلل پیدا ہو جاتا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تحسین صلوٰۃ کے خلاف ہے۔ پھر اس میں بلا وجہ کا تکلف کرنا پڑتا ہے اور رکوع اور سجدے میں بھی دشواری ہوتی ہے۔ نیز صفوں کی درستگی کا اہتمام تو صرف نماز کے شروع کرتے وقت مطلوب ہے اور ٹانگیں چوڑی کر کے قدم سے قدم ملانے کی ضرورت ہر رکعت میں پیش آتی ہے جو خلاف سنت ہے۔ فتدبر!

(4) پہلی صف کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ اس میں کھڑا ہونے کا اہتمام کریں۔ پہلی صف مکمل کر لینے کے بعد دوسری صف قائم کریں۔

حدیث نمبر 9: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟" قَالَ: قُلْنَا: "يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟" قَالَ:

"يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ"

تحقیق

إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير تميم بن طرفة، فمن رجال مسلم.

وأخرجه مسلم (430)، وابن ماجه (992)، وابن خزيمة (1544)، وأبو عوانة 85/2 من طريق وكيع، بهذا الإسناد.

وانظر (20964).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۴ ص ۵۱۹ رقم 21024۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (پھر دوبارہ) رسول خدا ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اس طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے پاس صف بندی کرتے ہیں؟''۔ ہم نے عرض کیا: ''حضور! فرشتے اپنے رب کے پاس کس طرح صف قائم کرتے ہیں؟''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں''۔

حدیث نمبر 10:۔ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُوعَاصِمِ بْنُ جَوَّاسٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا وَيَقُولُ: "لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ" وَكَانَ يَقُولُ: "إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْأُوَلِ"

تحقیق

إسناده صحيح. أبو عاصم بن جواس: اسمه أحمد، وأبو الأحوص: هو سلام بن سليم. ومنصور: هو ابن المعتمر. وطلحة اليامي، هو ابن مُصرِّف.

وأخرجه النسائي في "الكبرى" (887) من طريق أبي الأحوص بهذا الإسناد۔

وأخرجه مقتصراً على القطعة الثانية منه ابن ماجه (997) من طريق شعبة، عن طلحة بن مصرف، به.

وهو في "مسند أحمد" (18516) و(18518).

وانظر ما سلف برقم (543).

(سنن أبي داود ج ۲ ص ۷ رقم 664 المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: ۲۷۵ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي الناشر: دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صف کے اندر داخل ہوکر ایک طرف سے دوسری طرف کو جاتے تھے۔ ہمارے سینوں اور کندھوں کو چُھوتے تھے اور فرماتے تھے: ''اختلاف مت کرو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہوجائیں گے''۔ اور فرماتے تھے: ''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت اور دعا بھیجتے ہیں۔

(یعنی کندھے چھوکر انھیں باہم ملاتے تھے اور سینے چھوکر انھیں سیدھا کرتے تھے کہ کوئی آگے پیچھے نہ رہے۔ بلکہ سب سیدھے ایک قطار میں رہیں۔ حدیث میں پہلی صفوں میں کھڑا ہونے کی بہت بڑی ترغیب بھی ہے)۔

حدیث نمبر 11: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَتِمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ، فَإِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ".

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين. سعيد: هو ابن أبي عروبة.

وسيتكرر الحديث برقم (13247).

وأخرجه الضياء في "المختارة" (2379) من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل، عن أبيه، بهذا الإسناد.

وأخرجه أبو داود (671)، والنسائي 93/2، وأبو يعلى (3163)، وابن حبان (2155)، وابن خزيمة (1546)، والبيهقي 102/3، والبغوي (820)، والضياء (2376) و

(2377) و (2378) و (2380) من طرق عن سعيد بن أبي عروبة، به.

وأخرجه ابن خزيمة (1547) من طريق شعبة، عن قتادة، به.

وسيأتي من طريق عبد الوهاب الثقفي، عن سعيد برقم (13439).

وسيأتي برقم (13440) من طريق شيبان النحوي عن قتادة قال: كان يقال: "أتموا الصف ...".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج١٩ ص٦٥ ٣ رقم 12352. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگلی صف کو پورا کرو۔ پھر اس سے ملی صف کو پورا کرو اور جو کمی ہو وہ پچھلی صف میں ہو''۔

حدیث نمبر 12:- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ"۔

تحقیق

إسناده حسن من أجل سماك، وهو ابن حرب.

وأخرجه أبو عوانة (1380)، والبيهقي 2/21، والبغوي في "شرح السنة" (810) من طريق المصنف، بهذا الإسناد.

وانظر ما سلف برقم (662).

(سنن أبي داود ج٢ ص٧ رقم 665. المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: ٢٧٥ھ). المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي. الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى، ١٤٣٠ھ)

ترجمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں سیدھی کرتے تھے جب کہ ہم نماز میں کھڑے ہوتے۔ پس جب ہم صف سیدھی

کر لیتے تو آپ ﷺ تکبیر کہتے تھے"۔

2.2.1:۔ ٹخنے، پاؤں، گردن اور صفوں کے ملانے سے کیا مراد ہے؟

اوپر بیان کردہ حدیثوں میں صفوں کے اندر آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم ہے۔ اسی طرح کندھوں، گھٹنوں اور ٹخنوں کو ملانے کا حکم ہے۔ یہاں پر تین لفظ استعمال ہوئے ہیں:

۱ تراص: لغت میں اس کا معنی ہے: ایک دوسرے کے ساتھ ملنا، جڑنا، چمٹنا۔

۲ الصاق

۳ الزاق ان دونوں لفظوں کا لغت میں معنی ہے: ملانا، چمٹانا

لیکن ان احادیث میں یہ لغوی معنی ہرگز مراد نہیں کہ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ چمٹ جاؤ، اور کندھوں کو کندھوں کے ساتھ، گھٹنوں کو گھٹنوں کے ساتھ اور ٹخنوں کو ٹخنوں کے ساتھ ملا اور چمٹا دو۔ ورنہ نماز میں دھکم پیل شروع ہو جائے گی اور نماز کا سکون ختم ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں اگر ایک آدمی کوتاہ قامت ہو اور دوسرا دراز قامت ہو، تو یہ دونوں آپس میں گھٹنے اور کندھے کیسے ملائیں گے؟!!

اسی طرح اگر نمازی حضرات آپس میں ٹخنے ملانے کی کوشش کریں گے تو ہر نمازی کو دونوں پاؤں دائیں بائیں ٹیڑھے کرنے پڑیں گے کہ اس کے بغیر ٹخنے آپس میں مل نہیں سکتے۔ تو وہ صف کیسی ہوگی جس میں ہر نمازی کے دونوں پاؤں باہر کی جانب ٹیڑھے ہوں گے؟! یہ صورت تسویہ صفوف والے مقصد کے بھی خلاف ہے کیونکہ تسویہ صفوف سے مقصود ہے: صفوں کو خوب صورت بنانا۔ ٹیڑھے پاؤں والی صف بری بھی معلوم ہوگی اور نماز میں سکون بھی ختم ہو جائے گا۔ عملاً مشکل بھی ہے۔ اس پر عمل کبھی بھی نہیں ہوا ہے۔ نہ ہی اب ہو رہا ہے۔ اس لیے یہاں حقیقتاً ملانا اور چمٹانا مراد نہیں بلکہ:

۱ قرب والا مجازی معنی مراد ہے، یعنی صفوں میں ایک دوسرے کے قریب کھڑے ہوا کرو کہ درمیان میں نمازی کی جگہ خالی نہ رہے اور نہ خالی جگہ نکل سکے۔ اسی طرح کندھا کندھے کے، گھٹنا گھٹنے کے اور ٹخنہ ٹخنے کے قریب ہو۔ اسی طرح صفوں کو جو ملانے کا حکم ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ صفوں کو آپس میں ملا دو اور آپس میں چمٹا دو۔ ورنہ رکوع و سجود نہ ہو سکے گا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صفوں کے درمیان بقدر ضرورت یعنی رکوع و سجود کی مقدار کا فاصلہ رکھ کر صفیں بناؤ۔ دو صفوں کے درمیان اس سے زیادہ فاصلہ اور دُوری نہ رکھو۔ صفوں کے ملانے سے یہی مراد ہے۔ اسی طرح ٹخنوں کو ملانے سے بھی قرب والا معنی مراد ہے، یعنی ٹخنہ ٹخنے کے قریب ہو۔

۲ الصاق اور الزاق سے محاذات والا معنی مراد ہے۔ یعنی ٹخنہ ٹخنے کے، گھٹنا گھٹنے کے، کندھا کندھے کے اور گردن گردن کے برابر اور سیدھ میں ہو۔

2.2.2: علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال

۱ شرح المختصر علی بلوغ المرام میں ہے:

صف میں ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ اس طرح ملنا کہ اس کے ساتھ دو نمازیوں کے درمیان خالی جگہ پر ہو جائے۔ یعنی آدمی اور اس کے ساتھی کے درمیان خالی جگہ نہ رہے۔ یہ قسم مشروع ہے۔

دوسری قسم یہ ہے۔ اس طرح ملنا جو نمازیوں کو تھکا دے اور مشقت میں ڈال دے۔ اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم نہیں دیا کیونکہ لوگوں کو تکلیف دینا خصوصاً نماز میں کوئی پسندیدہ کام نہیں بلکہ ممنوع ہے۔ یہ تو صفوں کے اندر نمازیوں کے ملنے کی وضاحت ہے۔ رہا یہ حکم: "قاربو بينها" (صفوں کو قریب کرو)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسری صف، صف اوّل کے، اور تیسری صف، صف ثانی کے قریب ہو۔

(شرح المختصر علی بلوغ المرام ج ۳ ص ۲۴۵)

۲ علامہ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ليس المراد بالمراصة المراصة التي تشوش على الآخرين. وإنما

المراد منها ألا يكون بينك وبينه فرجة۔

(شرح رياض الصالحين، ج۵ ص۱۰۷۔ المؤلف: محمد بن صالح بن محمد العثيمين رحمه الله (المتوفى ۱۴۲۱ھ)۔ الناشر: دار الوطن للنشر، الرياض۔ الطبعة ۱۴۲۶ھ)

ترجمہ ملنے سے ایسا ملنا مراد نہیں جو دوسروں کو پریشان کردے۔ صرف اس قدر ملنا مراد ہے کہ دو نمازیوں کے درمیان دوسرے نمازی کی جگہ خالی نہ رہے۔

۳ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کندھے کو کندھے کے ساتھ اور قدم کو قدم کے ساتھ ملانے سے مراد ہے: صف کو برابر کرنے میں اور خالی جگہوں کو پر کرنے میں مبالغہ کرنا۔

(حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں: فقہاء اربعہ رحمہم اللہ (حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت احمد رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک بھی یہی معنی مراد ہے، یعنی درمیان میں اتنی جگہ خالی نہ چھوڑی جائے جس میں تیسرا نمازی آسکتا ہو۔

(فیض الباری مع صحیح البخاری ج ۲ ص ۳۰۲ طبع المکتبۃ الرشیدیہ، کوئٹہ)

۴ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اور جو یہ نقل کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹخنوں کو ٹخنوں کے ساتھ ملاتے تھے۔ اس میں جماعت کی کیفیت بتانا مقصود ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے قریب کھڑا ہوتا تھا۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۱۶۲، بحث: القیام)

۵ محدث وفقیہ علامہ محمد عابد سندھی مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صاحب درمختار کا قول: ''رکوع کی حالت میں اپنے دونوں ٹخنوں کو ملانا''۔ اس کی وضاحت میں شیخ رحمتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اپنے دونوں ٹخنوں کو ملائے، لیکن دونوں قدموں کے درمیان کشادگی باقی رکھے۔ میں (محمد عابد سندھیؒ) کہتا ہوں: شاید صاحب درمختار کی مراد یہ ہے کہ اپنے دونوں ٹخنوں کو اس طرح برابر کرے کہ دونوں ٹخنے ایک دوسرے سے آگے پیچھے نہ ہوں۔

(طوالع الانوار شرح الدر المختار بحوالہ السعایہ ج ۲ ص ۱۸۰)

☆ پس جیسے حالت رکوع میں الصاق الکعبین سے محاذات والا معنیٰ مراد ہے۔ اسی طرح حالت قیام میں بھی الصاق کا یہی معنیٰ مراد ہے۔ اور قرب ومحاذات میں کوئی تضاد نہیں۔ لہٰذا پاؤں قریب بھی ہوں اور برابر بھی ہوں، سنت یہی ہے۔

تنبیہ جیسا کہ قیام ورکوع میں اپنے دونوں ٹخنوں کو ملانے، نیز قیام میں اپنے ٹخنہ کو ساتھ والے نمازی کے ٹخنہ کے ساتھ ملانے سے قریب اور برابر کرنا مراد ہے۔ اسی طرح ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے: وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ (اور چاہیے کہ آدمی سجدہ میں اپنی رانوں کو ملائے)۔ اس سے بھی رانوں کو قریب اور برابر کرنا مراد ہے۔ عورت کی طرح تورّک کر کے ران کو ران کے اوپر نہ رکھے اور نہ ٹیڑھا کرے، بلکہ دونوں کو برابر رکھے۔

تخریج حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ، وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ. (سنن ابی داؤد رقم 901)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو کتے کی مانند بازو نہ بچھائے اور دونوں رانوں کو ملائے''۔

یعنی رانوں کو ایک دوسری کے قریب کرے مگر دوسری احادیث کی رو سے اپنے پیٹ سے بالکل جدا رکھے۔

سنن کبریٰ بیہقی کی ایک روایت میں ہے: رَاصًّا عَقِبَيْهِ (سجدہ میں اپنی ایڑیوں کو ملائے ہوئے)۔ اس سے بھی ایڑیوں کو قریب اور برابر کرنا مراد ہے۔

تخریج أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنبأ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ ثنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الطَّرَسُوسِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أنبأ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَقَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعِي عَلَى فِرَاشِي، فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَاصًّا عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ". فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: "أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ، أُثْنِي عَلَيْكَ لَا أَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيكَ". فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "يَا عَائِشَةُ! أَخَذَكِ شَيْطَانُكِ؟". فَقُلْتُ: "أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ؟". فَقَالَ: "مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا لَهُ شَيْطَانٌ". فَقُلْتُ: "وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟". قَالَ: "وَأَنَا، لَكِنِّي دَعَوْتُ اللهَ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ".

(السنن الکبری ج۲ص۱۶۷، ۱۶۸رقم 2710۔المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى ۴۵۸ھ). المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک رات کو (میری آنکھ کھلی تو) میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر نہ پایا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بستر پر میرے ساتھ ہی سوئے تھے۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کی حالت میں اپنی ایڑیوں کو ملائے ہوئے اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کیے ہوئے پایا۔ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

"أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ، أُثْنِي عَلَيْكَ لَا أَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيكَ".

اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں، اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں۔ اور تیری پکڑ سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ میں تیری ثناوصفت پوری طرح بیان نہیں کرسکتا (بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ) تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی ذاتِ اقدس کے بارے میں بتلایا ہے"۔

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "اے عائشہ! کیا تیرے شیطان نے تجھ کو بہکاوے میں ڈال دیا ہے؟"۔ میں نے کہا: "کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کوئی شیطان نہیں ہے؟"۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایسا کوئی آدمی نہیں

ہے جن کے ساتھ شیطان نہ ہو"۔ میں نے عرض کیا: "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی، اے اللہ کے رسول!"۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں بھی، لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے تو وہ فرماں بردار ہو گیا ہے"۔

خلاصہ ان سب روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ قیام، رکوع اور سجدہ میں اپنے قدم، گھٹنے، رانیں، کندھے برابر رکھے۔ ایسے ہی اپنے قریب والے نمازی کے ساتھ قدم، گھٹنے، کندھے اور گردن برابر رکھے۔ ان جگہوں میں حقیقتاً ملانا اور چپکانا مراد نہیں ہے۔

2.2.3:۔ تسویہ صفوف کا معنیٰ اور مراد

تسویہ صفوف کا لغت میں معنیٰ ہے: صفوں کو برابر کرنا اور صفوں کو خوبصورت بنانا۔

یہ چار چیزوں پر موقوف ہے:

۱ صف میں قریب قریب کھڑا ہونا

۲ ٹخنوں، قدموں، کندھوں اور گردنوں کو برابر کرنا

۳ اگلی صفوں کو پورا کرنا

۴ صف میں کھڑا رہنا اور بلا وجہ اور بلا عذر صف کو چھوڑ کر درمیان میں فاصلہ پیدا نہ کرنا

صفوں کو برابر اور سیدھا کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ آپس میں دل بھی سیدھے رہیں گے اور اگر صفیں ٹیڑھی ہوں گی تو آپس میں دل بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے اور صفوں کو سیدھا کرنا امام کی ذمہ داری ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفوں کو سیدھا کرتے تھے۔

2.2.4:۔ نماز میں پاؤں زیادہ پھیلانے کی مذمت

اپنے پاؤں کو ایک بالشت سے زیادہ کشادہ کر کے ساتھ والے نمازی کے پاؤں کے ساتھ اپنے پاؤں ملانا خلافِ سنت ہے اور اس میں شرعی لحاظ سے کئی خرابیاں ہیں:

۱ نماز میں پاؤں زیادہ پھیلانے سے کندھوں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہو جاتا ہے، حالانکہ پاؤں کی طرح کندھوں کو بھی ملانے کا حکم ہے۔

۲ اگر پاؤں کے درمیان زیادہ فاصلہ ہوتو سجدہ سے سر اُٹھا کر اسی طرح پاؤں پھیلانے کی کیفیت کے ساتھ بیٹھنا مشکل ہے۔ اس لیے غیر مقلدین ایسا کرتے ہیں کہ جب کھڑے ہوتے ہیں تو پاؤں کو پھیلا دیتے ہیں اور جب سجدہ میں جاتے ہیں یا سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھتے ہیں تو پاؤں کو ملا لیتے ہیں۔ یہ نماز کے سکون اور خشوع کے خلاف ہے۔ چاہیے تو یہ کہ پاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ رکھیں کہ قیام، سجود اور قعود کی حالت میں پاؤں کو پھیلانے اور ملانے والی حرکت نہ کرنی پڑے۔

۳ غیر مقلدین دائیں بائیں اپنے پاؤں اتنے پھیلاتے ہیں کہ اگر وہ اپنے پاؤں کو دونوں طرف سے سمیٹ کر چار انگشت یا زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کا فاصلہ کر کے کھڑے ہوں تو دائیں اور بائیں دونوں طرف سے ایک ایک نمازی کی جگہ خالی نکل آتی ہے جس کو نمازیوں سے پُر کرنا چاہیے، لیکن یہ لوگ پاؤں پھیلا کر اس کو پر کرتے ہیں۔

۴ جب پاؤں پھیلا کر دوسرے نمازی کے پاؤں کے ساتھ اپنا پاؤں ملاتے ہیں تو اس سے ساتھ والا نمازی ملال اور تنگی محسوس کرتا ہے۔ دوسرے آدمی کو ملال اور تنگی میں ڈالنا خصوصاً نماز میں شرع کے لحاظ سے ناجائز اور ممنوع ہے۔

۵ اس سے ساتھ والے نمازی کا خشوع وخضوع بوجہ تنگی اور ملال ختم ہو جاتا ہے۔ اس لیے متعدد محققین اور اہل علم حضرات نے نماز میں زیادہ پاؤں پھیلانے کی مذمت اور تردید کی ہے۔

۶ زیادہ پاؤں پھیلا کر کھڑا ہونا تکبر کی علامت اور تکبرانہ حالت ہے۔

2.2.5: حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ حنفی مذہب کے مطابق پاؤں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ اور شافعی مذہب کے مطابق ایک بالشت کا فاصلہ بتا کر آگے فرماتے ہیں: ''پاؤں کے درمیان فاصلہ کے اعتبار سے میں نے سلف میں جماعت اور غیر جماعت کا کوئی فرق نہیں پایا کہ وہ انفرادی نماز سے جماعت میں پاؤں کے درمیان

زیادہ فاصلہ کرتے ہوں۔ فقط غیر مقلدین نے یہ مسئلہ ایجاد کرلیا ہے کہ انفرادی نماز سے نماز باجماعت میں پاؤں کے درمیان فاصلہ زیادہ کرتے ہیں۔ اس پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ البتہ ان کے پاس لفظ: ''الزاق'' ہے (جس کا معنی ہے: ملانا، چمٹانا)۔ قاعدہ یہ ہے کہ عملی مسائل میں فقط الفاظ نہیں لیے جاتے بلکہ الفاظ کے ساتھ تعامل اُمت بھی دیکھا جاتا ہے۔ تعامل کا لحاظ کیے بغیر محض الفاظ سے شرعی حکم واضح ہوتا بھی نہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں کہ تعامل نظرانداز کر کے ہر نئے لفظ اور نئی تعبیر پر دین کا مدار رکھ دیا جائے۔ جو آدمی ایسا کرے گا وہ ایک جگہ ثابت قدم نہیں رہے گا بلکہ وہ ہر روز ایک نیا مسئلہ اختراع کرے گا۔ کیونکہ احادیث کے مفہوم کو ادا کرنے میں الفاظ کے اعتبار سے روایت حدیث میں جو توسع ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ اور ایک معنی کے ادا کرنے میں روایت کے درمیان عبارات اور تعبیرات کا اختلاف بھی مخفی نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ الفاظ حدیث کے ساتھ تعامل کا بھی اعتبار کیا جائے۔ کیونکہ شریعت کا دارومدار تعامل اور توارث پر ہے (اور زیر بحث مسئلہ میں جب ہم لفظ: ''الزاق'' کے ساتھ تعامل کو لیتے ہیں تو) ہمیں کوئی صحابیؓ اور کوئی تابعیؒ ایسا نہیں ملا جو بحالت قیام پاؤں کے درمیان مقدارِ فاصلہ میں جماعت اور انفرادی نماز میں فرق کرتا ہو۔ اس سے ہمیں پتہ چل گیا کہ ''الزاق المنکب'' (کندھا ملانے) سے کندھے کو بالکل ملا دینا اور چپکا دینا مراد نہیں بلکہ قریب کرنا مراد ہے۔ پھر اپنے دل میں سوچیے اور جلد بازی نہ کیجیے: کیا آپس میں پاؤں ملا دینے کے بعد بغیر سخت محنت اور بغیر مشقت کے کندھوں کو ملانا ممکن ہے؟، بلکہ سخت محنت و مشقت کے بعد بھی ناممکن ہے (کیونکہ پاؤں ملانے کے لیے ان کو دائیں بائیں زیادہ پھیلانا پڑتا ہے جس سے کندھوں کے درمیان اچھا خاصہ فاصلہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے الزاق کا معنی ملا دینا اور چپکا دینا نہیں بلکہ قریب اور برابر کرنا مراد ہے)۔ لہٰذا جماعت میں پاؤں زیادہ پھیلا کر ان کو آپس میں ملا دینا اور انفرادی نماز میں فاصلہ کم کرنا، یہ ان لوگوں کی اپنی اختراع ہے۔ سلف کے تعامل میں کہیں اس فرق کا نام و نشان نظر نہیں آتا''۔ (فیض الباری مع صحیح البخاری ج ۲ ص ۳۰۲ طبع المکتبۃ الرشیدیہ، کوئٹہ)

2.3:۔نیت

(5) نماز شروع کرتے وقت دل میں نیت کرلیں کہ فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔

آیت نمبر 2:۔وَمَآ اُمِرُوٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (سورۃ البینہ:۵)

ترجمہ اوران کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے بالکل یکسو ہوکر، نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں، یہی نہایت صحیح اور درست دین ہے۔

حدیث نمبر 13:۔حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى المِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ"

(بخاری رقم:1؛ مسلم رقم:1907؛ مسند احمد رقم 168، 300؛ أخرجه الحميدي (28) . والبخاري (1) . ومسلم (1907) . وابن الجارود (64) . والقضاعي في "مسند الشهاب" (1172) . والبيهقي في "السنن" 341/7 من طريق سفيان بن عيينة. بهذا الإسناد.

وأخرجه مالك في "الموطأ" برواية محمد بن الحسن (983) . وابن المبارك في "الزهد" (188) . والطيالسي (37) . والبخاري (54) و (2529) و (3898) و (5070) و (6689) و (6953) . ومسلم (1907) . وأبو داود (2201) . وابن ماجه (4227) . والترمذي (1647) . والبزار (257) . والنسائي 1/ 58 و 6/ 158 و 7/ 13. وابن الجارود (64) . وابن خزيمة (142) و (143) و (455) . والطحاوي 96/3. وابن حبان (388) و (389) . والدارقطني في "السنن" 1/ 50. وفي "العلل" 194/2. وأبو نعيم في "الحلية" 42/8. وفي "أخبار أصبهان" 115/2. والقضاعي (1171) . والبيهقي 1/ 41

و4/ 235 و6/ 331، وفی "المعرفة" 189، والخطیب البغدادی فی "تاریخ بغداد" 6/ 153، والبغوی فی "شرح السنة" (1) و (206) من طرق عن یحیی بن سعید الأنصاری، به.)

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: "سب انسانی اعمال کا دارومدار بس نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیّت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے۔ تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی (اور اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا جوئی واطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا اور کوئی باعث نہ تھا)۔ تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرف ہوئی (اور بیشک وہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا مہاجر ہے اور اس کی ہجرت الی اللہ والرسول کا یقیناً اجر ملے گا)۔ اور جو کسی دنیاوی غرض کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر "مہاجر" بنا تو (اس کی ہجرت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہ ہوئی، بلکہ) فی الواقع جس دوسری غرض اور نیّت سے اس نے ہجرت اختیار کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بس اسی کی طرف اس کی ہجرت مانی جائے گی۔

تنبیہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ زبان سے الفاظ کہہ لینا مستحب ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

اثر 1:۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا الرَّبِيعُ، قَالَ: "كَانَ الشَّافِعِيُّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، مُوَجِّهًا لِبَيْتِ اللهِ مُؤَدِّيًا لِفَرْضِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، اللهُ أَكْبَرُ".

(المعجم لابن المقرئ ص ۱۲۱ رقم 317۔ المؤلف: أبو بکر محمد بن إبراهيم بن علی بن عاصم بن زاذان الأصبهانی الخازن، المشهور بابن المقرئ رحمه الله (المتوفی ۳۸۱ھ) تحقيق: أبي عبد الحمن عادل بن سعد. الناشر: مكتبة الرشد، الرياض، شركة الرياض للنشر والتوزيع. الطبعة: الأولى، ۱۴۱۹ھ)

ترجمہ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب نماز میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے تو کہتے تھے: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ میں بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اللہ تعالیٰ کے فرض کی ادائیگی کرتا ہوں"۔ پھر اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے۔

فقہ کی کی مشہور و معروف کتاب ہدایہ میں ہے:

والنية هي الارادة. والشرط: أن يعلم بقلبه أيّ صلوة يصلي. أمّا الذّكر باللسان فلا معتبر به، ويحسن ذلك للاجتماع عزيمته.

(الهداية في شرح بداية المبتدي، ج١ ص٤٦. المؤلف: علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الفرغاني المرغيناني، أبو الحسن برهان الدين رحمه الله (المتوفى: 593هـ).
المحقق: طلال يوسف. الناشر: دار احياء التراث العربي - بيروت - لبنان)
(ہدایہ ج١ ص٨٧ المکتبۃ البشریٰ، کراچی ١٤٢٩ھ)

ترجمہ نیت تو ارادہ ہی کا نام ہے۔ نماز کی شرائط میں سے یہ ہے کہ دل میں اس بات کا جاننا کہ کون سی نماز پڑھی جا رہی ہے۔ زبان سے اس کو ادا کرنا اگرچہ ضروری نہیں ہے مگر یہ بات مستحسن ہے کہ دونوں (دل اور زبان) کو اس پر مجتمع کیا جائے۔

2.4: تکبیرِ تحریمہ

(6) نیت کر لینے کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہیں۔

آیت نمبر 3:۔ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○ (الاعلیٰ:١٥)

ترجمہ اور اس نے اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی۔

حدیث نمبر 14:۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ... فَقَالَ (ﷺ): "إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ"، الحدیث۔ (بخاری رقم 6251؛ مسلم: رقم 46-397)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم نماز قائم

کرنے کا ارادہ کرو تو مکمل طور پر وضو کرو۔ پھر قبلہ رخ ہو جاؤ اور تکبیر کہو"۔

2.5:۔ تکبیرِ تحریمہ میں رفع یدین کی کیفیت

نماز میں تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں؟ کانوں تک یا سینوں تک یا سینے اور کندھوں تک؟ اگر انصاف کے ساتھ دیکھا جائے تو صرف یہی ایک قول ہے جسے امت کی اجماعی حیثیت حاصل ہے: "دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائے جائیں کہ انگلیوں کے سرے کانوں کے بالائی حصہ کے برابر ہوں اور انگوٹھوں کے سرے کانوں کے نرم حصوں کے برابر ہوں اور ہاتھوں کی پشت کندھوں کے برابر ہو"۔ کہنے والا اسے کانوں کے برابر سے بھی تعبیر کر سکتا ہے اور کندھوں کے برابر کے ساتھ بھی تعبیر کر سکتا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کی یہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔

حدیث نمبر 10:۔ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ"۔ الحدیث
(مسلم رقم 25-391)

وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: "حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ"۔ (مسلم رقم 26-391)

ترجمہ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ انھیں کانوں کے برابر کر دیتے۔

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: یہاں تک کہ ہاتھوں کو کان کے اوپری حصہ کے مقابل کر دیتے۔

حدیث نمبر 11:۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، وَمَوْلًى لَهُمْ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّهُ "رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ - وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ - ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَىٰ". الحديث.

(مسلم رقم 54-401)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور ہاتھ بلند کیے''۔ ہمامؒ راوی نے کہا: ''کانوں تک آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا کپڑا لپیٹ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیا''۔

حدیث نمبر 12:- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ. الحدیث۔ (نسائی رقم 879؛ قال الالبانیؒ: حدیث صحیح؛ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض ۱۴۲۹ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے نماز شروع فرمائی تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اس قدر اٹھایا کہ دونوں ہاتھ کانوں کے برابر ہو گئے''۔

حدیث نمبر 13:- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَاوَزَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ".

تحقیق إسناده ضعيف لضعف حجاج: وهو ابن أرطاة، وعبد القدوس بن بكر ابن خُنَيْس. قال أبو حاتم: لا بأس به. ووثقه ابن حبان، وذكر محمود بن غيلان عن أحمد وابن معين وأبي خيثمة، أنهم ضربوا على حديثه.

وأخرجه الطبراني في "الكبير" (242) (قطعة من الجزء 13) من طريق عبد القدوس

بن بكر بن خنيس، عن حجاج بن أرطاة، بهذا الإسناد.

وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 101/2، وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" وفيه حجاج بن أرطاة، واختلف في الاحتجاج به.

وقد سلف برقم (15600) من حديث مالك بن الحويرث بلفظ: "حتى يحاذي بها فروع أُذنيه"، وهو حديث صحيح.

قال السندي: قوله: حتى جاوز بهما أذنيه: لعله فعل ذلك لبيان الجواز، أو هو محمول على ما جاء من أنه حاذى بهما فروع أذنيه، فإن فيه مجاوزة الأسفل!

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٢٦ ص٢٣ رقم 16099. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی، تو رفع یدین کیا یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کانوں سے تجاوز کر گئے''۔

حدیث نمبر 14:- حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَ إِبْهَامَاهُ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٣٠ ص٦١٤، ٦١٥، رقم 18674. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ جب نماز شروع فرماتے، تو آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر یعنی نرم حصوں کے برابر ہوتے''۔

حدیث نمبر 15:۔حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ "أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ"۔

تحقیق صحيح لغيره، وهذا إسناد ضيف لانقطاعه. عبد الجبار بن وائل لم يسمع من أبيه.

وأخرجه النسائي في "الكبرى" (955) و (1006) من طريق أبي إسحاق السبيعي، عن عبد الجبار بن وائل، به.

وأخرجه أيضاً (646) من طريق علقمة بن وائل، عن أبيه. وزاد فيه الرفع عند الركوع وعند الرفع منه.

ويشهد لمحاذاة الإبهامين بالأذنين حديث مالك بن الحويرث الآتي برقم (745).

(سنن أبي داود ج٢ ص٦٣ رقم 724. المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: ٢٧٥ھ). المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي. الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى، ١٤٣٠ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انھوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا: ''جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اس طرح اُٹھائے کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر تھے۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی''۔

حدیث نمبر 16:۔حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فَحَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصِلٍ مِنْهُ، وَانْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى سَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ"۔

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا أَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

التعليق - من تلخيص الذهبي - على شرطهما ولا أعرف له علة

(المستدرك على الصحيحين، ج١ص٣٤٩رقم 822. المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع رحمه الله (المتوفى ٤٠٥ھ). تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة: الأولى، ١٤١١ھ)

(السنن الكبرى ج٢ص١٤٣رقم 2632. المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ٤٥٨ھ). المحقق: محمد عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة: الثالثة، ١٤٢٤ھ)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو اپنے ہاتھ کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا، یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا۔ پھر آپ ﷺ سجدہ کے لیے جھکے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے گھٹنے ہاتھوں سے سبقت لے گئے"۔

تطبیق نماز کے شروع میں رسول اللہ ﷺ کے دونوں ہاتھ اٹھانے کی یہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔ صرف تعبیرات کا فرق ہے۔ کوئی "يحاذي بهما منكبيه" یعنی "آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے" کہہ دیتا ہے۔ اور کوئی "يحاذي بهما أُذُنيه" کہ "آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاتے" کہہ دیتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے: "رفع يديه حتّٰى كانتا بحيال منكبيه وحاذىٰ بإبهاميه أُذنيه" ۔ "آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اس طرح اُٹھاتے کہ دونوں انگوٹھے کانوں کے (نرم حصوں کے) برابر ہوتے"۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی رفع یدین کی مختلف تعبیرات کو اسی طرح جمع فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں: "لیکن رفع یدین کا طریقہ پس ہمارا اور جمہور کا مشہور مذہب یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اس طرح

اُٹھائے کہ انگلیوں کے سرے کانوں کے سروں کے برابر ہوں اور دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے نرم حصوں کے برابر ہوں اور دونوں ہتھیلیاں دونوں کندھوں کے برابر ہوں۔ پس ان کے قول کندھوں کے برابر کا یہی معنیٰ ہے۔ امام شافعیؒ نے حدیث کی مختلف روایات کو اسی طرح جمع فرمایا ہے جسے اہل علم نے پسند کیا ہے''۔

(نووی شرح مسلم ج ا ص ۱۶۸ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

غور فرمائیے! اس عبارت میں علامہ نووی رحمہ اللہ نے حدیث کے لفظ حذو منکبیہ کی یہی تفسیر بیان فرمائی ہے، جو اوپر ترجمہ میں بیان ہوئی ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں کے سرے کندھوں کے برابر ہوں۔ تو وہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مفصل حدیث اور اس کی ہم معنی متعدد احادیث کی مخالفت کرتا ہے۔ جب کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی مفصل حدیث کے مطابق عمل کرنے والا کندھوں کے برابر تمام احادیث پر عمل کرتا ہے۔

(7) سردی کے موسم میں اگر ہاتھ چادر وغیرہ کے اندر ہوں تو سینے یا کندھوں تک بھی ہاتھ اٹھا سکتے ہیں۔

حدیث نمبر 17: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ" قَالَ: "ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَى صُدُورِهِمْ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِمْ بَرَانِسُ وَأَكْسِيَةٌ"۔

تحقیق شريك- وهو ابن عبد الله النخعي - تغيّر حفظه بعد تولّيه القضاء، وقد اختلف عليه في إسناد هذا الحديث، فروى عنه عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل كما في هذه الرواية، وروى عنه عن عاصم بن كليب عن علقمة بن وائل عن أبيه كما سيأتي بعده. والرواية الثانية أصح لِمَا سلف بيانه في تخريج الحديث السابق.

وأخرجه الطحاوی 1/ 196، والخطیب فی "الفصل للوصل" 1/ 440 و 441_442 و442 من طرق عن شریك، بهذا الإسناد.

وقد ضعف الحافظ أبو عمران موسی بن هارون - فیما نقله عنه الخطیب - لفظة "إلی صدورهم"، وقال: لا أعلم أحداً ذکره فی حدیث عاصم بن کلیب، وإنما هو: "قال: أتیتهم فی الشتاء وعلیهم الأکسیة والبرانس ..." وإنما هذا التخلیط فی الإسناد وفی المتن من شریك، کان بأخرة قد ساء حفظُه.

بما قال الطحاوی: أخبر وائل بن حجر فی حدیثه هذا أن رفعهم إلی مناکبهم إنما کان لأن أیدیهم کانت حینئذ فی ثیابهم، وأخبر أنهم کانوا یرفعون إذا کانت أیدیهم لیست فی ثیابهم إلی حذو آذانهم.

والبرانس: جمع بُرنُس، وهو کل ثوب رأسه منه ملتزق به.

(سنن أبی داود ج ۲ ص ۹۴ رقم 728. المؤلف: أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِستانی رحمه الله (المتوفی: ۲۷۵ھ). المحقق: شعَیب الأرنؤوط - محمَّد کامِل قره بللی الناشر: دار الرسالة العالمیة. الطبعة: الأولی، ۱۴۳۰ھ)

(ابوداؤد رقم ۷۲۸، قال الالبانی: حدیث صحیح، ابوداؤد ص ۱۲۸ بتحقیق البانی طبع مکتبۃ المعارف، ریاض ۱۴۲۷ھ؛ سنن کبری بیہقی: ج ۲ ص ۲۸ طبع ملتان)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع فرمائی تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا۔ پھر دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو سینے تک اٹھاتے ہیں اور ان کے بدن پر جبے اور چادریں تھیں۔

فائدہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کا دوسری بار سردی کے موسم میں آنا اس روایت سے ظاہر ہے۔ جس میں وہ خود بیان کرتے ہیں کہ "ثم جئتُ بعد ذلك فی زمان فیه برد شدیدٌ،

فرأيتُ الناسَ عليهم جُلُّ الثيابِ تحرَّكُ أيدِيهِمْ تحت الثيابِ"۔
(سنن ابوداؤد رقم ۷۲۷، بمعناہ ۷۲۹)

ترجمہ پھر دوبارہ میں سخت سردی کے موسم میں آیا تو میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو دیکھا کہ ان پر موٹے موٹے کپڑے ہیں اور انھیں کپڑوں کے نیچے ان کے ہاتھ (تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے کے لئے) حرکت کر رہے تھے۔

(8) ہاتھوں کو اٹھاتے وقت انگلیوں کو کھلی اور کشادہ نیز ہتھیلی کو قبلہ رخ رکھیں۔

حدیث نمبر 18:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِمْعَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ"۔ (ترمذی: رقم 239)

□ أخبرنا ابن خزيمة، حدَّثنا عبد الله بن سعيد الأشج، حدَّثنا يحيى بن اليمان، عن ابن أبي ذئب، عن سعيد بن سمعان، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَ رَسُولَ اللهِ - صلى الله عليه وسلم "كَانَ يَنْشُرُ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلاةِ نَشْراً"۔

تحقیق
إسناده حسن، يحيى بن اليمان بينا عند الحديث (7277) في مسند الموصلي أنه حسن الحديث فيما لم يخالف به.

وقال ابن عدي في كامله 7/ 2692: "وابن يمان في نفسه لا يتعمد الكذب إلا أنه يخطئ ويشتبه عليه". والحديث في الإحسان 3/130 برقم (1766).

وهو في صحيح ابن خزيمة 1/233 برقم (458).

وأخرجه الترمذي في الصلاة (239) باب: ما جاء في نشر الأصابع عند التكبير. من طريق أبي سعيد الأشج، بهذا الإسناد.

وقال الترمذي: "قد روى غير واحد هذا الحديث عن ابن أبي ذئب، عن سعيد بن سمعان، عن أبي هريرة: "أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا دخل في الصلاة رفع يديه مداً". وهذا أصح من رواية يحيى بن اليمان، وأخطأ يحيى بن اليمان في هذا الحديث.

وأخرج الحاكم- رواية النشر- شاهداً لهذا الذي ذكره الترمذي في المستدرك 1/ 235 من طريق أبي جعفر الحضرمي، وعبد الله بن غنام قالا: حدثنا عبد الله بن

سعيد الأشج، بهذا الإسناد وهذا ما يجعلنا نقول: إن رواية يحيى رواية بالمعنى، لأن نشر معناها: بسط، والبسط، والمدّ بمعنى والله أعلم.

وقال ابن أبي حاتم في "علل الحديث" 1/ 161 ـ 162 برقم (458): "سألت أبي عن حديث رواه شبابة، عن ابن أبي ذئب، عن سعيد بن سمعان، عن أبي هريرة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة نشر أصابعه نشراً. قال أبي: إنما روى على هذا اللفظ يحيى بن يمان ووهم، وهذا باطل".

وأخرجه الترمذي (239) من طريق قتيبة، وأخرجه البيهقي في الصلاة 2/ 27 باب كيفية رفع اليدين في افتتاح الصلاة، من طريق محمد بن سعيد الأصبهاني، كلاهما حدثنا يحيى بن اليمان، به.

وأخرجه أحمد 2/500 من طريق محمد بن عبد الله بن الزبير،

وأخرجه الدارمي في الصلاة 1/ 281 باب: رفع اليدين عند افتتاح الصلاة، من طريق عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي، كلاهما حدثنا ابن أبي ذئب، عن محمد بن عمرو بن عطاء، عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان، عن أبي هريرة: "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يقوم إلى الصلاة إلا رفع يديه مداً". وهذا إسناد صحيح.

وأخرجه الترمذي (240) من طريق عبد الله بن عبد الرحمن، أخبرنا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي، حدثنا ابن أبي ذئب، عن سعيد بن سمعان قال: سمعت أبا هريرة يقول: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلاة رفع يديه مداً". وقال الترمذي: "قال عبد الله بن عبد الرحمن: وهذا أصح من حديث يحيى بن اليمان، وحديث يحيى بن اليمان خَطأٌ".

وأخرجه حديث المد- الطيالسي 1/ 90 برقم (392) من طريق ابن أبي ذئب، بالإسناد السابق، ومن طريق الطيالسي أخرجه البيهقي في الصلاة 2/ 27 باب: كيفية رفع اليدين في افتتاح الصلاة،

وأخرجه أحمد 2/ 434، 500، وأبو داود في الصلاة (753) باب: من لم يذكر الرفع عند الركوع، والنسائي في الافتتاح 2/ 124 باب: رفع اليدين مداً، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/ 195 باب: رفع اليدين في افتتاح الصلاة إلى أين يبلغ بهما،

وابن خزيمة برقم (473)، من طرق عن ابن أبي ذئب. قال: حدثنا سعيد بن سمعان قال: جاء أبو هريرة إلى مسجد بني زريق فقال: "ثلاث كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل بهن تركهن الناس: كان يرفع يديه في الصلاة مداً، ويسكت هنيهة ويكبر إذا سجد وإذا رفع". وهذا لفظ النسائي.

وأخرجه الحاكم 1/ 134 من طريق محمد بن يعقوب، حدثنا إبراهيم بن مرزوق البصري بمصر، حدثنا أبو عامر العقدي، عن ابن أبي ذئب، عن سعيد بن سمعان ... وفيه: "كان إذا قام إلى الصلاة قال هكذا- وأشار أبو عامر بيده ولم يفرج بين أصابعه ولم يضمها". وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

ومن طريق الحاكم السابقة أخرجه البيهقي 2/ 27، وصححه ابن خزيمة برقم (459). وهو في "تحفة الأشراف" 9/ 503.

وقال الشوكاني في "نيل الأوطار" 2/ 188-189: "الحديث لا مطعن في إسناده لأنه رواه أبو داود، عن مسدد، والنسائي عن عمرو بن علي، كلاهما عن يحيى القطان، عن ابن أبي ذئب- وهؤلاء من أكابر الأئمة- عن سعيد بن سمعان- وهو معدود في الثقات، وقد ضعفه الأزدي- عن أبي هريرة. ...".

(موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان، ج۲ ص۱۵۲ رقم 446، المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (المتوفى: ۸۰۷ھ)، المحقق: حسين سليم أسد الداراني - عبده علي الكوشك، الناشر: دار الثقافة العربية، دمشق، الطبعة: الأولى، ۱۴۱۱ھ، ۱۴۱۲ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو انگلیوں کو کشادہ اور کھلی رکھتے تھے''۔

حدیث نمبر 19:- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا عُمَيْرُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا اسْتَفْتَحَ أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ، وَلْيَسْتَقْبِلْ بِبَاطِنِهِمَا الْقِبْلَةَ، فَإِنَّ اللهَ أَمَامَهُ"

("المعجم الأوسط، ج۸ ص۱۱ رقم 7801، المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير

اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ٣٦٠ھ) المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. الناشر: دارالحرمين، القاهرة)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ: عُمَيْرُ بْنُ عِمْرَانَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ٢ ص ١٠٢ رقم 2589 المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ٨٠٧ھ) المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ١٤١٤ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھائے اور ہتھیلیوں کو قبلہ رخ رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت اس کے آگے ہوتی ہے''۔

2.6: نماز میں ہاتھ باندھنا

(9) تکبیر تحریمہ سے فارغ ہوکر دائیں ہاتھ سے بائیں پہونچے کو پکڑ کر ناف سے ذرا نیچے رکھ لیں۔ ہاتھ باندھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے حلقہ بنا کر بائیں پہنچے کو پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر پھیلی چھوڑ دیں۔

حدیث نمبر 20: حدیثِ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

عن سهل بن سعد قال: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ قال ابو حازم: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

(صحیح بخاری رقم 740: موطا امام محمد ج ۱ ص ۱۸۳ رقم ۲۹۰ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

ترجمہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں وہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ''ذراع'' (یعنی ہتھیلی کی پشت، جوڑ اور کلائی) پر رکھیں۔

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے صرف اور صرف یہی معلوم ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچایا ہے۔

تشریح اس حدیث میں دائیں ہاتھ کو بائیں بازو پر رکھنے کا ذکر ہے، لیکن ہاتھ کے مخصوص حصہ کا ذکر نہیں ہے۔ البتہ دوسری احادیث میں ہتھیلی اور گٹ وغیرہ کی وضاحت ہونے کی وجہ سے وہی متعین حصہ لیا جائے گا۔

اس حدیثِ مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع پر رکھنا سُنت ہے۔ غیر مقلدین اکثر اس روایت کو اپنی دلیل بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا اس حدیث کی تشریح تفصیل سے کی جاتی ہے۔ اس روایت میں انسانی اعضاء میں سے دو کا ذکر ہے: (۱) ہاتھ، (۲) ذراع

۱ ید (ہاتھ)

لغت کی مشہور و معروف کتاب: "لسان العرب" میں ہے:

اليَدُ: الكَفُّ. وَقَالَ أَبو إِسحاق: اليَدُ مِنْ أَطْراف الأَصابع إِلى الكَفِّ.

(لسان العرب، ج۱۵ ص۴۱۹۔ المؤلف: محمد بن مكرم بن علي، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور الأنصاري الرويفعي الإفريقي رحمه الله (المتوفى ۷۱۱ھ)۔ الناشر: دار صادر، بيروت۔ الطبعة: الثالثة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ ید ہتھیلی ہے۔ حضرت ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہاتھ انگلیوں کے کنارے سے لے کر ہتھیلی تک ہے۔

۲ ذراع (بازو)

الذِّراعُ: مَا بَيْنَ طَرَف المِرْفق إِلى طَرَفِ الإِصْبَع الوُسْطى.

(لسان العرب، ج۸ ص۹۳ المؤلف: محمد بن مكرم بن علي، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور الأنصاري الرويفعي الإفريقي رحمه الله (المتوفى ۷۱۱ھ)۔ الناشر: دار صادر، بيروت۔ الطبعة: الثالثة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ ذراع: کہنی کے سرے سے لے کر درمیانی انگلی کے سرے کے درمیانی حصہ تک۔

اب اس حدیث مبارکہ کو سمجھنا آسان ہو گیا۔ حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا ہے:
''دائیں ہاتھ کو بائیں ذراع پر رکھیں''۔
غور طلب بات یہ ہے کہ ہاتھ تو مکمل ذراع پر آ ہی نہیں سکتا کیونکہ ذراع ہاتھ سے بڑی ہے۔ ہاتھ کو ذراع کے کون سے حصہ پر رکھنا ہے؟ اس روایت میں اس جگہ کو بیان ہی نہیں کیا گیا ہے کہ ذراع کے کس مقام پر ہاتھ رکھا جائے۔ اگر گٹ پر گٹ رکھ کر دیکھا جائے تو بھی ہاتھ مکمل ذراع پر نہیں آ سکتا کہ مکمل ذراع پر رکھنا مراد ہو۔ یہ ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ مکمل ذراع پر تو ہاتھ آئے گا ہی نہیں۔
اگر گٹ سے کچھ آگے (یعنی کہنی کی طرف) ہاتھ رکھا جائے تو اس صورت میں ہاتھ ذراع پر نہیں بلکہ ذراع پر ذراع آئے گا۔ جیسا کہ غیر مقلدین کا طریقہ ہے۔ تو یہ خلافِ سنت ہوگا کیونکہ ذراع پر ذراع رکھنے کا حکم ہی نہیں بلکہ ذراع پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ یہ ذراع کا ایسا حصہ ہے جس پر ہاتھ رکھنے سے ذراع پر ذراع کا اطلاق نہ ہو بلکہ ذراع پر ہاتھ کا اطلاق ہو۔
یقیناً اس سے مراد ہتھیلی کا وہ حصہ ہے جو انگوٹھے سے متصل ہے۔ اس کو گٹ پر رکھا جائے گا۔ تب ہی ذراع پر ہاتھ کا اطلاق ہوگا۔ ورنہ اگر ہاتھ کا وہ حصہ گٹ سے تھوڑا سا بھی آگے رکھا جائے گا تو ذراع پر ذراع کا اطلاق ہوگا۔
اس حدیث میں ذراع کا وہ مقام مبہم ہے جس پر ہاتھ رکھنا ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ عَلٰى ذِرَاعِهٖ: أَبْهَمَ مَوْضِعَهٗ مِنَ الذِّرَاعِ. وَفِي حَدِيثِ وَائِلٍ عِنْدَ أَبِي دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ: "ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى والرسغ والساعد" وَصَحّحهٗ ابن خُزَيْمَةَ وَغَيْرُهٗ. وَأَصْلُهٗ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ بِدُونِ الزِّيَادَةِ. "وَالرُّسْغُ" بِضَمِّ الرَّاءِ وَسُكُونِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ بَعْدَهَا مُعْجَمَةٌ، هُوَ الْمَفْصِلُ بَيْنَ السَّاعِدِ وَالْكَفِّ. وَسَيَأْتِي أَثَرُ عَلِيٍّ نَحْوُهٗ فِي أَوَاخِرِ الصَّلَاةِ.

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج۲ص۲۲۴ المؤلف: أحمد بن علي بن حجر أبو

الفضل العسقلانی الشافعیؒ (المتوفی ۸۵۲ھ). الناشر: دار المعرفة، بیروت ۱۳۷۹ھ. رقم کتبه وأبوابه وأحادیثه: محمد فؤاد عبد الباقی. قام بإخراجه وصححه وأشرف علی طبعه: محب الدین الخطیب)

ترجمہ اس حدیث میں لفظ ''ذراع'' کا مقام مبہم ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو ابوداؤد اور نسائی میں ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

''آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت، اس کے جوڑ اور کلائی پر رکھا''۔

اس کو ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے۔ اس حدیث کی اصل صحیح مسلم میں بھی لفظ: ''رُسْغ'' کے بغیر ہے اور یہ کلائی اور ہتھیلی کے درمیان والا جوڑ ہے۔ اس مضمون کا ایک اثر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کتاب الصلوٰۃ کے آخر میں بھی آئے گا۔

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَوْله: "علی ذراعه الْیُسْرٰی"، لم یبین مَوْضِعه من الذِّرَاع. وَفِی حَدِیث وَائِل عِنْد أبی دَاوُد النَّسَائِیّ: "ثمَّ وضع یَده الْیُمْنٰی علی ظهر کَفه الْیُسْرٰی والرسغ من الساعد". وَصَححهُ ابْن خُزَیْمَة وَغَیره. والرسغ، بِضَم الرَّاء وَسُکُون السِّین الْمُهْملَة وَفِی آخِره عین مُعْجمَة: هُوَ الْمفصل بَین الساعد والکف.

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ج۵ ص۲۷۹، ۲۸۰. المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسی بن أحمد بن حسین الغیتابی الحنفی بدر الدین العینیؒ (المتوفی ۸۵۵ھ). الناشر: مکتبه رشیدیه، کوئٹہ)

ترجمہ اس حدیث میں ''ذراع'' کے مقام کو بیان نہیں کیا گیا ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو ابوداؤد اور نسائی میں ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

''آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت، اس کے جوڑ اور کلائی پر رکھا''۔

اس کو ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔ لفظ: ''رسغ'' کا معنی کلائی اور ہتھیلی کے

درمیان والا جوڑ ہے۔

☆ لہٰذا معلوم ہوا کہ اس حدیث میں "ذراع" کا مقام مبہم ہے کہ ہاتھ کے کس حصہ پر رکھا جائے۔ اس کی وضاحت ہم دوسری احادیث مبارکہ میں دیکھیں گے۔ اس کی وضاحت کئی احادیث مبارکہ میں موجود ہے، جن میں بعض کو اس باب میں بیان بھی کردیا گیا ہے۔ یہاں صرف ایک حدیثِ مبارکہ کو بیان کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 21:۔ حدیثِ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي. قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَ السَّاعِدِ. الحدیث۔

(المنتقى من السنن المسندة، ص ٦٢ رقم ٢٠٨۔ المؤلف:أبو محمد عبد الله بن على بن الجارود النيسابورى المجاور بمكة رحمة الله عليه (المتوفى ٣٠٧ھ) المحقق: عبد الله عمر البارودى الناشر:مؤسسة الكتاب الثقافية بيروت الطبعة:الأولى ١٤٠٨ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرف ضرور دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے ہیں؟ لہٰذا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا، پھر تکبیر کہی، اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا یہاں تک کہ ان کو اپنے کانوں کے برابر کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت اور گُٹ اور کلائی پر رکھا۔

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فِي صفة الْوَضع: وَهِي أَن يضع بطن كَفه الْيُمْنٰى على رسغه الْيُسْرَىٰ. فَيكون الرسغ وسط الْكَفّ وَقَالَ الاسبيجابي: عِنْد أبي يُوسُف:

يقبض بِيَدِهِ الْيُمْنٰى رسغ يَده الْيُسْرٰى. وَقَالَ مُحَمَّد: يَضَعهَا كَذٰلِك وَيكون الرسغ وسط الْكَفّ. وَفِي "الْمُفِيد": وَيَأْخُذ رسغها بالخنصر والإبهام، وَهُوَ الْمُخْتَار. وَفِي "الدِّرَايَة": يَأْخُذ كوعه الْأَيْسَر بكفه الْأَيْمن. وَبِه قَالَ الشَّافِعِي وَأحمد. وَقَالَ أَبُو يُوسُف وَمُحَمّد فِي رِوَايَة: يضع بَاطِن أَصَابِعه على الرسغ طولا، وَلَا يقبض. وَاسْتحْسن كثير من مَشَايِخنَا الْجمع بَينهمَا بِأَن يضع بَاطِن كَفه الْيُمْنٰى على كَفه الْيُسْرٰى ويحلق بالخنصر والإبهام على الرسغ.

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري ج۵ ص۴۷۹، ۴۸۰. المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابي الحنفي بدر الدين العينی رحمہ اللہ (المتوفى ۸۵۵ھ) الناشر: مكتبه رشيديه، كوئٹہ)

ترجمہ ہاتھ باندھنے کی کیفیت یہ ہے: اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی اندرونی جانب کو بائیں ہاتھ کے گٹ پر رکھے۔ تو اس طرح گٹ ہتھیلی کے درمیان آجائے گا۔

۱ حضرت اسبیجابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کے گٹ کو پکڑ لے۔

۲ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ اسی طرح رکھے۔ تو اس طرح گٹ ہتھیلی کے درمیان ہو جائے گا۔

۳ کتاب: ''المفید'' میں ہے: بائیں ہاتھ کے گٹ کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے پکڑ لے۔ اور یہی مختار مذہب ہے۔

۴ کتاب: ''درایہ'' میں ہے: دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کے گٹ سے پکڑ لے۔ یہی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

۵ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت یہ ہے: دائیں ہاتھ سے انگلیوں کی اندرونی جانب سے گٹ پر لمبائی کے رخ رکھے اور اس کو پکڑے نہیں۔

۶ ہمارے بہت سے مشائخ عظام رحمہم اللہ نے اس کو مستحسن سمجھا ہے کہ دونوں حدیثوں کو

جمع کیا جائے۔ وہ اس طرح کہ دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھے تا کہ رکھنے والی پر بھی عمل ہو جائے اور چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے گھیرا بنا کر بائیں ہاتھ کے جوڑ کو پکڑے تا کہ پکڑنے والی پر بھی عمل ہو جائے۔

حدیث نمبر 22:۔حدیثِ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: "كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعُوا الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ". قَالَ أَبُو حَازِمٍ: "وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا يُنْمِي ذَلِكَ". قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: يُنْمِي: يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وهو فى "الموطأ" 159/1، ومن طريق مالك أخرجه البخارى (740) ، والطبرانى فى "الكبير" (5772)، والبيهقى 28/2. ولم يذكر فيه الطبرانى قول أبى حازم فى آخره. وفى الباب عن غير واحد من الصحابة. انظر حديث جابر السالف برقم (15090).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج ۳۷ ص ۴۹۸رقم ۲۲۸۴۹۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركی۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(مسند احمد ج ۲ ص ۵۴۵ رقم ۲۳۲۲۷ طبع بیت الافکار الدولیہ، بیروت۔ سندہ علی شرط البخاری)

ترجمہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں وہ اپنے دائیں (ہاتھ) کو اپنے بائیں (ہاتھ) پر رکھیں۔

☆ محدثین رحمہم اللہ نے دوسری احادیث کے پیش نظر بائیں ہاتھ سے ہتھیلی اور گٹا مراد لیا ہے۔ یہی صورت خشوع کے زیادہ قریب ہے۔

حدیث نمبر 23:۔حدیثِ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ، أَنْ يَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلاةِ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ: وَلا أَعْلَمُ إِلا أَنَّهُ يَنْمِي ذٰلِكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي إِذَا قَامَ فِي صَلاتِهِ، أَنْ يَّضَعَ بَاطِنَ كَفِّهِ الْيُمْنٰى عَلٰى رُسْغِهِ الْيُسْرٰى تَحْتَ السُّرَّةِ، وَيَرْمِيَ بِبَصَرِهٖ إِلٰى مَوْضِعِ سُجُودِهٖ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، رَحِمَهُ اللهُ.

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، ص ۱۰۴ رقم ۲۹۱. المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى ۱۷۹ھ). تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف. الناشر: المكتبة العلمية. الطبعة: الثانية)

(موطا امام محمد ج ۱ ص ۱۸۳ رقم ۲۹۰ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

ترجمہ صحابیٔ رسول حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں وہ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھیں۔

حضرت ابو حازمؒ فرماتے ہیں کہ مجھے صرف اور صرف یہی معلوم ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو نبی اکرم ﷺ تک پہنچایا ہے۔

حضرت امام محمدؒ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

نماز پڑھنے والے کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ جب نماز میں کھڑا ہو تو اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کا اندرونی حصہ اپنے بائیں ہاتھ کے گٹ پر ناف کے نیچے رکھ لے۔ اور (کھڑے ہونے کی حالت میں) اپنی نظر کو اپنے سجدہ کی جگہ رکھے۔ یہی امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔

حدیث نمبر 24:۔حدیثِ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَفَّهٗ عَلٰى رُسْغِهِ الْأَيْسَرِ.

(بخاری، ترجمة الباب:بَابُ اسْتِعَانَةِ الیَدِ فِی الصَّلَاةِ. إِذَا کَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ. ج ۱ ص ۱۵۹ طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (نماز میں) دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھا۔

تخریج حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، قَالَ: ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شَدَّادٍ أَبُو طَالُوتَ الْجُرَیْرِیُّ، عَنْ غَزْوَانَ بْنِ جَرِیرٍ الضَّبِّیِّ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: "کَانَ عَلِیٌّ إِذَا قَامَ فِی الصَّلَاةِ وَضَعَ یَمِینَهُ عَلَی رُسْغِهِ، فَلَا یَزَالُ کَذٰلِكَ حَتّٰی یَرْکَعَ مَتٰی مَا رَکَعَ، إِلَّا أَنْ یُصْلِحَ ثَوْبَهُ، أَوْ یَحُكَّ جَسَدَهُ".

(الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۲ ص ۲۵۵ رقم ۸۷۲۲. المؤلف: أبو بکر بن أبی شیبة، عبد الله بن محمد بن إبراهیم بن عثمان بن خواستی العبسی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ). المحقق: کمال یوسف الحوت. الناشر: مکتبة الرشد، الریاض. الطبعة: الأولی ۱۴۰۹ھ)

قَالَ وَحَدَّثَنَا وَکِیعٌ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شَدَّادٍ الْعَبْدِیُّ أَبُو طَالُوتَ، عَنْ غَزْوَانَ بْنِ جَرِیرٍ الضَّبِّیِّ، عَنْ أَبِیهِ قَالَ: "کَانَ عَلِیٌّ إِذَا قَامَ فِی الصَّلَاةِ وَضَعَ یَمِینَهُ عَلَی رُسْغِهِ، فَلَا یَزَالُ کَذٰلِكَ حَتّٰی یَرْکَعَ مَتٰی مَا رَکَعَ إِلَّا أَنْ یُصْلِحَ ثَوْبَهُ أَوْ یَحُكَّ جَسَدَهُ".

(التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید. ج ۲۰ ص ۷۷. المؤلف: أبو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) تحقیق: مصطفی بن أحمد العلوی، محمد عبد الکبیر البکری. الناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیة، المغرب. ۱۳۸۷ھ)

اس حدیث کی تخریج میں حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روی وکیع فی "کتابه" عن عبد السلام بن شداد الجریری، عن غزوان بن جریر الضبی، عن أبیه، قال: کان علی إذا قام فی الصلاة وضع یمینه علی رسغه، فلا یزال کذلك حتی یرکع متی ما رکع، إلاّ أن یصلح ثوبه، أو یحك جسده.

(فتح الباری شرح صحیح البخاری،ج۹ص۲۸۳.بَابُ اسۡتِعَانَةِ الیَدِ فِی الصَّلاَةِ إِذَا كَانَ مِنۡ أَمۡرِ الصَّلاَةِ.المؤلف: زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامي، البغدادي، ثم الدمشقي، الحنبلي رحمه الله (التوفی۷۹۵ھ) الناشر: مكتبة الغرباء الأثرية.المدينة النبوية. الحقوق:مكتب تحقيق دار الحرمين القاهرة. الطبعة: الأولى، ۱۴۱۷ھ)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو (نماز میں) دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے جوڑ پر رکھتے تھے۔ پھر اسی طرح ہاتھوں کو رہنے دیتے تھے یہاں تک رکوع میں چلے جاتے تھے، مگر یہ کہ (بوقتِ ضرورت) کپڑے کی اصلاح مقصود ہوتی تھی، یا اپنے جسم کو کھجلانا مقصود ہوتا تھا۔

حدیث نمبر 25:۔حدیثِ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ بَكَّارِ بۡنِ الرَّيَّانِ، عَنۡ هُشَيۡمِ بۡنِ بَشِيرٍ، عَنِ الۡحَجَّاجِ بۡنِ أَبِي زَيۡنَبَ، عَنۡ أَبِي عُثۡمَانَ النَّهۡدِيِّ، عَنِ ابۡنِ مَسۡعُودٍ: "أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الۡيُسۡرَىٰ عَلَى الۡيُمۡنَىٰ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الۡيُمۡنَىٰ عَلَى الۡيُسۡرَىٰ".

تحقیق إسناده محتمل للتحسين، حجاج بن أبي زينب مختلف فيه، وقد أخرج له مسلم في المتابعات، وحسّن له الحافظ ابن حجر حديثه هذا في "الفتح" 2/ 224، وقد اختلف عليه في إسناده، فروى عنه عن أبي عثمان النهدي عن ابن مسعود، وروى عنه عن أبي عثمان النهدي مرسلاً، وروى عنه عن أبي سفيان عن جابر، كما هو مبين في التعليق على "المسند" (15090).

وأخرجه النسائي في "الكبرى" (964)، وابن ماجه (811) من طريق هشيم، بهذا الإسناد. وصرح هشيم عند ابن ماجه بسماعه له من حجاج.

(سنن أبي داود،ج۲ص۶۹رقم۷۵۵.المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسۡتانی رحمه الله (المتوفى: ۲۷۵ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي.الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة:

[ ] أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ الْحَجَّاجِ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: "رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلَاةِ، فَأَخَذَ بِيَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي". (سنن النسائی رقم ۸۸۸)

(واسناده حسن آثار السنن: ص ۱۰۴؛ البانیؒ نے بھی اسے حسن کہا ہے: سنن ابی داؤد ص ۱۲۴ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض ۱۴۲۷ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (یعنی خود ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نماز پڑھ رہے تھے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر رکھ لیا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ان کے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

حدیث نمبر 26:۔ حدیثِ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنِي مِنْدَلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ".

(سنن الدارقطنی ج ۲ ص ۳۰ رقم ۱۰۹۴ المؤلف: أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (التوفی ۳۸۵ھ). حققه وضبط نصه وعلق علیه: شعیب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبی، عبد اللطیف حرز الله، أحمد برهوم. الناشر: مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان. الطبعة: الأولی، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیا کرتے تھے۔

اس حدیث میں بھی بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنے کا ذکر ہے۔

حدیث نمبر 27:۔حدیثِ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

☐ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، وَمَوْلًى لَهُمْ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: "أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ، - وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ - ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى"۔ (مسلم رقم۴۰۱:۵۴)

☐ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ"۔

تحقیق

إسناده صحيح، رجاله ثقات. وكيع: هو ابن الجراح.

وأخرجه ابن أبي شيبة 390/1 عن وكيع، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطبراني فى "الكبير" 22/ (1) - ومن طريقه المزى فى "تهذيبه" (ترجمة موسى بن عمير) - والبيهقى فى "السنن" 28/2 من طريق أبي نعيم، عن موسى بن عمير، به. وزاد الطبراني: ورأيت علقمة يفعله.

وأخرجه النسائى 125/2-126 من طريق عبد الله بن المبارك، عن موسى ابن عمير العنبرى وقيس بن سليم العنبرى، قالا: حدثنا علقمة بن وائل، عن أبيه، قال: رأيت رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا كان قائماً فى الصلاة قبض بيمينه على شماله.

وسيرد بالأرقام: (18852)(18853)(18854)(18866)(18870)(18871)(18873)(18875)(18876)(18878).

وفى الباب عن جابر، سلف برقم (15090)، وانظر تتمة شواهده هناك.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۳۱ص۱۴۰رقم18846۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔إشراف:د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي۔

الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيَّ، أَخْبَرَهُ قَالَ: قُلْتُ: "لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ يُصَلِّي؟"۔ قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ۔ الحديث

تحقیق

حديث صحيح دون قوله: "فرأيته يحركها يدعو بها" فهو شاذ انفرد به زائدة- وهو ابن قدامة- من بين أصحاب عاصم بن كليب كما سيأتي مفصلاً. ورجال الإسناد ثقات. عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث بن سعيد العنبري.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۳۱ص۱۶۰رقم۱۸۸۷۰ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔إشراف:د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(سنن نسائی رقم۸۹۰؛سنن ابی داوٗد رقم۷۲۷ ؛اسنادہ صحیح، آثار السنن، ص۱۰۴ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

ترجمہ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کی تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک بلند کیا اور تکبیر کہی پھر چادر لپیٹ لی۔ پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے تھام لیا۔

دوسری روایت میں ہے: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ کو بائیں ہتھیلی کی پشت، گٹ اور کلائی پر رکھا۔

حدیث نمبر 28:۔حدیثِ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى،

عَلَى الْيُسْرَىٰ قَرِيبًا مِنَ الرُّسْغِ.

(مسند الدارمی المعروف بـ (سنن الدارمی)، ج۲ ص۷۹۰ رقم ۱۲۷۷۔ المؤلف: أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۵۵ھ)۔ تحقیق: حسین سلیم أسد الدارانی۔ الناشر: دار المغنی للنشر والتوزیع، المملكة العربیة السعودیة۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۲ھ۔ سنن دارمی کے محقق کہتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر گٹ کے قریب رکھا ہوا تھا۔

حدیث نمبر 29:۔ حدیثِ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَىٰ فِي الصَّلَاةِ قَرِيبًا مِنَ الرُّسْغِ.

(المعجم الکبیر، ج۲۲ ص۲۵ رقم ۵۲۔ المؤلف: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۶۰ھ)۔ المحقق: حمدی بن عبد المجید السلفی۔ دار النشر: مکتبة ابن تیمیة۔ القاهرة۔ الطبعة: الثانیة)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر گٹ کے قریب رکھا ہوا تھا۔

حدیث نمبر 30:۔ حدیثِ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، ثنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا زَائِدَةُ ثنا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي، قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، قَامَ

وَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى، وَالرُّسْغِ مِنَ السَّاعِدِ.

(السنن الكبرى ج۲ ص۴۳ رقم ۲۳۲۵ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ) المحقق: محمد عبد القادر عطا الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو کہا کہ میں دیکھوں گا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیرِ تحریمہ کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت اور بازو کے گٹ پر رکھا۔

حدیث نمبر 31:۔ حدیثِ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ، قَالَ: قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ حِينَ قَامَ، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى، وَالرُّسْغِ، وَالسَّاعِدِ. الحديث

(الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ج۵ ص۱۷۰ رقم ۱۸۶۰ المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي رحمه الله (المتوفى ۳۵۴ھ) ترتيب: الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي رحمه الله (المتوفى ۷۳۹ھ) حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: شعيب الأرنؤوط الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت الطبعة: الأولى، ۱۴۰۸ھ، صحيح ابن خزيمه باب وضع بطن الكف اليمنى على كف اليسرى والرسغ والساعد جميعاً۔ رقم الحديث ۴۶۴؛ سنن دارمی ج ۲ ص۸۵۶ رقم ۱۳۹۷؛ سنن دارمی کے محقق کہتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو کہا کہ میں دیکھوں گا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے تکبیرِ تحریمہ کہی۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت اور بازو کے گٹ پر رکھا۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طریقہ سے تھا کہ گٹ اور بازو کے کچھ حصہ تک پہنچا ہوا تھا۔ اور اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ بائیں ہاتھ کی پشت اور گٹ پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کے گٹ سے آگے کچھ بازو پر رکھی ہوئی ہوں۔

حدیث نمبر 32: حدیثِ حضرت ہلب رضی اللہ عنہ

□ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا، فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ۔ وَفِي البَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، وَغُطَيْفِ بْنِ الحَارِثِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ۔ حَدِيثُ هُلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔ (ترمذی رقم ۲۵۲؛ ابن ماجہ رقم ۸۰۱)

□ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا، فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا: عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

تحقیق صحيح لغيره. وهذا إسناد ضعيف لجهالة قبيصة بن هلب. أبو الأحوص: هو سلام بن سُلَيم.

وأخرجه مقطعاً الترمذي (252) و (301)، وابن قانع 3/198_199، وابن حبان في كتاب الصلاة كما في "الإتحاف" 13/636، والطبراني 22/(424) من طرق عن أبي

الأحوص، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن. وانظر (21967).

□ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا"۔

تحقیق صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف كسابقه.

وأخرجه المزي في ترجمة قبيصة من "التهذيب" 23/494-495 من طريق عبد الله بن أحمد بهذا الإسناد.

وأخرجه مقطعاً ابن ماجه (809) و (929)، والطبراني 22/ (420) من طريق عثمان بن أبي شيبة، به. وانظر (21967).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٣٦ ص٣٠٣ رقم ٢١٩٧٤، ٢١٩٧٥. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى ١٤٢١ھ)

(مسند احمد رقم ٢٢٣٢٢، ٢٢٣٢٥ طبع بیت الافکار الدولیہ، بیروت)

ترجمہ حضرت قبیصہ بن ہلب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے، تو اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 33: حدیث حضرت ہلب رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ الضَّبِّيُّ، أَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحِيُّ، نَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، نَا أَبُو عِيسَى، نَا قُتَيْبَةُ، نَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا، فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ۔

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ الطَّائِيُّ وَاسْمُ هُلْبٍ يَزِيدُ بْنُ قُنَافَةَ.

(شرح السنة، ج ۳ ص ۳۱ رقم 570. المؤلف: محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي رحمه الله (المتوفى ۵۱۶ھ). تحقيق: شعيب الأرنؤوط، محمد زهير الشاويش. الناشر: المكتب الإسلامي، دمشق، بيروت. الطبعة: الثانية، ۱۴۰۳ھ)

ترجمہ حضرت قبیصہ بن ہلب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے تھے، تو اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیا کرتے تھے''۔

فائدہ حدیث ہلب رضی اللہ عنہ میں بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنے کا ذکر ہے۔ پکڑنے کے لیے ہتھیلی اور انگلیاں استعمال ہوتی ہیں۔ دیگر احادیث سے صاف طور پر بائیں ہاتھ کو گٹ کے قریب سے پکڑنا معلوم ہوتا ہے۔

تنبیہ حدیث ہلب رضی اللہ عنہ کے راوی سماک بن حرب رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ضعیف ہیں مگر یہ روایت دوسری روایات کی وجہ سے حسن ہے جیسا کہ علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کے بارے میں کہا ہے۔

حدیث نمبر 34: حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابن عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نؤخر سحورنا ونعجل فِطْرَنَا وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شَمَائِلِنَا فِي صلاتنا".

تحقیق إسناد صحيح على شرط مسلم. حرملة بن يحيى: صدوق من رجال مسلم. ومن فوقه من رجال الشيخين.

وأخرجه الطبراني في "الكبير" (11485) من طريق حرملة بن يحيى، بهذا الإسناد. وصححه الضياء المقدسي في "الأحاديث المختارة" (63/10/2). والسيوطي في

"تنوير الحوالك" 174/1.

أخرجه الطبراني أيضا (10851) من طريق سفيان بن عيينة، عن عمرو بن دينار، عن طاووس، عن ابن عباس.

وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 105/2 وقال: رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح.

(الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، ج٥ ص٦٧، ٦٨ رقم 1770۔ المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي رحمه الله (المتوفى ٣٥٤ھ)۔ ترتيب: الأمير علاء الدين علي بن بلبان الفارسي رحمه الله (المتوفى ٧٣٩ھ)۔ حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: شعيب الأرنؤوط۔ الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت۔ الطبعة: الأولى، ١٤٠٨ھ؛ مسند عبد بن حميد رقم ٦٢٦؛ سنن دارقطني رقم ١١٠٧)

وهذا إسناد في الظاهر على شرط مسلم۔

(فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة، ج٦ ص٣٦٠۔ المؤلف: زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامي، البغدادي، ثم الدمشقي، الحنبلي رحمه الله (المتوفى ٧٩٥ھ)۔ الناشر: مكتبة الغرباء الأثرية، المدينة النبوية۔ الحقوق: مكتب تحقيق دار الحرمين، القاهرة۔ الطبعة: الأولى، ١٤١٧ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہم انبیاء علیہم السلام کا گروہ ہیں۔ ہم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی سحری میں تاخیر کریں اور اپنی افطاری میں جلدی کریں اور یہ کہ ہم اپنی نمازوں میں اپنے دائیں ہاتھوں سے اپنے بائیں ہاتھوں کو پکڑیں''۔

حدیث نمبر 35: حدیثِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا بِتَعْجِيلِ فِطْرِنَا وَتَأْخِيرِ سُحُورِنَا وَأَنْ نَضَعَ أَيْمَانَنَا عَلَى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ"۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۲ص۱۰۵رقم ۲۶۰۹۔المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ۸۰۷ھ)۔ المحقق:حسام الدين القدسي۔ الناشر:مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہم انبیاء علیہم السلام کا گروہ ہیں۔ ہم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی سحری میں تاخیر کریں اور اپنی افطاری میں جلدی کریں اور یہ کہ ہم اپنی نمازوں میں اپنے دائیں ہاتھوں کو اپنے بائیں ہاتھوں پر رکھیں''۔

حدیث نمبر 36:۔حدیثِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُعَجِّلَ إِفْطَارَنَا، وَنُؤَخِّرَ سُحُورَنَا، وَنَضَعَ أَيْمَانَنَا عَلَى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ"۔

(مسند أبي داود الطيالسي، ج۴ص۳۷۷رقم۲۷۷۶۔المؤلف:أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصرى رحمه الله (المتوفى ۲۰۴ھ)۔ المحقق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي۔الناشر:دار هجر، مصر۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۹ھ؛الدارقطني ج۱ص ۲۸۴؛بيهقي ج۴ص۲۳۸)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''ہم انبیاء علیہم السلام کا گروہ ہیں۔ ہم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی سحری میں تاخیر کریں اور اپنی افطاری میں جلدی کریں اور یہ کہ ہم اپنی نمازوں میں اپنے دائیں ہاتھوں سے اپنے بائیں ہاتھوں کو پکڑیں''۔

نوٹ اس حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نماز میں دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے اور اس کا انبیاء کرام علیہم السلام کو حکم دیا گیا تھا۔ لہٰذا یہ بات ثابت ہوئی کہ نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہے نہ کہ چھوڑ دینا۔

حدیث نمبر 37:۔ حدیثِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْنَا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنْ نُعَجِّلَ إِفْطَارَنَا وَنُؤَخِّرَ سُحُورَنَا وَنَضْرِبَ بِأَيْمَانِنَا عَلَى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ۔

(سنن الدارقطني، ج ٢ ص ١٣١ رقم ١٠٩٦۔ المؤلف: أبو الحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی ٣٨٥ھ)۔ حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبی، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم۔ الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان۔ الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ھ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم افطار میں (غروب ہوتے ہی) جلدی کریں، اور ہم سحری میں تاخیر کریں (یعنی رات کے آخری حصے میں صبحِ صادق ہونے سے پہلے سحری کھائیں) اور ہم نماز میں اپنے داہنے ہاتھوں کو بائیں ہاتھوں پر رکھیں۔

فائدہ اس حدیث کی سند عمدہ ہے۔ اس حدیث کے تمام راوی معتبر ہیں۔ البتہ نضر بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کو بعض حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے، لیکن یحیٰی بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے صدوق اور امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقہ فرمایا ہے اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو صالح فرمایا ہے۔ (دیکھیے: تہذیب الکمال ج ١٢ ص ٣٧٢، رقم الترجمہ ٦٢١٦)

حدیث نمبر 38:۔حدیثِ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ يَعْنِي الْمُزَنِيَّ، حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْنَبَ الصَّيْقَلَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: "مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَىٰ عَلَى الْيُمْنَىٰ فَانْتَزَعَهَا، وَوَضَعَ الْيُمْنَىٰ عَلَى الْيُسْرَىٰ.

تحقیق إسناده ضعيف، الحجاج بن أبي زينب الصيقل فيه ضعف، وقد اضطرب في إسناد هذا الحديث، فرواه في هذا الإسناد من حديث جابر. ورواه عن أبي عثمان عبد الرحمن بن مل النهدي، عن ابن مسعود. ورواه عن أبي عثمان مرسلاً.

وأخرجه الطبراني في "الأوسط" (7853)، وابن عدي في "الكامل" 2/648، والدارقطني في "السنن" 2/287 من طريق محمد بن الحسن، بهذا الإسناد.

وأخرجه أبو داود (755)، والنسائي 2/126، وابن ماجه (811)، والعقيلي في "الضعفاء" 1/283-284، وابن عدي في "الكامل" 2/647، والدارقطني في "السنن" 2/286-287، والبيهقي 2/28 من طريق هشيم بن بشير، والدارقطني 2/287 من طريق محمد بن يزيد الواسطي، كلاهما عن حجاج بن أبي زينب، عن أبي عثمان النهدي، عن ابن مسعود: أنه كان يصلي، فوضع يده اليسرى على اليمنى، فرآه النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوضع يده اليمنى على اليسرى. قال الدارقطني في "العلل" 5/339: قول هشيم أصح. وحسّن الحافظ هذا الإسناد في "الفتح" 2/224.

وأخرجه مرسلا ابن عدي 2/648 من طريق يزيد بن هارون، عن حجاج، عن أبي عثمان: أن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر برجل وهو قائم يصلي ... فذكر نحوه.

وفي باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة عن علي بن أبي طالب، سلف برقم (875).

وعن سهل بن سعد، سيأتي 5/336، وأخرجه البخاري (740).

وعن وائل بن حجر، سيأتي 4/316، وأخرجه مسلم (401).

وعن الحارث بن غضيف، وهلب الطائي، وسيأتيان 4/105 و5/226.

وعن عبد الله بن الزبير عند أبي داود (754).

وعن عبد الله بن عباس عند ابن حبان (1770).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۲۳ ص ۳۱۴ رقم 15090 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفی ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَىٰ عَلَى الْيُمْنٰى فَانْتَزَعَهَا وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرَىٰ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۲ ص ۱۰۴ رقم ۲۶۰۷- المؤلف: أبو الحسن نور الدين علی بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفی ۸۰۷ھ)- المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے، وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو زور سے ہٹا کر بائیں ہاتھ کے اوپر رکھا۔

حدیث نمبر 39:۔ حدیثِ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ السُّلَمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرَىٰ عَلَى الْيُمْنٰى فَأَخَذَ بِيَدِي الْيُمْنٰى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرٰى.

(سنن ابن ماجہ رقم ۸۱۱ واللفظ لہ؛ سنن ابی داؤد رقم ۷۵۵؛ سنن نسائی رقم ۸۹۰؛ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری (ج ۲ ص ۲۲۴ تحت حدیث بخاری رقم ۷۴۰) میں اس کو حدیث

حسن کہا ہے۔ اس حدیث کی نسبت صحیح ابن السکن کی طرف بھی کی ہے، اور ابن ماجہ کی طرف نسبت نہیں کی ہے؛ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب: ''مجموع'' (ج ۳ ص ۳۱۲) میں فرمایا ہے: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم؛ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد نے بھی اس کو صحیح کہا ہے)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے قریب سے گزرے اور میں نے دائیں ہاتھ پر بائیں ہاتھ کو رکھا ہوا تھا۔ تو حضور اکرم ﷺ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

نوٹ اس حدیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑنا ہے، نہ کہ بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کو۔ اگر کوئی بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کو پکڑے گا، تو یہ خلافِ سنت ہوگا۔

حدیث نمبر 40:۔ حدیثِ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: مِنْ أَخْلَاقِ النَّبِيِّينَ وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۱۸، ۳۱۹ رقم ۳۹۵۷ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ، طبع ثانی)

ترجمہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے اخلاق میں سے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ہے۔

فائدہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے، بلکہ بخاری کی شرط پر ہے۔

حدیث نمبر 41:۔ حدیثِ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: مِنْ أَخْلَاقِ النَّبِيِّينَ التَّبْكِيرُ فِي الْإِفْطَارِ، وَالْإِبْلَاغُ فِي

السُّحُورِ، وَوَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ٦ ص ١٢٨ رقم ٩٠٥٠ ۔طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ١٤٢٨ھ، طبع ثانی)

ترجمہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے اخلاق میں سے افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ہے۔

فائدہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس کے راوی پہلی روایت والے ہی ہیں، سوائے ابومعاویہ رحمۃ اللہ علیہ کے۔ اور ابومعاویہ رحمۃ اللہ علیہ بھی بخاری کے رجال میں سے ہیں۔

حدیث نمبر 42:۔ حدیث حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَفَعَهُ قَالَ: "ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ: تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَتَأْخِيرُ السُّحُورِ وَوَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ "۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَالْمَوْقُوفُ صَحِيحٌ، وَالْمَرْفُوعُ فِي رِجَالِهِ مَنْ لَمْ أَجِدْ مَنْ تَرْجَمَهُ۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ٢ ص ١٠٥ رقم ٢٦١١ ۔المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ (المتوفى ٨٠٧ھ) المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة. ١٤١٤ھ)

ترجمہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کے اخلاق میں سے افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا ہے۔

حدیث نمبر 43:۔ حدیث حضرت حَارِثِ بْنِ غُطَيْفٍ رضی اللہ عنہ

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ غُطَيْفٍ - أَوْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ - قَالَ: مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَمْ أَنْسَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ٢ ص ١٠٤ رقم ٢٦٠٦ ۔المؤلف: أبو الحسن نور الدين

علی بن أبي بکر بن سلیمان الهیثمي رحمه الله (المتوفی ۸۰۷ھ). المحقق: حسام الدین القدسي. الناشر: مکتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت حارث بن غُطَیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں جن چیزوں کو کبھی نہیں بھولا، ان میں سے یہ بھی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھے ہوئے تھے''۔

حدیث نمبر 44:۔ حدیثِ مرسل حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ

حَدَّثَنَا یَزِیدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَیْنَبَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ یُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى یَمِینِهِ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِینَهُ وَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِهِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۲۳، ۳۲۴ رقم ۳۹۶۴ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ، طبع ثانی)

ترجمہ حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ (جو مخضرمی اور بہت بڑے تابعی تھے) مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے قریب سے گزرے اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے دائیں ہاتھ پر بائیں ہاتھ کو رکھا ہوا تھا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

2.6.1:۔ احادیث پر عمل کی عمدہ تطبیق

بعض احادیث میں بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنے اور بعض احادیث میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا ذکر ہے۔ ان دونوں قسم کی احادیث میں فقہائے کرام رحمہم اللہ نے یوں تطبیق دی ہے: دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اور درمیان کی تین اُنگلیوں کو تو بائیں ہاتھ پر رکھ دیا جائے (اس سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے والی احادیث پر عمل ہو جائے گا)۔ اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے بائیں ہاتھ کے گٹ کو پکڑ لیا جائے (اس سے بائیں ہاتھ کو پکڑنے والی احادیث پر عمل ہو جائے گا)۔

لہٰذا بعض لوگوں کا اس طریقہ کو احادیث اور سنت کے خلاف قرار دینا درست نہیں۔
البتہ خواتین کو صرف ہتھیلی پر ہتھیلی رکھنے پر اکتفاء کرنا چاہیے، کیونکہ انہیں نماز میں قسم، اور جسم کے حصوں کو سکیڑ کر رکھنے کی تعلیم ہے۔ اس میں ان کے لیے پردہ کی زیادہ رعایت ہے۔

تنبیہ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دونوں ہاتھ کہنیوں تک پہنچا کر کہنیوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ ان کا یہ طرزِ عمل سنت کے صریح خلاف ہے۔ علاوہ ازیں یہ طریقہ تواضع والا نہیں ہے بلکہ متکبرین کا طریقہ ہے اور نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور تواضع کرنے کا حکم ہے۔ اس لیے یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

2.7:۔نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مسنون ہے

حدیث نمبر 45:۔حدیثِ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ"۔

(الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار. ج ۳ ص ۳۲۰ تا ۳۲۲ رقم 3959۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ۲۳۵ھ) المحقق: محمد عوامة. الناشر: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچي. الطبعة: الثانية ۱۴۲۸ھ)

(شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ فرماتے ہیں: هذا اسناد صحيح. ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۲۰؛ علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسنادہ صحیح، آثار السنن ص ۱۱۱ طبع مکتبۃ البشریٰ کراچی)

ترجمہ حضرت علقمہ بن وائل رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد یعنی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا: "میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ نماز میں آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے ہیں"۔

نوٹ یہ حدیث سند کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے۔ اس سند کے سارے راوی کوفی ہیں اور کوفہ میں عملی تواتر بھی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ہے۔

حدیث نمبر 46:۔ حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "مِنَ السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ"۔

(سنن ابوداؤد ج ا ص ۲۸۷ رقم 756۔ طبع دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۲ھ)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں (دائیں ہاتھ کی) ہتھیلی کو (بائیں ہاتھ کی) ہتھیلی (کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے''۔

حدیث نمبر 47:۔ حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ لُوَيْنٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: "إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْأَكُفِّ، عَلَى الْأَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ"۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج1 ص109 رقم 875۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفی ۲۴۱ھ)۔ الناشر: بيت الأفكار الدولية، الأردن۔ الطبعة: الرابعة ۲۰۱۰ء)

تخریج وأخرجه الدارقطني 186/1۔ ومن طريقه البيهقي 31/2 من طريق أبي كريب، عن يحيى بن أبي زائدة، بهذا الإسناد۔

وأخرجه أبو داود (756) من طريق حفص بن غياث، والدارقطني 186/1 من طريق أبي معاوية، كلاهما عن عبد الرحمن بن إسحاق به۔

وأخرجه الدارقطني 186/1۔ ومن طريقه البيهقي 31/2 من طريق حفص بن غياث، عن عبد الرحمن بن إسحاق، عن النعمان بن سعد عن علي، والنعمان بن

سعد مجهول لم يرو عنه غير عبد الرحمن بن إسحاق.

قال ابن القيم في "بدائع الفوائد" 91/3: واختلف في موضع الوضع فعنه (أي: عن الإمام أحمد) : فوق السرة، وعنه تحتها. وعنه أبو طالب: سألت أحمد بن حنبل: أين يضع يده إذا كان يصلي؟ قال: على السرة أو أسفل، كل ذلك واسع عنده إن وضع فوق السرة أو عليها أو تحتها.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۲ ص ۲۲۲ رقم 875. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں (دائیں ہاتھ کی) ہتھیلی کو (بائیں ہاتھ کی) ہتھیلی (کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنا سنّت ہے''۔

حدیث نمبر 48:۔ حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حدثني أبي، قال: حدثنا يحيى بنُ زكريا بن زائدةَ أبوسعيدٍ، عن عبد الرحمٰن بن اسحاقَ، عن زيادِ بنِ زيدٍ السوائيِّ، عن أبي جحيفة، عن علي، قال: إنَّ مِنَ السنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(مسائل أحمد بن حنبل رواية ابنه عبد الله ص ۷۲، ۷۳ رقم ۲۶۰. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: زهير الشاويش. الناشر: المكتب الإسلامي بيروت. الطبعة: الأولى، ۱۴۰۱ھ)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں (دائیں ہاتھ کی) ہتھیلی کو (بائیں ہاتھ کی) ہتھیلی (کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنا سنّت ہے''۔

حدیث نمبر 49:۔ حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حدثنا أبو معاوية، عن عبد الرحمٰن بن اسحاق، عن زيادِ بنِ زيدٍ السوائي، عن أبي جحيفة، عن عَلِيٍّ رضي الله عنه قال: "مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعُ

الأيدى على الأيدى تحت السُّرَرِ".

(الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار.ج ۳ص ۳۲۴ رقم 3966۔ المؤلف:أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ۲۳۵ھ)۔ المحقق: محمد عوّامة۔الناشر:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچی۔ الطبعة: الثانية ۱۴۲۸ھ)

(الأوسط فى السنن والإجماع والاختلاف.ج ۳ص ۹۴ رقم 1290۔ المؤلف: أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري رحمه الله (المتوفى ۳۱۹ھ)۔ تحقيق:أبو حماد صغير أحمد بن محمد حنيف۔الناشر:دار طيبة، الرياض، السعودية۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۰۵ھ)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں دائیں ہاتھ (کی ہتھیلی) کو بائیں ہاتھ (کی ہتھیلی کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنا سنّت ہے''۔

حدیث نمبر 50:۔حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ:حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جحيفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ، قَالَ:"وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ مِنَ السُّنَّةِ".

(أحكام القرآن الكريم.ج ۱ص ۱۸۵ رقم ۳۲۷۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ)۔تحقيق: الدكتور سعد الدين أونال۔الناشر: مركز البحوث الإسلامية التابع لوقف الديانة التركي ، استانبول۔الطبعة: الأولى ۱۴۱۶ھ)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں دائیں ہاتھ (کی ہتھیلی) کو بائیں ہاتھ (کی ہتھیلی کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنا سنّت ہے''۔

حدیث نمبر 51: حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ، أنبأ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ".

(السنن الكبرى، ج۲ ص۴۸ رقم 2341، 2342. المؤلف: أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ). المحقق: محمد عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ).

(الخلافيات بين الإمامين الشافعي وأبي حنيفة وأصحابه، ج۲ ص۲۵۴، ۲۵۵ رقم 1485، 1486. المؤلف: أبو بكر البيهقي رحمه الله (384ھ - 458 ھ). تحقيق ودراسة: فريق البحث العلمي بشركة الروضة، بإشراف محمود بن عبد الفتاح أبو شذا النحال. الناشر: الروضة للنشر والتوزيع، القاهرة - جمهورية مصر العربية. الطبعة: الأولى، 1436ھ - 2015م)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نماز میں دائیں ہاتھ (کی ہتھیلی) کو بائیں ہاتھ (کی ہتھیلی کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنا سنّت ہے“۔

حدیث نمبر 52: حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعَ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ

(سنن الدارقطنى، ج۲ ص۳۵ رقم ۱۱۰۳ المؤلف: أبو الحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادى الدارقطنى رحمه الله (المتوفى ۳۸۵ھ) حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبى، عبد

اللطيف حرز الله، أحمد برهوم. الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھے''۔

نوٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس بارے میں صریح ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ (کی ہتھیلی) کو بائیں ہاتھ (کی ہتھیلی کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنا ہی سنت ہے۔

حدیث نمبر 53:۔ حدیثِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدثنا مسددٌ، أخبرنا عبد الواحد بنُ زيادٍ، عن عبد الرحمٰن بن اسحاق الكوفيّ، عن سيارٍ أَبي الحَكمِ، عن أبي وائلٍ، قال: قال ابوهريرة: أَخْذُ الأَكُفِّ عَلَى الأَكُفِّ فِي الصلاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

□ (سنن ابی داؤد ج۱ ص ۲۸۷ رقم 758۔ طبع دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۲ھ)

□ (المحلى بالآثار، ج۳ ص ۳۰. المؤلف: أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري رحمه الله (المتوفى ۴۵۶ھ). الناشر: دار الفكر، بيروت)

ترجمہ حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا ہے''۔

حدیث نمبر 54:۔ حدیثِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حَدَّثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى تَحْتَ السُّرَّةِ فِي الصَّلَاةِ.

وَبِهِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَإِسْحَاقُ، وَقَالَ إِسْحَاقُ: تَحْتَ السُّرَّةِ أَقْوَى فِي الْحَدِيثِ، وَأَقْرَبُ إِلَى التَّوَاضُعِ.

(الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف،ج۳ص۹۴رقم1291۔ المؤلف: أبو بکر محمد بن إبراھیم بن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ (المتوفی ۳۱۹ھ)۔ تحقیق:أبو حماد صغیر أحمد بن محمد حنیف۔الناشر:دار طیبۃ، الریاض، السعودیۃ۔ الطبعۃ: الأولی ۱۴۰۵ھ)۔

(الخلافیات بین الإمامین الشافعی وأبی حنیفۃ وأصحابہ،ج۲ص۲۵۵رقم1487۔ المؤلف: أبو بکر البیہقی رحمہ اللہ (384ھ - 458ھ)۔تحقیق ودراسۃ: فریق البحث العلمی بشرکۃ الروضۃ، بإشراف محمود بن عبد الفتاح أبو شذا النحال۔ الناشر: الروضۃ للنشر والتوزیع، القاہرۃ - جمہوریۃ مصر العربیۃ ۔الطبعۃ: الأولی، 1436ھ - 2015م)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز کی (ایک) سنت دائیں ہاتھ کو (بائیں) ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا ہے''۔

☆ یہی قول حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اور حضرت اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا: ''ناف کے نیچے کی حدیث زیادہ قوی ہے اور تواضع کے بھی زیادہ قریب ہے''۔

فائدہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فقیہ ہونے کے علاوہ بڑے محدث بھی ہیں۔ اور محدث وفقیہ حضرت اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی حدیث کو قوی تر اور تواضع کے زیادہ لائق قرار دینا ان کے نزدیک اس حدیث کے نقلاً وعقلاً معتبر ومستند ہونے کی دلیل ہے۔

حدیث نمبر 55:۔ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنَا فَھْدٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَیَّارٍ أَبِی الْحَکَمِ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ:مِنَ السُّنَّۃِ أَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ یَدَہُ الْیُمْنٰی تَحْتَ السُّرَّۃِ فِی الصَّلَاۃِ۔ وَسَقَطَ مِنَ الْحَدِیثِ الْیَدُ الْیُسْرٰی۔

(أحکام القرآن الکریم،ج۱ص۱۸۵رقم۳۲۸۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن

سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي (المتوفی ۳۲۱ھ). تحقیق: الدکتور سعد الدین أونال. الناشر: مرکز البحوث الإسلامیة التابع لوقف الدیانة الترکی . استانبول. الطبعة: الأولی ۱۴۱۶ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی (ایک) سنت دائیں ہاتھ کو (بائیں) ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا ہے۔

نوٹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث اس بارے میں صریح ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ (کی ہتھیلی) کو بائیں ہاتھ (کی ہتھیلی کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنا ہی سنت ہے۔

حدیث نمبر 56: حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ

ذَكَرَ الْأَثْرَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. قَالَ: وَضْعُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى تَحْتَ السُّرَّةِ.

(التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد ج ۲۰ ص ۷۸. المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفی ۴۶۳ھ). تحقیق: مصطفى بن أحمد العلوي. محمد عبد الكبير البكري. الناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية. المغرب ۱۳۸۷ھ).

(الخلافيات بين الإمامين الشافعي وأبي حنيفة وأصحابه ج ۲ ص ۲۵۳ رقم 1481 المؤلف: أبو بكر البيهقي (384 هـ - 458 هـ) تحقيق ودراسة: فريق البحث العلمي بشركة الروضة. بإشراف محمود بن عبد الفتاح أبو شذا النحال. الناشر: الروضة للنشر والتوزيع. القاهرة - جمهورية مصر العربية الطبعة: الأولى 1436 هـ - 2015م)

ترجمہ حضرت عقبہ بن صہبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھیں۔

نوٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ (کی

ہتھیلی) کو بائیں ہاتھ (کی ہتھیلی کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنا ہی قرآن کی اس آیت کی تفسیر ہے۔

حدیث نمبر 57:۔حدیث مرسل حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ

محمدٌ قال:أخبرنا أبوحنيفة، عن حمادٍ، عن ابراهيمَ، أَنَّ رسولَ الله ﷺ كان يعتمدُ باحدى يَديهِ على الأخرىٰ فى الصلاةِ، يتواضعُ للهِ تعالىٰ۔قال محمد:ويضعُ بطنَ كفِّه الأيمنِ على رُسْغِه الأيسرِ تحتَ السُّرَّةِ، فيكونُ الرُّسغُ فى وَسْطِ الكفِّ۔

(کتاب الآثار امام محمد ج ا ص ۱۴۰ رقم الحدیث ۱۲۰ طبع مکتبہ حقانیہ، پشاور)

ترجمہ مشہور فقیہ ومحدث حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز میں اپنے ایک (یعنی دائیں) ہاتھ کو دوسرے (یعنی بائیں) ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع (اور عاجزی) اختیار کرتے ہوئے رکھ لیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہاتھ کے گٹ پر ناف کے نیچے رکھ لے، جس سے اس کے بائیں ہاتھ کا گٹ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے درمیان آجائے گا''۔

فائدہ نماز کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور بندے کی طرف سے تواضع پر ہے۔ لہٰذا ہاتھ باندھنے کی جو حالت تواضع کے زیادہ قریب ہوگی اور اس میں غیروں کے ساتھ مشابہت بھی نہ ہوگی۔ اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوگئی۔ چونکہ ناف کے نیچے مذکورہ طریقہ پر ہاتھ رکھنے میں بندے کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ تواضع، عاجزی اور تعظیم پائی جاتی ہے۔ اس لیے ہمارے فقہاء نے اس طریقے کو ترجیح دی ہے۔

حدیث نمبر 58: حدیث مرسل حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ

قَالَ: ثنا يُوسُفُ بْنُ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَمِدُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ يَتَوَاضَعُ بِذٰلِكَ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔

(الآثار، ص ۶۷ رقم الحدیث ۳۳۲۔المؤلف: أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم بن حبيب بن سعد بن حبتة الأنصاري رحمہ اللہ (المتوفی ۱۸۲ھ)۔المحقق:أبو الوفا۔الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ مشہور فقیہ و محدث ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع (اور عاجزی) اختیار کرتے ہوئے رکھ لیا کرتے تھے۔

اس روایت کے تمام راوی معتبر ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا تواضع وعاجزی کے زیادہ قریب اور غیروں نیز متکبرین کے طریقے ومشابہت سے پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس روایت کے راوی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا مروی ہے۔

حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سید التابعین ہیں۔ آپؒ دار العلم کوفہ کے مفتی تھے۔ یہ شہر دار العلم تھا۔ ہزاروں محدثین اور فقہاء کا مسکن تھا۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہی پیدا ہوئے اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہی آپؒ کا انتقال ہوا۔ آپؒ کی جلالت علم کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپؒ صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں فتویٰ دیتے تھے۔ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم ہی میں حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنا عمل اور فتویٰ نماز میں ناف کے نیچے ہی باندھنے کا تھا۔ لیکن کسی ایک صحابی نے اس پر انکار نہ فرمایا کہ یہ فتویٰ خلاف سنت ہے حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تاریخ کا جن لوگوں نے مطالعہ کیا ہے، وہ جانتے ہیں کہ وہ سنت کے کس قدر شیدائی تھے۔ وہ اپنی جان، مال، عزت، آبرو، سب کچھ اتباع سنت کے واسطے نچھاور کرنے کے لئے ہر آن تیار رہتے تھے۔ لیکن حضرت

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس عمل اور فتوے کے خلاف نہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی آواز اٹھتی ہے، نہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی، نہ تبع تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ نہ کوئی تقریر نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے خلاف ہوتی ہے۔ نہ کوئی رسالہ لکھا جاتا ہے، نہ تو کسی مسجد میں لڑائی جھگڑا کھڑا کر کے مناظروں کے چیلنج دیئے جاتے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جن کی روایت کو سینے پر ہاتھ رکھنے کی دستاویز سمجھا جاتا ہے۔ وہ بھی اس وقت کوفہ میں موجود ہیں لیکن اس فتوی کے خلاف کوئی حدیث نہیں پڑھتے۔

نوٹ حضرت ابراہیم نخعیؒ کی مرسل احادیث مرفوع کے حکم میں ہیں۔ اس کا بیان میری دوسری کتاب: "اَلسُّنَّةُ الْغُرَّةُ فِيْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ السُّرَّةِ (نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ)" کے باب نمبر 2 میں مفصل موجود ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب میں باب 6 میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 59: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا اثر

أخبرنا الربيع بنُ صبيحٍ، عن أبي معشرٍ، عن ابراهيم النخعي، أنّه كان يَضَعُ يدهُ اليمنىٰ على يده اليسرىٰ تحت السرة. قال محمد: وبه نأخذ. وهو قول أبي حنيفة.

(کتاب الآثار امام محمد رقم الحدیث ۱۲۱ باب الصلاۃ قاعداً۔ وسندہ حسن)

ترجمہ مشہور فقیہ ومحدث ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہی ہمارا مذہب ہے۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں"۔ یہی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حدیث نمبر 60: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا اثر

حدثنا وكيعٌ، عن ربيعٍ، عن أبي معشرٍ، عن ابراهيم قال: يضعُ يمينه على شماله في الصلاة تحت السرة.

(مصنف ابن ابی شیبہ طبع کراچی ۱/۳۹۰ طبع اول؛ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۲۲ رقم ۳۹۶۰ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ؛ علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسنادہ حسن، آثار السنن ص ۱۱۲ طبع مکتبۃ البشریٰ کراچی)

ترجمہ مشہور فقیہ ومحدث حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''نمازی اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے''۔

حدیث نمبر 61:۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا اثر

قَالَ(عبد الرزاق): قَالَ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ فَرْقَدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا دُونَ السُّرَّةِ. يَعْنِي تَحْتَهَا.

(الأمالي في آثار الصحابة للحافظ الصنعاني، ص ۵۲ رقم ۵۴. المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفى ۲۱۱ھ). المحقق: مجدي السيد إبراهيم. الناشر: مكتبة القرآن، القاهرة)

ترجمہ حضرت امام عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے سعید رحمۃ اللہ علیہ سے، انھوں نے فرقد رحمۃ اللہ علیہ سے، انھوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے جائیں۔

☆ لہٰذا اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ ثقہ اور کبیر تابعی حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بھی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے اس موقف پر امام اعظم محدث کبیر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول اور فتویٰ ہے۔ لہٰذا اس اثر کی حیثیت مزید ممتاز ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر 62:۔ حضرت ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ کا اثر

حدثنا يزيد بن هارون. قال: أخبرنا الحجاج بن حسان قال: سمعت أبا مِجلَز. أو سألته . قال: قلت: كيف أصنع؟ قال: يضعُ باطن كفِّ يمينه

علی ظاهر کف شماله، ویجعلها اسفل من السرّة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۲۳ رقم ۳۹۶۳ طبع ثانی؛ علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسنادہ صحیح، آثار السنن ص ۱۱۲ طبع مکتبۃ البشریٰ کراچی)

ترجمہ حجاج بن حسان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، یا ان سے پوچھا کہ نماز میں ہاتھ کس طرح رکھوں؟ تو انھوں نے بتایا کہ دائیں ہتھیلی کے اندرونی حصہ کو بائیں ہتھیلی کے اوپری حصہ پر ناف سے نیچے رکھے۔

نوٹ حضرت ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے تابعی ہیں۔ انھوں نے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے علم دین حاصل کیا ہے۔ ان کی یہ حدیث اس بارے میں صریح ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ (کی ہتھیلی) کو بائیں ہاتھ (کی ہتھیلی کی پشت) پر ناف کے نیچے رکھنے کا ہی حکم دیا ہے۔

2.7.1: محدث حضرت اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی احادیث کے بارے میں مشہور محدث امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث کی رو سے یہی قوی اور بہتر ہے۔

حضرت امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال إسحاق: كما قال تحت السرة أقوى فی الحديث وأقرب إلى التواضع۔

(مسائل الإمام أحمد بن حنبل وإسحاق بن راهويه، ج۲ص۵۵۱، مسئله نمبر ۲۱۳۔ المؤلف: إسحاق بن منصور بن بهرام، أبو يعقوب المروزي، المعروف بالكوسج رحمه الله (المتوفى ۲۵۱ھ)۔ الناشر: عمادة البحث العلمي، الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة، المملكة العربية السعودية۔ الطبعة: الأولى ۱۴۲۵ھ)

ترجمہ امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ناف کے نیچے رکھنے کو اقوىٰ فی الحدیث (حدیث کے لحاظ سے سب سے قوی) اور اقرب الی التواضع (خشوع خضوع کے زیادہ قریب) فرمایا ہے"۔

۲ حضرت امام ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَبِهِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَإِسْحَاقُ. وَقَالَ إِسْحَاقُ: تَحْتَ السُّرَّةِ أَقْوَى فِي الْحَدِيثِ، وَأَقْرَبُ إِلَى التَّوَاضُعِ.

(الأوسط فی السنن والإجماع والاختلاف، ج ۳ ص ۹۴ تحت رقم ۱۲۹۱. المؤلف: أبو بکر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوری رحمه الله (المتوفی ۳۱۹ھ). تحقیق: أبو حماد صغير أحمد بن محمد حنيف. الناشر: دار طيبة، الرياض، السعودية. الطبعة: الأولى ۱۴۰۵ھ)

ترجمہ حضرت سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت اسحٰق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا حدیث کی رو سے انتہائی قوی اور تواضع کے انتہائی قریب ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والی احادیث کو مضبوط سمجھتے تھے، یعنی ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا حدیث کی روشنی میں زیادہ مضبوط ہے۔

2.8: ثناء پڑھنا

(10) تکبیر تحریمہ اور ہاتھوں کو باندھنے کے بعد دعائے استفتاح یعنی ثنا پڑھیں۔

حدیث نمبر 63: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ".

(الدعاء للطبرانی، ج ۱ ص ۱۷۳ رقم 506. المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی رحمه الله (المتوفی ۳۶۰ھ). المحقق: مصطفى عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة: الأولى، ۱۴۱۳ھ)

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ أُذُنَيْهِ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ".
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج ۲ ص ۱۰۷، رقم 2622۔ المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (المتوفى ۸۰۷ھ). المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

(وقال العلامه النيموي: واسناده جيد، آثار السنن: ص ۱۱۳)

تحقیق

حديث أنس فله عنه طريقان:

الأول: يرويه مخلد بن يزيد الحراني عن عائذ بن شريح عن أنس أنّ النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا استفتح الصلاة يكبر، ثم يقول: فذكره.

أخرجه الطبراني في "الدعاء" (505) و"الأوسط" (3063)

وقال: " لا يُروى هذا الحديث عن أنس إلا بهذا الإسناد، تفرد به مخلد بن يزيد"

قلت: وإسناده ضعيف لضعف عائذ بن شريح.

الثاني: يرويه الفضل بن موسى السِّيْنَاني عن حميد الطويل عن أنس قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استفتح الصلاة قال: فذكره.

أخرجه الطبراني في "الدعاء" (506) عن محمود بن محمد الواسطي ثنا زكريا بن يحيى زحمويه ثنا الفضل بن موسى به.

ومحمود الواسطي ترجمه الذهبي في "السير" (14/ 242) وقال: الحافظ المفيد العالم كان من بقايا الحفاظ ببلده.

والباقون كلهم ثقات، لكن لا أدري أسمع السيناني من حميد أم لا.

لكنه لم ينفرد به بل تابعه أبو خالد سليمان بن حيان الأحمر عن حميد عن أنس به.

أخرجه أبو يعلى (3735) عن الحسين بن علي بن الأسود العجلي ثني محمد بن الصلت ثنا أبو خالد الأحمر به.

وأخرجه الدارقطني (1/300) عن يحيى بن محمد بن صاعد ثنا الحسين بن علي به.

ومن طريقه أخرجه ابن الجوزي في "التحقيق" (483) وقال: "هذا إسناد كلهم ثقات".

(أنِيسُ السَّارى فى تخريج وَتحقيق الأحاديث التى ذكرها الحافظ ابن حجر العسقلانى فى فَتح البَارى، ج ٣ ص ٢٢٣٦٨ رقم 1686۔ المؤلف: أبو حذيفة، نبيل بن منصور بن يعقوب بن سلطان البصارة الكويتى۔ المحقق: نبيل بن مَنصور بن يَعقوب البصارة. الناشر: مؤسَّسَة السَّماحة، مؤسَّسَة الريَّان، بيروت - لبنان الطبعة: الأولى، ١٤٢٦ھ)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو سبحانک اللّٰھم الخ پڑھتے۔

حدیث نمبر 64:۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"۔

(سنن نسائی: ص ۱۴۳ رقم 899، 900، قال الالبانی: صحیح۔ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض؛ ابوداؤد رقم ۷۷۵؛ ابن ماجہ رقم ۸۰۶؛ مشکوٰۃ رقم ۸۱۵)

تحقیق حديث أبي سعيد فأخرجه عبد الرزاق (2554) عن جعفر بن سليمان الضّبَعِي عن على بن على الرفاعي عن أبي المتوكل الناجي عن أبي سعيد الخدرى قال: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام من الليل فاستفتح صلاته كبّر، ثم قال: سبحانك اللّٰهم وبحمدك، تبارك اسمك، وتعالى جَدّك، ولا إله غيرك. ثم يهلل ثلاثاً، ويكبر ثلاثاً، ثم يقول: أعوذ بالله السميع العلم من الشيطان الرجيم"۔

ومن طريقه أخرجه النسائى (2/102) وفى "الكبرى" (972) والطبرانى فى "الدعاء" (501) والحافظ فى "نتائج الأفكار" (1/412).

وأخرجه ابن أبي شيبة (1/232) وأحمد (3/50 و69) والمؤمل بن إهاب فى "جزئه" (28) والدارمى (1242) وحنبل بن إسحاق فى "جزئه" (54) وأبو داود (775) وابن ماجه (804) والترمذى (242) وعبد الله بن أحمد فى "زيادات الزهد" (ص 280) والنسائى فى "الكبرى" (973) وابن خزيمة (467) والطحاوى فى "شرح المعانى" (1/

197-198 و 198) والطبرانی فی "الدعاء" (501) وابن المقرئ فی "المعجم" (624) والدارقطنی (1/ 298-299) وتمام (117) والبیهقی (2/ 34) وفی "معرفة السنن" (2/ 348) وابن الجوزی فی "التحقیق" (484) وفی "العلل" (707) والذهبی فی "تذکرة الحفاظ" (2/ 459) والحافظ فی "نتائج الأفكار" (1/ 411-412) من طرق عن جعفر بن سلیمان الضبعی به.

زاد أبو داود وغیره "من همزه ونفخه ونفثه، ثم یقرأ".

قال الترمذی: "حدیث أبی سعید أشهر حدیث فی هذا الباب. وقد تُكلم فی إسناد حدیث أبی سعید كان یحیی بن سعید یتكلم فی علی بن علی الرفاعی وقال أحمد: لا یصح هذا الحدیث".

وقال أبو داود: "وهذا الحدیث یقولون هو عن علی بن علی عن الحسن مرسلاً، الوهم من جعفر".

وقال الهیثمی: رواه أحمد ورجاله ثقات "المجمع" 4/238

وقال الحافظ: هذا حدیث حسن، وقد وَثَّق علی بن علی ابنُ معین وأحمد وأبو حاتم وآخرون، وسائر رواته رواة الصحیح "نتائج الأفكار" 1/412-414

وقال الشیخ أحمد شاكر: الحدیث حدیث صحیح "سنن الترمذی" 2/ 11

قلت: الضبعی والرفاعی صدوقان، والناجی ثقة. فالإسناد حسن.

(أَنِیسُ السَّاری فی تخریج وَتحقیق الأحادیث التی ذكرها الحَافظ ابن حَجر العسقلانی فی فَتح البَاری ج ۳ ص ۱۲ ۲۲۴ تا ۲۲۴۳ رقم 1686 المؤلف: أبو حذیفة، نبیل بن منصور بن یعقوب بن سلطان البصارة الكویتی. المحقق: نبیل بن مَنصور بن یَعقوب البصارة. الناشر: مؤسَّسَة السَّماحة، مؤسَّسَة الریَّان، بیروت - لبنان. الطبعة: الأولی ۱۴۲۶ھ)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو سبحانك اللّٰھم الخ پڑھتے۔

حدیث نمبر 65:۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ

عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"۔

تحقیق

صحيح لغيره. وهذا إسناد رجاله ثقات إلا أن عبد السلام بن حرب - وإن كان ثقة - له مناكير. وقد انفرد به من بين أصحاب بديل كما قال المصنف. أبو الجوزاء: هو أوس بن عبد الله الربعي.

وأخرجه الترمذي (241)، وابن ماجه (806) من طريق حارثة بن أبي الرجال، عن عمرة بنت عبد الرحمن، عن عائشة. وحارثة فيه كلام من جهة حفظه وانظر شواهده فيما قبله.

(سنن أبي داود ج۲ ص۸۳ رقم 776. المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: ۲۷۵ھ). المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي. الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى ۱۴۳۰ھ)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] - على شرطهما

(المستدرك على الصحيحين ج۱ ص۱۹۷ رقم ۳۸۷. المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع رحمه الله (المتوفى ۴۰۵ھ). تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية . بيروت. الطبعة: الأولى ۱۴۱۱ھ)

تحقیق

حديث عائشة فله عنها طرق:

الأول: يرويه أبو معاوية محمد بن خازم الضرير عن حارثة بن أبي الرِّجَال محمد بن عبد الرحمن عن عَمرة عن عائشة قالت: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه، فكبر، ثم يقول: سبحانك اللهم وبحمدك، وتبارك اسمك، وتعالى جدك، ولا اله غيرك"۔

أخرجه إسحاق في "مسند عائشة" (1000) وابن ماجه (806) والترمذي (243)

وابن خزيمة (470) وأبو على الطوسى فى مختصر الأحكام (226) وابن المنذر فى الأوسط (3/ 81-82) والطحاوى فى شرح المعانى (1/ 198) والعقيلى (1/ 288 - 289) وابن الأعرابى (ق 163/ أ) والطبرانى فى الدعاء (502) وابن عدى (2/ 617) والدارقطنى (1/ 301) والحاكم (1/ 235) وأبو نعيم فى أخبار أصبهان (2/ 46) والبيهقى (2/ 34) وفى معرفة السنن (2/ 346) والخطيب فى الموضح (2/ 66) والبغوى فى شرح السنة (573) ومحمد بن عبد الباقى الأنصارى فى المشيخة الكبرى (331) وابن عساكر فى معجم الشيوخ (1518) والمزى (5/ 315 - 316) والحافظ فى نتائج الأفكار (1/ 408)

وقال الترمذى: هذا حديث لا نعرفه من حديث عائشة إلا من هذا الوجه، وحارثة قد تُكُلِّمَ فيه من قبل حفظه.

وقال ابن خزيمة: وحارثة بن محمد ليس ممن يحتج أهل الحديث بحديثه.

وقال العقيلى: روى هذا الحديث من غير هذا الوجه بأسانيد جياد.

وقال البيهقى فى المعرفة: وحارثة بن محمد ضعيف لا يحتج به. ضعفه ابن معين وأحمد والبخارى وغيرهم.

وقال فى الكبرى: وهذا لم نكتبه إلا من حديث حارثة بن أبى الرجال وهو ضعيف.

وقال ابن الجوزى: ونحن لا نرتضى طريق حارثة. فإنّه ضعيف عند الكل التحقيق 1/ 288

وأما الحاكم فقال: صحيح الإسناد.

وقال الذهبى: صحيح وفى حارثة لين.

قلت: هو متروك الحديث كما قال النسائى، وقال ابن معين: ليس بثقة.

الثانى: يرويه بُديل بن ميسرة البصرى عن أبى الجوزاء عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استفتح الصلاة، قال: سبحانك اللهم وبحمدك، وتبارك اسمك، وتعالى جَدُّك، ولا إله غيرك.

أخرجه أبو داود (776) والدارقطنى (1/ 299) والبيهقى فى المعرفة (2/ 347 - 348) وابن الجوزى فى التحقيق (485) عن حسين بن عيسى البسطامى

والحاکم (1/ 235) والبیهقی (2/ 33 ـ 34) والحافظ فی "نتائج الأفکار" (1/ 406ـ 407) عن العباس بن محمد الدوری

قالا: ثنا طلق بن غنام ثنا عبد السلام بن حرب المُلائی عن بدیل بن میسرة به.

قال أبو داود: "وهذا الحدیث لیس بالمشهور عن عبد السلام بن حرب لم یروه إلا طلق بن غنام، وقد روی قصة الصلاة عن بدیل جماعة لم یذکروا فیه شیئاً من هذا".

وقال الحاکم: "صحیح علی شرط الشیخین"

وتعقبه الحافظ فی "نتائج الأفکار" فقال: قلت: رجاله من رجالهما فی الجملة، ولیس علی شرط واحد منهما، فإنّ حسین بن عیسی هو البسطامی وطلق بن غنام جمیعا من شیوخ البخاری، ولیس لواحد منهما شیء فی صحیح مسلم، وأبو الجوزاء واسمه أوس بن عبد الله وإنْ أخرج له الشیخان، فروایته عن عائشة عند مسلم خاصة. وقد ذکر بعضهم أنّه لم یسمع منها. والراوی عنه بدیل بن میسرة من رجال مسلم دون البخاری، وعبد السلام من رجالهما جمیعاً".

وحکی عن شیخه العراقی أنه قال: "رجاله ثقات".

وقال فی "التلخیص" (1/229): "ورجال إسناده ثقات لکن فیه انقطاع".

الثالث: یرویه أبو عامر سهل بن عامر البجلی ثنا مالك بن مِغْول عن عطاء بن أبی رباح عن عائشة بمثل حدیث أبی الجوزاء.

أخرجه الطبرانی فی "الدعاء" (503) والدارقطنی (1/301)

قال الحافظ: هذه الطریق ضعیفة وسهل بن عامر متروك" نتائج الأفکار" 1/409ـ 410

(أَنِیسُ السَّاری فی تخریج وَتحقیق الأحادیث التی ذکرها الحَافظ ابن حَجر العسقلانی فی فَتح البَاری.ج ۳ص ۲۲۶۴ تا ۲۲۶۵رقم 1686 المؤلف: أبو حذیفة، نبیل بن منصور بن یعقوب بن سلطان البصارة الکویتی.المحقق: نبیل بن مَنصور بن یَعقوب البصارة الناشر: مؤسَّسَة السَّماحة، مؤسَّسَة الریَّان، بیروت - لبنان.الطبعة: الأولی، ۱۴۲۶ھ)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ الخ پڑھتے۔

حدیث نمبر 66:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يَجْهَرُ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يَقُولُ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"۔ (صحیح مسلم رقم:52-399)

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، قَالَ: نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ، فَقَالُوا لَهُ: "احْفَظْ لَنَا مَا اسْتَطَعْتَ"۔ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: فِيمَا حَفِظْتُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ، وَنَثَرَ مَرَّتَيْنِ، فَلَمَّا كَبَّرَ، أَوْ فَلَمَّا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ"۔

(الكتاب المصنف فی الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۲۰۸، ۲۰۹ رقم 2387 تا 2390 المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفی ۲۳۵ھ)، المحقق: كمال يوسف الحوت، الناشر: مكتبة الرشد، الرياض، الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ: "اللهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ،

وَتَعَالٰی جَدُّكَ۔

(شرح معانی الآثار ج١ص١٩٨رقم 1175 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی ؒ (المتوفی ٣٢١ھ) حققه وقدم له: محمد زهری النجار. محمد سید جاد الحق، من علماء الأزهر الشریف راجعه ورقم کتبه وأبوابه وأحادیثه:د. یوسف عبد الرحمن المرعشلی، الباحث بمرکز خدمة السنة بالمدینة النبویة الناشر: عالم الکتب الطبعة: الأولی ١٤١٤ھ)

حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی، ثنا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی، أَنْبَأَ مُعَاوِیَةُ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ کَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰی جَدُّكَ، وَلَآ إِلٰهَ غَیْرُكَ۔

(المستدرك علی الصحیحین ج١ص٣٦١رقم 860 المؤلف:أبو عبد الله الحاکم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدویه بن نُعیم بن الحکم الضبی الطهمانی النیسابوری المعروف بابن البیع ؒ (المتوفی ٤٠٥ھ) تحقیق:مصطفی عبد القادر عطا الناشر: دار الکتب العلمیة ۔ بیروت. الطبعة: الأولی ١٤١١ھ)

ترجمہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (بغرض تعلیم کبھی کبھی) ان کلمات یعنی

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰی جَدُّكَ، وَلَآ إِلٰهَ غَیْرُكَ

کو بلند آواز سے پڑھ دیا کرتے تھے۔

مشہور غیر مقلد علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ الْمُصَنِّفُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَاخْتِیَارُ هٰؤُلَاءِ یَعْنِی الصَّحَابَةَ الَّذِینَ ذَكَرَهُمْ بِهٰذَا الِاسْتِفْتَاحِ وَجَهْرُ عُمَرَ بِهِ أَحْیَانًا بِمَحْضَرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ لِتَعْلِیمِهِ النَّاسَ مَعَ أَنَّ السُّنَّةَ إِخْفَاؤُهُ یَدُلُّ عَلٰی أَنَّهُ الْأَفْضَلُ. وَأَنَّهُ الَّذِی كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدَاوِمُ عَلَیْهِ غَالِبًا. وَإِنِ اسْتَفْتَحَ بِمَا رَوَاهُ عَلِیٌّ أَوْ أَبُو هُرَیْرَةَ فَحَسَنٌ لِصِحَّةِ الرِّوَایَةِ. انْتَهٰی

(نیل الأوطار ج ۲ ص ۲۲۸ المؤلف: محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ الشوکانی الیمنی رحمہ اللہ (المتوفی: 1250ھ) تحقیق: عصام الدین الصبابطی الناشر: دار الحدیث، مصر الطبعة: الأولی، 1413ھ-1993م)

ترجمہ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ابوالبرکات عبدالسلام بن عبداللہ المعروف بابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "المنتقی" میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثنا کی روایتوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کا دعائے استفتاح کے لئے سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ کا اختیار کرنا نیز دعائے استفتاح کو آہستہ پڑھنے کے مسنون ہونے کے باوجود حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا لوگوں کو سکھانے کی غرض سے کبھی کبھی اسے بلند آواز سے پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ کا پڑھنا ہی افضل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر نمازوں میں اسی پر مداومت فرماتے تھے۔ پھر بھی اگر کوئی شخص اس کے بجائے وہ دعا پڑھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تو بھی خوب ہے، کیونکہ یہ دعائیں بھی ثابت ہیں۔

2.9: تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھیں

اگر امامت کر رہے ہوں یا اکیلے نماز پڑھ رہے ہو تو ثنا سے فارغ ہو جانے پر آہستہ آواز میں أَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ پڑھیں۔

آیت نمبر 1: -فَإِذَا قَرَأۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ○ (النحل: ۹۸)

ترجمہ پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔

حدیث 67: -حَدَّثَنَا إِسۡمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بۡنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنۡ قَتَادَةَ، عَنۡ أَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكۡرٍ وَعُمَرَ وَعُثۡمَانَ، كَانُوا يَفۡتَتِحُونَ الۡقِرَاءَةَ بِ {الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِينَ} [الفاتحة: 2]".

تحقیق إسناده صحیح علی شرط الشیخین.

وأخرجه أبو يعلى (2980) من طريق إسماعيل ابن علية، بهذا الإسناد.

وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" (121)، وأبو يعلى (2981) و (2984) و (3131)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 202/1، وأبو عوانة 122/2، وابن حبان (1798) و (1803) من طريق سعيد بن أبي عروبة، به- وقرن ابن حبان في الموضع الأول بسعيدٍ حميداً الطويل.

وأخرجه الحميدي (1199)، والبخاري في "جزء القراءة" (124)، والترمذي (246)، والنسائي 133/2، وابن ماجه (813)، وابن خزيمة (491) من طريق أبي عوانة اليشكري، عن قتادة، به.

وأخرجه البخاري في "جزء القراءة" (120)، ومسلم (399) (52)، والطحاوي 203/1 من طريق إسحاق بن عبد الله بن أبي طلحة، والبخاري (128) من طريق مالك بن دينار، والطحاوي 203/1 من طريق محمد بن سيرين والحسن البصري ومحمد بن نوح، خمستهم عن أنس بن مالك.

والحديث بهذا اللفظ سيأتي عن قتادة بالأرقام (12084) و (12135) و (12887) و (13125) و (13337) و (13680) و (13890) و (13891) و (14077)، وعن قتادة وثابت برقم (13103)، وعن قتادة وثابت وحميد برقم (12714) و (14051).

وسيأتي بلفظ "لم أسمع أحدا يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم" عن قتادة، عن أنس بالأرقام (12810) و (12845) و (13337) و (13892) و (13915)، وعن ثابت برقم (13784)، وعن أبي نعامة الحنفي برقم (13259).

قال الإمام البغوي في "شرح السنة" 54/3: ذهب أكثر أهل العلم من الصحابة فمن بعدهم إلى ترك الجهر بالتسمية، بل يُسرُّ بها، منهم أبو بكر وعمر، وعثمان، وعلى وغيرهم، وهو قول إبراهيم النخعي، وبه قال مالك، والثوري، وابن المبارك، واحمد، وإسحاق، وأصحاب الرأي، وروى عن عبد الله بن مغفل قال: سمعني أبي وانا أقول: بسم الله الرحمن الرحيم، فقال: أي بُنَي، إياك والحدث، قد صليت مع النبي صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، ومع أبي بكر، ومع عمر، ومع عثمان، فلم أسمع أحداً منهم يقولها، فلا تقلها، إذا أنت صليت، فقُلۡ: (الحمدُ لله رب العالمين) . أخرجه أحمد

85/4، والنسائی 135/2، والترمذی (244)، وحسنه.

وذهب قوم إلى أنه يجهر بالتسمية للفاتحة والسورة جميعاً. وبه قال من الصحابة أبو هريرة، وابن عمر، وابن عباس، وأبو الزبير، وهو قول سعيد بن جبير، وعطاء، وطاووس، ومجاهد، وإليه ذهب الشافعي، واحتجو، بحديث ابن عباس: كان النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يفتتح صلاته ببسم الله الرحمن الرحيم أخرجه الترمذي (245) وقال: وليس إسناده بذاك. وقال العقيلي: ولا يصحُ في الجهر بالبسملة حديث، وانظر "نصب الراية" 1/330-332.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۱۹ ص۹۰۴ رقم 11991 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (نماز میں) قراءت ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○'' کے ساتھ شروع فرماتے تھے''۔

حدیث نمبر 68:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَابْنُ بَشَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ {بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ} [الفاتحة: 1]". (صحیح مسلم رقم:50-399)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے (اونچی آواز سے) نہیں سنا''۔

حدیث نمبر 69:۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

"صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ فَكَانُوا لَا يَجْهَرُونَ: بِ {بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ} [الفاتحة: 1]"۔

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين. وسيتكرر برقم (13915).

وأخرجه ابن خزيمة (495) ، والدارقطني 315/1 من طريق وكيع بن الجراح بهذا الإسناد. وانظر (12810).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج ۲۰ ص۲۱۹،رقم 12845۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی نماز ادا کی۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی نماز پڑھی۔ یہ سب حضرات نماز میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے"۔

حدیث نمبر 70:۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيرُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِرُّ بِ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي الصَّلَاةِ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ"۔

(صحيح ابن خُزَيمة،ج۱ص۲۴۹،رقم 498۔المؤلف:أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمي النيسابوري رحمه الله (المتوفى ۳۱۱ھ) حَققهُ وعَلّق عَلَيه وَخَرّجَ أحَاديثه وَقدّم له:الدكتور محمد مصطفى الأعظمي۔ الناشر: المكتب الإسلامي۔ الطبعة: الثالثة۔ ۱۴۲۴ھ)

عَنْ أَنَسٍ: "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِرُّ بِبَسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ"۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج۲ص۱۰۸،رقم 2631۔المؤلف: أبو الحسن نور الدين

علی بن أبي بکر بن سليمان الهيثمي (المتوفى ۸۰۷ھ) المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مکتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں بسم اللہ آہستہ آواز سے پڑھتے تھے"۔

حدیث نمبر 71:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ: "أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ"

(المصنف. ج۲ص۸۶رقم 2589 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفى: 211ھ). المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي. الناشر: المجلس العلمي- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت سے پہلے أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھتے تھے"۔

حدیث نمبر 72:- أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْإِسْفِرَايِينِيُّ. بِهَا، أنبأ أَبُو سَهْلٍ بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا أَبُو عَلِيٍّ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبُ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ الْخُزَاعِيُّ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: "اللهُ أَكْبَرُ" ثُمَّ يَقُولُ: "سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ" ثُمَّ يَتَعَوَّذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ثُمَّ يَقْرَأُ مَا بَدَا لَه مِنَ الْقُرْآنِ"

(السنن الكبرى، ج۲ص۵۳رقم 2358 المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى ۴۵۸ھ) المحقق: محمد عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية بيروت. الطبعة: الثالثة ۱۴۲۴ھ)

۔ (سنن دارقطنی: ج ۲ ص ۱۲ رقم 1147؛ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲ رقم ۲۰۰۱

طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ، طبع ثانی)

ترجمہ مشہور تابعی اسود بن یزید نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے، پھر سبحانك اللّٰھم الخ پڑھتے۔ اس کے بعد اعوذ باللہ کہتے۔

حدیث نمبر 73:۔ وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: "كَانَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ لَا يَجْهَرَانِ بِبَسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالتَّعْوِيذِ وَلَا بِالتَّأْمِينِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَفِيهِ أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۲ ص۱۰۸، رقم 2632۔ المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ۸۰۷ھ)۔ المحقق: حسام الدين القدسي۔ الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بسم اللہ، اعوذ باللہ اور آمین کو بلند آواز سے نہیں کہتے تھے''۔

2.10:۔ قراءتِ قرآن

(12) تعوذ وتسمیہ کے بعد فرض کی پہلی دو رکعتوں اور بقیہ سب نمازوں کی کل رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت یا کم از کم تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت پڑھیں۔

آیت نمبر 1:۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۚ (المزمل: ۲۰)

ترجمہ اب جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔

حدیث نمبر 74:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ". (مسلم رقم 42-396)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بغیر قراءت کے کوئی نماز نہیں''۔

حدیث نمبر 75:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: "أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ"۔

تحقیق

إسناده صحيح. أبو الوليد الطيالسي: هو هشام بن عبد الملك الباهلي مولاهم البصري، وهمام: هو ابن يحيى العوذي، وأبو نضرة: هو المنذر بن مالك بن قطعة.

وصحح إسناده الحافظ ابن سيد الناس، والحافظ ابن حجر.

وأخرجه عبد بن حميد (879)، والبخاري في "القراءة خلف الإمام" (16)، والبيهقي 60/2 من طريق أبي الوليد الطيالسي، بهذا الإسناد.

وأخرجه أحمد (10998) و (11415) و (11922)، وأبو يعلى (1210)، وابن حبان (1790)، والبيهقي 60/2 من طرق عن همام، به.

وأخرجه ابن ماجه (839)، والترمذي (235) من طريق أبي سفيان السعدي، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد مرفوعاً بلفظ: "لا صلاة لمن لم يقرأ بـ (الحمد لله) وسورة في فريضة أو غيرها". وسنده ضعيف لضعف أبي سفيان السعدي.

(سنن أبي داود، ج۲ ص۱۱۱، ۱۱۲ رقم 818. المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: ۲۷۵ھ). المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي. الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہمیں (جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ ہم سورۃ فاتحہ اور قرآن کا جو حصہ میسر ہو پڑھیں"۔

حدیث نمبر 76:۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رِوَايَةً يَبْلُغُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ"۔

تحقیق

إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وأخرجه الحميدي (386)، وابن أبي شيبة 360/1، والبخاري في "الصحيح" (756)، وفي "القراءة خلف الإمام" (2) و (299)، وفي "خلق أفعال العباد" (520) و (521) و (522)، ومسلم (394) (34)، وأبو داود (822)، وابن ماجه (837)، والترمذي

(247) . والنسائی 2/137. وابن الجارود (185) . وابن خزیمة (488) . وأبو عوانة (6664) . والشاشی فی "مسنده" (1277) و (1278) . وابن حبان (1782) . والدارقطنی 1/321 و322. والحاکم 1/238. والبیهقی فی "السنن الکبری" 2/38 و164. وفی "القراءة خلف الإمام" (17-21) . والبغوی (576) من طریق سفیان بن عیینة. بهذا الإسناد.

وزاد أبو داود فیه: فصاعداً. وهذه الزیادة ستأتی برقم (22749) . ولفظه عند الدارقطنی 1/322. والحاکم. والبیهقی فی "القراءة" (21) : "أم القرآن عِوض من غیرها ولیس غیرها منها عِوضاً".

وأخرجه الدارمی (1242) . والبخاری فی "القراءة" (6) . ومسلم (394)(34) . وأبو عوانة (1667) و (1699) . والشاشی (1276) . والطبرانی فی "الصغیر" (211) . والدارقطنی 1/322. والبیهقی فی "السنن" 2/61 و164. وفی "القراءة" (22) و (23) و (25) و (26) و (29) و (30) و (31) و (32) و (135) من طرق عن الزهری، به.

وسیأتی من طریق الزهری برقم (22743) و (22749).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۷ص۳۵۱رقم 22678 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشیبانی(المتوفی ۲۴۱ھ) المحقق: شعیب الأرنؤوط. عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن الترکی الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولی، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی''۔

حدیث نمبر 77: ۔حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ، الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرِهِمْ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ".

وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فَصَاعِدًا".
(مسلم رقم 37-394)

وفی روایة لمسلم "لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا" (مشکوٰۃ رقم ۸۲۲)

ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ اور (اس کے بعد قرآن میں سے) کچھ اور نہ پڑھے"۔

حدیث نمبر 78:- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا وَهَيْبٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا". وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا: ثنا مَعْمَرٌ بِهٰذَا.

(خلق أفعال العباد، ص۱۰۶۔ المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256ھ). المحقق: د. عبد الرحمن عميرة الناشر: دار المعارف السعودية - الرياض)

(خلق الافعال العباد امام بخاری ص ۱۶۸، ۱۶۹، رقم ۵۲۴، ۵۲۵۔ تحقیق بدر البدر، طبع الدار السلفیہ، کویت، ۱۴۰۵ھ)

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ اور (اس کے بعد قرآن میں سے) کچھ اور نہ پڑھے"۔

حدیث نمبر 79:- حَدَّثَنَا الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا".

(مستخرج أبي عوانة ج۲ ص۵۰۰ رقم 1665 المؤلف: أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفراييني (المتوفى ۳۱۶ھ) تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. الناشر: دار المعرفة. بيروت الطبعة: الأولى ۱۴۱۹ھ)

(مسند ابو عوانہ ج ۱ ص ۵۵ ۳ رقم ۱۳۱۹ طبع دار الکتب العلمیہ ، بیروت)

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ اور (اس کے بعد قرآن میں سے) کچھ اور نہ پڑھے''۔

حدیث نمبر 80:- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا".

(احکم الألبانی) صحیح نسائی ص ۱۵۱ رقم ۹۱۱ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض ۱۴۲۹ھ)

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ اور (اس کے بعد قرآن میں سے) کچھ اور نہ پڑھے''۔

حدیث نمبر 81:- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ السَّرْحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا". قَالَ سُفْيَانُ: "لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ".

تحقیق إسناده صحيح. ابن السرح: هو أحمد بن عمرو بن عبد الله أبو الطاهر المصري، وسفيان: هو ابن عيينة.

وأخرجه البخاري (756)، ومسلم (394) (34)، وابن ماجه (837)، والترمذي (245)، والنسائي في الكبرى (984) و (7955) من طرق عن سفيان بن عيينة، بهذا الإسناد- وليس فيه عندهم "فصاعدا".

وأخرجه مسلم (394) (35) من طريق يونس بن يزيد، و (36) من طريق صالح ابن كيسان، ومسلم (394) (37)، والنسائي (985) من طريق معمر، ثلاثتهم عن الزهري به- زاد معمر في روايته: "فصاعدًا".

(سنن أبي داود ج ۲ ص ۱۱۵ رقم 822 المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق

بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: ۲۷۵ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي الناشر: دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۃ فاتحہ اوراس کے آگے کچھ اور نہ پڑھے، اس کی نماز نہیں ہوتی''۔
حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے، جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو''۔

حدیث نمبر 82:- عبد الرزاق، عن معمرٍ، عن الزهري، عن محمود بن الربيع، عن عبادة بن الصامت، قال: قال رسول الله ﷺ "لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا"۔

(مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۹۳ رقم ۲۶۲۳ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی؛ مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۶۱ رقم ۲۶۲۵ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۱۰ء)

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ اور (اس کے بعد قرآن میں سے) کچھ اور نہ پڑھے''۔

حدیث نمبر 83:- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا"۔

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وهو في "مصنف" عبد الرزاق (2623)، ومن طريقه أخرجه مسلم (294) (37)، وأبو عوانة (1665)، وابن حبان (1786) و (1793)، والبيهقي في "السنن" 2/374، وفي "القراءة خلف الإمام" (27) و (28)، والبغوي (577).

قال ابن حبان: قوله: "فصاعداً"، تفرد به معمر عن الزهري دون أصحابه. قلنا: بل هو متابع في ذلك كما سيأتي.

وأخرجه البخاري في "خلق أفعال العباد" (524) من طريق وهيب، والنسائي

2/137_138 من طريق عبد الله بن المبارك. كلاهما عن معمر.

وعلقه البخاري في "القراءة خلف الإمام" ص 8، وقال: وعامة الثقات لم يتابع معمراً في قوله: "فصاعداً" مع أنه قد أثبت فاتحة الكتاب، وقوله: "فصاعداً" غير معروف، ما أراد به حرفاً أو أكثر من ذلك؛ إلا أن يكون كقوله: "لا تقطع اليد إلا في ربع دينار فصاعداً" فقد تقطع اليد في دينار، وفي أكثر من دينار.

وأخرجه أبو داود (822) من طريق سفيان بن عيينة، والبيهقي في "القراءة" (29) من طريق عبد الرحمن بن إسحاق المدني، و (30) من طريق الأوزاعي وشعيب بن أبي حمزة، أربعتهم عن الزهري، به - وفيه لفظة: فصاعداً. قال البخاري في "القراءة": عبد الرحمن -يعني ابن إسحاق- ربما روى عن الزهري، ثم أدخل بينه وبين الزهري غيره، ولا نعلم أن هذا من صحيح حديثه أم لا. قلنا: لم ينفرد به عبد الرحمن بن إسحاق كما سبق.

وانظر (22671).

وفي الباب عن أبي هريرة سلف برقم (9529) . ولفظه: "لا صلاة إلا بقراءة فاتحة الكتاب، فما زاد".

وعن أبي سعيد الخدري، سلف برقم (10998) . ولفظه: أمرنا نبيُّنا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أن نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسّر. وإسناده صحيح.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۷ ص۳۱۲ رقم 22749. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفی ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

(مسند احمد ج ۲ ص ۳۴۷ رقم ۲۳۱۲۹ طبع بیت الافکار الدولیہ، لبنان ۲۰۱۰ء طبع رابع)

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورت فاتحہ اور (اس کے بعد قرآن میں سے) کچھ اور نہ پڑھے''۔

حدیث نمبر 84: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا

هَمَّامٌ، وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ".

(صحیح بخاری رقم:762؛ صحیح مسلم رقم:155-451، واللفظ لہ)

ترجمہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور دوسری سورت پڑھتے تھے۔ کبھی ہمیں سورت کی کوئی آیت سنا دیتے تھے۔ اور آخری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ ہی پڑھتے تھے"۔

باب 3

ترکِ قراءت خلف الامام

مسئلہ اگر امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہیں، تو ثنا پڑھ کر خاموش ہو جائیں۔ خود قراءت نہ کریں بلکہ امام کی قراءت کی جانب خاموشی کے ساتھ دھیان لگائے رکھیں۔

3.1:۔ نماز میں قراءت قرآن کے وقت سننا اور خاموش رہنا واجب ہے

آیت 1:۔ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○ (الاعراف:۲۰۴)

ترجمہ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو، اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

فائدہ یعنی قراءت جہری ہو رہی ہو، تب تو کان لگا کر غور سے سنو۔ اگر تمہیں قراءت قرآن کی آواز سنائی نہ دے رہی ہو، قراءت سری ہو رہی ہو، یعنی امام پست آواز سے قرآن کی تلاوت کر رہا ہو۔ جیسا کہ سری نمازوں یعنی ظہر وعصر میں ہوتی ہے، یا قراءت تو بالجہر ہی ہو لیکن تم لوگ امام یا قاری سے دور ہونے کی وجہ سے قراءت سننے پر قادر نہ ہو، تب بھی تم ضرور خاموش رہا کرو، تا کہ تم لوگوں پر رحم کیا جائے۔

3.1.1:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت کریمہ کی تفسیر

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سنن نسائی میں "باب تأويل قوله عز وجل وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ" کا عنوان باندھ کر اس آیت کی تفسیر میں یہ حدیث بیان کی ہے:

حدیث 1:۔أَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا" الحديث

(سنن نسائی رقم 921، 922: علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی بتحقیق علامہ البانی ص ۱۵۲ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے تو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ"۔

☆ امام اہلِ سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث "اذا قرأ فانصتوا" (جب امام قراءت کرے تو تم مقتدی خاموش رہو) کو قرآنِ کریم کی اس آیت کی تفسیر اور تاویل میں نقل کر کے یہ بات پایۂ تکمیل کو پہنچا دی ہے کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی قرآن کی اس آیت کا نزول نماز اور نمازیوں کے حق میں ہی بیان فرماتے ہیں۔

(أَحْسَنُ الْكَلَامِ فِي تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، ص۱۲۱۔ المؤلف: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۳۰ھ)۔ الناشر: مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔ طبع 11، اپریل ۲۰۰۹ء)

☆ حضرت مولانا عبد القدیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اس باب میں اس حدیث کے لانے میں حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بتا گئے ہیں کہ آیت

کریمہ: ''وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْالَهٗ وَاَنْصِتُوْا'' کا اصل نزول مسئلہ امامت ہے۔اور''واذا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا'' کا فرمودہ جملہ حدیث میں اسی آیت کریمہ سے لیا گیا ہے۔گویا یہ حدیث شریف اس آیت سے ماخوذ ہے۔باب تاویل کا یہی معنی ہے۔تاویل کا معنی مصداق اور تفسیر ہے۔هٰذَا تَأْوِيْلُ رُؤْيَايَ میں بھی یہی معنی ہے''۔(تدقیق الکلام ج ۱ ص ۳۹)

3.1.2:۔تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

اثر 1:۔حَدَّثَنَا أَبو كُرَيْبٍ، قَالَ: ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ بَشِيرٍ (يُسَيْرٍ) بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: صَلَّى ابْنُ مَسْعُودٍ، فَسَمِعَ نَاسًا، يَقْرَءُونَ مَعَ الْإِمَامِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: "أَمَا آنَ لَكُمْ أَنْ تَفْقَهُوا؟ أَمَا آنَ لَكُمْ أَنْ تَعْقِلُوا؟ "وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا" [الأعراف: 204] كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ".

(تفسير الطبري = جامع البيان عن تأويل آي القرآن ج ۱۰ ص ۶۵۹. المؤلف: محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري رحمه الله (المتوفى ۳۱۰ھ). تحقيق: الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي. بالتعاون مع مركز البحوث والدراسات الإسلامية بدار هجر الدكتور عبد السند حسن يمامة. الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ھ)

(صحیح۔رجاله ثقات من رجال الجماعة. اعلاء السنن ج ۴ ص ۵۲؛ احسن الكلام ج ۱ ص ۱۲۲۔۱۲۵)

ترجمہ حضرت یُسَیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، تو انہوں نے محسوس کیا کہ بعض لوگ امام کے ساتھ پڑھتے ہیں۔نماز کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو۔اس کے باوجود تم اس

بات کو نہیں سمجھتے، کیا اب بھی تمھارے سمجھنے کا وقت نہیں آیا؟"۔

فائدہ یہ روایت وضاحت سے یہ بات ثابت کرتی ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے قراءت کر رہے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو عقل وفہم سے کام نہ لینے پر تنبیہ کرتے ہوئے قراءت سے منع کیا اور یہ بات بھی واضح کر دی کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو استماع اور انصات کا حکم دیا ہے۔ جو امام کے ساتھ اس کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہوں۔

فائدہ اس حدیث کے راوی حضرت یُسیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ان کو ثقات میں لکھتے ہیں۔ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ ان کو ثقہ کہتے ہیں۔ امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ ان کو من ثقات اصحاب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ ان کو صحابی بتلاتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ۱ھ میں ان کی ولادت ہوئی تھی۔

(تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۷۹ رقم 738)

حافظ ابو عمر بن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کو صحابی بتلاتے ہیں

(الاستيعاب فی معرفة الأصحاب، ج ۴ ص ۱۵۸۳ رقم 2811)

تنبیہ تفسیر ابن جریر اور ابن کثیر کے بعض نسخوں میں کاتب کی غلطی سے بشیر بن جابر لکھا گیا ہے، جو قطعاً غلط ہے۔ مسند احمد (رقم 3643)، مسند طیالسی (رقم 392) اور صحیح مسلم (رقم 37-(2899):37) کی سندوں میں یُسیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ ہی آیا ہے، جو صحیح ہے۔ مزید تشریح کے لیے نووی شرح مسلم (ج ۱ ص ۳۹۲ طبع قدیمی کراچی) اور تجرید اسماء الصحابۃ للذہبی رحمۃ اللہ علیہ (ج ۲ ص ۱۵۳) وغیرہ کی طرف مراجعت کیجیے۔

(أَحْسَنُ الْكَلَامِ فِيْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، ص ۱۲۵۔ المؤلف: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۳۰ھ)۔ الناشر: مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔ طبع 11، اپریل ۲۰۰۹ء)

اثر 2:۔ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: "يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟"۔ قَالَ: "أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا، وَسَيَكْفِيكَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ"۔

(المصنف، ج۲ص۱۳۷ رقم 2803۔المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميرى اليمانى الصنعانى رحمه الله (المتوفى: 211هـ)۔المحقق: حبيب الرحمن الأعظمى رحمه الله۔ الناشر: المجلس العلمى- الهند۔يطلب من: المكتب الإسلامى - بيروت۔ الطبعة: الثانية، 1403)

☐ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: "يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟"۔ قَالَ:"أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا، وَسَيَكْفِيكَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ"۔

(المعجم الكبير،ج۹ص۲۶۴رقم 9311۔المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمى الشامى، أبو القاسم الطبرانى رحمه الله(المتوفى ۳۶۰ھ) ۔ المحقق: حمدى بن عبد المجيد السلفى۔دار النشر:مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔ الطبعة: الثانية)

☐ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ رَحِمَهُ اللهُ، أنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَنْمَاطِيُّ بَغْدَادِيٌّ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا أَيُّوبُ، عَنْ مَنْصُورٍ، ثُمَّ لَقِيتُ مَنْصُورًا , فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ:"أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ كَمَا أُمِرْتَ، فَإِنَّ فِي الْقِرَاءَةِ لَشُغْلًا وَسَيَكْفِيكَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ"۔

(كتاب القراءة خلف الإمام، ص۱۰۹رقم 257۔المؤلف: أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى رحمه الله (المتوفى: 458هـ)۔المحقق: محمد السعيد بن بسيونى زغلول۔الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت۔الطبعة: الأولى، 1405هـ)

(السنن الكبرى ج۲ص۲۲۹رقم 2900۔المؤلف : أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردى الخراسانى، أبو بكر البيهقى رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

(صحیح :احسن الکلام ج۱ص۱۲۶، ۱۲۷)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''امام کے پیچھے خاموشی اختیار کرو، جیسا کہ تمھیں حکم دیا گیا ہے کیونکہ خود پڑھنے سے امام کی قراءت سننے سے آدمی محروم رہ جاتا ہے۔ لہٰذا امام کا پڑھنا ہی تمھیں کافی ہے (الگ قراءت کی ضرورت باقی نہیں رہتی)''۔

فائدہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت صحیح ہے۔ خطاب ان لوگوں کو تھا جو امام کے پیچھے اس کی اقتداء کررہے تھے، جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے۔ یہ سرّی اور جہری تمام نمازوں کو شامل اور فاتحہ اور غیر فاتحہ سب کو حاوی ہے۔ اس روایت میں گو "اُمِرۡتَ" ہے۔ لیکن پہلی روایت میں تصریح ہے کہ یہ حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور امر "وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ○ سے واضح ہے۔

3.1.3: تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

اثر 3: أَخۡبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بۡنُ أَبِي إِسۡحَاقَ الۡمُزَكِّي، أنا أَبُو الۡحَسَنِ أَحۡمَدُ بۡنُ مُحَمَّدِ بۡنِ عَبۡدُوسٍ، نا عُثۡمَانُ بۡنُ سَعِيدٍ، نا عَبۡدُ اللهِ بۡنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بۡنُ صَالِحٍ، عَنۡ عَلِيِّ بۡنِ أَبِي طَلۡحَةَ، عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوۡلِهِ: "وَإِذَا قُرِئَ الۡقُرۡآنُ فَاسۡتَمِعُوا لَهُ وَأَنۡصِتُوا". [الأعراف: 204] يَعۡنِي فِي الصَّلَاةِ الۡمَفۡرُوضَةِ.

(كتاب القراءة خلف الإمام، ص١٠٩رقم254. المؤلف: أحمد بن الحسين بن على بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البيهقی رحمه الله (المتوفى: 458هـ). المحقق: محمد السعيد بن بسيونی زغلول. الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت. الطبعة: الأولى، 1405هـ) (اعلاء السنن ج ۴ ص ۵۲؛ احسن الکلام ج ۱ ص ۱۲۸۔۱۲۹)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ○ (الاعراف: ۲۰۴)۔ فرض نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے''۔

فائدہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مفہوم بالکل واضح ہے کہ اس آیت میں

استماع اور انصات کا جو حکم آیا ہے۔ وہ شانِ نزول کے لحاظ سے صرف فرضی نماز کو شامل ہے۔ گو غیر فرضی نمازوں (مثلاً نماز عید اور تراویح وغیرہ) اور خطبہ کو بھی عموم کے لحاظ سے شامل ہے۔

اثر 4:- أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرَانَ بِبَغْدَادَ، أنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "الْمُؤْمِنُ فِي سَعَةٍ مِنَ الِاسْتِمَاعِ إِلَيْهِ إِلَّا فِي صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ أَوِ الْمَكْتُوبَةِ أَوْ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ يَوْمَ أَضْحَى يَعْنِي: "وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا" [الأعراف: 204]".

(كتاب القراءة خلف الإمام. ص۱۰۸ رقم 253. المؤلف: أحمد بن الحسين بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بكر البيهقی رحمه الله (المتوفى: 458ھ). المحقق: محمد السعيد بن بسيونی زغلول. الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت. الطبعة: الأولى، 1405ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عام حالات میں جب قرآن پڑھا جائے تو مومن پر کوئی پابندی نہیں اس کو گنجائش ہے کہ سنے یا نہ سنے مگر آیت: وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ○ کے پیش نظر فرض نماز، جمعہ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر اس کے لیے نہ سننے کی کوئی گنجائش نہیں امام کی قراءت سننا ضروری ہے۔

☆ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی سابقہ روایت سے معلوم ہو چکا ہے کہ آیت مذکورہ کا شانِ نزول فرضی نماز ہے۔ اس روایت میں وہ عمومِ الفاظ کے پیشِ نظر جمعہ، عیدین کی نماز اور خطبہ وغیرہ کا حکم بھی استماع وانصات ہی میں بیان کرتے ہیں۔

حصہ اول: احادیثِ مرفوعہ

3.2:۔حدیثِ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

صحیح مسلم شریف کی درج ذیل حدیث میں خود رسول اللہ ﷺ نے امام اور مقتدی کی ذمہ داریوں کا تعین فرمادیا ہے۔ بعض میں تو امام اور مقتدی شریک ہیں جب کہ بعض میں شریک نہیں۔ لہٰذا حکم نبوی کے مطابق امام اور مقتدی کو اپنی اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل کرنی چاہیے۔

حدیث نمبر 2:۔حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ، - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ -، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةً. فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: "أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ؟". قَالَ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ: "أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟". قَالَ: فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، ثُمَّ قَالَ: "أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟". فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: "لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ! قُلْتَهَا؟". قَالَ: "مَا قُلْتُهَا. وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: "أَنَا قُلْتُهَا. وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ". فَقَالَ أَبُو مُوسَى: "أَمَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا. فَقَالَ: "إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذْ قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ [الفاتحة: 7]، فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَتِلْكَ بِتِلْكَ" وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ.

فَقُولُوا: اللهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ، فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَتِلْكَ بِتِلْكَ". الحديث

(صحیح مسلم: المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ ج۱ ص۳۰۳ رقم 62 - (404) المؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري رحمہ اللہ (المتوفى: ۲۶۱ھ) المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي۔ الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، حِينَ جَلَسَ فِي صَلَاتِهِ: "أَقَرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ؟". فَلَمَّا قَضَى الْأَشْعَرِيُّ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: "أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا؟". فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ أَبِي: أَرَمَّ: السُّكُوتُ، قَالَ: "لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ! قُلْتَهَا؟" لِحِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ۔ قَالَ: "وَاللهِ! إِنْ قُلْتُهَا"، وَلَقَدْ رَهِبْتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا. قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: "أَنَا قُلْتُهَا وَمَا أَرَدْتُ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ". فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ: "أَلَا تَعْلَمُونَ مَا تَقُولُونَ فِي صَلَاتِكُمْ؟ فَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا، وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَقْرَؤُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَالَ: {وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] فَقُولُوا: آمِينَ، يُجِبْكُمُ اللهُ، فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا، وَارْكَعُوا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَتِلْكَ بِتِلْكَ". فَإِذَا قَالَ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ". فَقُولُوا: "اللهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"، يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ، فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ"، وَإِذَا كَبَّرَ

الْإِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا، وَاسْجُدُوا؛ فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ". قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَتِلْكَ بِتِلْكَ". الحديث

تحقیق

إسناده صحيح على شرط مسلم. حِطّان بن عبد الله الرَّقاشي من رجاله، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. يحيى بن سعيد: هو القطان، وهشام: هو ابن أبي عبد الله الدستوائي، وقتادة: هو ابن دعامة السدوسي.

وأخرجه أبو داود (972) من طريق الإمام أحمد، بهذا الإسناد. وفيه: "فليؤمكم أحدُكم" قد أثبت رواية أبي عوانة عن قتادة.

وأخرجه بتمامه ومختصراً النسائي في "المجتبى" 2/241-242 و3/41-42، وفي "الكبرى" (760) و(1203)، وابن خزيمة (1584) و(1593)، وابن حبان (2167) من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

وأخرجه مطولاً ومختصراً الطيالسي (517) - ومن طريقه أبو عوانة 2/128-129، والبيهقي 2/141- وأخرجه مسلم (404) (63) من طريق معاذ بن هشام، وابن ماجه (901) من طريق ابن أبي عدي، ثلاثتهم عن هشام الدستوائي به. وقرن ابنُ ماجه بهشامٍ سعيدَ بنَ أبي عروبة، وقد سلفت رواية سعيد برقمي (19595) و (19627).

وأخرجه مطولاً ومختصراً مسلم (404) (62)، وأبو داود (972)، وأبو عوانة 2/129، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/238 من طريق أبي عوانة (وهو الوضّاح اليشكري)، وأبو عوانة 2/129، أيضاً من طريق أبان وشعبة، والطحاوي 1/221 و238 و265 من طريق أبان وهمام أربعتهم عن قتادة، به. ولم يسق أبو عوانة لفظه.

وأخرجه الدارقطني في "سننه" 1/292 (16) (17) من طريق النضر بن شميل، عن حماد بن سلمة، عن الأزرق بن قيس، عن حِطّان، عن أبي موسى قال: هل أُريكم صلاةَ رسول الله، فكبر ورفع يديه، ثم كبر ورفع يديه للركوع، ثم قال: سمع الله لمن حمده، ثم رفع يديه، ثم قال: هكذا، فاصنعوا، ولا يرفع بين السجدتين، ثم أخرجه الدارقطني من طريق زيد بن الحباب، عن حماد بن سلمة، بإسناده عن النبي

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نحوه. قال الدارقطني في "السنن": رفعه هذان- يعني النضر وزيد بن الحباب- ووقفه غيرهما. وانظر "العلل" 254/7.

وقد سلف برقم (19504).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۲ ص ۴۳۵ تا ۴۳۷ رقم 19665 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ ہمیں سنت سکھائی اور ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرلیا کرو۔ پھر تم میں سے کوئی ایک امامت کرائے جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہوجاؤ اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْن پڑھ لے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمھاری دعا قبول کرے گا اور جب وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو۔ واضح رہے کہ امام تم سے پہلے رکوع میں جاتا ہے اور تم سے پہلے اٹھتا ہے جب امام سمع الله لمن حمده کہے تو تم "اللّٰهم ربنا لك الحمد" کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعائیں قبول کرے گا چونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے توسط سے یہ بتایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی تعریف کرکے دعا مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو''۔

حدیث نمبر 3:- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ. وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ قَتَادَةَ مِنَ الزِّيَادَةِ: "وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا" وَلَيْسَ فِي

حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ فَإِنَّ اللهَ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" إِلَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كَامِلٍ، وَحْدَهُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ابْنُ أُخْتِ أَبِي النَّضْرِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ. فَقَالَ مُسْلِمٌ: تُرِيدُ أَحْفَظَ مِنْ سُلَيْمَانَ؟ (مسلم رقم 63-404)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں پہلے اوپر ذکر کردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث ذکر فرمائی ہے۔ پھر اس کی متعدد سندیں ذکر فرمائی ہیں۔ اور

حدثنا اسحٰق بن ابراهيم ، قال أخبرنا جرير، عن سليمان التيمي، عن قتادة، عن يونس بن جبير، عن حطان بن عبد الله، عن أبي موسیٰ الأشعريّ کی سند ذکر کرکے فرمایا کہ اس میں "اذا قرأ فانصتوا" کا اضافہ ہے۔

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا۔ تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''کیا تو سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ حافظ چاہتا ہے؟''۔

اس اضافہ کو اگر طویل حدیث کے نماز سے متعلق حصہ کے ساتھ ملایا جائے۔ تو روایت کے الفاظ اس طرح ہو جاتے ہیں:

اِنَّ رسولَ الله ﷺ خطبنا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتنا وَعَلَّمَنا صَلو تَنا. فقال: "اذا صلَّيتم فأقيموا صفوفكم، ثمّ لِيَؤُمَّكُمْ أحدُكم، فاذا كبّر فكبّرُوا، وَ اِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا، واذا قال: غَيْرِ المَغضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْن، فقولوا: آمين.

ترجمہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور ہمارے سامنے سنّت کا بیان فرمایا۔ ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا۔ اور ہمیں بتایا کہ ہم نماز میں کیا پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب نماز کا ارادہ کرو، تو پہلے اپنی صفیں درست کرلو۔ پھر چاہیے کہ تم میں سے ایک امام بنے۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ غَيْرِ المَغضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْن پڑھ لے تو تم آمین کہو''۔

تشریح اب اس حدیث میں امام کی قراءت کے عوض مقتدیوں کو انصات کا حکم فرمایا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ تم کو الگ دعا کے مانگنے کی حاجت نہیں کیونکہ تم نے امام کے ساتھ آمین کہہ لی تو تم اور امام سب دعا میں شریک ہو گئے اور تم سب کی دعا مقبول ہو گئی۔

حدیث 4:- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا"۔

تحقیق إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير علي بن عبد الله - وهو ابن المديني، فمن رجال البخاري، وحِطانَ بنِ عبد الله الرَّقاشي، فمن رجال مسلم. جرير: هو ابنُ عبد الحميد، وسليمان التَّيمي: هو ابنُ طرخان، وقتادة: هو ابنُ دعامة السَّدوسي، وأبو غَلاّب: هو يونس بن جبير.

وأخرجه أبو عوانة 133/2 من طريق عليّ بنِ عبد الله، بهذا الإسناد.

وأخرجه مسلم (404)(63)، وأبو يعلى (7326)، والبيهقي 155/2-156 من طريق إسحاق بن إبراهيم، وابنُ ماجه (847)، والدارقطني في "السنن" 330/1-331 من طريق يوسف بن موسى القطان، كلاهما عن جرير ابنِ عبد الحميد، به. ولم يسُق مسلم لفظه، إنما ذكر هذه الزيادة: "وإذا قرأ فأنصتوا" في حديث سليمان التيمي.

وأخرجه أبو داود (973)، والنسائي في "المجتبى" 242/2، وفي "الكبرى" (761)، وأبو عوانة 132/2-133، والدارقطني في "السنن" 330/1-331 و351-352 من طريق المعتمر بن سليمان، عن أبيه سليمان التيمي، به. وزاد فيه معتمر عن سليمان: "وحدَهُ لا شريك له". قال الدارقطني في "العلل" 253/7: لم يذكر هذا سواه. وقال أبو داود: قوله: "فأنصتوا" ليس بمحفوظ، لم يجيء به إلا سليمان التيمي في هذا الحديث.

قلنا: وأعلّه كذلك الدارقطني في "العلل" 254/7 بتفرد سليمان التيمي به من الثقات، وأنه لم يتابعه إلا سالمُ بنُ نوح، وليس بالقوي، وأن الحديث رواه هشام الدستَوائي، وسعيد بن أبي عروبة، وهمام، وأبو عوانة، وأبان، ومعمر، وعدي

بن أبي عمارة. كلهم عن قتادة. فلم يقل أحد منهم: "وإذا قرأ فأنصتوا". وهم أصحابُ قتادة الحفاظ عنه وإجماعُهم على مخالفته يدل على وهمه. ونقل نحوَ ذلك البيهقيُّ في "السنن" 156/2 عن أبي علي النيسابوري شيخ الحاكم ,مال إلى قوله النووي في "شرح صحيح مسلم" 123/4.

قلنا: لكن مسلماً لم يُؤثِّر عنده تَفَرُّد سليمانَ التيمي به. فصححه لثقة سليمان وحفظه. فقد قال له أبو إسحاق- وهو سفيانُ بنُ إبراهيم راوي "صحيحه"- كما ذكر عقب الحديث (404) (63) -: قال أبو بكر ابنُ أخت أبي النضر في هذا الحديث. (يعني طعنَ فيه. وقدحَ في صحته) فقال مسلم: "تريدُ أحفظَ من سليمان!

وقد رُوي من حديث أبي هريرة كما سلف برقم (8889) . لكن تكلم فيه أبو داود وابنُ معين وأبو حاتم الرازي والدارقطني. كما سلف بسطُه هناك. غير أن مسلماً صححه كذلك. فقال- كما ذكر عقب الحديث (404) (63) -: هو عندي صحيح. فسُئل: لِمَ لَمْ تضعه في "صحيحك"؟ قال: "ليس كل شيء عندي صحيح وضعتُه هاهنا. إنما وضعتُ هاهنا ما أجمعوا عليه". قلنا: ورَدَ المنذريُّ على أبي داود توهينه للحديث في "مختصره لسنن أبي داود" 313/1.

وذكر ابنُ عبد البر في "التمهيد" 34/11 بسنده إلى أحمد بن حنبل أنه صحح حديثي أبي موسى وأبي هريرة.

وقال الشيخ أنور الكشميري في حاشية "نصب الراية" 15/2: قد صحح حديث الإنصات أحمد بن حنبل وإسحاق. وصاحبه أبو بكر بن الأثرم ثم مسلم ثم النسائي. ثم ابن جرير. ثم أبو عمر وابن حزم. ثم المنذري. ثم ابن تيمية. وابن كثير في "تفسيره". ثم الحافظ في "الفتح" وآخرون. وجمهور المالكية والحنابلة.

وقد وردت أخبار في أن قوله تعالى (وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا) أنها نزلت في الصلاة. وجاء في "المغني" 261/2 لابن قدامة: قال أحمد في رواية أبي داود: وأجمع الناس على أن هذه الآية نزلت في الصلاة.

وسلف برقم (19504).

وانظر حديث أبي هريرة السالف برقم (7270) والتعليق عليه.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۲ ص ۴۹۶ رقم 19723 المؤلف: أبو عبد الله

أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ٢٤١ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط. عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى. ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دین کا) علم سکھایا۔ (اور ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے لگو تو تم میں سے کوئی ایک امامت کرائے جب امام قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ''

حدیث نمبر 5:- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ، قَالَ: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ وَهُوَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُهُ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، أَنَّهُمْ صَلُّوا مَعَ أَبِي مُوسَى صَلَاةَ الْعَتَمَةِ - وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ -: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَكَانَ مَا بَيَّنَ لَنَا مِنْ صَلَاتِنَا وَيُعَلِّمُنَا سُنَّتَنَا قَالَ: "أَقِيمُوا الصُّفُوفَ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا" الحديث

(مستخرج أبي عوانة. ج١ ص٤٥٧ رقم 1696. المؤلف: أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفراييني (المتوفى ٣١٦ھ) تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. الناشر: دار المعرفة. بيروت. الطبعة: الأولى ١٤١٩ھ)

ترجمہ حضرت حطان بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث کو بیان کیا جس میں یہ بھی ارشاد فرمایا: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا جس میں ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا۔ ہمیں سنّت کی تعلیم دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں صفوں کو درست کرو۔ پھر تم میں سے ایک امامت کروائے۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ''۔

حدیث نمبر 6:- حَدَّثَنَا الصَّائِغُ بِمَكَّةَ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: ثَنَا جَرِيرٌ،

عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: "إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا"۔

(مستخرج أبي عوانة، ج١ص٤٥٧، ٤٥٨، رقم 1697 المؤلف: أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفراييني رحمه الله (المتوفى٣١٦ھ) تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. الناشر: دار المعرفة، بيروت. الطبعة: الأولى١٤١٩ھ)

ترجمہ حضرت حطان بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں ہمیں سنّت کی تعلیم دی، اور ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا کہ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ''۔

حدیث نمبر 7:۔حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَحْرٍ الْجُنْدَيْسَابُورِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ: ثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ [الفاتحة: 7] فَقُولُوا آمِينَ"۔

(مستخرج أبي عوانة، ج١ص٤٥٨، رقم 1698 المؤلف: أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفراييني رحمه الله (المتوفى٣١٦ھ) تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. الناشر: دار المعرفة، بيروت. الطبعة: الأولى١٤١٩ھ)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب وہ ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ'' پڑھ لے، تو تم آمین کہو''۔

حدیث نمبر 8:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ أَبِي غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَبَّرَ . يَعْنِي الْإِمَامُ . فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا"۔

[حكم حسين سليم أسد] : إسناده صحيح

(مسند أبي يعلى ج ۱۳ ص ۳۱۱ رقم 7326. المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي رحمه الله (المتوفى ۳۰۷ھ). المحقق: حسين سليم أسد. الناشر: دار المأمون للتراث، دمشق. الطبعة: الأولى ۱۴۰۴ھ)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امام تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب امام قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ''۔

حدیث نمبر 9: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ ذِكْرِ أَحَدِكُمُ التَّشَهُّدُ"۔

تحقیق

إسناده صحيح. جرير: هو ابن عبد الحميد. وسليمان التيمي: هو ابن طرخان، وقتادة: هو ابن دِعامة. وأبو غلاب: هو يونس بن جبير.

وأخرجه مسلم (404)، وأبو داود (973) من طريقين عن سليمان التيمي. بهذا الإسناد. وهو في "مسند أحمد" (19723). وقال أبو داود: قوله: "وأنصتوا" ليس بمحفوظ. لم يجئ به إلا سليمان التيمي في هذا الحديث. وكذلك أعله الدارقطني في "العلل" 7/ 254 تفرد سليمان التيمي به. قلنا: بل تابعه عمر بن عامر السلمي. فقد أخرجه البزار (3060)، وابن عدي في ترجمة سالم بن نوح من "الكامل" 3/ 1184، والبيهقي 2/ 156 من طريق محمد بن يحيى القُطَعي. عن سالم بن نوح العطار. عن عمر بن عامر. عن قتادة. به. وقرن عمر بن عامر بسعيد بن أبي عروبة عند البزار وابن عدي. وقال ابن عدي: وهذا قد رواه أيضًا عن قتادة سليمانُ التيمي. وهو به أشهر من رواية سالم عن عمر ابن عامر وابن أبي عروبة. قلنا: والقطعي ثقة. وسالم وعمر صدوقان. أما ابن أبي عروبة فقد ذكره الدارقطني فيمن خالف

التيمي. ولم يذكر الزيادة. فلعله اختلف عليه فيه. أو أن سالم بن نوح حمل رواية سعيد على رواية عمر. والله أعلم.

وسيأتي حديث التشهد مطولًا برقم (901) ونخرجه هناك.

(سنن ابن ماجه. ج٣ ص٥٥٩، ٥٦٠ رقم ٢٥١٦ المؤلف: ابن ماجة - وماجة اسم أبيه يزيد - أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني رحمه الله (المتوفى: ٢٧٣ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمّد كامل قره بللي - عَبد اللّطيف حرز الله. الناشر: دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى، ١٤٣٠ھ)

وفيه ما أسلفناه من تصحيحه عند جماعة من الحفاظ.

(شرح سنن ابن ماجه - الإعلام بسنته عليه السلام. ج١ ص١٤٣٠. المؤلف: مغلطاي بن قليج بن عبد الله البكجري المصري الحكري الحنفي، أبو عبد الله، علاء الدين رحمه الله (المتوفى: 762ھ). المحقق: كامل عويضة. الناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز - المملكة العربية السعودية. الطبعة: الأولى، 1419ھ-1999م)

(احكم الألباني): صحيح: ابن ماجہ رقم ٨٤٧ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض؛ علامہ البانیؒ نے اس کو صحیح کہا ہے: ابن ماجہ ص١٥٨؛ صحیح سنن ابن ماجہ رقم ٦٩٠-٨٤٧؛ وأثبت تصحيحه الحافظ مغلطائي عن جماعة من الحفاظ. الأعلام قلمی ج ۴ ص ٨١ بحوالہ مجموعہ مقالات ج ٣ ص ٣٦٨)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ اور جب قعدہ میں ہو تو تم میں سے ہر ایک کا اوّلین ذکر تشہد ہونا چاہیے"۔

3.3:۔حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 10:۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ. فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا. وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا. وَإِذَا قَالَ: {وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7]. فَقُولُوا: آمِينَ. وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا،

وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ"۔

تحقیق

حديث صحيح، وهذا إسناد ضعيف لضعف محمد بن مُيسر الصاغاني لكنه متابع.

وأخرجه الدارقطني 330/1، وابن عدي في "الكامل" 2232/6، ومن طريقه البيهقي في "القراءة خلف الإمام" (312) من طريق محمد بن ميسر الصاغاني بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي شيبة 377/1 و326/2 و175/14، والبخاري في "القراءة خلف الإمام" تعليقاً (265)، وأبو داود (604)، وابن ماجه (846)، والنسائي 141/2-142، والدارقطني 327/1، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" (311) من طريق أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، عن زيد بن أسلم، عن أبي صالح، عن أبي هريرة - وبعضهم يرويه مختصراً. وقال أبو داود: وهذه الزيادة: "وإذا قرأ فأنصتوا" ليست بمحفوظة، الوهم من أبي خالد كذا قال أبوداود، مع أن أبا خالد قد توبع على هذه الزيادة، لكن قال النسائي: لا نعلم أحداً تابع ابنَ عجلان على قوله: "وإذا قرأ فأنصتوا".

وسيأتي الحديث من طريق أبي خالد الأحمر في "المسند" مختصراً برقم (9438).

وأخرجه النسائي 142/2، والدارقطني 328/1، والخطيب في "تاريخه" 320/5 من طريق محمد بن سعد الأشهلي الأنصاري، عن ابن عجلان، عن زيد بن أسلم، به. ومحمد بن سعد الأشهلي وثقه ابن معين والنسائي ومحمد بن عبد الله المخرمي، وقال أبو حاتم: ليس بمشهور، وقال الحافظ في "التقريب": صدوق.

وأخرجه الدارقطني 329/1، والبيهقي في "سننه" 156/2 من طريق إسماعيل بن أبان الغنوي، عن محمد بن عجلان، عن زيد بن أسلم ومصعب بن شرحبيل، عن أبي صالح به. وقال الدارقطني: إسماعيل بن أبان ضعيف، وأسند البيهقي عن ابن معين أنه قال: حديث ابن عجلان: "إذا قرأ فأنصتوا" قال: ليس بشيء. وأسند عن ابن أبي حاتم -وهو في "علله" 164/2- قوله عن أبيه: ليست هذه الكلمة محفوظة، هي من تخاليط ابن عجلان، قال: وقد رواه خارجة بن مصعب أيضاً -يعني

عن زيد بن أسلم. وخارجة أيضاً ليس بالقوى، ثم قال البيهقى بإثر ذلك: ورواه يحيى بن العلاء الرازى كما رويناه، ويحيى بن العلاء متروك.

قلنا: وصحح حديث أبى هريرة هذا الإمام مسلم فى "صحيحه" ص 304 دون أن يخرجه، وصححه أيضاً الطبرى فى "تفسيره" 166/9، وابن حجر فى "الفتح" 242/2.

وانظر "تهذيب السنن" للحافظ المنذرى 313/1.

وأخرجه البخارى تعليقاً فى "القراءة خلف الإمام" (266) من طريق عبد الله بن صالح كاتب الليث، عن الليث بن سعد، عن ابن عجلان، عن مصعب بن محمد والقعقاع بن حكيم وزيد بن أسلم، ثلاثتهم عن أبى صالح، به - دون قوله: "وإذا قرأ فأنصتوا".

وكاتب الليث سيىء الحفظ.

وأخرجه أيضاً (267) من طريق بكر بن مضر، عن ابن عجلان، عن أبى الزناد، عن الأعرج، عن أبى هريرة.

وأخرج الدارقطنى 331/1 من طريق محمد بن يونس الكديمى، عن عمرو بن عاصم الكلابى، عن معتمر بن سليمان، عن أبيه، عن الأعمش، عن أبى صالح، عن أبى هريرة مرفوعاً: "إذا قال الإمام: (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) فأنصتوا". ومحمد بن يونس ضعيف.

وللحديث طرق أخرى عن أبى هريرة من غير هذه الزيادة، انظر (7144) ، وانظر بحثنا فى القراءة خلف الإمام عند الحديث السالف برقم (7270).

وقوله: "وإذا قال: (ولا الضالين) فقولوا: آمين" سلف من طريق ابن المسيب وأبى سلمة بسند صحيح برقم (7187).

وفى باب الإنصات عند قراءة الإمام حديث أبى موسى الأشعرى عند مسلم (404) (63) ، وسيأتى تخريجه إن شاء الله تعالى فى مسند أبى موسى الأشعرى 415/4.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۱۴ ص ۲۹ ۳ رقم 8889 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركى.

الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة:الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے اور اس کی اقتداء یہ ہے کہ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھنے لگے تو تم خاموش ہو جاؤ۔ جب وہ ''وَلَا الضَّالِّيْنَ '' کہے، تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے، تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ رکوع سے اُٹھتے وقت ''سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہے، تو تم '' رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ '' کہو۔ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے، تو تم بھی سب ہی بیٹھ کر نماز پڑھو''۔

1 امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث: ''وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا'' کی تصحیح

فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: "فَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ؟". فَقَالَ: "هُوَ صَحِيحٌ يَعْنِي وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا". فَقَالَ: "هُوَ عِنْدِي صَحِيحٌ". فَقَالَ: "لِمَ لِمَ تَضَعْهُ هَا هُنَا؟". قَالَ: "لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ وَضَعْتُهُ هَا هُنَا. إِنَّمَا وَضَعْتُ هَا هُنَا مَا أَجْمَعُوا عَلَيْهِ". (مسلم تحت رقم 63-404)

ترجمہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی بابت پوچھا، تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''یہ حدیث صحیح ہے یعنی جس میں ''وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا'' کا جملہ آیا ہے وہ میرے نزدیک صحیح ہے''۔ حضرت ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ نے پھر سوال کیا: ''پھر آپ نے اس حدیث کو صحیح مسلم میں کیوں نہیں رکھا ہے؟''۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ہر وہ حدیث جو میرے نزد[illegible] صحیح ہو، اس کو میں نے صحیح مسلم میں بیان نہیں کیا ہے۔ صحیح مسلم میں مَیں نے صر[illegible] [illegible] دیث کو بیان کیا ہے جن پر محدثین کرام رحمہم اللہ نے اجماع کیا ہے''۔

2 علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد کی حدیث "وإذا قرأ فأنصتوا" کی تحسین

إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا كبر، فكبروا، وإذا قرأ، فأنصتوا[1]

(1) أخرجه [ابن أبي شيبة (1/97/1) = (1/331/3799)] . وأبو داود (1/99) والنسائي (1/146) . وابن ماجه (1/279) . والطحاوي (1/128) والدارقطني (124) وأحمد (2/420) من طريق أبي خالد سليمان بن حَيَّان عن محمد ابن عجلان عن زيد بن أسلم عن أبي صالح عن أبي هريرة مرفوعاً به.

وهذا سند حسن. وقد أُعِلَّ بعلتين:

الأولى: تفرد أبي خالد عن محمد بن عجلان.

والأخرى: تفرد ابن عجلان عن أبي صالح.

أما الأولى: فقال أبو داود: "قوله: "فأنصتوا": ليست بمحفوظة، الوهم من أبي خالد ".

قلت: أبو خالد: ثقة. أخرج له الجماعة، فنسبة الوهم إليه دون ابن عجلانَ تدل على أن ابن عجلان أحسن حالاً عنده من أبي خالد! وهذا أعجب، فإن ابن عجلان فيه كلام. وأبو خالد ثقة بلا شك - كما قال ابن التركماني وغيره -. ثم إنه لم يتفرد به، بل تابعه عليه جمع:

منهم: محمد بن سعد الأنصاري: عند النسائي، ومن طريقه الدارقطني (125) وهو ثقة - كما ذكر النسائي -.

ومنهم: أبو سعد الصاغاني محمد بن مُيَسَّر - بتحتانية ومهملة، وزن محمد -. أخرجه الدارقطني، وأحمد (2/376) ، وقال الأول: "ضعيف ".

وإسماعيل بن أَبَان الغَنَوي: عنده، وعند البيهقي (2/156) وضعفه الدارقطني أيضاً.

قلت: ومتابعة هذين - على ضعفهما - يعطي الحديث قوة - كما لا يخفى -، ولا سيما وقد تابعا ثقتين: سليمانَ بنَ حيان ومحمدَ بنَ سعد، فانتفت العلة الأولى.

وأما العلة الأخرى: فالحق يقال: إنها أقوى من الأولى. فروى البيهقي (157/2) عن ابن أبي حاتم قال: "سمعت أبي - وذكر هذا الحديث. فقال أبي -: ليست هذه الكلمة محفوظة؛ هي من تخاليط ابن عجلان. قال: وقد رواه خارجة بن مصعب أيضاً - يعني: عن زيد بن أسلم -. وخارجة أيضاً: ليس بالقوي". قال البيهقي: "وقد رواه يحيى بن العلاء الرازي - كما روياه -: ويحيى بن العلاء: متروك". اهـ

وفي التقريب": "رمي بالوضع". وعن خارجة:" متروك، وكان يدلس عن الكذابين".

فمتابعة هذين لا تعطي الحديث قوة؛ فيبقى متفرداً به ابنُ عجلان، وهو وإن كان ثقة؛ ففيه كلام من جهة حفظه - كما أشار أبو حاتم إلى ذلك -. وفي "التقريب": صدوق اختلطت عليه أحاديث أبي هريرة" . اهـ

وهو حسن الحديث ما لم يخالف. وقد خولف هنا؛ فقد رواه الأعمش عن أبي صالح به؛ بدون قوله: "وإذا قرأ؛ فأنصتوا".

أخرجه ابن ماجه (305/1)، وأحمد (440/2).

وسنده صحيح على شرطهما.

وكذلك رواه مصعب بن محمد عن أبي صالح بدون هذه الزيادة. وقد مضى لفظه في (التكبير).

وكذلك رُوي الحديث من طرق عن أبي هريرة: عند البخاري (166/2ـ172)، ومسلم (19/2 - 20) وابن ماجه أيضاً (374/1). والدارمي (300/1). وأحمد (230/2و214و411و438) بدونها.

فهذا مما يجعل النفس لا تطمئن لتفرد ابن عجلان بها. ومع ذلك؛ فقد صححها الإمام مسلم - كما سيأتي -. وابن حزم في "المحلى" (240/3). والإمام أحمد. وابن خزيمة - كما في "إمام الكلام" (113) -. وغيرهم من الأئمة. فراجع (التعليق) على "نصب الراية" (15/2).

ونحن نقطع بأنه صحيح لغيره. فإن له شاهداً من حديث أبي موسى الأشعري مرفوعاً بلفظ: إذا قمتم إلى الصلاة؛ فليؤمكم أحدكم. وإذا قرأ الإمام؛ فأنصتوا . أخرجه أحمد (415/4) والسياق له. ومسلم (15/2) . {وأبو عوانة

133/2] }، وابن ماجه (279/1)، والدارقطني (125)، والبيهقي (155/2) من طريق جَرير عن سليمان التيمي عن قتادة عن أبي غَلاب عن حِطّان بن عبد الله الرَّقَاشي عنه.

وهذا سند صحيح. {وهو مخرج في " الإرواء " (332و394)}.

وقد أخرجه {أبو عوانة [133/2] }، وأبو داود (154/1) من طريق المعتمر بن سليمان قال: سمعت أبي: ثنا قتادة به. ثم أعله بقوله: "وقوله: " فأنصتوا" ليس بمحفوظ؛ لم يجئ به إلا سليمان التيمي في هذا الحديث ".

كذا قال! وليس بصواب؛ فقد تابعه عليه سفيان الثوري، فقد قال الدارقطني - بعد أن ساق الحديث -: "وكذلك رواه سفيان الثوري عن سليمان التيمي، ورواه هشام الدستوائي وسعيد وشعبة وهمام وأبو عوانة وأبان وعدى بن أبي عمارة؛ كلهم عن قتادة. فلم يقل أحد منهم: " وإذا قرأ؛ فأنصتوا". وهم أصحاب قتادة الحفاظ عنه ".

قلت: وقد أخرجه مسلم وغيره عن بعض هؤلاء عن قتادة به مطولاً - كما سيأتي في (التأمين) -. ولم يذكر أحد منهم هذه الزيادة.

لكن لا يخفى أنها زيادة من ثقتين حجتين؛ فيجب الأخذ بها. لا سيما وأنها لا تخالف المزيد، بل توافق معناه؛ فإن الإنصات إلى قراءة القارئ من تمام الائتمام به. فإن من قرأ على قوم لا يستمعون لقراءته؛ لم يكونوا مؤتمين به - كما قال شيخ الإسلام (144/2) -. على أنه لم ينفردا بها، بل تابعهما جمع آخر، منهم: عمر بن عامر، وسعيد بن أبي عَرُوبة.

أخرجه الدارقطني، وعنه البيهقي (156/2) من طريق سالم بن نوح عنهما. ثم قال: "سالم بن نوح: ليس بالقوي".

قلت: وهو من رجال مسلم، وفي "التقريب": "صدوق له أوهام".

وكذا قال في شيخه عمر بن عامر. وهو من رجال مسلم أيضاً.

وأما سعيد بن أبي عروبة: فمن رجال الشيخين، وهو من أثبت الناس في قتادة.

وبالجملة: فهذه الزيادة صحيحة من حديث أبي موسى، وقد صححها مسلم؛ ففي "صحيحه" بعد أن ساق الحديث: "قال أبو إسحاق - يعني: صاحب مسلم وراوي

كتابه -: قال أبو بكر ابن أخت أبي النضر في هذا الحديث - أي: طَعَنَ فيه -. فقال مسلم: تريد أحفظ من سليمان؟! فقال له أبو بكر: فحديث أبي هريرة؟ فقال: هو صحيح - يعني: "وإذا قرأ فأنصتوا" -. فقال: هو عندي صحيح. فقال: "لم تضعه ها هنا" - يعني: في كتابه -؟ قال: "ليس كل شيء عندي صحيح وضعته ها هنا. إنما وضعت ها هنا ما أجمعوا عليه". قال أبو الحسنات: "وبالجملة: فالحكم بصحة هذا الحديث هو الأرجح بالنظر الدقيق؛ فيكفي للاستدلال به. ومن حكم بضعفها؛ ليس له دليل معتد به يقبله أرباب التحقيق".

وهذا الحديث كالآية المذكورة سابقاً في الدلالة على وجوب الاستماع لقراءة القرآن من الإمام. ولكنه أعم منها - كما لا يخفى -. وهو - كهي - يشمل بعمومه {الفَاتِحَة} وغيرها. وقد خصه الشافعية وغيرهم ممن سبق ذكرهم بما عدا {الفَاتِحَة} . وقالوا بوجوب قراءتها. وقد ذكرنا فيما سبق أن الحديث الذي احتجوا به على الوجوب لا يدل على ذلك؛ بل على الإباحةِ. والإباحةِ المرجوحة - كما سلف بيانه عن الكشميري -.

وحينئذٍ فإذا كان لا بد من المصير إلى التخصيص؛ فإنما يخصص بجواز قراءة {الفَاتِحَة} جوازاً مرجوحاً؛ لا بوجوبها. وحينئذٍ فالتباين بين هذا الجواز وبين النهي المستفاد من الآية والحديث يسيرٌ؛ لأن النتيجة ترك القراءة والاستماع للإمام. وهذا هو المطلوب.

هذا يقال؛ إن أردنا أن نذهب مذهب الجمع. ولكننا قد بينا أن حديث الجواز منسوخ بحديث أبي هريرة وبسبب نزول الآية. وبين أيضاً شيخ الإسلام أن الاعتبار يدل على بقاء الآية على عمومها؛ فيقال عن الحديث - الذي نحن في صدد الكلام عنه - ما قيل فيها.

(أصل صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، ج۱ ص۳۴۹ تا ۳۵۴ المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (المتوفى: 1420هـ). الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض الطبعة: الأولى 1427هـ - 2006م)

3.4:۔حدیثِ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 11:۔أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنا جَعْفَرُ الْخُلْدِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا الطُّفَاوِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا۔ (کتاب القراءۃ بیہقی: رقم ۳۱۳)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب امام قراءت کرے، تو تم خاموش رہو''۔

تشریح اس روایت میں بھی امام کا فریضہ قراءت کرنا اور مقتدی کا کام (نماز) میں خاموشی بتایا گیا ہے۔ پھر چونکہ جہری یا سری کی تصریح نہیں اس لئے یہ ہر نماز کو شامل ہے۔

3.5:۔حدیثِ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ

طریق الاوّل

حدیث جابر رضی اللہ عنہ: ابی الزبیر المکی رحمۃ اللہ علیہ کا طریق ہے۔ اس کے پھر دو طریق ہیں۔

☆حدیث جابر رضی اللہ عنہ روایت ابی الزبیر المکی رحمۃ اللہ علیہ کا طریق اول

پہلا طریق: الحسن بن صالح عن أبي الزبير عن جابر۔ یہ طریق مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث نمبر 12(ا):۔حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

(الكتاب المصنف فی الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۳۳۱ رقم 3802

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ) المحقق: كمال يوسف الحوت، الناشر: مكتبة الرشد الرياض الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ھ)

(الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار.ج ٣ص ٢٨٢، رقم الحديث ٣٨٢٣؛ المؤلف:أبو بكر بن أبي شيبة. عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ٢٣٥ھ). المحقق: محمد عوّامة.الناشر:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچی. الطبعة: الثانية (١٤٢٨ھ)

(واسناده صحيح وصححه العلامه الماردينى فى الجوهر النقى ج ٢ ص ١٥٩؛ قال العينى: طريق صحيح، عمدۃ القاری ج ٦ ص ٨٦ طبع مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر وہ شخص جو امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، تو امام کی قراءت مقتدی کی قراءت کے حکم میں ہے۔

حدیث نمبر 13(٢):۔ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ، فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ"۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل.ج ٢٣ ص ١٢، رقم 14643 .المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولى، ١٤٢١ھ)

(سند صحیح ہے، احسن الکلام ج ١ ص ٣٤٠)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کی قراءت اس کی بھی قراءت ہے"۔

نوٹ علامہ مزی رحمۃ اللہ علیہ اسی سند کے ساتھ اس حدیث کو بیان کرتے ہیں:

ورواه أبو نعيم، عن الحسن بن صالح، عن أبي الزبير، عن جابر - ولم يذكر جابر الجعفي.

(تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف.ج ٢ ص ٢٩١ .المؤلف: جمال الدين أبو الحجاج

یوسف بن عبد الرحمن المزی رحمہ اللہ (المتوفى: 742ھ) المحقق: عبد الصمد شرف الدين. طبعة: المكتب الإسلامي، والدار القيّمةالطبعة: الثانية، 1403ھ 1983م)

وكذا رواه أبو نعيم عن الحسن بن صالح عن ابي الزبير ولم يذكر الجعفي كذا فى اطراف المزى۔

(الجوهر النقي على سنن البيهقي ج۲ ص۱۵۹ المؤلف: علاء الدين على بن عثمان بن إبراهيم بن مصطفى المارديني، أبو الحسن، الشهير بابن التركماني رحمہ اللہ (المتوفى ۷۵۰ھ) الناشر: دار الفكر)

أخبرنا أبونعيمٍ،قال:حدثنا الحسن بن صالح، عن أبي الزُّبير، عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبيّ ﷺ قال: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ، فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ.

(روح المعانى فى تفسير القرآن العظيم والسبع المثانى ج۴(۵)ص۱۴۱ المؤلف: شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي رحمہ اللہ (المتوفى ۱۲۷۰ھ) المحقق:على عبد البارى عطية الناشر: دارالكتب العلمية، بيروت الطبعة: الثالثة، ۲۰۰۹ء)

(اتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة ج۲ص۳۴۲ للامام البوصيرى؛ اتحاف الخيرة ج۲ص۲۱۶ باب ترك القراءة خلف الامام رقم الحديث ۱۸۳۲، بروایت مسند عبد بن حمید وقال الامام البوصيرى والآلوسى: صحيح على شرط مسلم، روح المعانی ج۴(۵)ص۱۴۱؛ علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں: نقله الشيخ ابن الهمام عن مسند عبد بن حميد وكذا فى النسخة المطبوعة من مسند أحمد ج۳ ص۳۳۹ فَصْلُ الخِطَابِ فى مسئلة أُمِّ الكِتَابِ ص۱۴۴ طبع ادارۃ القرآن، کراچی)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کی قراءت اس کی بھی قراءت ہے''۔

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ، علامہ شمس الدین بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ماردینی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ یہ سند اسی طرح اسی طرح نقل کرتے ہیں:

حدثنا الحسن بن صالح عن أبي الزُّبير... الخ

اور اس میں جابر جعفی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر تک نہیں کرتے۔

(أَحسَنُ الْكَلَامِ فِيْ تَرْكِ القِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ ص ۳۴۳۔ المولف: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۳۰ھ)۔ الناشر: مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔ طبع 11 اپریل ۲۰۰۹ء)

☆ حدیث جابر رضی اللہ عنہ بروایت ابی الزبیر المکی رحمۃ اللہ علیہ کا طریق ثانی

دوسرا طریق الحسن بن صالح عن جابر الجعفي وليث بن أبي سليم وصالح بن حي والد الحسن عن أبي الزبير عن جابر۔ یہ طریق ابن ماجہ، طحاوی، دارقطنی، بیہقی، ابن عدی وغیرہ کتابوں میں موجود ہے جو ایک دوسرے کے شاہد اور مؤید ہیں۔

حدیث نمبر 14(۳): ۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ. عَنْ جَابِرٍ. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ. فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

(ابن ماجہ رقم 850؛ علامہ البانی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ ابن ماجہ ص ۱۵۸ رقم ۸۵۰ تحقیق تخریج علامہ ناصر الدین البانی طبع ثانی ۱۴۲۹ھ، مکتبۃ المعارف، ریاض؛ صحیح ابن ماجہ رقم ۶۹۲ --- ۸۵۰ طبع مکتب التربیۃ لدول الخلیج، ریاض؛ الارواء الغلیل: ۸۵۰: اصل صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۵۵ تا ۳۵۹ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض ۱۴۲۷ھ)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کی قراءت اس کی بھی

قراءت ہے"۔

نوٹ اوپر جو سند نقل کی گئی ہے، وہ ابن ماجہ مطبوعہ مکتبۃ المعارف، ریاض سے نقل کی گئی ہے۔اس کی ایک اور سند بھی ہے۔

حدثنا علی بن محمد، حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ، عن الحسنِ بنِ صالحٍ عن جابرٍ، و عن أبي الزبیرِ، عن جابر۔

(ابن ماجہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی بحوالہ الدلیل المبین ص ۲۲۱)

اس کے متعلق حضرت مولانا محمد حسن فیض پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ابن ماجہ جو کہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کا ہے اور اس پر حاشیہ جناب مولانا محدث مفسر لاثانی، فخر زمن مولانا فخر الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اور حقیقت میں وہ حاشیہ قطب وقت، غوث الدنیا شاہ عبد الغنی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور مولوی فخر الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے مصحح ہیں۔اس میں تو یہ سند دو طور سے لکھی ہے۔جس کا مآل یہ ہے کہ حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کو دونوں طور پر روایت ہے۔ خود حضرت ابو الزبیر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اور بواسطہ جابر جعفی رحمۃ اللہ علیہ اور لیث بن ابی سلیم رحمۃ اللہ علیہ کے بھی"۔(الدلیل المبین ص ۲۲۱)

حدیث نمبر 15(۴):۔ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزبير، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ"۔

(المنتخب من مسند عبد بن حميد، ج ۲ ص ۱۴۹ رقم 1048 المؤلف: أبو محمد عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي ويقال له: الكَشّي بالفتح والإعجام (المتوفى: 249هـ) تحقيق: الشيخ مصطفى العدوي الناشر: دار بلنسية للنشر والتوزيع الطبعة: الثانية 1423هـ-2002م)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ"۔ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ج۷ ص ۳۳۴ المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهانيؒ (المتوفى ۴۳۰ھ). الناشر: السعادة، بجوار محافظة مصر، ۱۳۹۴ھ)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کی قراءت اس کی بھی قراءت ہے''۔

طریق الثانی

حضرت مولانا محمد حسن فیض پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

طریق ثانی: حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ: عن موسیٰ بن أبي عائشة عن عبد الله بن شداد عن جابر رضی اللہ عنہ

یہ حدیث اس سند کے ساتھ زمین کے مشرق اور مغرب میں مشہور و معروف ہے۔ اس حدیث میں جس کسی نے بھی کلام کیا ہے وہ ازروئے حسد اور عداوت ہے۔ اس لیے کہ یہ حدیث حدیثِ عبادہ رضی اللہ عنہ سے سنداً زیادہ صحیح ہے اور بڑے بڑے ائمۂ حدیث نے اس حدیث کو اپنی مسانید اور کتب میں درج کیا ہے۔

(الدلیل المبین ص ۱۹۱)

حدیث نمبر 16(۵):۔قَالَ أَحْمَدُ بْنُ منيع: أنا إسحاق الأزرق، ثنا سفيان وشريك، عن موسى ابْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ".

قُلْتُ: حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ هٰذَا إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ، رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

قُلْتُ: إِسْنَادُ حَدِيثِ جَابِرٍ الْأَوَّلِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

(إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة، ج۲ ص۸۰ رقم 1075/1؛ ج۲ ص ۱۶۸ رقم 1264/1 المؤلف: أبو العباس شهاب الدين أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل بن سليم بن قايماز بن عثمان البوصيري الكناني الشافعيؒ (المتوفى: ۸۴۰ھ).

تقديم: فضيلة الشيخ الدكتور أحمد معبد عبد الكريم. المحقق: دار المشكاة للبحث العلمي بإشراف أبو تميم ياسر بن إبراهيم. دار النشر: دار الوطن للنشر. الرياض. الطبعة: الأولى ۱۴۲۰ھ)

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فِي مُسْنَدِهِ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ".

وَإِسْنَادُ حَدِيثِ جَابِرٍ الْأَوَّلِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

(فتح القدير ج۱ص۳۳۸ المؤلف: كمال الدين محمد بن عبد الواحد السيواسي المعروف بابن الهمام رحمه الله (التوفی ۸۶۱ھ) الناشر: دار الفكر)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس حدیث کو صحیح علیٰ شرط الشیخین قرار دیتے ہیں:

(روح المعانی ج ۴ (۵،۶) ص ۱۴۱ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۰۹ء)

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أما صحة الحديث، فقد أخرجه أحمد بن منيع فی مسنده بسند على شرط الشيخين، كما نقله الشيخ ابن الهمام (الحديث).

(فَصْلُ الخِطَابِ فی مَسْئَلَةِ أُمِّ الكِتَاب ص ۱۴۴-المؤلف: محمد أنور شاه بن معظم شاه الكشميرى الهندی رحمه الله (المتوفى: 1353هـ). الناشر: المجلس العلمي، كراتشي - باكستان. الطبعة: الثانية - 1424هـ-2004م)

یعنی یہ روایت شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں:

''بظاہر صحیح ہے کیونکہ موصول بھی ہے۔ اس کے تمام روات بالاتفاق ثقہ ہیں اور کوئی علتِ قادحہ بھی بظاہر اس میں نہیں پائی جاتی''۔ (تحقیق الکلام ج ۲ ص ۱۴۸)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کی قراءت اس کی بھی قراءت ہے''۔

استدلال: اس صحیح حدیث میں سرّی اور جہری کی کوئی قید نہیں۔ علاوہ ازیں حدیث کی ابتداء لفظ ''مَنْ'' سے ہے، جو اپنے عمومی معنیٰ پر نص ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ جس نے امام کی اقتداء کر لی، تو اب اسے بغیر تخصیص کے امام کے پیچھے الگ سے قراءت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ امام کی قراءت شرعاً مقتدی کی قراءت مان لی گئی ہے۔

حدیث نمبر 17(۶): أَبُوْحَنِيْفَةَ، عَنْ مُوسٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ لَهٗ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ"۔

(مسند الامام الاعظم ص ۱۹۰ رقم ۱۰۴ ۔ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

(مسند أبي حنيفة رواية الحصكفي، رقم 25۔ المؤلف: أبو حنيفة النعمان بن ثابت بن زوطى بن ماه رحمہ اللہ (المتوفى: 150هـ). تحقيق: عبد الرحمن حسن محمود۔ الناشر: الآداب - مصر)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ التَّمَّارُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهٗ إِمَامٌ، فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ"۔

(مسند الإمام أبي حنيفة رواية أبي نعيم. ص ۳۲۔ المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: ۴۳۰ھ)۔ المحقق: نظر محمد الفاريابي۔ الناشر: مكتبة الكوثر - الرياض۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۱۵ھ)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کی قراءت اس کی بھی قراءت ہے''۔

حدیث نمبر 18(۷): قَالَ مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهٗ قَالَ: "مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ

فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ"۔

قَالَ مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى خَلْفَ الإِمَامِ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ"۔

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، ص٦١رقم 117 المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدنيؒ (المتوفى ١٧٩ھ) تعليق وتحقيق:عبد الوهاب عبد اللطيف۔ الناشر: المكتبة العلمية۔ الطبعة:الثانية)

(الحجة على أهل المدينة، ج١ص١١٨،١١٩۔ المؤلف: أبو عبد الله محمد بن الحسن بن فرقد الشيبانيؒ (المتوفى: 189ھ)۔المحقق: مهدي حسن الكيلاني القادري۔ الناشر: عالم الكتب - بيروت۔الطبعة: الثالثة، 1403ھ)

طَرِيق صَحِيح۔

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري،ج٦ص١٢۔ المؤلف:أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينىؒ (المتوفى ٨٥٥ھ)۔ الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کی قراءت اس کی بھی قراءت ہے''۔

حدیث نمبر 19(٨):۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثنا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَعْقُوبَ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ"۔

(شرح معاني الآثار ج١ص٢١٧رقم 1294 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي ؒ

(المتوفی ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهری النجار، محمد سید جاد الحق، من علماء الأزهر الشریف۔راجعه ورقم کتبه وأبوابه وأحادیثه:د۔ یوسف عبد الرحمن المرعشلی، الباحث بمرکز خدمة السنة بالمدینة النبویة۔الناشر: عالم الکتب۔الطبعة: الأولی ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کی قراءت اس کی بھی قراءت ہے''۔

فائدہ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک اس حدیث کی سب سے عالی شان اور احسن سند امام طحاوی رحمہ اللہ کی بیان کردہ ہے:

من طریق ابن وهب، قال:أخبرنا اللیث، عن یعقوب(أبی یوسف)، عن النعمان(أبی حنیفة)الخ۔

اس سند میں چار ائمہ فقہاء اور محدث ہیں۔ایسی عالی شان سند کی نظیر نہیں ملتی''۔(معارف السنن ج ۳ ص ۲۵۵)

حدیث نمبر 20(۹):۔مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَقْرَأُ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "أَتَنْهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" فَتَنَازَعَا حَتَّى ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ"

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهِ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(الآثار لمحمد بن الحسن،ج۱ص۱۲۹تا۱۸۵،رقم 86 المؤلف:الامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ(المتوفی ۱۸۹ھ) المحقق:أبو الوفا الأفغانی دار

الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ایک شخص نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کی۔ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک شخص نے اس کو نماز میں قراءت سے منع کیا۔(لیکن وہ قراءت سے باز نہ آیا۔جب نماز سے فارغ ہوئے)تو قراءت کرنے والے نے منع کرنے والے کو کہا:''کیا تم مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت سے روکتے ہو؟''۔دونوں آپس میں تکرار کررہے تھے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا،تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:''جس شخص نے امام کی اقتداء کی،اس کو(الگ قراءت نہیں کرنی چاہئے بلکہ)امام کی قراءت ہی اس کو کافی اور بس ہے''۔

حدیث نمبر 21(۱۰):-أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنبأ أَبُو أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّه صَلّٰى وَكَانَ مَنْ خَلْفَهُ يَقْرَأُ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ، فَقَالَ: أَتَنْهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَتَنَازَعَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ.

(السنن الكبرى ج۲ص۲۲۷رقم2896 المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى ۴۵۸ھ) المحقق: محمد عبد القادر عطا الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة:الثالثة ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھارہے تھے۔ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت کی۔نماز کے دوران ایک

آدمی نے اس کو قراءت سے منع کیا۔ (لیکن وہ قراءت سے باز نہ آیا)۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، تو قراءت کرنے والے نے منع کرنے والے کو کہا: ''تم مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قراءت سے کیوں روکتے ہو؟''۔ دونوں آپس میں تکرار کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، اس کو (الگ قراءت نہیں کرنی چاہئے بلکہ) امام کی قراءت ہی اس کو کافی اور بس ہے''۔

حدیث نمبر 22(۱۱): -أَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرَيْشٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عَامِرٍ، نا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، نا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ خَلْفِي بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟" فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا. فَقَالَ رَجُلٌ: "أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ!" قَالَ: "لَقَدْ رَأَيْتُكَ تُخَالِجُنِي أَوْ قَالَ: تُنَازِعُنِي الْقُرْآنَ، مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ خَلْفَ إِمَامٍ فَقِرَاءَتُه لَهُ قِرَاءَةٌ"

(كتاب القراءة خلف الإمام ص۱۴۸ رقم 338 المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى: 458هـ) المحقق: محمد السعيد بن بسيوني زغلول الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة: الأولى، 1405هـ)

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟" فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ

لَيَسْكُتُونَ. ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ: "أَنَا" قَالَ: "قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا".

[۱] وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "أَتَنْهَانِي أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟". فَتَذَاكَرَا ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ".

(سنن الدارقطني ج۲ ص۱۱۰، ۱۱۱ رقم 1235، 1236 المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني رحمه الله (المتوفى ۳۸۵ھ) حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم. الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس نے میرے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى پڑھی ہے؟''۔ تو کسی آدمی نے جواب نہ دیا۔ پس آپ ﷺ نے اپنے کلام کو تین بار دہرایا۔ تو پھر ایک آدمی نے کہا: ''یا رسول اللہ! میں نے پڑھی ہے''۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ مجھ سے قرآن کریم کی قراءت میں منازعت اور کشمکش کر رہا ہے۔ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، اس کو (الگ قراءت نہیں کرنی چاہئے بلکہ) امام کی قراءت ہی اس کو کافی اور بس ہے''۔

تشریح حضرت مولانا محمد حسن فیض پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ سرّیہ نماز میں منع عن القراءت میں وارد ہے۔ مرفوع قولی تو صریح ہے اور مرفوع تقریری بھی، بایں وجہ کہ

جب آپ ﷺ کے پیچھے فقط ایک نے قراءت کی اور باقی سب لوگ خاموش تھے۔ اور آپ ﷺ نے ان کو قراءت کا حکم نہ دیا، بلکہ جس نے پڑھا اس کو روکا۔ تو اب حدیث سے قولی اور تقریری دونوں سے عدم قراءت خلف امام ثابت ہوا۔ نیز واضح ہو کہ یہ حدیث اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث دونوں متحد ہیں اور اس میں یہی وجہ بیان کی گئی ہے۔ (حاشیہ الدلیل المبین ص ۱۹۲)

حدیث نمبر 23 (۱۲):- أخرجه أبو عبد الله الحاكم، قال حدثنا أبو محمد بن بكر بن محمد بن حمدان الصيرفي، حدثنا عبد الصمد بن الفضل البلخي، حدثنا مكي بن ابراهيم. عن أبي حنيفة. عن موسىٰ بن أبي عائشة، عن عبد الله بن شداد بن الهاد. عن جابربن عبد الله، أن النبيّ ﷺ ورجل خلفه يقرأ فجعل رجل من أصحاب النبي ﷺ ينهاه عن القراءة في الصلاة فلما انصرف، أقبل عليه الرجل،قال:أتنهاني عن القراءة خلف رسول الله ﷺ. فتنازعا حتى ذكرا ذٰلك للنبي ﷺ.فقال ﷺ:" من صلّٰى خلف الامام. فانّ قراءة الامام له قراءة". وفي رواية لأبي حنيفة:"ان ذٰلك كان في الظهر أو العصر". وهي:أنّ رجلاً قرأ خلف رسول الله ﷺ في الظهر او العصرِ. فأَومأاليه. فنهاه. فلما انصرف.قال: أَتَنۡهَانِيۡ.الحديث

(روح المعانی ج ۴ (۶،۵) ص ۱۴۱ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۰۹ء؛ رواتہ ثقات، احسن الکلام ج ۱ ص ۳۵۳)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت کی۔ نماز کے دوران ایک آدمی نے اس کو قراءت سے منع کیا۔ (لیکن وہ قراءت سے باز نہ آیا)۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، تو قراءت کرنے والے نے منع کرنے والے کو کہا: تم مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت سے کیوں روکتے ہو؟ دونوں آپس میں تکرار کر رہے تھے یہاں تک کہ انہوں نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، اس کو (الگ

قراءت نہیں کرنی چاہئے بلکہ) امام کی قراءت ہی اس کو کافی اور بس ہے"۔

دوسری روایت میں ہے: "ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت کر رہا تھا۔ نماز کے دوران ہی ایک آدمی نے اشارہ سے اس کو قراءت سے منع کیا۔ مگر وہ قراءت سے باز نہ آیا۔ نماز کے بعد کہنے لگا: تم مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت سے کیوں روکتے ہو"؟ الحدیث۔

حدیث نمبر 24(۱۳):۔عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، قَالَ: فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَأَبَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "أَتَنْهَانِي أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟" فَتَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ حَتّٰى سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلّٰى خَلْفَ إِمَامٍ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ"۔

(الآثار. ص۲۳، ۲۴ رقم 113 المؤلف: أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم بن حبيب بن سعد بن حبتة الأنصاري (المتوفى ۱۸۲ھ) .المحقق: أبو الوفا .الناشر: دار الكتب العلمية. بيروت)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے ظہر یا عصر کی نماز میں قراءت کی۔ تو ایک آدمی نے اس کی طرف اشارہ کیا اور اس کو قراءت سے منع کیا۔ لیکن وہ قراءت سے باز نہ آیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا۔ تو قراءت کرنے والے نے منع کرنے والے کو کہا: تم مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت سے کیوں روکتے ہو؟ ہم نے اس بات کا تذکرہ کیا یہاں تک جناب رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، اس کو (الگ قراءت نہیں کرنی چاہئے بلکہ) امام کی قراءت ہی اس کو کافی اور بس ہے"۔

حدیث نمبر 25(۱۴):۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ. أَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ. نَا عَبْدُ اللهِ

بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ. نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ. نا ابْنُ وَهْبٍ. حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ. عَنْ طَلْحَةَ. عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ. عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ. عَنْ جَابِرٍ. أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ يَعْنِي فَقَرَأَ. فَأَوْمَى إِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَأَبَى. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "أَتَنْهَانِي أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟". فَتَذَاكَرَا ذَلِكَ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ".

(كتاب القراءة خلف الإمام. ص١٤٩ رقم339. المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني. أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى: 458هـ). المحقق: محمد السعيد بن بسيوني زغلول. الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت. الطبعة: الأولى. 1405هـ)

(حدیث صحیح ہے، احسن الکلام ج۱ ص۳۴۹)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت کی۔ نماز کے دوران ایک آدمی نے اشارہ سے اس کو قراءت سے منع کیا۔ لیکن وہ قراءت سے باز نہ آیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، تو قراءت کرنے والے نے منع کرنے والے کو کہا: تم مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قراءت سے کیوں روکتے ہو؟ دونوں آپس میں تکرار کر رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی گفتگو سن لی، اور ارشاد فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، اس کو (الگ قراءت نہیں کرنی چاہئے بلکہ) امام کی قراءت ہی اس کو کافی اور بس ہے''۔

تشریح اس صحیح روایت میں ظہر یا عصر کی نماز کا ذکر ہے، جو بالاتفاق سرّی نمازیں ہیں۔ اور آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کرنے والا صرف ایک شخص تھا۔ حالانکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس طرح نماز اور جماعت کی پابندی کرتے، ایسی اور کس سے ہو سکتی

ہے؟!! اور ان میں سے ہر ایک کی یہی دلی خواہش ہوتی تھی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی جائے، مگر باوجود اتنی بڑی جماعت کے، کثیر التعداد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سرّی نماز میں آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کرنے والا صرف ایک ہی شخص ملتا ہے اور باقی سب خاموش رہتے ہیں۔ لیکن جناب رسول اللہ ﷺ اس ایک شخص کی قراءت کو بھی گوارا نہیں فرماتے اور اس کو امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اگر امام کے پیچھے قراءت کی اجازت ہوتی، خصوصاً سرّی نمازوں میں۔ تو یقیناً آپ ﷺ اس کی تائید فرماتے اور قراءت سے روکنے والے کو تنبیہ فرماتے۔ اگر امام کے پیچھے قراءت کی گنجائش ہوتی بالخصوص سرّی نمازوں میں، تو عین نماز کی حالت میں احسانِ صلوٰۃ سے صرفِ نظر کرتے ہوئے منع کرنے والے صحابی رضی اللہ عنہ قراءت کرنے والے کو منع کرنے کی کبھی جرأت نہ کرتے۔ اگر سرّی نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کا استحباب یا جواز بھی ہوتا، تو منع کرنے والے کو آپ ﷺ فرمادیتے کہ ایک جائز اور مستحب حکم کی وجہ سے تم نے نماز میں اپنی توجہ کیوں دوسری طرف مبذول کر دی تھی؟ دوسرے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی منع کرنے والے کو یہ نہیں کہتے: بھائی! تم نے نماز کے درمیان بلاوجہ اس سے الجھنے کی کوشش کی ہے۔ یہ بھی تو اچھا کام کر رہا تھا۔ اگر انصاف سے کام لیا جائے تو بغیر کسی خارجی قرینہ کے یہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے کہ جہری نمازیں تو ایک طرف، ان میں تو بھلا امام کے پیچھے قراءت کی اجازت کب نکل سکتی ہے؟ سرّی نمازوں میں بھی امام کے پیچھے قراءت کرنا نہ تو جائز ہے اور نہ مستحب، پھر ضروری کہاں سے ہوگا؟۔ چونکہ آپ ﷺ نے مطلق قراءت سے منع کیا ہے۔ اس لیے اس کو محض اپنی رائے سے فاتحہ کے علاوہ قراءت پر محمول کرنا باطل اور مردود ہے۔ یہ روایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جو قراءت کا اولین مصداق سورت فاتحہ اور ام الکتاب میں منحصر سمجھتے ہیں۔ لہٰذا قراءت کو ما زاد علی الفاتحہ پر محمول کرنا توجیہ القول بما لایرضی به قائله کا ارتکاب کرنا ہوگا جو محض بے بنیاد اور بیکار ہے۔

(احسن الکلام ج ۱ ص ۳۵۰)

3 حدیثِ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 26(۱۵):- قَالَ مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، قَالَ: أَمَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصْرِ، قَالَ: فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَغَمَزَهُ الَّذِي يَلِيهِ، فَلَمَّا أَنْ صَلَّى قَالَ: "لِمَ غَمَزْتَنِي؟". قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُدَّامَكَ، فَكَرِهْتُ أَنْ تَقْرَأَ خَلْفَهُ، فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ".

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، ص۶۲، ۶۳ رقم 124 المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمہ اللہ (المتوفی ۱۷۹ھ). تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف. الناشر: المكتبة العلمية. الطبعة: الثانية)

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجُلٌ يَنْهَاهُ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! كُنْتُ أَقْرَأُ وَكَانَ هٰذَا يَنْهَانِي". فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ".

(المصنف، ج۲ ص۱۳۶ رقم 2797 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمہ اللہ (المتوفی ۲۱۱ھ) المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمہ اللہ. الناشر: المكتب الإسلامي، بيروت. الطبعة: الثانية، ۱۴۰۳ھ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کی امامت کرائی۔ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں قراءت کی۔جو نمازی اس کے ساتھ کھڑا تھا،اس نے اس کا بدن ذرا دبا دیا تاکہ وہ قراءت سے باز آجائے۔جب نماز ادا ہو چکی،تو اس نے کہا:''تم نے مجھے کیوں ٹٹولا اور دبا دیا

تھا؟''۔منع کرنے والے نے کہا:''چونکہ حضور ﷺ آگے قراءت کرتے تھے، میں نے مناسب نہ سمجھا کہ تم بھی قراءت کرو''۔جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا۔تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، اس کو (الگ قراءت نہیں کرنی چاہئے بلکہ) امام کی قراءت ہی اس کو کافی اور بس ہے''۔

حدیث نمبر 27(١٦):۔حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، وَجَرِيرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ"۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ص۳۳۰رقم 3779۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى ۲۳۵ھ) المحقق: كمال يوسف الحوت الناشر: مكتبة الرشد، الرياض۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو، اس کو (الگ قراءت نہیں کرنی چاہئے بلکہ) امام کی قراءت ہی اس کو کافی اور بس ہے''۔

4 علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث ''من كان له إمام، فقراءة الإمام له قراءة'' کی تصحیح

تحقیق وَقَالَ أَيْضا: استدلَّ من أسقطها أَي: من أسقط قِرَاءَة الْفَاتِحَة عَن الْمَأْمُوم مُطلقًا يَعْنِي أسر الإِمَام أَو جهر كالحنفية بِحَدِيث: (من صلى خلف الإِمَام فقراءة الإِمَام قِرَاءَة لَهُ) . لكنه حَدِيث ضَعِيف عِنْد الْحفاظ. وَقد استوعب طرقه وَعلله الدَّارَقُطْنِيّ وَغَيره. قلت: هَذَا الحَدِيث رَوَاهُ جمَاعَة من الصَّحَابَة وهم: جَابر بن عبد الله، وَابْن عمر. وَأَبُو سعيد الْخُدْرِيّ، وَأَبُو هُرَيْرَة، وَابْن عَبَّاس، وانس بن مَالك، رَضِي الله

تَعَالٰی عَنْهُم. فَحَدِيث جَابر أخرجه ابْن مَاجَه عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله، صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: "من كَانَ لَهٗ إِمَام فَإِن قِرَاءَة الإِمَام قِرَاءَة لَهٗ" . وَحَدِيث ابْن عمر أخرجه الدَّارَقُطْنِيّ فِي سنَنه عَنهُ عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: "من كَانَ لَهٗ إِمَام فقراءة الإِمَام لَهٗ قِرَاءَة" . وَحَدِيث أبي سعيد أخرجه الطَّبَرَانِيّ فِي (الْأَوْسَط) عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: "من كَانَ لَهٗ إِمَام فقراءة الإِمَام لَهٗ قِرَاءَة" . وَحَدِيث أبي هُرَيْرَة أخرجه الدَّارَقُطْنِيّ فِي (سنَنه) من حَدِيث سهل بن صَالح عَن أَبِيه عَن أبي هُرَيْرَة مَرْفُوعا نَحوه سَوَاء. وَحَدِيث ابْن عَبَّاس أخرجه الدَّارَقُطْنِيّ أَيْضا عَنهُ عَن النَّبِي، صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، قَالَ: "يَكْفِيك قِرَاءَة الإِمَام خَافت أَو جهر". وَحَدِيث أنس أخرجه ابْن حبَان فِي (كتاب الضُّعَفَاء) : عَن غنيم بن سَالم عَن أنس بن مَالك، رَضِي الله تَعَالٰی عَنهُ، قَالَ: قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: "من كَانَ لَهٗ إِمَام فقراءة الإِمَام لَهٗ قِرَاءَة". فَإِن قلت: فِي حَدِيث جَابر بن عبد الله جَابر الْجعْفِيّ وَهُوَ مَجْرُوح كذبه أَبُو حنيفَة وَغَيره، وَفِي حَدِيث أبي سعيد إِسْمَاعِيل بن عمر بن نجيح وَهُوَ ضَعِيف، وَحَدِيث ابْن عمر مَوْقُوف، قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ: رَفعه وهم: وَحَدِيث ابْن عَبَّاس عَن أَحْمد هُوَ حَدِيث مُنكر: وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيّ حَدِيث أبي هُرَيْرَة لَا يَصح عَن سُهَيْل، وَتفرد بِهٖ مُحَمَّد بن عباد وَهُوَ ضَعِيف، وَفِي حَدِيث أنس غنيم بن سَالم قَالَ ابْن حبَان: هُوَ مُخَالف الثِّقَات فِي الرِّوَايَات فَلَا تعجبنى الرِّوَايَة عَنهُ، فَكيف الِاحْتِجَاج؟ قلت: أما حَدِيث جَابر فَلهُ طرق أُخْرٰى يشد بَعْضهَا بَعْضًا: مِنْهَا طَرِيق صَحِيح، وَهُوَ مَا رَوَاهُ مُحَمَّد بن الْحسن فِي (الْمُوَطَّأ) عَن أبي حنيفَة، قَالَ: أخبرنَا الإِمَام أَبُو حنيفَة حَدثنَا أَبُو الْحسن مُوسٰى بن أبي عَائِشَة عَن عبد الله بن شَدَّاد عَن جَابر عَن النَّبِي، صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: "من صلى خلف الإِمَام فَإِن قِرَاءَة الإِمَام لَهٗ

قِرَاءَة. فَإِن قلت: هٰذَا حَدِيث أخرجه الدَّارَقُطْنِيّ فِي (سنَنه) ثمَّ الْبَيْهَقِيّ عَن أبي حنيفَة مَقْرُونا بِالْحسنِ بن عمَارَة وَعَن الْحسن بن عمَارَة وَحده بِالْإِسْنَادِ الْمَذْكُور. ثمَّ قَالَ: هٰذَا الحَدِيث لم يسْندهُ عَن جَابر بن عبد الله غير أبي حنيفَة وَالْحسن بن عمَارَة وهما ضعيفان، وَقد رَوَاهُ سُفْيَان الثَّوْرِيّ وَأَبُو الْأَحْوَص وَشعْبَة وَإِسْرَائِيل وَشريك وَأَبُو خَالِد الدالاني وسُفْيَان بن عُيَيْنَة وَغَيرهم عَن أبي الْحسن مُوسَى بن أبي عَائِشَة عَن عبد الله بن شَدَّاد عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم مُرْسلا، وَهُوَ الصَّوَاب. قلت: لَو تأدب الدَّارَقُطْنِيّ واستحيى لما تلفظ بِهٰذِهِ اللَّفْظَة فِي حق أبي حنيفَة فَإِنَّهُ إِمَام طبق علمه الشرق والغرب، وَلما سُئِلَ إبْن معِين عَنهُ فَقَالَ: ثِقَة مَأْمُون مَا سَمِعت أحدا ضعفه، هٰذَا شُعْبَة بن الْحجَّاج يكْتب إِلَيْهِ أَن يحدث وَشعْبَة شُعْبَة. وَقَالَ أَيْضا: كَانَ أَبُو حنيفَة ثِقَة من أهل الدّين والصدق وَلم يتهم بِالْكَذِبِ، وَكَانَ مَأْمُونا على دين الله تَعَالَى، صَدُوقًا فِي الحَدِيث، وَأثْنى عَلَيْهِ جمَاعَة من الْأَئِمَّة الْكِبَار مثل عبد الله بن الْمُبَارك، ويعد من أَصْحَابه، وسُفْيَان بن عُيَيْنَة وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وَحَمَّاد بن زيد وَعبد الرَّزَّاق ووكيع. وَكَانَ يُفْتِي بِرَأْيهِ وَالْأَئِمَّة الثَّلَاثَة: مَالك وَالشَّافِعِيّ وَأحمد وَآخَرُونَ كَثِيرُونَ، وَقد ظهر لَك من هٰذَا تحامل الدَّارَقُطْنِيّ عَلَيْهِ وتعصبه الْفَاسِد، وَلَيْسَ لَهُ مِقْدَار بِالنِّسْبَةِ إِلَى هٰؤُلَاءِ حَتَّى يَتَكَلَّم فِي إِمَام مُتَقَدم على هٰؤُلَاءِ فِي الدّين وَالتَّقوى وَالْعلم، وبتضعيفه إِيَّاه يسْتَحق هُوَ التَّضْعِيف، أَفلا يرضى بسكوت أَصْحَابه عَنهُ وَقد روى فِي (سنَنه) أَحَادِيث سقيمة ومعلولة ومنكرة وغريبة وموضوعة؟ وَلَقَد روى أَحَادِيث ضَعِيفَة فِي كِتَابه (الْجَهْر بالبسملة) وَاحْتج بهَا مَعَ علمه بذلك، حَتَّى إِن بَعضهم استحلفه على ذٰلِك فَقَالَ: لَيْسَ فِيهِ حَدِيث صَحِيح. وَلَقَد صدق الْقَائِل:

حسدوا الْفَتى إِذْ لم ينالوا سَعْيه فالقوم أعدَاء لَهُ وخصوم

وَأما قَوْله: وَقد رَوَاهُ سُفْيَان الثَّوْرِيّ ... إِلَى آخِره. فَلَا يضرنا، لِأَن الزِّيَادَة من الثِّقَة مَقْبُولَة، وَلَئِن سلمنَا فالمرسل عندنَا حجَّة. وجوابنا عَن الْأَحَادِيث الَّتِي قَالُوا: فِي أسانيدها ضعفاء، إِن الضَّعِيف يتقوى بِالصَّحِيحِ وَيُقَوِّي بَعْضهَا بَعْضًا. وَأما قَوْله فِي بَعْضهَا: فَهُوَ مَوْقُوف، فَالْمَوْقُوف عندنَا حجَّة لِأَن الصَّحَابَة عدُول، وَمَعَ هَذَا روى منع الْقِرَاءَة خلف الإِمَام عَن ثَمَانِينَ من الصَّحَابَة الْكِبَار مِنْهُم: المرتضى والعبادلة الثَّلَاثَة وأساميهم عِنْد أهل الحَدِيث، فَكَانَ اتِّفَاقهم بِمَنْزِلَة الْإِجْمَاع، فَمن هَذَا قَالَ صَاحب (الْهِدَايَة) من أَصْحَابنَا: وعَلى ترك الْقِرَاءَة خلف الإِمَام إِجْمَاع الصَّحَابَة. فَسَماهُ إِجْمَاعًا بِاعْتِبَار اتِّفَاق الْأَكْثَر، وَمثل هَذَا يُسمى إِجْمَاعًا عندنَا.

(عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ج٦ ص١٢، ١٣۔ المؤلف:أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى رحمه الله (المتوفى ٨٥٥ھ)۔ الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

5 علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد کی حدیث "من كان له إمام، فقراءة الإمام له قراءة" کی تحسین

"من كان له إمام، فقراءة الإمام له قراءة"

تحقیق

هو من حديث جابر بن عبد الله رضى الله عنه. رواه أبو حنيفة الإمام قال: ثنا أبو الحسن موسى بن أبي عائشة عن عبد الله بن شداد بن الهاد عنه مرفوعاً به.

أخرجه الإمام محمد فى "الموطأ" (94_96) وفى "الآثار" (16)، والطحاوى (128/1)، والدارقطنى (122 و123)، والبيهقى (159/2)؛ كلهم عن أبي حنيفة به.

ورواه عبد الله بن المبارك عنه، وعن غيره مرسلاً، بدون ذكر: جابر.

أخرجه البيهقى (160/2) عنه: أنبا سفيان وشعبة وأبو حنيفة عن موسى بن أبي

عائشة عن عبد الله بن شداد قال: قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ... فذكره. وكذا رواه الطحاوی من طريق سفيان وحده. وكذلك رواه منصور بن المعتمر. وابن عيينة، وإسرائيل بن يونس، وأبو عوانة، وأبو الأحوص، وجرير بن عبد الحميد، وغيرهم من الثقات الأثبات عن موسى عن ابن شداد مرسلاً. قال الدارقطنی والبیهقی: "وهو الصواب".

قلت: وتعقبهما ابن الهمام فی "الفتح" (239/1) بقوله: "قال أحمد بن منيع فی "مسنده": أخبرنا إسحاق الأزرق: ثنا سفيان وشريك عن موسى بن أبي عائشة عن عبد الله بن شداد عن جابر رضی الله عنه مرفوعاً به". ثم قال: "وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم، فقد وصله سفيان وشريك؛ فبطل عدهم فيمن رواه مرسلاً".

قلت: فإذا صح وثبت هذا الإسناد فی "مسند أحمد بن منيع" - فإنه مفقود اليوم، حتى إنها لم تكن عند الحافظ ابن حجر كما ذكر الكشميری فی "الفيض" (277/2)-.

أقول: إذا ثبت ذلك؛ فالحديث صحيح موصولاً، ويكون أبو حنيفة لم ينفرد به، وإلا؛ فهو مرسل صحيح الإسناد. ثم إن مرسله عبد الله بن شداد من كبار التابعين الثقات، ولد على عهد النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وكان معدوداً فی الفقهاء - كما فی "التقريب" -. وقد قال شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله فيما سبق: "ومثل هذا المرسل يحتج به باتفاق الأئمة الأربعة وغيرهم، وقد نص الشافعی على جواز الاحتجاج بمثل هذا المرسل".

قلت: ولا سيما وأن له طرقاً أخرى يشد بعضها بعضاً - كما قال الزيلعی فی "نصب الراية" (7/2)-:

الطريق الأولى: عن جابر الجعفی عن أبي الزبير عن جابر.

أخرجه ابن ماجه (280/1)، والطحاوی، والدارقطنی (126) من طريقين عن الحسن بن صالح عن جابر الجعفی به.

وجابر: ضعيف. وقد تابعه ليث بن أبي سليم، وهو خير منه؛ فإنه ضعيف لسوء حفظه.

أخرجه الطحاوی، والدارقطنی، والبیهقی (160/2) من طريق يحيى بن أبي بُكَير

وإسحاق بن منصور السَّلُولی قالا: ثنا الحسن بن صالح بن حَیّ عن جابر ولیث بن أبي سُلَیم عن أبي الزبیر به. قال الدارقطنی:

"جابر ولیث: ضعیفان".

قلت: وقد ورد بإسقاطهما من بین الحسن بن صالح وأبي الزبیر؛ قال ابن الترکمانی: "قلت: فی "مصنف ابن أبي شیبة": ثنا مالك بن إسماعیل عن حسن بن صالح عن أبي الزبیر عن جابر به مرفوعاً.

وهذا سند صحیح. وکذا رواه أبو نعیم عن الحسن بن صالح عن أبي الزبیر. ولم یذکر الجعفی. کذا فی "أطراف المزی".

وتوفی أبو الزبیر سنة ثمان وعشرین ومئة. ذکره الترمذی وعمرو بن علی. والحسن ابن صالح ولد سنة مئة. وتوفی سنة سبع وستین ومئة. وسماعه من أبي الزبیر ممکن.

ومذهب الجمهور: إن أمکن لقاؤه لشخص، وروی عنه؛ فروایته محمولة علی الاتصال. فیُحمل علی أن الحسن سمعه من أبي الزبیر مرة بلا واسطة. ومرة أخری بواسطة الجعفی ولیث". اهـ

وما ذکره عن أبي نعیم لعله روایة عنه. وإلا؛ فقد رواه الدارقطنی من طریقه عن الحسن عن جابر به.

وقد رواه أحمد فی "المسند" (3/339) - مثلَ ابن أبي شیبة { (1/97/1) } -؛ فقال: ثنا أسود بن عامر: أنا حسن بن صالح عن أبي الزبیر عن جابر به مرفوعاً. ونقل المعلق علی "نصب الرایة" عن "الشرح الکبیر للمقنع" (2/11) أنه قال: "وهذا إسناد صحیح متصل. رجاله کلهم ثقات؛ الأسود بن عامر روی له البخاری. والحسن بن صالح أدرك أبا الزبیر؛ ولد قبل وفاته بنیف وعشرین سنة". اهـ

قلت: وفی قوله أنه "متصل" نظر؛ فإن أبا الزبیر مشهور بالتدلیس، وقد عنعن. ولم یصرح بالسماع؛ فهو محمول علی الانقطاع.

ثم وجدت للحدیث طریقاً أخری عن أبي الزبیر.

أخرجه الإمام محمد فی "الموطأ" (96) . والدارقطنی (154) . والطبرانی فی "الأوسط" عن سهل بن العباس الترمذی: ثنا إسماعیل ابن عُلَیّة عن أیوب عن

أبي الزبير به. وقال الدارقطني: "هذا حديث منكر. وسهل بن العباس: متروك ".
وتراجع طرق هذا الحديث فى كتاب "إمام الكلام" (ص 133 ـ 138) . ثم قال فى نهاية ذلك: "والحاصل: أن طرق الحديث بعضها صحيحة أو حسنة، وبعضها ضعيفة ينجبر ضعفها بغيرها من الطرق الكثيرة. فالقول بأنه حديث غير ثابت، أو غير محتج به، ونحو ذلك؛ غير معتدٍّ به".

وللحديث شواهد كثيرة عن ابن عمر. وأبي سعيد، وأبي هريرة. وابن عباس، وأنس. خرجها الزيلعي فى " نصب الراية" (2/10 ـ 12) . و الحافظ ابن حجر فى "الدراية" (93).

{وقواه شيخ الإسلام ابن تيمية - كما فى "الفروع" لابن عبد الهادى (ق 2/48). وصحح بعض طرقه البوصيرى، وقد تكلمت عليه بتفصيل، وتتبعت طرقه فى "إرواء الغليل" (500)}.

(أصل صفة صلاة النبى صلى الله عليه وسلم. ج۱ص۳۵۵تا۳۵۹. المؤلف: محمد ناصر الدين الألبانى رحمه الله (المتوفى: 1420هـ).الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض.الطبعة: الأولى 1427هـ-2006م)

3.6:۔حدیثِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 28:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَّارُ، ثنا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتَ أَوْ جَهَرَ".

(سنن الدارقطنى.ج۲ص۱۲۲رقم1252 .المؤلف: أبو الحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادى الدارقطنى رحمه الله (المتوفى۳۸۵ھ) حققه وضبط نصه وعلق عليه:شعيب الارنؤوط. حسن عبد المنعم شلبى. عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم. الناشر:مؤسسة الرسالة، بيروت. لبنان. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۴ھ)

(حدیث حسن، اعلاء السنن ج ۴ ص ۸۲)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تجھے نماز میں امام کی قراءت ہی کافی ہے، چاہے وہ قراءت جہری کرے یا سری‘‘۔

فائدہ یہ روایت کتنی واضح ہے اور اس میں صاف صاف جہری اور سری نمازوں کا حکم جناب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمادیا ہے کہ صرف امام پڑھے اور مقتدی نہ پڑھے بلکہ اس کی طرف سے بھی امام ہی کا پڑھنا کافی ہے۔

3.7:۔ حدیث حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 29:۔ عُمَرُ، نا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟". فَقَالَ:"نَعَمْ". فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: "وَجَبَتْ هٰذِهِ". فَقَالَ لَهُ - وَكَانَ أَقْرَبُ الْقَوْمِ إِلَيْهِ -:"مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ".

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۳۷۷ رقم 34.

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ). المحقق: كمال يوسف الحوت. الناشر: مكتبة الرشد، الرياض. الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ھ)

أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ حُدَيْرُ بْنُ كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟". قَالَ:"نَعَمْ". قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: "وَجَبَتْ هٰذِهِ". فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ:"مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا

أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ"۔

(السنن الكبرى ج۱ ص۴۷۶ رقم 997۔ المؤلف: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني النسائي رحمه الله (المتوفى: ۳۰۳ھ) حققه وخرج أحاديثه: حسن عبد المنعم شلبي أشرف عليه: شعيب الأرناؤوط۔ قدم له: عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت۔ الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

□ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟"۔ قَالَ: "نَعَمْ"۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: "وَجَبَ هٰذَا؟"۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا قَرَأَ إِلَّا كَافِيًا"۔

(مسند الشاميين ج۳ ص۲۶۴، ۲۶۵ رقم 2223۔ المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى: ۳۶۰ھ)۔ المحقق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۰۵ھ)

□ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟"۔ قَالَ: "نَعَمْ"۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: "وَجَبَتْ هٰذِهِ"۔ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ إِلَيْهِ: "مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ"۔

(السنن الكبرى ج۲ ص۲۳۲ رقم 2909۔ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

(مجمع الزوائد ج۲ ص۲۳۳ رقم ۲۶۴۴ رواہ الطبرانی فی الکبیر واسنادہ حسن؛ سنن دارقطنی رقم 1262؛

مسند احمد ج ۲ ص ۱۱۷۳ رقم ۲۸۰۸۰ طبع بیت الافکار الدولیہ، بیروت؛ نسائی ص ۱۵۲، ۱۵۳ رقم ۹۲۳، ۹۲۴، قال الالبانی: صحیح الاسناد طبع مکتبۃ المعارف، ریاض؛ کتاب القراءۃ رقم ۳۷۷، ۳۷۸)

ترجمہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: ''کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ قوم میں سے ایک شخص کہنے لگا: ''پھر تو قراءت ضروری ہوگئی؟''۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تو یہی جانتا ہوں کہ امام کی قراءت مقتدیوں کو کافی ہے''۔
دار قطنی (رقم 1262) اور سنن کبریٰ بیہقی (رقم 2909) کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں تمام اہل مجلس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''میں تو یہی جانتا ہوں کہ امام کی قراءت مقتدیوں کو کافی ہے''۔

فائدہ اس روایت میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اس بات کی تصریح فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا تھا۔ جواب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے ارشاد فرمایا تھا۔ اس بات کی بھی تصریح کرتے ہیں کہ میں سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطاب کرتے وقت اور جواب دیتے وقت خاص طور پر میری طرف توجہ فرمائی تھی۔ یہ قوی قرائن بتاتے ہیں کہ یہ روایت مرفوع ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ (رقم ۹۲۳) نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا ہے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نہیں، بلکہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے (موقوف روایت کو آثار صحابہ رضی اللہ عنہم میں پیش کیا جائے گا)، لیکن اوپر ذکر کردہ دلائل سے فرمان نبوی ہی ہے۔
اس روایت میں سری اور جہری نماز کی کوئی قید مذکور نہیں ہے، اس لیے یہ تمام نمازوں کو شامل ہے۔ لہٰذا نہ جہری نماز میں امام کے پیچھے قراءت ہے نہ سری نمازوں میں۔

3.8:۔ حدیثِ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حدیث منازعت بھی کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قراءت اور انصات کے حکم کو امام اور مقتدی کے درمیان تقسیم کردیا

ہے۔ پس ہر ایک کو اس کا حق انصاف کے ساتھ اس طرح عطا کیا کہ مخالف کو کلام کی گنجائش نہ رہے۔ لیکن جب مقتدیوں میں سے بعض لوگ آپ ﷺ کے پیچھے پڑھنے سے باز نہ آئے۔ ان کا قراءت کرنا یا تو کسی شبہ کے سبب تھا جو ان کو پیش آیا۔ یا تو قراءت کی تخصیص کے احتمال کے ساتھ، یا کسی نماز کی تخصیص کے ساتھ، یا ان کو قراءت سے نہی کی حدیث، جو اس بارے میں صریح تھی، نہ پہنچی ہو۔ یا ان کے مانند اور عوارضات کی وجہ سے۔ پس کسی شخص نے جناب رسول اللہ کے پیچھے قراءت کر دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو زجر کی۔ آپ ﷺ نے جہری نمازوں میں بطور استقلال قراءت پر ڈانٹا تھا اور اسی طرح سرّی نمازوں میں بھی استقلالاً زجر کی تھی، ساتھ اس کے کہ دونوں واقعوں میں اتحاد ثابت ہوتا ہے۔

(الدلیل المبین علی ترك القراءة للمقتدین ص۱۳۱، ۱۳۲ مطبع مجتبائی پرنٹنگ پریس، بیرون دروازہ شیرانوالہ، لاہور)

یہ حدیث حنفیہ کے مسلک پر صریح ہونے کے ساتھ اس بات کو بھی واضح کر رہی ہے کہ قراءت خلف الامام کو منازعت القرآن (قرآن کے بارے میں امام کے ساتھ جھگڑنا) قرار دیئے جانے کے بعد صحابہ کرامؓ نے قراءت خلف الامام کو ترک کر دیا تھا۔ اس حدیث میں یہ تاویل بھی نہیں ہوسکتی کہ اس میں قراءت سورت خلف الامام سے منع کیا گیا ہے، نہ کہ قراءت فاتحہ خلف الامام سے کیونکہ آپ ﷺ نے ممانعت کی علت بھی بیان فرمادی ہے۔ اور وہ ہے قرآن پڑھنے سے متعلق امام کے ساتھ منازعت (جھگڑا) کرنا۔ اور یہ علت جس طرح قراءت سورت میں پائی جاتی ہے۔ اسی طرح قراءت فاتحہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا دونوں کا حکم ایک ہے۔

حدیث نمبر 30(۱):۔ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم انْصَرَفَ مِنْ صَلاَةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ. فَقَالَ: "هَلْ قَرَأَ مَعِي مِنْكُمْ أَحَدٌ آنِفاً؟". فَقَالَ رَجُلٌ: "نَعَمْ. أَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ!" قَالَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم: "إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ. فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی الله

عليه وسلم، فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ بِالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ".

التَّخْرِيجُ: أخرجه أبو مصعب الزهري، 250 في النداء والصلاة، والحدثاني، 93 في الصلاة، والشيباني، 111 في الصلاة، وابن حنبل، 7994 في م 2 ص 301 عن طريق عبد الرحمن؛ والنسائي، 919 في الافتتاح عن طريق قتيبة، وأبو داود 826 في استفتاح الصلاة عن طريق القعنبي؛ والترمذي، 312 في الصلاة عن طريق الأنصاري عن معن؛ وابن حبان، 1849 في م 5 عن طريق عمر بن سعيد بن سنان عن أحمد بن أبي بكر؛ والقابسي، 80. كلهم عن مالك به.

(الموطأ. ج٢ص١١٨رقم 286/ 79. المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى ١٧٩هـ) المحقق: محمد مصطفى الأعظمي. الناشر: مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية. أبوظبي، الإمارات. الطبعة: الأولى، ١٤٢٥هـ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز سے فارغ ہو کر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت جہر (بلند آواز) سے کی تھی، فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اس وقت میرے ساتھ قراءت کی ہے؟''۔ ایک شخص نے کہا: ہاں! یارسول اللہ! میں نے قراءت کی ہے''۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں بھی تو کہوں کہ یہ کون ہے جو میرے ساتھ قراءت کے بارے میں نزاع کر رہا ہے''۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو اس نماز میں قراءت کرنے سے رک گئے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہر سے قراءت فرمایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 31(۲): - قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ. فَقَالَ: "هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا؟". قَالَ رَجُلٌ: "نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟". قَالَ: "فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

تحقیق إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين سوى ابن أُكيمة -واسمه عُمارة- وهو ثقة، وقد سلف الكلام عليه عند هذا الحديث برقم (7270).

عبد الرحمن: هو ابن مهدي، ومالك: هو ابن أنس الإمام.

وهو في "موطأ مالك" 86/1، ومن طريقه أخرجه الشافعي في "السنن المأثورة" (33)، والبخاري في "الصلاة خلف الإمام" (95) و(262)، وأبو داود (826)، والترمذي (312)، والنسائي 140/2، وابن حبان (1849)، والبيهقي في "السنن" 157/2، وفي "القراءة خلف الإمام" (317)، وابن عبد البر في "التمهيد" 23/11، والبغوي (607). ولم يذكر البخاري في روايتيه: فانتهى الناس ... الخ.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ١٣ ص ٢٨٣ رقم 8007۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نماز سے فارغ ہو کر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قراءت جہر سے کی تھی، فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اس وقت میرے ساتھ قراءت کی ہے؟''۔ ایک شخص نے کہا: ''ہاں! یارسول اللہ! میں نے قراءت کی ہے''۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں بھی تو کہوں کہ یہ کون ہے جو میرے ساتھ قراءت کے بارے میں نزاع کر رہا ہے''۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو اس نماز میں قراءت کرنے سے رک گئے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہر سے قراءت فرمایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 32(۳):۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَمَا سَلَّمَ، فَقَالَ: "هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ أَحَدٌ مَعِي آنِفًا؟". قَالُوا: "نَعَمْ يَا رَسُولَ

اللهِ!". قَالَ: "إِنِّي أَقُولُ: مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟". فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَجْهَرُ بِهِ مِنَ الْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

تحقیق إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير ابن أكيمة -واسمه عُمارة- وهو ثقة، وقد سلف الكلام عليه عند الحديث (7270).

وهو في "مصنف عبد الرزاق" (2795) عن معمر، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن ماجه (849) من طريق عبد الأعلى، والخطيب في "تاريخه" 86/7 من طريق يزيد بن زريع، كلاهما عن معمر، به. ولم يذكر الخطيب في روايته: فانتهى الناس ... الخ.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۱۳ ص ۲۲۲، ۲۲۳ رقم 7819 .المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفی ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون-إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة-الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۸۷ رقم ۲۷۰۷ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت؛ ج ۲ ص ۱۳۵ رقم ۲۷۹۵ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز سے فارغ ہوکر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت جہر سے کی تھی، فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اس وقت میرے ساتھ قراءت کی ہے؟''۔ ایک شخص نے کہا: ''ہاں! یا رسول اللہ! میں نے قراءت کی ہے''۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں بھی تو کہوں کہ یہ کون ہے جو میرے ساتھ قراءت کے بارے میں نزاع کر رہا ہے)''۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو اس نماز میں قراءت کرنے سے رک گئے، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہر سے قراءت فرمایا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 33(۴):- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً يَجْهَرُ فِيهَا، ثُمَّ سَلَّمَ، فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ

فَقَالَ: "هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ آنِفًا؟". قَالُوا: "نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟".

تحقیق إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غيرَ ابن أُكيمة، واسمه عُمارة، وهو ثقة، وقد سَلَفَ الكلامُ عليه عندَ الحديث (7270).

ابن جريج: هو عبد الملك بن عبد العزيز.

وأخرجه البيهقي في "القراءة خلف الإمام" (320) من طريق محمد بن بكر البُرْساني، بهذا الإسناد.

وأخرجه عبد الرزاق في "مصنفه" (2796) عن ابن جريج، به.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۱۳ ص ۲۳۰ رقم 7833۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ جس میں آپ ﷺ نے جہر سے قراءت کی تھی۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز پوری کر لی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراءت کی ہے؟''۔ لوگوں نے کہا: ''ہاں! یا رسول اللہ!''۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی تو کہوں کہ یہ کون ہے جو میرے ساتھ قراءت کے بارے میں نزاع کر رہا ہے''۔

حدیث نمبر 34(۵):۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يُونُسَ بْنِ أَبِي [مَعْشَرٍ]، شَيْخٌ بِكُفْرِ تُوثَا، مِنْ دِيَارِ رَبِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ الرَّسْعَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً، فَجَهَرَ فِيهَا فَقَرَأَ أُنَاسٌ مَعَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: "قَرَأَ مِنْكُمْ أَحَدٌ؟". قَالُوا: "نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "إِنِّي لَأَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟".

قَالَ: "فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذٰلِكَ، فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَءُونَ".

(صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، ج۵ ص۱۵۹، ۱۶۰، رقم 1850 المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي رحمه الله (المتوفى ۳۵۴ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط. الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت. الطبعة: الثانية ۱۴۱۴ھ)

☐ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثنا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: "فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذٰلِكَ، فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَءُونَ".

(شرح معاني الآثار، ج۱ ص۲۱۷، رقم 1290، 1291. المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ). حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف. راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية. الناشر: عالم الكتب. الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت جہر سے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑھنا شروع کیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اس وقت میرے ساتھ قراءت کی ہے؟''۔ لوگوں نے عرض کیا: ''ہاں! یا رسول اللہ!''۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں بھی تو کہوں کہ یہ کون ہے جو میرے ساتھ قراءت کے بارے میں نزاع کر رہا ہے؟''۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''پس لوگوں نے اس کے ساتھ نصیحت پکڑی۔ پس وہ قراءت نہ کرتے تھے''۔

حدیث نمبر 35(۲): - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ ابْنَ أُكَيْمَةَ، يُحَدِّثُ سَعِيدَ

بْنَ الْمُسَيِّبِ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً، نَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ: "هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ أَحَدٌ؟". قَالَ رَجُلٌ: "أَنَا". قَالَ: "أَقُولُ: مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟". قَالَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: "فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا يَجْهَرُ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". قَالَ سُفْيَانُ: "خَفِيَتْ عَلَيَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةُ".

تحقیق

إسناده صحيح، ابن أكيمة -واسمه عمارة، وقيل: عمار، وقيل: عمرو، وقيل: عامر- لم يرو عنه إلا الزهري، وحديثه في السنن الأربعة وعند البخاري في "القراءة خلف الإمام". وقال يحيى بن معين: ثقة، وقال فيه أيضا: كفاك قول الزهري: سمعت ابن أكيمة يحدث سعيد بن المسيب، وقال يعقوب بن سفيان: هو من مشاهير التابعين بالمدينة، وذكره ابن حبان في "الثقات". وقال أبو حاتم الرازي: صحيح الحديث، حديثه مقبول، وقال البزار: ليس مشهورا بالنقل، ولم يحدث عنه إلا الزهري، وقال ابن سعد: منهم من لا يحتج بحديثه يقول: هو شيخ مجهول، وجهله الحميدي وابن خزيمة والبيهقي، وقال ابن حجر في "التقريب": ثقة، وقال ابن عبد البر في "التمهيد" 23-22/11: الدليل على جلالته أنه كان يحدث في مجلس سعيد بن المسيب وسعيد يصغي إلى حديثه عن أبي هريرة، وسعيد أجل أصحاب أبي هريرة، وإلى حديثه ذهب سعيد بن المسيب في القراءة خلف الإمام فيما يجهر فيه، وبه قال ابن شهاب، وذلك كله دليل واضح على جلالته عندهم وثقته، وبالله التوفيق.

وقول الزهري في آخر الحديث: "فانتهى الناس ... الخ"، قال الحافظ ابن حجر في "التلخيص الحبير" 231/1: هو من كلام الزهري، بينه الخطيب، واتفق عليه البخاري في "التاريخ" (38/9) ، وأبو داود، ويعقوب بن سفيان، والذهلي، والخطابي، وغيرهم. قلنا: فهو على هذا مرسل.

والحديث أخرجه المزي في ترجمة عمارة بن أكيمة من "تهذيب الكمال" 230-229/21 من طريق أحمد بن حنبل، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي شيبة 375/1، وعنه ابن ماجه (848) وقرن به هشام بن عمار،

وأخرجه أبو داود (827)، ومن طريقه البيهقي في "السنن" 157/2، وابن عبد البر في "التمهيد" 25/11 عن مسدد وأحمد بن محمد المروزي، ومحمد بن أحمد بن أبي خلف وعبد الله بن محمد الزهري، وابن السرح. وأخرجه البيهقي في "السنن" 157/2 من طريق علي بن أحمد المديني، وفي "القراءة خلف الإمام" (321) من طريق أبي داود عن عبد الله بن محمد الزهري، وأخرجه ابن عبد البر 11/24-25 من طريق حامد بن يحيى، تسعتهم عن سفيان بن عيينة، به.

انتهى ابن أبي شيبة وهشام بن عامر وحامد بن يحيى إلى قوله: "ما لي أنازع القرآن"، وقال أبو داود: قال مسدد في حديثه: قال معمر: فانتهى الناس عن القراءة فيما جهر به رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وقال ابن السرح في حديثه: قال معمر عن الزهري: قال أبو هريرة: فانتهى الناس! وقال عبد الله بن محمد الزهري من بينهم: قال سفيان: وتكلم الزهري بكلمة لم أسمعها، فقال معمر: إنه قال: فانتهى الناس، وقال البيهقي: قال علي ابن المديني: قال سفيان: ثم قال الزهري شيئا لم أحفظه، انتهى حفظي إلى هذا، قال علي: قال لي سفيان يوما: فنظرت في شيء عندي، فإذا هو: صلى بنا رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلاة الصبح، بلا شك.

وأخرجه ابن عبد البر 11/26-27 من طريق أبي أويس، عن الزهري، به.

وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" (96) من طريق الليث بن سعد، عن يونس بن يزيد، عن الزهري، به. قال البخاري: وقوله: "فانتهى الناس" من كلام الزهري، وقد بينه لي الحسن بن صباح قال: حدثنا مبشر، عن الأوزاعي: قال الزهري: فاتعظ المسلمون بذلك، فلم يكونوا يقرؤون فيما جهر.

وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" (98)، وابن حبان (1843)، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" (318) و (319) من طريق الليث بن سعد، عن الزهري، به. انتهى حديثه إلى قوله: "ما لي أنازع القرآن".

وأخرجه مع قول الزهري بنحوه أبو يعلى (5861) من طريق مبشر بن إسماعيل، وابن حبان (1850) من طريق الفريابي، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" (322) من طريق الوليد بن مزيد، و (324) من طريق بشر بن بكر، ثلاثتهم عن الأوزاعي،

عن الزهری، عن سعید بن المسیب، عن أبی هریرة. فجعل سعید بن المسیب فی موضع ابن أکیمة. قال ابن عبد البر 24/11: وذلك وهم وغلط عند جمیع أهل العلم بالحدیث، والحدیث محفوظ لابن أکیمة ...

وأخرجه ابن حبان (1851) من طریق الولید بن مسلم، حدثنا الأوزاعی، عن الزهری، عن من سمع أبا هریرة یقول ... فذکره. قال ابن حبان: فعلم الولید بن مسلم أنه وهم (یعنی الأوزاعی) فقال: عن من سمع أبا هریرة، ولم یذکر سعیدا.

قلنا: وسواء أکانت هذه الزیادة (وهی: فانتهی الناس ...) من قول أبی هریرة أو من مرسل الزهری، فإنها زیادة صحیحة، یعضدها قول الله تبارك وتعالی: (وإذا قریء القرآن فاستمعوا له وأنصتوا) [الأعراف: 204] . فقد اتفق أهل العلم علی أن المراد من قوله: (فاستمعوا) ، وجوب الإنصات علی المأموم فی الصلوات التی یجهر فیها الإمام، کما فی "جامع البیان" 9/162-166، و"التمهید" 11/30-31.

ویعضدها أیضا قوله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "وإذا قرأ (یعنی الإمام) فأنصتوا"، رواه مسلم (404)(63)، وأبو داود (604) وغیرهما .

وحدیث: "لا صلاة إلا بفاتحة الکتاب" یخص المنفرد والإمام، فإن قراءة الفاتحة فی حقهما واجبة، فهو من العام الذی أرید به الخاص، وأما المأموم فیجب علیه الإنصات فی الجهریة، وأما فی السریة فیسن له أن یقرأ الفاتحة، لأن الإمام یحمل عنه ذلك لحدیث: "من کان له إمام، فقراءته له قراءة"، وهو حدیث حسن روی عن جماعة من الصحابة، منهم جابر بن عبد الله. سیأتی فی "المسند" 3/339، ونفصل القول فیه هناك إن شاء الله تعالی، وانظر "التمهید" 1/271-55، و"المغنی" 2/259-265، و"تهذیب السنن" 1/392.

وسیأتی حدیث أبی هریرة برقم (7819) و (7833) و (8007) و (10318) .

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج ۱۲ ص ۲۱۱، ۲۱۲ رقم 7270، المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشیبانی ؒ (المتوفی ۲۴۱ھ)، المحقق: شعیب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف:د عبد الله بن عبد المحسن الترکی، الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة:الأولی، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔

ہم جانتے ہیں کہ وہ صبح کی نماز تھی۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز پوری کر لی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراءت کی ہے؟''۔ ایک شخص نے کہا: ''ہاں! میں نے کی ہے''۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی تو کہوں کہ یہ کون ہے جو میرے ساتھ قراءت کے بارے میں نزاع کر رہا ہے؟''۔ حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''پھر لوگ اس نماز میں قراءت سے رُک گئے جس میں رسول اللہ ﷺ قراءت جہر سے کرتے تھے''۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''مجھ پر اس حدیث کا یہ کلمہ مخفی رہ گیا تھا''۔

حدیث نمبر 36(۷):۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أنبأ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بنِ مَزْيَدٍ، أنبأ أَبِي، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَرَأَ نَاسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: "هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ"، فَقَالُوا: "نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ!"، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟"، قَالَ الزُّهْرِيُّ: "فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَءُونَ"۔

(السنن الكبرى ج۲ ص۲۲۶ رقم 2894 المؤلف أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ)، المحقق: محمد عبد القادر عطا الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس نماز میں قراءت کی جس نماز میں جہر سے قراءت کی جاتی ہے۔ پھر جب آپ ﷺ فارغ ہوئے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے، تو فرمایا: ''کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی نے قراءت کی ہے؟''۔ تو لوگوں نے کہا: ''ہاں! یا رسول اللہ!''۔ پس آپ

ﷺ نے فرمایا: ''میں کہتا تھا: کیا ہے مجھ کو کہ میں قرآن میں منازعت کیا جاتا ہوں؟''۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''پس لوگوں نے اس سے وعظ (عبرت اور نصیحت) حاصل کیا۔ پھر قراءت نہ کرتے تھے''۔

حدیث نمبر 37(۸):- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَابْنُ السَّرْحِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ، يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ بِمَعْنَاهُ إِلَى قَوْلِهِ: "مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ". قَالَ مُسَدَّدٌ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ مَعْمَرٌ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ مَعْمَرٌ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: "فَانْتَهَى النَّاسُ". وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: مِنْ بَيْنِهِمْ، قَالَ سُفْيَانُ: وَتَكَلَّمَ الزُّهْرِيُّ بِكَلِمَةٍ لَمْ أَسْمَعْهَا، فَقَالَ مَعْمَرٌ: إِنَّهُ قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَانْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى قَوْلِهِ: "مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ". وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ فِيهِ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: "فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُونَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُونُوا يَقْرَءُونَ مَعَهُ فِيمَا جَهَرَ بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، قَالَ: قَوْلُهُ: فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ.

تحقیق

حديث عبد الرحمن بن إسحاق عن الزهري عند أحمد (10318). وأما حديث الأوزاعي عن الزهري فهو عند ابن حبان في "صحيحه" (1850) و (1851). لكن جعله الأوزاعي من رواية الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة وهو وهمٌ كما بيّنه ابن حبان بإثر روايته للحديث.

وكذلك قال البخاري في "القراءة خلف الإمام" (96) وفي "التاريخ الكبير" 9/ 38. وابن حبان في "صحيحه". والخطيب في "الفصل للوصل المدرج في النقل" 1/ 292.

ونقله الحافظ ابن حجر في "التلخيص" 1/ 231 عن غير واحد وقد رد هذه الدعوى الإمام ابن القيم في بحث جيد في "تهذيب السنن" 1/ 391-393 فراجعه لزاماً.

وسواء كانت هذه الزيادة من قول أبي هريرة أو من مرسل الزهري فإنها زيادة صحيحة. يَعضُدها قولُ الله تبارك وتعالى: {وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا} [الأعراف: 204]. فقد اتفق جمهورُ أهلِ العلم على أن المراد من قوله: "فاسْتَمِعُوا" وجوب الإنصات على المأموم في الصلوات التي يجهر فيها الإمام. كما في "تفسير الطبري" 9/ 162-166. و"التمهيد" لابن عبد البر 11/ 30-31.

ويعضُدها أيضًا قولُه صلى الله عليه وسلم: "وإذا قرأ (يعني الإمام) فأنصِتُوا" رواه مسلم (404) (63). وسلف عند أبي داود برقم (604).

(سنن أبي داود، ج۲ ص۱۱۸ تا ۱۲۰ رقم 827۔ المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: ۲۷۵ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي۔ الناشر: دار الرسالة العالمية۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ صبح کی نماز تھی۔ ساتھ ہی اول حدیث کے، اس کے "مَا لِي أُنَازَعُ القرآنَ" تک۔

حضرت مسدد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں فرمایا: "لوگ اس نماز میں قراءت سے رُک گئے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہر سے قراءت کرتے تھے"۔ حضرت ابن سرح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں فرمایا: حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "پھر لوگ قراءت سے رُک گئے"۔ حضرت عبد اللہ بن محمد زہری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لفظ بھی فرمایا تھا: مِنْ بَيْنِهِمْ۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے ایک کلمہ فرمایا جس کو میں نے نہیں سن سکا تھا۔ پھر (میرے پوچھنے پر) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا: "پھر لوگ رُک گئے"۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد الرحمٰن بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث: "مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ"

تک ہی روایت کی ہے۔ اس حدیث کو امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں: امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''پس لوگوں نے اس سے وعظ (عبرت اور نصیحت) حاصل کیا۔ پھر قراءت نہ کرتے تھے جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہر سے قراءت کرتے تھے''۔ حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت محمد بن یحیٰی بن فارس رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے: ''فَانْتَھَی النَّاسُ'' امام زہری رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔

6 ''فَانْتَھَی النَّاسُ الخ'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہی ہے

اعتراض ''فَانْتَھَی النَّاسُ'' امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ یہ مدرج ہے۔

جواب یہ کہنا کہ یہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور مطلب یہ ہے کہ تابعین رحمہم اللہ نے امام کے پیچھے قراءت ترک کردی تھی۔ یہ اصول کے لحاظ سے غلط ہے۔

اولاً امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جو جملہ حدیثِ مرفوع کے ساتھ بیان ہو، وہ مرفوع ہی ہو گا، الّا یہ کہ اس کے مدرج ہونے پر قاطع دلیل قائم ہو۔ (تلخیص الحبیر ص ۱۲۶)

اور کمزور سند اور محض احتمال سے ادراج ثابت نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

محض احتمال سے ادراج ثابت نہیں ہوسکتا۔ (فتح الباری ج ۱۱ ص ۴۲۵)

اس کے مدرج ہونے کی کوئی عقلی اور نقلی صحیح دلیل موجود نہیں ہے۔

ثانیاً حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ حازمی رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَبَيَّنَّا أَنَّ الصَّحِيحَ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِي عَلَيْهِ الْفُقَهَاءُ وَالْأُصُولِيُّونَ ومحققوا الْمُحَدِّثِينَ أَنَّهُ إِذَا رُوِيَ الْحَدِيثُ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا أَوْ مَوْصُولًا وَمُرْسَلًا حُكِمَ بِالرَّفْعِ وَالْوَصْلِ لِأَنَّهَا زِيَادَةُ ثِقَةٍ وَسَوَاءٌ كَانَ الرَّافِعُ

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج المعروف نووی شرح مسلم ج٦ ص٢٢٩ أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى ٦٧٦ھ).طبع:دار إحياء التراث العربي. بيروت.الطبعةالثانية.١٣٩٢ھ)

ترجمہ ہم بیان کرآئے ہیں کہ صحیح بلکہ خالص حق بات یہ ہے جس پر فقہاء، علمائے اصول اور محقق محدثین متفق ہیں کہ جب کوئی حدیث مرفوع اور موقوف روایت کی گئی ہو، یا موصول اور مرسل بیان ہوئی ہو، تو اس صورت میں حدیث مرفوع اور متصل ہی سمجھی جائے گی، چاہے رفع اور وصل کرنے والے حفظ اور عدد میں زیادہ ہوں، یا کم۔ حدیث بہر حال مرفوع ہوگی۔

علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ب تَعَارُضُ الْوَصْلِ وَالإِرْسَالِ أَو الرَّفْعِ وَالوَقْفِ

وَالحُكْمُ لِوَصْلِ ثِقَةٍ فی الأَظْهَرِ

(ألفية العراقي المسماة ب: التبصرة والتذكرة في علوم الحديث.ص١٠٦ رقم البيت 147 المؤلف: أبو الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين بن عبد الرحمن بن أبي بكر بن إبراهيم العراقي (المتوفى: 806ھ).قدم لها وراجعها: فضيلة الشيخ الدكتور عبد الكريم بن عبد الله بن عبد الرحمن الخضير.تحقيق ودراسة: العربي الدائز الفرياطي.الناشر: مكتبة دار المنهاج للنشر والتوزيع. الرياض - المملكة العربية السعودية.الطبعة: الثانية، 1428ھ)

ترجمہ اگر ایک ہی ثقہ راوی معاً دو مسئلوں میں اختلاف پیدا ہو کہ کسی وقت وہ موصول بیان کرتا ہے اور کسی وقت مرسل یا کسی وقت وہ مرفوع بیان کرتا ہے اور کسی وقت موقوف۔ تو صحیح قول کی بنا پر اس کے موصول اور مرفوع ہونے کا حکم کیا جائے گا، نہ کہ مرسل اور موقوف ہونے کا۔

ثالثاً امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابن ابی السرح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، وہ معمر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''لوگوں نے قراءت ترک کردی تھی''۔
اس صحیح روایت سے معلوم ہوگیا کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، نہ یہ کہ حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا مدرج ہے۔ جب حضرت امام معمر رحمۃ اللہ علیہ کا اثبت الناس فی الزھری ہونا محدثین کا طے شدہ قاعدہ ہے۔ تو امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کا اس جملہ کو نقل نہ کرنا اس کے مدرج ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہوسکتی، بلکہ اس میں صحیح اور صواب بات حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ کی ہوگی، خصوصاً جب کہ وہ مثبت بھی ہیں۔

رابعاً گو امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے محدث، فقیہ اور امام تھے۔ لیکن کتبِ رجال میں اس کی تصریح موجود ہے کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے جو روایت وہ کرتے ہیں، وہ حجت نہیں ہو سکتی۔ حافظ ابو عمر بن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے جملہ روایتیں ضعیف اور کمزور ہیں۔ (کتاب الانصاف ص۲۰۱؛ کتاب العلم ص۲۰۱)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وقال يعقوب بن شيبة عن ابن معين الأوزاعى فى الزهرى ليس بذاك قال يعقوب والأوزاعى ثقة ثبت فى روايته عن الزهرى خاصة شيء.

(تهذيب التهذيب ج٦ ص١٤٢ رقم 487 المؤلف: أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (المتوفى ٨٥٢ھ) الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند الطبعة: الطبعة الأولى ١٣٢٦ھ)

امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے میں قابلِ اعتبار نہیں۔

امام یعقوب بن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: ''امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ اور ثبت تھے، لیکن امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے جملہ روایتیں کمزور اور ضعیف ہیں''۔

خامساً حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَهٰذَا إِذَا كَانَ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ فَهُوَ مِنْ أَدَلِّ الدَّلَائِلِ عَلَى أَنَّ الصَّحَابَةَ

لَمْ يَكُونُوا يَقْرَءُوْنَ فِي الْجَهْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الزُّهْرِيَّ مِنْ أَعْلَمِ أَهْلِ زَمَانِهِ أَوْ أَعْلَمُ أَهْلِ زَمَانِهِ بِالسُّنَّةِ وَقِرَاءَةُ الصَّحَابَةِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ مَشْرُوعَةً وَاجِبَةً أَوْ مُسْتَحَبَّةً تَكُونُ مِنْ الْأَحْكَامِ الْعَامَّةِ الَّتِي يَعْرِفُهَا عَامَّةُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ فَيَكُونُ الزُّهْرِيُّ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِهَا فَلَوْ لَمْ يُبَيِّنْهَا لَاسْتَدَلَّ بِذَلِكَ عَلَى انْتِفَائِهَا فَكَيْفَ إِذَا قَطَعَ الزُّهْرِيُّ بِأَنَّ الصَّحَابَةَ لَمْ يَكُونُوا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَهْرِ.

(مجموع الفتاوی ج۲۳ص۲۷۴۔المؤلف: تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحرانيؒ (المتوفى ۷۲۸ھ)۔المحقق: عبد الرحمن بن محمد بن قاسم. الناشر: مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف، المدينة النبوية، المملكة العربية السعودية.عام النشر ۱۴۱۶ھ)

ترجمہ: اگر ''فَانْتَهَى النَّاسُ'' حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا مدرج ہی تسلیم کرلیا جائے، تب بھی یہ اس بات کی ایک بہت بڑی وزنی دلیل ہوگی کہ امام کے پیچھے قراءت کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت میں سنّت اور حدیث کے بہت بڑے امام تھے۔ اگر امام کے پیچھے قراءت کرنا ضروری ضروری ہوتا تو یہ مسئلہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کیسے مخفی رہ سکتا تھا؟ جب امام زہری رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں کہ جہری نمازوں میں لوگوں نے قراءت ترک کردی تھی۔ تو یہ اس بات کی کھلی اور معقول دلیل ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے اور اسی پر امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عامل پایا۔

اسی مضمون کو حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں:

قوله: "فانتهى الناس عن القراءة ..." إلخ من قول الزُّهْرِيِّ ...

قلتُ: ويقضي العجب من قولهم ما حملهم على ذلك، فإننا لو سلّمناه، فالزُّهْرِيُّ تابعيٌّ، ولا يذكر إلا من حال الصحابةِ ثم إن من جعله من قول الزُّهْرِيِّ غَرَضُه أن الزهريَّ قاله نقلا عن أبي هُرَيْرَةَ

(فیض الباری علی صحیح البخاری، ج۲ ص ۳۴۴۔ المؤلف: (أمالی) محمد أنور شاہ بن معظم شاہ الکشمیری الهندی ثم الدیوبندی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۵۳ھ) المحقق: محمد بدر عالم المیرتهی رحمہ اللہ، أستاذ الحدیث بالجامعة الإسلامیة بداجهیل (جمع الأمالی وحررها ووضع حاشیة البدر الساری إلی فیض الباری). الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان۔ الطبعة: الأولی، ۱۴۲۶ھ)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد نے بھی اسی مضمون کو اپنی کتاب: أصل صفة صلاة النبی ﷺ میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

(أصل صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج۱ ص ۳۳۸ تا ۳۴۰۔ المؤلف: محمد ناصر الدین الألبانی رحمہ اللہ (المتوفی: 1420ھ)۔ الناشر: مکتبة المعارف للنشر والتوزیع - الریاض۔ الطبعة: الأولی 1427ھ۔2006م)

سادساً اگر یہ جملہ "فَانْتَهَى النَّاسُ" سرے سے اس حدیث میں نہ ہو اور روایت "مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ" پر ہی ختم ہو جائے (جیسا کہ امام لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت یہیں ختم ہو جاتی ہے)، تو پھر بھی یہ حدیث امام کے پیچھے مطلقاً قراءت نہ کرنے کی دلیل ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ کے پیچھے قراءت کرنے والا صرف ایک ہی شخص تھا۔ اس کو بھی آپ ﷺ نے گوارا نہ فرمایا۔ پہلے آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر فوراً سوال کیا۔ اور پھر اس شخص کے اقرار کرنے کے بعد "مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ" کے جملہ سے اس کی قراءت کو ناپسند کرتے ہوئے ڈانٹ ڈپٹ اور تنبیہ فرمائی۔ اگر "فَانْتَهَى النَّاسُ" کا جملہ سرے سے نہ ہو، تو کیا اس تنبیہ کے بعد بھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احتمال ہے کہ وہ باقاعدہ امام کے پیچھے قراءت کرتے رہے؟ حَاشَا وَ كَلَّا۔ اگر اس حدیث میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو صرف یہی جملہ ہوتا: "هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ أَحَدٌ مَعِي آنِفًا؟"۔ تو پھر بھی یہ جمہور کی دلیل کے لیے کافی ہوتا، حالانکہ جملہ "فَانْتَهَى النَّاسُ" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

3.9:۔حدیثِ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 38(۱):۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ - أَوِ الْعَصْرِ - فَقَالَ: "أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِي بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟". فَقَالَ رَجُلٌ: "أَنَا وَلَمْ أُرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ". قَالَ: "قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا". (مسلم رقم 47-398)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کس نے میرے پیچھے "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" پڑھی ہے''۔تو ایک شخص نے عرض کیا: ''میں نے! اور میرا اس سے صرف خیر و بھلائی کا ارادہ ہی تھا''۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جانا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے قراءت میں منازعت کر رہا ہے''۔

حدیث نمبر 39(۲):۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى، يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "أَيُّكُمْ قَرَأَ" - أَوْ "أَيُّكُمُ الْقَارِئُ" - فَقَالَ رَجُلٌ: "أَنَا". فَقَالَ: "قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا". (مسلم رقم 48-398)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، تو ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" پڑھنے لگا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''تم میں سے کس نے قرات کی؟ میں خیال کر رہا تھا کہ کوئی مجھ سے قراءت میں منازعت کر رہا ہے''۔

حدیث نمبر 48(۳):۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ

بْنِ أَبِي أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الظُّهْرَ. فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ. قَالَ: "أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟". فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: "أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ!". قَالَ: "قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا".

(المصنف، ج۲ص۱۳۶رقم2799۔المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعانيؒ (المتوفى: 211ھ)۔المحقق: حبيب الرحمن الأعظميؒ۔ الناشر: المجلس العلمي- الهند۔يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت۔ الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، تو ایک شخص آپ ﷺ کے پیچھے "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" پڑھنے لگا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''تم میں سے کس نے قرات کی؟ میں خیال کر رہا تھا کہ کوئی مجھ سے قراءت میں منازعت کر رہا ہے''۔

حدیث نمبر 40(۴):۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: "مَنْ ذَا الَّذِي يُخَالِجُنِي سُورَتَهُمْ". فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

(سنن الدارقطني،ج۲ص۱۱۳، ۱۱۴، ۲۶۵رقم1240، 1509۔المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطنيؒ (المتوفى۳۸۵ھ)۔حققه وضبط نصه وعلق عليه:شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم الناشر:مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ ایک شخص نے آپ ﷺ کی اقتداء میں قراءت کرنا شروع

کی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: ''تم میں سے کون شخص میری سورت (تلاوت) کے بارے میں رُکاوٹ ڈال رہا تھا؟''۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو امام کی اقتداء میں قراءت کرنے سے منع کر دیا۔

حدیث نمبر 41(۵):-حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ، بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى. فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: "أَيُّكُمْ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟". فَقَالَ رَجُلٌ: "أَنَا". قَالَ: "قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا".

تحقیق إسناداه صحيحان على شرط الشيخين. سعيد: هو ابن أبي عروبة.

وأخرجه بالإسناد الأول البخاري في جزء "القراءة خلف الإمام" (93)، والنسائي 140/2 و247/3، والبزار في "مسنده" (3601) من طريق يحيى بن سعيد بهذا الإسناد.

وأخرجه الطيالسي (851)، والبخاري في "القراءة خلف الإمام" (82) و(88) و(92)، وأبو داود (828)، وأبو عوانة 131/2-132، وأبو القاسم البغوي في "الجعديات" (988)، وابن قانع في "معجم الصحابة" 253/2، والطبراني في "الكبير" 520/18، والدارقطني 405/1، والبيهقي في "السنن" 162/2، وفي "القراءة خلف الإمام" (363) و(364) من طرق عن شعبة، به.

وأخرجه بالإسناد الثاني ابن أبي شيبة 357/1، ومن طريقه مسلم (398) (49)، والطبراني في "الكبير" 18/(525) عن إسماعيل ابن علية، به.

وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" (94) من طريق يزيد بن زريع، وأبو داود (829) من طريق محمد بن أبي عدي، وأبو عوانة 132/2، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 207/1 من طريق محمد بن عبد الله الأنصاري، ثلاثتهم عن سعيد بن أبي عروبة، به.

وأخرجه عبد الرزاق (2799) ، والحميدى (835) ، والبخارى فى "القراءة خلف الإمام" (90) و (91)، ومسلم (398) (47)، والنسائى 140/2، وأبو عوانة 132/2، والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 207/1، وابن حبان (1845) و (1846) ، والطبرانى 18/ (519) و (521) و (522) و (523) و (524) من طرق عن قتادة، به.

وعندهم على الشك فى الصلاة هل هى الظهر أو العصر غير الحميدى والطبرانى، فعندهما هى صلاة الظهر، لكن فى رواية الطبرانى الثالثة على الشك كباقى الرواة.

وأخرجه الدارقطنى 326/1 و405، والبيهقى فى "السنن" 162/2، وفى "القراءة خلف الإمام" (360) و (362) من طريق الحجاج بن أرطاة، عن قتادة، عن زرارة بن أوفى، عن عمران قال: كان النبى يصلى بالناس ورجل يقرأ خلفه، فلما فرغ قال: "من ذا الذى يخالجنى سورتى" فنهاهم عن القراءة خلف الإمام. قال الدارقطنى: ولم يقل هكذا غير حجاج، وخالفه أصحاب قتادة منهم شعبة وسعيد وغيرهما، فلم يذكروا أنه نهاهم عن القراءة، وحجاج لا يحتج به.

وسيأتى الحديث برقم (19816) و (19874) و (19889) و (19961).

وانظر كلامنا على مسألة القراءة خلف الإمام عند حديث أبى هريرة السالف برقم (7270).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۳ ص ۹۳، رقم 19815، المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانى رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركى. الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی، تو ایک شخص آپ ﷺ کے پیچھے "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" پڑھنے لگا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''تم میں سے کس نے قرات کی؟ میں خیال کر رہا تھا کہ کوئی مجھ سے قراءت میں منازعت کر رہا ہے''۔

حدیث نمبر 42(۲):- أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمَالِينِيُّ، أنبأ أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ، وَابْنُ صَاعِدٍ قَالَا ثنا يُوسُفُ

بْنُ مُوسٰى، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: "مَنْ ذَا الَّذِي يُخَالِجُنِي سُورَتِي؟". فَنَهٰى عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

(السنن الكبرى ج۲ص۲۳۱رقم 2905۔المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے۔ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں قراءت کرنا شروع کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: ''تم میں سے کون شخص میری سورت (تلاوت) کے بارے میں رُکاوٹ ڈال رہا تھا''۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام کی اقتداء میں قراءت کرنے سے منع کر دیا۔

تشریح نماز باجماعت میں قاری [قراءت کرنے والا] صرف امام ہوتا ہے۔ مقتدی نہ قراءت کرتا ہے نہ قاری ہوتا ہے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے استعجاب سے پوچھا: ''تم میں سے قاری کون بن گیا؟'' ایک آدمی نے کہا: ''میں''۔ چونکہ مقتدی کا قاری بننا امام کا حق قراءت چھیننا ہے۔ اس لیے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سخت باعث خلجان ہوئی کہ مقتدی کا کام تو امام کی متابعت ہے اور یہ میرا حق چھین کر مخالفت کر رہا ہے۔

دارقطنی (رقم 1240، 1509) اور سنن کبریٰ بیہقی (رقم 2905) میں اس کے بعد یہ بھی صراحت ہے: "فنهاهم عن القراءة خلف الامام: '' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرما دیا''۔ یہاں مطلق قراءت سے منع فرمایا، نہ کہ جہر سے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ نہی تحریم کے لیے ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز میں کیفیت عجیب ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ ''لوگوں کا کیا حال ہے کہ طہارت اچھی طرح نہیں

کرتے، جس کی وجہ سے ہمیں قراءت قرآن میں التباس اور خلجان ہوتا ہے" (مشکوۃ حدیث نمبر ۲۹۵)۔ اس کا کسی نے یہ مطلب نہیں لیا کہ وہ لوگ پیچھے سے بلند آواز سے پکارتے تھے کہ ہم نے وضو اچھی طرح نہیں کیا۔ اس لیے آپ ﷺ کو خلجان ہوتا تھا، بلکہ ان کے پیچھے کھڑے ہونے سے قلب مبارک متاثر ہو جاتا تھا۔ اسی طرح کسی کے پیچھے مطلق قراءت سے بھی قلب مبارک خلجان میں مبتلا ہو جاتا تھا۔

3.10:۔حدیثِ حضرت عبداللہ بن بُحَیْنَہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 43:۔حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِي آنِفًا؟". قَالُوا: "نَعَمْ". قَالَ: "إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ". فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَهُ حِينَ قَالَ ذٰلِكَ.

تحقیق

حديث صحيح، لكن من حديث الزهري عن ابن أكيمة عن أبي هريرة. وسلف برقم (7270). هكذا رواه غير واحد من ثقات أصحاب الزهري عنه، وخالفهم ابنُ أخي ابن شهاب -واسمه محمد بن عبد الله بن مسلم- فرواه كما هو هنا عند أحمد، وخطَّأه فيه يعقوب بن سفيان والبزار والبيهقي ونَقَل عن محمد بن يحيى الذهلي أنه خطَّأه أيضاً.

وهو عند يعقوب بن سفيان في "المعرفة والتاريخ" 2/215، والبزار في "مسنده" (2313)، والبيهقي في "السنن" 2/158-159، وفي "الشعب" (7247)، وفي "القراءة خلف الإمام" (325) و(326) من طريق يعقوب بن إبراهيم، بهذا الإسناد.

وأخرجه البيهقي في "القراءة" (326) من طريق سعد بن إبراهيم، عن ابن أخي شهاب، به.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۸ ص ۲۱۰ رقم 22922 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي

الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى ۱۴۲۱ھ)

(طبرانی رقم ۱۵۱ ۷۲؛ مجمع الزوائد رقم ۲۶۳۹: وقال الهیثمی: رواه احمد والطبرانی فی الکبیر والاوسط، ورجال احمد رجال الصحیح، کتاب القراءۃ رقم ۳۲۶)

ترجمہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قراءت کی ہے؟''۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''جی حضرت! قراءت کی ہے''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تب ہی تو میں (دل میں) کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ قرآنِ کریم کی قراءت میں منازعت اور کشمکش کیوں کی جارہی ہے؟''۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد جب سنا تو لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت ترک کردی۔

فائدہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس میں جہری نماز کی کوئی قید بھی مذکور نہیں ہے۔ لہٰذا یہ روایت جہری اور سرّی تمام نمازوں کو شامل ہے۔ گویا اس روایت کے پیش نظر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تمام نمازوں میں قراءت ترک کردی تھی۔ جیسا کہ علامہ جصاص رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَأَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ تَرْكِهِمُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَهُ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ الْجَهْرِ وَالْإِخْفَاءِ، فَهٰذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا تُوجِبُ النَّهْيَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ أَوْ يُسِرُّ. وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ جُلَّةِ الصَّحَابَةِ مِنَ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَإِظْهَارِ النَّكِيرِ عَلٰى فَاعِلِهِ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ شَائِعًا لَمَا خَفِيَ أَمْرُهُ عَلَى الصَّحَابَةِ لِعُمُومِ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ، وَلَكَانَ مِنَ الشَّارِعِ تَوْقِيفٌ لِلْجَمَاعَةِ عَلَيْهِ وَلَعَرَفُوهُ كَمَا عَرَفُوا الْقِرَاءَةَ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ كَانَتِ الْحَاجَةُ إِلٰى مَعْرِفَةِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ كَهِيَ إِلَى الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ لِلْمُنْفَرِدِ وَالْإِمَامِ. فَلَمَّا رُوِيَ عَنْ جُلَّةِ الصَّحَابَةِ إِنْكَارُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّهَا غَيْرُ جَائِزَةٍ.

(أحكام القرآن، ج ۳ ص ۵۵۔ المؤلف: أحمد بن على أبو بكر الرازى الجصاص الحنفی رحمہ اللہ (المتوفى: 370ھ)۔ المحقق: عبد السلام محمد على شاهين۔ الناشر: دار

الکتب العلمیة بیروت - لبنان الطبعة: الأولی 1415ھ/1994م)

اگر اس روایت میں جہر کی قید ہو، جیسا کہ مجمع الزوائد (رقم ۲۶۴۱) کی ایک روایت میں ہے: صلّٰی صلوٰۃ یجهر فیها الخ تب تو جہری نمازوں میں ترکِ قراءت خلف الامام پر یہ روایت صریح ہے۔ اور سری نمازوں میں پڑھنا پھر بھی ثابت نہیں کیونکہ سری میں بھی امام کے پیچھے قراءت کرنا ثابت نہیں۔

3.11:۔حدیثِ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 44:۔حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانُوا يَقْرَءُونَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ".

تحقیق

إسناده حسن، يونس بن أبي إسحاق مختلف فيه، وضعف أحمد حديثه عن أبيه، وبقية رجاله ثقات رجال الصحيح. أبو أحمد الزبيري: هو محمد بن عبد الله، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي، وأبو الأحوص: هو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي.

وأخرجه البزار (488) "زوائد"، وأبو يعلى (5006) من طريق أبي أحمد الزبيري، بهذا الإسناد.

وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" (254)، والبزار (488) "زوائد"، وأبو يعلى (5397)، والدارقطني في "السنن" 341/1، والبيهقي في "القراءة خلف الإمام" (449) من طريقين عن يونس بن أبي إسحاق، به.

قال البزار: لا نعلم رواه هكذا إلا يونس.

وأورده الهيثمي في "المجمع" 110/2، وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار، ورجال أحمد رجال الصحيح.

وفي الباب عن أبي هريرة عند أبي داود (826)، والترمذي (312)، والنسائي 140/2-141، وابن حبان (1849)، سيرد 240/2 و284 و285 و301 و487.

وعن عمران بن حصين عند مسلم (398)، وصححه ابن حبان (1845)، وسيرد في

المسند 4/426، و431.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج٦ ص٨٣ رقم ٣٦٠٠. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفی ٢٤١ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط. عادل مرشد. وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركی الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولى ١٤٢١ھ)

(وقال محققوا المسند: قال البزار:لا نعلم رواه هكذا الّا يونس. قال الألباني: صحيح: قال شعيب:اسناده حسن: مسند احمد ج١ ص٣٩٧ رقم ٤٣٠٩ طبع بيت الافكار الدوليہ الاردن، ٢٠١٠ء؛ مجمع الزوائد رقم ٢٦٤٠؛ وقال رواه احمد وابو يعلیٰ والبزارو رجال احمد رجال الصحيح. قال الألباني: يعني صحيح مسلم: فقد احتج بهم جميعاً واسناده عندی حسن. اصل صفة صلاة النبي ﷺ ج١ ص٣٦٦؛ هذا سند جيد. الجوهر النقي ج٢ ص١٦٢، یہ عمدہ اور کھری سند ہے: کتاب القراءۃ رقم ٣٦٥؛ طحاوی رقم ١٢٥٨ طبع علمیہ: ابن ابی شیبہ رقم 3778؛ علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسنادہ حسن، آثار السنن ص ١٣٢، طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "لوگ نبی کریم ﷺ کے پیچھے قراءت کرتے تھے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے مجھ پر قرآن کو مخلوط کر دیا (یعنی میری قراءت میں خلط ملط کر دیا)"۔

فائدہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے قراءت کرنے والوں کی قراءت کو گوارا نہ فرمایا اور مخصوص لہجہ میں ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے تنبیہ فرمائی۔ اس میں چونکہ جہری نماز کی کوئی قید نہیں۔ اس لیے یہ روایت سب نمازوں کو شامل ہوگی۔ آپ کے پیچھے آہستہ قراءت کرنے سے بلکہ مقتدیوں کے وضو مکمل نہ کرنے سے آپ ﷺ کا متاثر ہونا احادیث سے ثابت ہے۔ قراءت چونکہ مطلق ہے۔ اس لیے سورت فاتحہ اور قرآنِ مجید کی تمام سورتوں کی قراءت کو شامل ہے۔ کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جہری اور سرّی کا کوئی فرق بیان نہیں فرمایا۔ جیسا کہ علامہ جصاص رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

وَهٰذَا أَيْضًا يَدُلُّ عَلَى التَّسْوِيَةِ بَيْنَ حَالِ الْجَهْرِ وَالْإِخْفَاءِ، إِذْ لَمْ يَذْكُرْ

فَرۡقًا بَيۡنَهُمَا.

(أحكام القرآن ج۳ ص۵۵ المؤلف: أحمد بن علی أبو بكر الرازی الجصاص الحنفی عليه (المتوفى: 370هـ) المحقق: عبد السلام محمد علی شاهين الناشر: دار الكتب العلمية بيروت - لبنان الطبعة: الأولى، 1415هـ/1994م)

3.12:۔ حدیث حضرت بلال رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 45:۔ أَخۡبَرَنَا أَبُو عَبۡدِ اللهِ الۡحَافِظُ رَحِمَهُ اللهُ فِي التَّارِيخِ. ثنا أَبُو حَامِدٍ أَحۡمَدُ بۡنُ مُحَمَّدِ بۡنِ الۡقَاسِمِ السَّرَخۡسِيُّ. ثنا أَحۡمَدُ بۡنُ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ السَّرَخۡسِيُّ، ثنا إِسۡمَاعِيلُ بۡنُ الۡفَضۡلِ. ثنا عِيسَى بۡنُ جَعۡفَرٍ. ثنا سُفۡيَانُ الثَّوۡرِيُّ، عَنِ الۡأَعۡمَشِ، عَنِ الۡحَكَمِ، عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ أَبِي لَيۡلَى عَنۡ بِلَالٍ، قَالَ: "أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ أَنۡ لَا أَقۡرَأَ خَلۡفَ الۡإِمَامِ"

(كتاب القراءة خلف الإمام ص۲۰۰ رقم 441 المؤلف: أحمد بن الحسين بن علی بن موسى الخُسۡرَوۡجِردی الخراسانی، أبو بكر البيهقی عليه (المتوفى: 458هـ) المحقق: محمد السعيد بن بسيونی زغلول الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت. الطبعة: الأولى، 1405هـ)

(الخلافيات بين الإمامين الشافعی وأبی حنيفة وأصحابه ج۲ ص۸۷۴. المؤلف: أبو بكر البيهقی عليه (384هـ-458هـ) تحقيق ودراسة: فريق البحث العلمی بشركة الروضة. بإشراف محمود بن عبد الفتاح أبو شذا النحال الناشر: الروضة للنشر والتوزيع. القاهرة - جمهورية مصر العربية الطبعة: الأولى، 1436هـ. 2015م)

ترجمہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ میں امام کے پیچھے قراءت نہ کروں"۔

فائدہ چونکہ قراءت خلف الامام کا مسئلہ اپنے ایجابی یا سلبی پہلو کے اعتبار سے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہ تھا۔ اس لیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کسی خاص مصلحت کے پیش نظر آپ ﷺ نے خطاب کیا ہوگا، ورنہ حکم سب کے لیے عام ہے۔

اعتراض حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پر اعتراض کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت عیسیٰ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ تو ثقہ اور ثبت تھے۔ اس لیے اس میں غلطی حضرت اسماعیل بن فضل رحمۃ اللہ علیہ کی ہوگی کہ اس سند میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہے، اور وہ اس سے بری ہیں۔ اگر ان سے روایت ہوتی تو اس کے بارے میں اختلاف نہ ہوتا۔ حضرت اسماعیل بن فضل رحمۃ اللہ علیہ اگر سچا ہے، تو اس کی غلطی ہے۔ جھوٹا ہے تو اس کا افتراء ہے۔(کتاب القراءۃ خلف الإمام ص۲۰۰ رقم 441)

جواب حدیث کو باطل ٹھہرانے کا یہ نرالا قاعدہ حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے تجویز فرمایا ہے۔ کیا قراءت خلف الامام کی روایت کے امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ مجاز نہیں؟ یا ان کی کسی دیگر روایت میں اختلاف نہیں ہوا؟ اس سے سند اور حدیث پر کیا اثر پڑتا ہے؟ ہاں! یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اسماعیل بن فضل رحمۃ اللہ علیہ کا حال معلوم نہیں۔ یہ اصول کی بات ہے مگر مستور اور ضعیف کی حدیث بطورِ تائید و متابعت پیش ہو سکتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اصول کے لحاظ سے شاہد و متابع کا بھی کوئی فرق نہیں۔

(أَحْسَنُ الْكَلَامِ فِيْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ص۳۶۵، ۳۶۶۔ المؤلف: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۳۰ھ)۔ الناشر: مکتبہ صفدریہ، نزد مدرسہ نصرۃ العلوم، گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ۔ طبع 11، اپریل ۲۰۰۹ء)

3.13: حدیثِ حضرت انس رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 46:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثنا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: "صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: "أَتَقْرَءُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ" فَسَكَتُوا فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوا: "إِنَّا لَنَفْعَلُ" قَالَ: "فَلَا تَفْعَلُوا"۔

(شرح معاني الآثار ج۱ ص۲۱۸ رقم 1302 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي ؒ

(المتوفی ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهری النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه:د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية الناشر: عالم الكتب الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ (نماز سے فارغ ہوکر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''کیا تم قراءت کرتے ہو جبکہ امام قراءت کر رہا ہوتا ہے؟''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چپ رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار یہی سوال کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے: ''ہم ایسا کرتے ہیں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے مت کرو''۔

3.14:۔ حدیثِ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 47:۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: ثنا مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ صَلَّى رَكْعَةً، فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ".

(شرح معانی الآثار ج۱ ص۲۱۸ رقم 1300 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفی ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهری النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه:د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية الناشر: عالم الكتب الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

(طحاوی ج۱ ص۲۸۲ رقم ۱۲۶۵ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت؛ کتاب القراءۃ ص۱۵۹، ۱۶۰، رقم ۳۴۹)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی نے نماز کی ایک رکعت بھی ایسی پڑھی جس میں اس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوگی، مگر جب کہ وہ امام کے پیچھے ہو''۔

یعنی جب امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہے تو اب اس پر قراءت ضروری نہیں ہے۔

3.15:۔حدیثِ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 48:۔أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ. أنا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَصِيبُ الْهَرَوِيُّ مِنْ كِتَابِهِ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَحْمُودٍ السَّعْدِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ".

(كتاب القراءة خلف الإمام، ص۱۶۰، رقم 350۔ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى: 458ھ)۔ المحقق: محمد السعيد بن بسيوني زغلول۔ الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت۔ الطبعة: الأولى، 1405ھ)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی گئی ہو، تو وہ نماز ناقص اور نامکمل ہوتی ہے۔ ہاں مگر وہ نماز جو امام کے پیچھے پڑھی جائے''۔

یعنی جب امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہے تو اب اس پر سورت فاتحہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

فائدہ یہ روایات صاف بتلا رہی ہیں کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ اور اُمّ القرآن پڑھنے کی بھی گنجائش نہیں ہے اور اسی کو غیر مقلدین ضروری سمجھتے ہیں۔ ہاں البتہ امام اور منفرد کی کوئی نماز بغیر سورت فاتحہ کے مکمل نہیں ہو سکتی جیسا کہ اس کی تصریح موجود ہے۔

3.16:۔حدیثِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 49:۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنِي بَالَوَيْهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَرْزُبَانِيُّ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذِلِ بْنِ عَلِيٍّ

ثنا عُمَرُ بْنُ زُرَارَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ"

(كتاب القراءة خلف الإمام. ص ١٩٧، رقم 434. المؤلف: أحمد بن الحسين بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بكر البيهقی (المتوفى: 458هـ). المحقق: محمد السعيد بن بسيونی زغلول. الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت. الطبعة: الأولى، 1405هـ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر وہ نماز جس میں نمازی سورت فاتحہ نہ پڑھے، تو اس کی نماز ادا نہ ہوگی۔ ہاں مگر امام کے پیچھے بغیر سورت فاتحہ پڑھے بھی نماز صحیح ہے''۔

3.17: حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 50: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، أنا أَحْمَدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَعْدٍ الْمَرْثَدِيُّ، نا فُضَيْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ، ح قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَا صَلَاةً خَلْفَ إِمَامٍ"

(كتاب القراءة خلف الإمام. ص ١٩٤، ١٩٥ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بكر البيهقی (المتوفى: 458هـ) المحقق: محمد السعيد بن بسيونی زغلول. الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة: الأولى، 1405هـ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر وہ نماز جس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی جائے، تو وہ نماز ناقص ہوتی ہے۔ مگر ہاں وہ نماز اس سے مستثنیٰ ہے جو امام کے پیچھے پڑھی جائے''۔

فائدہ اس روایت میں خلف الامام اور اُمّ الکتاب کی قید خاص طور پر ملحوظ رکھنی چاہیے۔ اور یہ بھی کہ آپ ﷺ نے تمام نمازوں میں سورت فاتحہ کی قراءت کو ضروری اور لازم ٹھہرایا ہے مگر مقتدی کے لیے اس کی قراءت کی مطلقاً گنجائش نہیں چھوڑی۔

حصہ دوم: آثارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

3.18:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 5(۱):۔ قَالَ مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: "لَيْتَ فِي فَمِ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ حَجَرًا".

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني ص ۶۳ رقم 126 المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى ۱۷۹ھ) تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف. الناشر: المكتبة العلمية. الطبعة: الثانية)

(الحجة على أهل المدينة، ج ۱ ص ۱۲۱ المؤلف: أبو عبد الله محمد بن الحسن بن فرقد الشيباني رحمه الله (المتوفى: 189ھ) المحقق: مهدي حسن الكيلاني القادري الناشر: عالم الكتب - بيروت. الطبعة: الثالثة، 1403ھ)

ترجمہ حضرت محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ڈال دیے جائیں''۔

اثر نمبر 6(۲):۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، وَأَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الإِمَامِ".

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۳۳۰ رقم 3784. المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن

خواستی العبسی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ) المحقق: کمال یوسف الحوت الناشر: مکتبة الرشد۔ الریاض الطبعة: الأولی ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ اور انس بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''مقتدی کو امام کی قراءت ہی کافی ہے''۔

اثر نمبر 7(۳):۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْمُؤَمَّلِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ جَهَرَ أَوْ لَمْ يَجْهَرْ

(کتاب القراءة خلف الإمام ص۲۰۹ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بكر البيهقی رحمہ اللہ (المتوفى: 458ھ) المحقق: محمد السعيد بن بسيونی زغلول الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة: الأولى، 1405ھ)

ترجمہ حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے، امام بلند آواز سے قراءت کرے یا بلند آواز سے نہ کرے''۔

اثر نمبر 8(۴):۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: ... قَالَ: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فِيهِ حَجَرٌ"

(المصنف ج۲ ص۱۳۸ رقم 2806 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميری اليمانی الصنعانی رحمہ اللہ (المتوفى: 211ھ) المحقق: حبيب الرحمن الأعظمی رحمہ اللہ الناشر: المجلس العلمی- الهند يطلب من: المكتب الإسلامی - بيروت الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے، میری خواہش ہے کہ اس کے منہ میں پتھر ہو (تاکہ وہ قراءت نہ کر سکے)''۔

3.19:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 9(۱):۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَنْ قَرَأَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(المصنف ج۲ ص۱۳۸ رقم 2806 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمہ اللہ (المتوفى: 211ھ) المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمہ اللہ الناشر: المجلس العلمي- الهند يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الثانية، 1403)

حَدَّثَنَا فَهْدٌ. قَالَ: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ. قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى. وَمَرَّ عَلَى دَارِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ، وَكَانَ قَدْ قَرَأَ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(شرح معاني الآثار ج۱ ص۲۱۹ رقم 1306 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمہ اللہ (المتوفى ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف. راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية الناشر: عالم الكتب الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ) (طحاوی رقم ۱۲۷۲ طبع علمیہ، وسندہ صحیح مرسلاً)

ترجمہ محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جس نے امام کے ساتھ قراءت کی، وہ فطرت (اسلام کے طریقہ) پر نہیں ہے''۔

اثر نمبر 10(۲):۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ.

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ ص۳۳۰ رقم 3781

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ۲۳۵ھ) المحقق: كمال يوسف الحوت. الناشر: مكتبة الرشد، الرياض. الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۲۷۸ رقم ۳۸۰۲ طبع کراچی ۱۴۲۸ھ؛ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اسنادہ جید، ارواء الغلیل ج ۲ ص ۲۸۲؛ ابن ترکمانی رحمۃ اللہ علیہ اس کو حسن کہتے ہیں، الجوہر النقی ج ۲ ص ۱۶۸؛

وقال العلامة المحدث حبيب الرحمن الأعظمي رحمة الله عليه: وقد حمل التعصب القائلين بالقراء ة على تضعيفه بل تكذيبه مع أنه روى من عدة طرق عن ابن الاصفهاني وغيره عن عبد الله بن أبي ليلى. فراجع طرقه في كتاب القراء ة وفي هذا الكتاب. وعبد الله هذا ليس بمجهول. فقد روى عنه غير واحد)

ترجمہ (حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی) حضرت عبداللہ بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا: ''جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اس نے فطرت کھودی (یعنی وہ اسلام کے طریقہ پر نہیں ہے)''۔

اثر نمبر 11(۳):- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ.

(المصنف، ج ۲ ص ۱۳۶، ۱۳۷ رقم 2801 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى: 211ھ) المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله. الناشر: المجلس العلمي- الهند يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جس نے امام کے پیچھے قراءت کی، اس نے فطرت کھودی''۔
(یعنی وہ اسلام کے طریقہ پر نہیں ہے)''۔

3.20:۔ حضرات ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے آثار

اثر نمبر 12:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ

قَالَ: "نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ".

اثر نمبر 13:۔ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَشْيَاخُنَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: "مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهٗ".

اثر نمبر 14:۔ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، "أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ".

(المصنف، ج۲ص۱۳۹رقم 2810، المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميری اليمانی الصنعانی رحمہ اللہ (المتوفی: 211ھ) المحقق: حبيب الرحمن الأعظمی رحمہ اللہ الناشر: المجلس العلمی- الهند يطلب من: المكتب الإسلامی - بيروت الطبعة: الثانية، 1403)

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص۱۳۹ رقم ۲۸۱۰ طبع کراچی؛ مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۹۰،۹۱ رقم ۲۸۱۳ طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت؛ هٰذامرسل صحيح، وموسىٰ بن عقبة امام فی المغازی، ثقة، ثبت، كثيرالحديث، وسماع عبد الرزاق عنه ممكن فان موسىٰ توفی سنة احدىٰ وأربعين ومئة، وعبد الرزاق مولده سنة ست وعشرين ومئة كما فی التهذيب ج۶ ص ۳۱۴)

ترجمہ (۱) حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً روایت کرتے ہیں: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرماتے تھے''۔

(۲) عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے ہمارے مشائخ نے خبر دی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''جس نے امام کی پیچھے قراءت کی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی''۔

(۳) امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع کرتے تھے۔

تنبیہ گو موسیٰ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ اور محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ کی روایتیں مرسل ہیں، لیکن جمہور ائمہ کے نزدیک حدیث مرسل بھی حجت ہے۔ یہ مرسل روایتیں معتضد ہیں جو حجت ہیں۔ مرسل معتضد کے حجت ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں اور یہ ایک دوسرے کے اعتضاد کے

لیے کافی ہیں۔ (احسن الکلام ج ۱ ص ۳۸۶)

3.21:۔اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کے آثار

اثر 15:۔قَالَ الشَّعْبِيُّ: أَدْرَكْتُ سَبْعِينَ بَدْرِيًّا كُلُّهُمْ يَمْنَعُونَ الْمُقْتَدِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

(العناية شرح الهداية ج ۱ ص ۳۴۰. المؤلف: محمد بن محمد بن محمود أكمل الدين أبو عبد الله ابن الشيخ شمس الدين ابن الشيخ جمال الدين الرومي البابرتي رحمه الله (المتوفى: 786ھ). الناشر: دار الفكر)

(روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني ج ۴ (۵) ص ۱۴۱. المؤلف: شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي رحمه الله (المتوفى ۱۲۷۰ھ) . المحقق: علي عبد الباري عطية. الناشر: دارالكتب العلمية. بيروت. الطبعة: الثالثة. ۲۰۰۹ء)

ترجمہ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ (جو بہت بڑے تابعی ہیں) فرماتے ہیں: ''میں نے ستر (۷۰) بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا۔ وہ سب کے سب امام کے پیچھے قراءت سے منع کرتے تھے''۔

حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "كَانَ عَشَرَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ أَشَدَّ النَّهْيِ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ"۔

(العناية شرح الهداية ج ۱ ص ۳۴۰. المؤلف: محمد بن محمد بن محمود. أكمل الدين أبو عبد الله ابن الشيخ شمس الدين ابن الشيخ جمال الدين الرومي البابرتي رحمه الله (المتوفى: 786ھ). الناشر: دار الفكر)

اصحاب بدر میں حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے آثار گزر چکے۔باقی حضرات کے آثار ملاحظہ فرمائیں:

3.22:۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اثر

اثر نمبر 16:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بِجَادٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: "وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فِيهِ جَمْرَةٌ"۔

(الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ ص ۳۳۰ رقم 3782

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفى ۲۳۵ھ) المحقق: كمال يوسف الحوت. الناشر: مكتبة الرشد. الرياض. الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ھ)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۲۷۸ رقم ۳۸۰۳، طبع ثانی کراچی؛ روی الامام محمد رحمہ اللہ عن بعض وُلدِ سعد بن ابی وقاص أنه ذكر أن سعداً قال كذا. موطا امام محمد رقم ۱۲۶؛ کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ ج ۱ ص ۱۲۱ طبع دار المعارف النعمانیہ، لاہور؛ محدث مولانا محمد حسن فیض پوری رحمہ اللہ "الدلیل المبین" میں لکھتے ہیں: رجال اسناده ثقات. احسن الکلام ج۱ ص ۳۹۲)

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میری تمنا اور خواہش ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہو، اس کے منہ میں آگ کی چنگاری ڈال دوں"۔

3.23:۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آثار

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا یہ عالم ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں تمہارے لیے اس چیز پر راضی اور خوش ہوں، جس چیز کو تمہارے لیے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پسند کریں"۔(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۳۱۹)

اثر نمبر 17 (ا):۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ بَشِيرٍ (يُسَيْرِ) بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: صَلَّى ابْنُ مَسْعُودٍ، فَسَمِعَ نَاسًا يَقْرَءُونَ مَعَ الْإِمَامِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: أَمَا آنَ لَكُمْ أَنْ تَفْقَهُوا، أَمَا آنَ لَكُمْ أَنْ

تَعْقِلُوا؟ "وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا" الأعراف: 204، كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ".

(تفسير الطبرى = جامع البيان عن تأويل آى القرآن ج١٠ص١٥٩ المؤلف: محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي أبو جعفر الطبرىؒ (المتوفى ٣١٠ھ) تحقيق: الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي. بالتعاون مع مركز البحوث والدراسات الإسلامية بدار هجر الدكتور عبد السند حسن يمامة الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان. الطبعة: الأولى ١٤٢٢ھ)

(صحیح-رجاله ثقات من رجال الجماعة،اعلاء السنن ج۴ص۵۲:احسن الکلام ج۱ص۱۲۲-۱۲۵)

ترجمہ حضرت یُسَیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، توانہوں نے محسوس کیا کہ بعض لوگ امام کے ساتھ پڑھتے ہیں۔نماز کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ایسے لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا:"اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○

جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو اور خاموش رہو۔اس کے باوجود تم اس بات کو نہیں سمجھتے،کیا اب بھی تمھارے سمجھنے کا وقت نہیں آیا؟"۔

اثر نمبر 18(۲): -عَبْدُ الرَّزَّاقِ،عَنْ مَنْصُورٍ. عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: "يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟" قَالَ: "أَنْصِتْ لِلْقُرْآنِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا. وَسَيَكْفِيكَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ".

(المصنف. ج۲ص۱۳۷رقم2803 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميرى اليمانى الصنعانىؒ (المتوفى: 211ھ) المحقق: حبيب الرحمن الأعظمىؒ الناشر: المجلس العلمي- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الثانية. 1403)

(مجمع الزوائد رقم ۲۶۴۷، وقال الهيثمي: رواه الطبراني في الكبير. والاوسط. ورجاله موثقون ؛ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۲۷۸ رقم ۳۸۰۱ طبع ثانی،کراچی: تمام راوی ثقہ ہیں احسن الکلام ج۱ ص ۲۷۶: موطا امام محمد رقم ۱۲۰: کتاب الحجہ ج ۱ ص ۱۱۹، ۱۲۰ طبع دار المعارف النعمانیہ، لاہور

۱۴۰۱ھ؛ طحاوی رقم ۱۲۷۳؛ کتاب القراءۃ رقم ۲۵۷، ۴۷۳؛ سنن الکبریٰ ج ۲ ص ۱۶۰)

ترجمہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ''کیا میں امام کے پیچھے قراءت کر سکتا ہوں؟''۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''قراءت کے وقت خاموش رہو، کیونکہ نماز میں امام قراءت میں مشغول ہے اور تجھے امام کی قراءت ہی کافی ہو جائے گی''۔

اثر نمبر 19 (۳):- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثنا حَدِيجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَيْتَ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوهُ تُرَابًا.

(شرح معاني الآثار ج ۱ ص ۲۱۹ رقم 1310، 1311 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي (المتوفى ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف. راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية. الناشر: عالم الكتب. الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: ... قَالَ: وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مُلِئَ فُوهُ تُرَابًا.

(المصنف، ج ۲ ص ۱۳۸ رقم 2806. المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفى: 211ھ) المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي. الناشر: المجلس العلمي- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

(آثار السنن ص ۱۳۵، اسنادہ حسن طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''وہ شخص جو امام کے پیچھے پڑھتا ہے کاش کہ اس کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے''۔

اثر نمبر 20 (۴):- قَالَ مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ،

عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، "أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لا يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ، وَفِيمَا يُخَافِتُ فِيهِ فِي الأُولَيَيْنِ، وَلَا فِي الأُخْرَيَيْنِ، وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ قَرَأَ فِي الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَلَمْ يَقْرَأْ فِي الأُخْرَيَيْنِ شَيْئًا".

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني. ص٦٢ رقم 120. المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى ١٧٩ھ). تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف. الناشر: المكتبة العلمية الطبعة: الثانية)

(کتاب الحجہ ج١ ص١١٩، ١٢٠ طبع دار المعارف النعمانیہ، لاہور ١٤٠١ھ: اس روایت کو متابعت میں پیش کیا ہے- فتدبرولاتکن من الغفلین)

ترجمہ حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے نہ جہری نمازوں میں، نہ سری نمازوں میں، نہ تو پہلی دو رکعتوں میں اور نہ ہی آخری دو رکعتوں میں''۔

1 اس روایت سے بھی صراحۃً معلوم ہو گیا کہ امام کے پیچھے چاروں رکعات میں مقتدی قرأت نہیں کرے گا۔

2 قرأت کا لفظ سورت فاتحہ اور زائد سورت دونوں کو شامل ہے۔لہٰذا مقتدی نہ تو سورت فاتحہ پڑھے گا نہ ہی کوئی اور سورت۔

اثر نمبر 21 (٥):- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: "لَأَنْ أَعَضَّ عَلَى جَمْرِ الْغَضَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنِ اقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ".

(كتاب القراءة خلف الإمام. ص١٦٨، ١٦٩ رقم 370. المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458ھ). المحقق: محمد السعيد بن بسيوني زغلول. الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت. الطبعة: الأولى، 1405ھ)

ترجمہ حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''مجھے جھاؤ درخت کے انگارے دانتوں سے کاٹنا زیادہ پسند ہے کہ میں امام کے پیچھے قراءت کروں''۔

اثر نمبر22(٦):۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، "أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ". وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَأْخُذُ بِهِ.

(المعجم الكبير، ج۹ ص۲۶۴ رقم 9313۔ المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمہ اللہ (المتوفى ۳۶۰ھ) المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي۔ دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔ الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے''۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی مسلک کو اختیار کرتے تھے''۔

3.24:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر23(١):۔ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ: "هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ؟"۔ قَالَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ. وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ". قَالَ: "وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ".

(الموطأ، ج۲ ص۱۱۷ رقم 283، 284۔ المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمہ اللہ (المتوفى ۱۷۹ھ)۔ المحقق: محمد مصطفى الأعظمي۔ الناشر: مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية۔ أبوظبي، الإمارات۔ الطبعة: الأولى ۱۴۲۵ھ)

(موطا امام محمد رقم 118؛ کتاب الحجۃ ج۱ ص۱۱۹ طبع دارالمعارف، لاہور؛ طحاوی رقم 1317)

ترجمہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جاتا:

"کیا مقتدی امام کے پیچھے قراءت کرے؟"۔ تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: "جب کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے، تو امام کی قراءت اس کے لئے کافی ہے۔ البتہ جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو پھر قرأت کرے"۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے"۔

اثر نمبر 24(۲):۔ عن ابن عمر، أنه كان يقول: من صلى وراء الامام كفاه قراءة الامام۔

(سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۱۶۱: من قال لایقرء خلف الامام، قال البیهقی: هذا هو الصحیح عن ابن عمر من قوله)

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: "جو شخص امام کی اقتداء میں نماز پڑھے، اس کے لئے امام کی قراءت کافی ہے"۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول صحیح ہے۔

اثر نمبر 25(۳):۔ کان ابن عُمَر رضی اللہ عنہ لایَقرأ خلف الامام جَهَرَ اَوْ لَمْ یَجْهَرْ۔

(کتاب القراءۃ رقم ۴۴۵)

ترجمہ حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے۔ امام جہر سے پڑھتا یا آہستہ" (وہ خاموش رہتے)۔

اثر نمبر 26(۴):۔ عن ابن عمر قال: من صلّی خلف الامام کَفَتْهُ قراءته۔

(مؤطا امام محمد رقم ۱۱۵، واسنادہ جید؛ کتاب الحجہ ج ۱ ص ۱۱۸ طبع دار المعارف النعمانیہ، لاہور)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جس شخص نے امام کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ اس کے لیے امام کی قراءت ہی کافی ہے"۔

اثر نمبر 27(۵):۔ قَالَ مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَسْعُوْدِيُّ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، "أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ" قَالَ: "تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ"

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، ص ۶۱ رقم 116. المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى ۱۷۹ھ). تعليق وتحقيق: عبد

الوهاب عبد اللطيف. الناشر: المكتبة العلمية. الطبعة: الثانية)

(مسند ابن الجعد، ص١٧٨، رقم 1150 المؤلف: علی بن الجَعْد بن عبید الجَوْهَری البغدادی رحمه الله (المتوفى ٢٣٠ھ) تحقيق: عامر أحمد حيدر. الناشر: مؤسسة نادر. بيروت. الطبعة: الأولى، ١٤١٠ھ)

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، وَأَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ: "تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ".

(سنن الدارقطني، ج٢ ص٢٦٠ رقم 1503 المؤلف: أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادی الدارقطنی رحمه الله (المتوفى ٣٨٥ھ). حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبی، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم. الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان. الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قراءت کرنے کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے"۔

اثر نمبر 28 (٦): عن انس بن سيرين قال: سألتُ ابنَ عُمر: أَقْرَأُ مع الامام؟ فقال: انّك لضخم البطن. (تكفيك) قراء ة الامام

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ: "أَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ؟". فَقَالَ: "إِنَّكَ لَضَخْمُ الْبَطْنِ، قِرَاءَةُ الْإِمَامِ".

(المصنف. ج٢ ص١٤٠ رقم 2812. المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميری اليمانی الصنعانی رحمه الله (المتوفى: 211ھ). المحقق: حبيب الرحمن الأعظمی رحمه الله. الناشر: المجلس العلمی- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامی - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ (حضرت امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی) حضرت علامہ انس بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: ''کیا میں امام کے ساتھ قراءت کرسکتا ہوں؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''تم تو بڑے موٹے پیٹ کے ہو (یعنی بیوقوف ہو)۔ تمہیں امام کی قراءت ہی کافی ہے''۔

اثر نمبر 29(۷):۔عَبْدُ الرَّزَّاقِ،قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ "كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ"۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۴۰ رقم ۲۸۱۴، وسندہ صحیح)

ترجمہ حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے''۔

اثر نمبر 30(۸):۔حدثنا ابن علية، عن أيوب، عن نافع و انس بن سيرين قالا: قال ابن عمر: "يكفيك قراءة الإمام"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۲۷۸ رقم ۳۸۰۵ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی، طبع ثانی ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ اور انس بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تجھے (مقتدی کو) امام کی قراءت ہی کافی ہے''۔

اثر نمبر 31(۸):۔عَبْدُ الرَّزَّاقِ،عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: "يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ فِيمَا يَجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ"۔

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: "يُنْصِتُ لِلْإِمَامِ فِيمَا يَجْهَرُ بِهِ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَقْرَأُ مَعَهُ"۔

(عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۳۹ رقم 2811)

ترجمہ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''امام جن نمازوں میں قراءت جہر سے کرتا ہے، ان میں امام کے لیے مکمل خاموشی اختیار کرنی ہے اور امام کے ساتھ پڑھنا نہیں چاہیے''۔

☆ ان روایات سے معلوم ہوا:

1 ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ان روایات میں باجماعت نماز کی صراحت موجود ہے۔

2 ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بالکل وضاحت سے بتادیا کہ امام کی قراءت مقتدی کے لئے کافی ہے۔

3 ان میں یہ تصریح بھی موجود ہے کہ قراءت صرف منفرد کرے گا۔

4 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کا مسلک اور معمول بھی یہی تھا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ نہیں پڑھنی چاہئے۔

3.25:۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 32(ا):۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: "لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ"۔

(صحیح مسلم باب سجود التلاوۃ رقم 106 - 577؛ نسائی باب ترک السجود فی النجم رقم 960؛ سنن کبریٰ نسائی رقم 1034؛ مستخرج ابی عوانہ رقم 1951؛ المسند المستخرج علی صحیح الإمام مسلم رقم 1274)

حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: "لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ"۔

(الكتاب المصنف فی الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۳۳۰ رقم 3783

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفى ۲۳۵ھ) المحقق: كمال يوسف الحوت. الناشر: مكتبة الرشد، الرياض. الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "امام کے ساتھ مقتدی کو بھی قراءت کرنی چاہیے یا نہیں"؟ تو صحابی رسول حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "کسی نماز میں بھی مقتدی کو امام کے ساتھ قرأت نہیں کرنی

چاہیے"۔

اثر نمبر 33(۲):۔حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أنا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعَهُ يَقُولُ: "لَا تَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ"۔

(شرح معاني الآثار، ج ۱ ص ۲۱۹، ۲۲۰ رقم 1314، 1315۔المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف۔راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔الناشر: عالم الكتب۔الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: "کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرو"۔

اثر نمبر 34(۳):۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ"۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۳۳۱ رقم 3788۔

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ۲۳۵ھ)۔المحقق: كمال يوسف الحوت۔الناشر: مكتبة الرشد الرياض۔الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۳ ص ۲۷۹، رقم ۳۸۰۹ طبع ثانی، کراچی؛ موطا امام محمد رقم ۱۲۸؛ کتاب الحجہ ج ۱ ص ۱۲۲ طبع دار المعارف النعمانیہ، لاہور ۱۴۰۱ھ)

ترجمہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جس نے امام کے پیچھے قراءت کی تو اس کی نماز نہیں ہوتی"۔

اثر نمبر 35(۴):۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: "لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ إِنْ جَهَرَ، وَلَا

إِنْ خَافَتَ"۔

(الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ ص۳۳۰ رقم 3787
۔ المؤلف: أبو بکر بن أبي شیبة، عبد اللہ بن محمد بن إبراھیم بن عثمان بن خواستي
العبسي رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ) المحقق: کمال یوسف الحوت۔ الناشر: مکتبة
الرشد، الریاض۔ الطبعة: الأولی ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت ابن ثوبان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''امام کے پیچھے نہ پڑھا جائے امام بلند آواز سے پڑھتا ہو یا پست آواز سے''۔

فائدہ

۱ صحیح مسلم اور نسائی وغیرہ کی روایات امام اور مقتدی کے مسئلہ میں بالکل واضح ہیں۔

۲ اس حدیث میں مقتدی کو امام کے ساتھ پڑھنے سے صراحت کے ساتھ روک دیا ہے

۳ فِیْ شَیْئٍ کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ امام کی موجودگی میں مقتدی کو کسی قسم کی قراءت نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ سورۃ فاتحہ اور نہ ہی کوئی اور سورت۔

۴ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہ فرمان اس امر کی واضح اور بین دلیل ہیں کہ امام کے ساتھ مقتدی کو کسی قسم کی قراءت کا کوئی حق نہیں۔

3.26: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 36(۱): حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: "مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ إِمَامٍ"۔

(الموطأ، ج۲ ص۱۱۴ رقم 276۔ المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمہ اللہ (المتوفی ۱۷۹ھ) المحقق: محمد مصطفی الأعظمي الناشر: مؤسسة زاید بن سلطان آل نهیان للأعمال الخیریة والإنسانیة۔ أبوظبي، الإمارات الطبعة: الأولی، ۱۴۲۵ھ)

[ ] حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مَالِكٌ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: "مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الْإِمَامِ" هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

(ترمذی رقم 313؛ موطا امام محمد رقم 113؛ کتاب الحجہ ج۱ ص۱۱۷ طبع دار المعارف النعمانیہ، لاہور؛ القراءۃ خلف الامام بخاری رقم 174؛ مصنف عبد الرزاق ج۲ ص۱۲۱ رقم ۲۷۴۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ ج۳ ص۲۳۹ رقم ۳۶۴۱ طبع کراچی؛ طحاوی رقم 1301؛ بیہقی 2899، وقال: هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ قَوْلِهِ غَيْرَ مَرْفُوعٍ)

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس کسی نے نماز کی ایک رکعت بھی ایسی پڑھی جس میں اس نے سورت فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوگی، مگر جب کہ وہ امام کے پیچھے ہو'' (یعنی جب امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہے تو اب اس پر قراءت ضروری نہیں ہے)۔

فائدہ

۱ اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے قراءت فاتحہ کا مسئلہ بالکل واضح فرمادیا کہ منفرد ہر رکعت میں سورت فاتحہ پڑھے گا۔

۲ اور جو شخص امام کی اقتداء میں نماز پڑھے وہ سورت فاتحہ نہیں پڑھے گا۔

۳ اس حدیث میں سورت فاتحہ کی تعیین بھی ہے اور نماز با جماعت کی تصریح بھی ہے، لیکن پھر بھی بعض لوگ کہتے کہ نماز با جماعت میں مقتدی سورت فاتحہ ضرور پڑھے۔

اثر نمبر 37(۲): -حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: "لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ"

(الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ ص۳۳۰ رقم 3786 المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ) المحقق: كمال يوسف الحوت الناشر: مكتبة الرشد، الرياض الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

(مصنف ابن ابی شیبہ ج۳ ص۲۷۹ رقم ۳۸۰۷ طبع کراچی؛ قال ابن التركماني: وهذا أيضاً

سند صحیح ،متصل علی شرط مسلم. الجوہر النقی علی سنن السنن الکبریٰ بیہقی، ج ۲ ص ۱۶۱)

''حضرت عبید اللہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے''۔

اثر نمبر 38(۳):۔ 2819 ۔ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ: "أَتَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ شَيْئًا؟". فَقَالَ: "لَا".

(المصنف. ج۲ص۱۴۱رقم 2819. المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى: 211هـ). المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله. الناشر: المجلس العلمي- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية. 1403)(وسندہ صحیح)

ترجمہ حضرت عبید اللہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کیا ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے آپ رضی اللہ عنہ کچھ پڑھتے ہیں''؟۔تو انہوں نے فرمایا: ''نہیں''۔

تنبیہ ظہر اور عصر کی قید بطورِ خاص ملحوظ رکھی جائے۔جس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ سری نمازوں میں بھی مقتدی قراءت نہیں کرے گا۔

3.27:۔حضرات عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 39:۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَقَالُوا: "لَا تَقْرَءُوا خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ".

(شرح معاني الآثار. ج۱ص۲۱۹رقم 1312. المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله

(المتوفی ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهری النجار. محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف. راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية. الناشر: عالم الكتب. الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ) (زیلعی ج۲ ص ۱۲، واسنادہ صحیح)

ترجمہ حضرت عبید اللہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے قراءت خلف الامام کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا"۔ ان سب نے فرمایا: "امام کے پیچھے تمام نمازوں میں کوئی قراءت نہ کرو"۔

اثر نمبر 40(۲):۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَابْنِ عُمَرَ "كَانَا لَا يَقْرَآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ".

(المصنف، ج۲ ص ۱۴۰ رقم 2815، المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميری اليمانی الصنعانی رحمه الله (المتوفى: 211ھ). المحقق: حبيب الرحمن الأعظمی رحمه الله. الناشر: المجلس العلمی- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامی - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے۔

3.28:۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 41(۱):۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا أَبُو صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: "أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَيَّ؟". فَقَالَ: "لَا".

(شرح معانی الآثار، ج۱ ص ۲۲۰ رقم 1316. المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ). حققه وقدم له: محمد زهری النجار. محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف. راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د. يوسف عبد

الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية.الناشر: عالم الكتب.الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: ''کیا میں اس صورت میں قراءت کر سکتا ہوں کہ امام میرے آگے ہو؟''، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''ہرگز نہیں''۔

☆ اس صحیح روایت میں سرّی اور جہری کی کوئی قید موجود نہیں ہے۔ اس لیے یہ تمام نمازوں کو شامل ہے۔ یہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا مسلک تھا۔

اثر نمبر 42(۲): -حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: ثنا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يَزِيدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: "إِنَّ نَاسًا يَقْرَءُونَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ". فَقَالَ: "لَوْ كَانَ لِي عَلَيْهِمْ سَبِيلٌ، لَقَلَعْتُ أَلْسِنَتَهُمْ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ، فَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ لَنَا قِرَاءَةً وَسُكُوتُهُ لَنَا سُكُوتًا".

(شرح معاني الآثار، ج۱ ص۲۰۵ رقم 1216 .المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف.راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية.الناشر: عالم الكتب.الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: ''کچھ لوگ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟''۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اگر میرا ان پر بس چلتا تو میں ان کی زبانیں کھینچ لیتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قراءت کی۔ سو آپ ﷺ کی قراءت ہماری قراءت تھی اور آپ ﷺ کا سکوت ہمارا سکوت''۔

تشریح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اگرچہ خلف الامام کی قید مذکور نہیں

ہے۔لیکن بادنیٰ تامل (تھوڑا سا غور کرنے سے) یہ بات بخوبی معلوم ہو سکتی ہے کہ امام اور منفرد کو بالاتفاق قراءت کرنا ضروری ہے۔ اگر امام کے پیچھے مقتدی کو قراءت کرنا ضروری ہوتا بلکہ جائز ہی ہوتا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جیسے ترجمان القرآن اور حَبر الامۃ ان لوگوں کی زبانیں کھینچنے پر کیوں آمادہ ہو گئے تھے؟ اگر ان کے بس اور قدرت میں ہوتا۔ تو ضرور اپنا ارادہ پورا کر گزرتے۔ ناچار یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کچھ لوگوں کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ امام کے پیچھے قراءت کرتے ہیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی اس مذموم حرکت سے انتہائی نفرت کی۔ اور یہ بھی مت بھولئے کہ پڑھنے والے ظہر اور عصر کی نماز میں پڑھتے تھے جو بالاجماع سرّی نمازیں ہیں۔ یہ ممکن تھا کہ قراءت ما زاد علی الفاتحہ کی قراءت پر حمل کر لیا جاتا۔ مگر اس کا کیا کیا جائے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے مطلقاً قراءت کے قائل نہ تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں امام کے پیچھے خاص لفظ فاتحۃ الکتاب کے پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ اور یہ بھی درست نہیں ہو سکتا کہ قراءت کو جہر پر حمل کر لیا جائے۔ اس لیے کہ قراءت کا تقابل سکوت سے کیا گیا ہے۔ اور سکوت کے معنی ہے: زبان کو کلام کے لیے حرکت نہ دی جائے (بخاری ج ۱ ص ۳؛ مسلم ج ۱ ص ۱۸۴؛ احکام القرآن ج ۳ ص ۴۹)۔ بہر کیف خود اس روایت کے اندر ایسے قرائن موجود ہیں، جو اس امر کو متعین کر دیتے ہیں کہ یہ بحالت اقتداء امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے۔ جس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ طیش میں آ کر یہ ارشاد فرماتے ہیں: ''اگر میرا ان پر بس چلتا تو میں ان کی زبانیں کھینچ لیتا''۔

3.29: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 43: أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ، أنا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ، أنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ

صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قُرْآنٌ؟". قَالَ: "نَعَمْ". فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: "وَجَبَ هٰذَا". فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: "يَا كَثِيرُ! وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ لَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ".

(کتاب القراءۃ رقم 381، 382؛ طحاوی رقم 1288، 1289؛ دارقطنی رقم 1280، 1505)

ترجمہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص اٹھے اور کہنے لگے: "یارسول اللہ! کیا ہر نماز میں قراءت ہے"؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں"۔ قوم میں سے ایک شخص کہنے لگا: "پھر تو قراءت ضروری ہو گئی"۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اے کثیر!"۔ میں آپ ﷺ کے پہلو میں ہی تھا۔ میں نے کہا کہ میرا خیال تو یہی ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرتا ہے تو اس کی قراءت ہی لوگوں کو کافی ہے"۔

اثر نمبر 44:۔حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ حُدَيْرُ بْنُ كُرَيْبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: "سُئِلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟". قَالَ: "نَعَمْ". فَقَالَ: "رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهِ". فَالْتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ: "يَا ابْنَ أَخِي! مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۴۵ ص ۵۱۹ رقم 27530۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۲ ص ۱۱۷۳ رقم 28080۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ الناشر: بيت الأفكار الدولية، الأردن۔ الطبعة: الرابعة ۲۰۱۰ء)

(نسائی رقم ۹۲۳ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض)

ترجمہ حضرت کثیر بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہر نماز میں قراءت ہے''؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ انصار میں سے ایک شخص کہنے لگا: ''پھر تو قراءت ضروری ہوگئی''۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے، میں آپ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ہی تھا، اور فرمایا: ''اے میرے بھتیجے! میرا خیال تو یہی ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرتا ہے تو اس کی قراءت ہی لوگوں کو کافی ہے''۔

فائدہ یہ حدیث یہاں موقوف نقل کی ہے جو غیر مدرک بالقیاس ہونے کی وجہ سے حکماً مرفوع ہے۔ پہلے اس کو مرفوع بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ حدیث دونوں طرح ثابت ہے: مرفوع حقیقی بھی اور مرفوع حکمی بھی۔ سنداً یہ حدیث مرفوع حسن ہے اور موقوف صحیح۔

نوٹ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: میری کتاب :ایضاح المرام فی ترك القراءة خلف الامام (ترکِ قراءتِ مقتدی)

باب 4

آمین آہستہ کہنا

مسئلہ جب امام سورت فاتحہ کی قرات کرتے وقت "وَلَا الضَّآلِّیْنَ" پر پہنچے، تو امام اور مقتدی سب آہستہ آواز سے "آمین" کہیں۔
اہل سنت والجماعت کا موقف یہ ہے کہ منفرد، امام اور مقتدی تمام نمازوں میں آمین آہستہ کہیں۔

حصہ اول: احادیث مرفوعہ

4.1:۔حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 1:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الإِمَامُ: {غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ المَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ". (بخاری رقم 782، 4475؛ نسائی رقم 929؛ ابوداود رقم 935)

[ ] حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّآلِّينَ" [الفاتحة: 7] ، فَقُولُوا: "آمِينَ"، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ: آمِينَ، وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ: آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

تحقیق

إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وأخرجه الدارمي (1246) ، وابن ماجه (852) من طريق عبد الأعلى بن عبد الأعلى، بهذا الإسناد.

وسيأتي برقم (9921) من طريق مالك عن ابن شهاب، عنهما، وبرقم (7244) و (7660) عن سعيد وحده، وبرقم (9804) عن أبي سلمة وحده.

وأخرجه مسلم (410) (74) من طريق عمرو بن دينار، عن أبي يونس مولى أبي هريرة، عن أبي هريرة.

وأخرجه بنحوه أبو يعلى (6411) من طريق ليث بن أبي سليم، عن كعب المدني، عن أبي هريرة. وفيه زيادة، وإسناده ضعيف.

وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" (237) من طريق عبد العزيز بن أبي حازم، عن العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب، عن أبيه، عن أبي هريرة. وفيه زيادة منكرة.

وأخرجه مختصراً البخاري أيضا (236) من طريق شعبة، عن يعلى بن عطاء، عن أبي علقمة الهاشمي، عن أبي هريرة، عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: "إذا قال الإمام: (ولا الضالين) فقولوا: آمين".

وللحديث طرق أخرى عن أبي هريرة، انظر (8122) و (9682) و (9924).

قوله: "فمن وافق تأمينه"، قال الحافظ ابن حجر في "الفتح" 265/2: المراد الموافقة في القول والزمان، خلافا لمن قال: المراد الموافقة في الإخلاص والخشوع كابن حبان، فإنه لما ذكر الحديث قال: يريد موافقة الملائكة في الإخلاص بغير إعجاب ("الإحسان" 108/5) ، وكذا جنح إليه غيره، فقال نحو ذلك من الصفات المحمودة، أو في إجابة الدعاء، أو في الدعاء بالطاعة خاصة، أو المراد بتأمين الملائكة: استغفارهم للمؤمنين، وقال ابن المنير: الحكمة في إيثار الموافقة في

القول والزمان أن يكون المأموم على يقظة للإتيان بالوظيفة فى محلها. لأن الملائكة لا غفلة عندهم. فمن وافقهم كان متيقظا.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل. ج ١٢ ص ١١٢ رقم 7187. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانی رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط. عادل مرشد. وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركی. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولی. ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' کہے، تو تم آمین کہو۔ اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہو گئی۔ اس کے سابقہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

استدلال: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام آمین بالجہر نہیں کرتا۔ اگر امام آمین بالجہر کرتا تو سب مقتدی اس کی جہر والی آمین کو سن کر آمین کہہ دیتے، لیکن ایسا نہیں۔ اس لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' پر امام کے پہنچنے کے وقت کو مقتدیوں کی آمین کا وقت قرار دیتے ہوئے آمین کہنے کا حکم فرمایا۔

حدیث نمبر 2: مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

(مؤطا امام مالک رقم 288/ 80؛ صحیح بخاری رقم 6402،780؛ مسلم رقم 72-(410)؛ ابوداؤد رقم 936؛ ترمذی رقم 250؛ نسائی رقم 928)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام جب آمین کہے تو تم لوگ آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے موافق ہو جائے گا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔

استدلال: امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وہ جملہ احادیث جن میں ''إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا'' آیا ہے، ہمارے دلائل ہیں''۔ (خزائن السنن ص ۳۲۸)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ''إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا'' کو جمہور علماء نے مجاز پر محمول کیا ہے تا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ''اذا قال الامام: ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' میں باہم موافقت ہو جائے۔

1 حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قالوا : فالجمع بين الروايتين يقتضي حمل قوله: "إِذَا أَمَّنَ ا لْإِ مَامُ" على المجاز"۔
(فتح الباری ج ۲ ص ۳۴۲ طبع دارالسلام، ریاض)

ترجمہ ''علماء کہتے ہیں کہ حدیث "اذا قال الامام : غير المغضوب عليهم ولا الضالين" اور حدیث ''إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا'' میں جمع و تطبیق کا تقاضا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ''إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا'' کو مجاز پر محمول کیا جائے''۔

2 جب یہ دونوں روایات سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہیں۔ تو ان میں تعارض ظاہر کر کے اعتراض کرنا درست نہیں بلکہ اس میں تطبیق دینی چاہیے، جو یہ ہے:

"وتأوّلوا قوله ﷺ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا. قالوا معناه: اذا اراد التامين"۔ (نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۷۴ طبع قدیمی کراچی)

ترجمہ ''اور جمہور نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا'' سے یہ مراد لیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب امام آمین کہنے کا ارادہ کرے، تو تم بھی آمین کہا کرو''۔

3 علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

"وأما روايته اذا أَمَّنَ الامامُ فأَمِّنوا فمعناها: اذا اراد التأمين"۔
(نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۱۷۶ طبع قدیمی کراچی)

4 یہی بات امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح المہذب میں لکھی ہے:

فَيُحْمَلُ الْأَوَّلُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ إِذَا أَرَادَ الْإِمَامُ التَّأْمِينَ فَأَمِّنُوا لِيُجْمَعَ بَيْنَهُمَا.

(المجموع شرح المهذب (مع تكملة السبكي والمطيعي)، ج۳ص۳۷۲. المؤلف: أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي رحمه الله (المتوفى: 676هـ). الناشر: دار الفكر)

5 علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد لکھتے ہیں:

"وجمع الجمهور بين الروايتين بأن المراد بقوله: اذا أمَّنَ أي اراد التأمين ليقع تأمينُ الامام والمأموم معاً". (نیل الاوطار ج۲ ص۲۳۳)

6 علامہ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأَمَّا دَلَالَةُ الْحَدِيثِ عَلَى الْجَهْرِ بِالتَّأْمِينِ فَأَضْعَفُ مِنْ دَلَالَتِهِ عَلَى نَفْسِ التَّأْمِينِ قَلِيلًا؛ لِأَنَّهُ قَدْ يَدُلُّ دَلِيلٌ عَلَى تَأْمِينِ الْإِمَامِ مِنْ غَيْرِ جَهْرٍ.

(إحكام الإحكام شرح عمدة الأحكام، ج۱ص۲۲۷. المؤلف: ابن دقيق العيد. الناشر: مطبعة السنة المحمدية)

ترجمہ ''إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا'' والی حدیث کی دلالت جہر آمین پر انتہائی درجہ کی ضعیف ہے، نفس آمین کے ثابت ہونے سے جو معمولی سی ہے۔ اس لیے کہ کوئی نہ کوئی دلیل امام کے آمین کہنے پر دلالت کرتی ہے مگر جہر کے بغیر۔

7 علامہ ابوالحسن سندھی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۸ھ) حدیث ''إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ'' کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ترجمہ ''اقرب بات یہ ہے کہ بیشک یہ لفظ اخفاء آمین پر مبنی ہے اور لفظ سابق اخفاء و جہر دونوں کا احتمال رکھتا ہے، مگر جہر کی طرف زیادہ میلان رکھتا ہے اور اس کو اخفاء آمین پر حمل کر کے دونوں میں موافقت پیدا کرنا زیادہ مناسب ہے۔ واللہ اعلم!''۔

(حاشية السندي على سنن ابن ماجه =كفاية الحاجة في شرح سنن ابن ماجه، ص۲۸۰ تحت رقم 851. المؤلف: محمد بن عبد الهادي التتوي، أبو الحسن، نور الدين

السندی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۳۸ھ) الناشر: دار الجیل، بیروت، دار الفکر، الطبعۃ: الثانیۃ)

"فتدبر! ولا تکن مع الغافلین "!

اس سے پتہ چلا کہ ''إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا'' کا معنی جمہور کے نزدیک جس کا اقرار قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے نیل الاوطار (ج ۲ ص ۲۳۳) میں کیا ہے یہ ہے کہ امام جب آمین کہنے کا ارادہ کرے تو مقتدی آمین کہیں۔ امام کا ارادہ چونکہ دل کا فعل ہونے کی وجہ سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ امام پوشیدہ اور مخفی طور پر آمین کہتا ہے۔ لہٰذا غیر مقلدین کا یہ کہنا کہ ''إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا'' کا معنی امام کی آمین سن کر کہے، محض سینہ زوری ہے۔

حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جہرِ آمین کے قائلین نے ''إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا'' سے استدلال کیا کہ امام کا جہر تو مقتدیوں کو باخبر کرنے کے لیے ہے اور چونکہ مقتدیوں کو بھی اسی لفظ سے حکم ہوا۔ اس لیے وہ بھی جہر کریں گے۔ حضرت (انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ اگر یہی اصول ہے تو حدیث میں تو یہ بھی ہے کہ جب مؤذن اذان دے، تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔ یہاں تو مثل کا لفظ بھی وارد ہوا ہے۔ لہٰذا اس سے یہ حکم نکال لو کہ سارے اذان سننے والے مؤذن کی طرح مینارہ پر چڑھ کر اذان دیا کریں اور حدیث میں ہے کہ امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ لہٰذا جس طرح وہ زور سے تکبیر کہتا ہے تو تم بھی بلند آواز سے کہو۔ حدیث میں ہے کہ جب امام '' سَمِعَ اللّٰہُ لمن حمدہ '' کہے تو تم ''اللّٰھمّ ربنا لك الحمد'' کہو۔ لہٰذا اس کے جواب میں ''اللّٰھمّ ربنا لك الحمد '' زور سے کہا کرو''۔

(انوار الباری ج ۱۶ ص ۴۴۴، ۴۴۵ طبع ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال المالکیۃ ھھنا: إن الإمام یقرأ فقط، فلا یُؤَمِّنُ، ویُؤَمِّنُ المقتدی فقط ولا یقرأ۔

(فیض الباری علی صحیح البخاری، ج۲ص۳۶۴۔ المؤلف: (أمالی) محمد أنور شاہ بن معظم شاہ الکشمیری الھندی ثم الدیوبندی (المتوفی ۱۳۵۳ھ) المحقق: محمد بدر عالم المیرتھی، أستاذ الحدیث بالجامعة الإسلامیة بدابھیل (جمع الأمالی وحررھا ووضع حاشیة البدر الساری إلی فیض الباری)۔ الناشر: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان۔ الطبعة: الأولی ۱۴۲۶ھ)

"إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا" کے معنی عند المالکیہ یہ ہیں کہ آمین کہلوائے یعنی "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" پڑھے"۔

حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تحقیق کئی جگہ فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: "ایک حدیث ہے: "انما جُعِلَ الامام لیؤتمّ بہ"۔ اور اس کو راویٔ حدیث کہیں پوری نقل کرتے ہیں اور کہیں اس کے ٹکڑے لاتے ہیں اور دوسرے ذکر نہیں کرتے۔ حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے باب "ایتمام المأموم بالامام" کے تحت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز سکھاتے تھے۔ جس میں یہ بھی فرماتے تھے کہ امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو۔ جب وہ "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے تو تم "اللّٰھمّ ربنا لك الحمد" کہو۔

نیز امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پہلے باب: "التسمیع والتحمید والتأمین" میں بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ جب قاری: "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کہے اور اس کے پیچھے مقتدی آمین کہیں۔ اور ان کی آمین آسمان والوں کے ساتھ ہو جائے تو ان کے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی باب: "جھر المأموم بالتامین" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ان الفاظ سے لائے ہیں کہ جب امام "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا قول (آمین) فرشتوں کے قول

(آمین) کے ساتھ موافق ہوجائے گا تو اس کے گذشتہ سب گناہ معاف ہوجائیں گے۔

اس سلسلہ کی تمام روایات سے معلوم ہوا کہ ان میں جہاں نماز کے سارے طریقے سکھائے گئے ہیں وہاں آمین کی جگہ بھی بتلائی گئی ہے۔ان احادیث میں امام کی آمین کا حوالہ دینا غیر ضروری تھا۔بس اتنا ہی بتلانا تھا کہ سورت فاتحہ نمٹ گئی۔اب موقع ہے آمین کہنے کا۔

دوسری حدیث آئی ہے:"إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا"۔چونکہ یہ اسی قدر ٹکڑا ہے اور کسی بڑی حدیث کا اوپر والی حدیث کی طرح جزء نہیں ہے۔اور یہ حدیث صرف آمین کی فضیلت بتلانے کے لیے ہے۔اس لیے یہ بتلانا ضروری ہوگیا کہ آمین کس وقت کہو۔اور اشارہ کیا امام کی آمین کی طرف۔پہلی کا مقصد بیانِ موضع ہے کہ آمین کا تلفظ کس وقت کرو۔ یہ حقیقت ہے دونوں الگ الگ حدیثوں کی۔جن کی وجہ سے اختلاف مذاہب پیدا ہوا۔مگر دونوں حدیثوں میں جہر نہیں ہے۔کسی نے کہا کہ اگر امام جہر نہ کرے تو پتہ کیسے چلے گا؟ میں (انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ جب یہ بتلادیا گیا کہ امام کے "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد آمین کہنی ہے،تو اس میں جہر کی کیا ضرورت باقی رہی؟

اس کے علاوہ ایک حدیث اور ہے:"إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا"۔جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب الدعوات میں لائے ہیں۔بظاہر وہ ان دونوں کے ایک ہونے کا فیصلہ نہ کرسکے۔اس لیے حسبِ عادت دو جگہ لائے ہیں۔حالانکہ یہ دونوں سنداً اور متناً ایک ہی ہیں۔میرے نزدیک ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اور دوسری روایت بالمعنی ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دو سمجھ کر داخلِ صلوٰۃ اور خارجِ صلوٰۃ کا حکم عام ظاہر کیا ہے۔اور"إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا"کو صرف داخلِ صلوٰۃ کے لیے سمجھا ہے۔ پھر یہ کہ میرے نزدیک"إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا"سے اتحادِ وقت بتلایا گیا ہے کہ سب ساتھ کہیں: امام، مقتدی اور ملائکہ۔حدیث میں ہے کہ"أَحَبُّ الكلام عند الله"وہ ہے جو اس نے اپنے بندوں فرشتوں کے لیے تجویز کیا ہے:"سبحٰن

اللہ وبحمدہ۔سبحٰن اللہ العظیم"اور "سبحٰن الملك القدوس"۔معلوم ہوا کہ ملائکہ کی نماز بھی حنفیہ کے موافق ہے۔اور وعدۂ مغفرت بھی وہیں جہاں حنفیہ کے موافق چیز ہے:"فانه من وافق تأمينُه تأمينَ الملائكة، غُفِرَله ماتقدم من ذنبه"۔اور امام کی آمین بمدِّ امامت نہیں ہے، بلکہ وہ بمدِّ مصلی ہے۔وہ بھی مقتدیوں کے درجہ میں ہوکران کے ساتھ کہتا ہے۔

(انوارالباری ج۱۶ص ۴۴۳، ۴۴۴ طبع ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

4.2:۔حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر3:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ وَائِلٍ، أَوْ سَمِعَهُ حُجْرٌ، مِنْ وَائِلٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا قَرَأَ: {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قَالَ: " آمِينَ" وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ"۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۳۱ص۱۴۶رقم18854 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله(المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" پڑھ چکے،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی اور آمین کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو آہستہ کردیا۔نماز کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

4.3: طرقِ حدیثِ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

یہ حدیث حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ سے، اس نے حجر رحمۃ اللہ علیہ، اس نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کو مد کے ساتھ ادا فرمایا"۔ حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین پست آواز سے کہی"۔

حدیث نمبر 4: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ وَائِلٍ، أَوْ سَمِعَهُ حُجْرٌ، مِنْ وَائِلٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَرَأَ: {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قَالَ: "آمِينَ" وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ".

تحقیق

حديث صحيح.

وأخرجه الطيالسي (1024) - ومن طريقه البيهقي في "السنن" 2/57 و 176- والدارقطني في "السنن" 1/334 من طريق يزيد بن زريع، كلاهما (الطيالسي ويزيد) عن شعبة، بهذا الإسناد، إلا أن الطيالسي قال: سمعت علقمة بن وائل يحدث عن وائل، وقد سمعت من وائل. قال الدارقطني: كذا قال شعبة: "وأخفى بها صوته". ويقال: إنه وهم فيه، لأن سفيان الثوري ومحمد بن سلمة بن كُهَيْل وغيرهما رووه عن سلمة، فقالوا: "ورفع صوته بآمين". وهو الصواب.

وأخرجه مختصراً وبتمامه ابنُ حبان (1805) والطبراني في "الكبير" 22/(2) و (3) و (109) و (112)، والحاكم 2/232 من طرق عن شعبة، عن سلمة ابن كهيل، عن حجر، عن علقمة، عن وائل، به. إلا أن ابن حبان لم يذكر الإخفاء بها أو الجهر.

قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي!

وأخرجه مختصراً الطبراني في "الكبير" 22/(115) من طريق موسى بن قيس الحضرمي، عن سلمة، عن علقمة، عن أبيه، قال: صليت مع رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فسلم عن يمينه: "السلام عليكم ورحمه الله وبركاته" وعن يساره: "السلام عليكم ورحمة الله". وقال: هكذا رواه موسى بن قيس، عن سلمة. قال: عن علقمة بن وائل، وزاد في السلام: وبركاته.

وقوله: وسلم عن يمينه وعن يساره. سلف برقم (18853) وسيرد برقم (18857) و (18861).

وقوله: وضع يده اليمنى على يده اليسرى. سلف برقم (18846). وانظر (18841).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۱ ص ۱۴۶ رقم 18854. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(مسند احمد رقم ۱۹۰۵۹ طبع بیت الافکار الدولیہ، لبنان، طبع رابع ۲۰۱۰ء)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" پڑھ چکے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی اور آمین کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو آہستہ کر دیا۔ نماز کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

حدیث نمبر 5:- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ: {وَلَا الضَّآلِّيْنَ} [الفاتحة: 7] فَقَالَ: "آمِيْنَ" يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ: وَقَالَ شُعْبَةُ: وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ.

تحقیق إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حُجر بن عنبس، فقد أخرج له البخاري في "القراءة خلف الإمام" وأبو داود والترمذي وهو ثقة، وغير صحابيه فقد أخرج له مسلم، والبخاري في "القراءة" وفي "رفع اليدين".

وكيع: هو ابن الجراح، وسفيان: هو الثوري.

وأخرجه ابن أبي شيبة 425/2و525/10و244/14ـ245، والدارقطني في "السنن" 333/1ـ334 من طريق وكيع، بهذا الإسناد. وقرن الدارقطني المحاربي بوكيع، وقال: هذا صحيح.

وأخرجه الدارمي (1247)، وأبو داود (932)، والترمذي (248) في "سننه"، وفي "العلل" 217/1ـ ومن طريقه البغوي في "شرح السنة" (586) - والطبراني في "الكبير" 22/ (111)، والدارقطني 334/1، والبيهقي في "السنن" 57/2 وفي "المعرفة" (3160) من طرق عن سفيان، به.

قال الترمذي: حديث وائل بن حُجْر حديث حسن، وبه يقول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومَنْ بعدهم، يَرَوْن أن الرجل يرفع صوته بالتأمين ولا يخفيها، وبه يقول الشافعي وأحمد وإسحاق.

وأخرجه ابن أبي شيبة 299/1ـ ومن طريقه المزي في "تهذيبه" (في ترجمة العلاء بن صالح) - وأبو داود (933)، والترمذي (249)، والطبراني 22/ (114) من طريق العلاء بن صالح، عن سلمة بن كهيل، به، ووهم أبو داود في تسمية العلاء بن صالح فقال: علي بن صالح، نبّه على ذلك المزي.

ولفظه: "فجهر بآمين، وسلم عن يمينه وعن شماله حتى رأيت بياض خده".

وأخرجه الطبراني 22/ (107)، والبيهقي 58/2 من طريق أحمد بن عبد الجبار العطاردي، عن أبيه، عن أبي بكر النَّهْشلي، عن أبي إسحاق، عن أبي عبد الله اليحصبي، عن وائل أنه سمع رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حين قال: (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) قال: "رب اغفر لي آمين" وإسناده ضعيف، أبو بكر النهشلي لم يحرر لنا أمره أَسَمِعَ مِن أبي إسحاق قبل الاختلاط أم بعده، وأبو عبد الله اليحصبي، إن كان عبد الرحمن، فهو من رجال "التعجيل"، روى عنه جمع، ولم يؤثر توثيقه عن غير ابن حبان وإن كان غيره فلم نعرفه.

وقد سلف برقم (18841).

وفي الباب عن أبي هريرة عند ابن ماجه (853)، وأبي داود (934)، وابن حبان (1797)، وانظر حديث أبي هريرة السالف برقم (7187).

وعن علي عند ابن ماجه (854)، وأورده ابن أبي حاتم في "العلل" 93/1ونقل عن

أبيه أنه خطأ. وقال: إنما هو سلمة عن حجر أبي العَنْبَس، عن وائل ابن حجر، عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وسيأتي من طريق شعبة بإسنادٍ آخر برقم (18854).

وأخرجه الطبراني في "الكبير" 22/(110) من طريق حجاج بن نصير، عن شعبة، بهذا الإسناد.

وانظر (18841).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۱ ص۱۳٦، ۱۳۸ رقم 18842، 18843۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(مسند احمد رقم 19047، 19048۔ طبع بیت الافکار الدولیہ، لبنان، طبع رابع ۲۰۱۰ء)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہی۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں آواز کو کھینچا یعنی لفظ آمین کو مد کے ساتھ ادا کیا۔ حضرت امام شعبہ رحمہ اللہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہتے ہوئے اپنی آواز کو پست کیا۔

حدیث نمبر 6: ۔أَخْبَرَنَا السَّرَّاجُ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا يزيد بن هارون، أبنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أبي العنبس، عن عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّآلِّينَ"، قَالَ: "آمِينَ". وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ".

(حديث السراج ج۲ ص۱۰۳ رقم 429۔ المؤلف: أبو العباس محمد بن إسحاق بن إبراهيم بن مهران الخراساني النيسابوري المعروف بالسَّرَّاج رحمه الله (المتوفى: 313ھ). تخريج: زاهر بن طاهر الشحامي 533 ھ۔ المحقق: أبو عبد الله حسين بن عكاشة بن رمضان۔ الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر۔ الطبعة: الأولى

1425ھ۔2004م)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو سنا۔ جب آپ ﷺ نے "غَيْرِ المَغضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّيْنَ" پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی آواز کو پست رکھا۔

حدیث نمبر 7:۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُجْرًا أَبَا الْعَنْبَسِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلٍ، وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ وَائِلٍ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَأَ {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قَالَ: "آمِينَ" خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ"۔

(مسند أبي داود الطيالسي، ج ۲ ص ۳۶۰، ۳۶۱، رقم 1117 ۔المؤلف:أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصري رحمہ اللہ (المتوفی ۲۰۴ھ)۔ المحقق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي۔الناشر:دار هجر۔ مصر۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۹ھ)

ترجمہ حضرت حجر ابو عنبس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ بن وائل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔ وہ اپنے باپ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں (حضرت حجر ابو عنبس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے خود بھی سنا ہے): انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور جب آپ ﷺ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ'' پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہی اور اس میں اپنی آواز کو پست کیا۔

حدیث نمبر 8:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، ثنا وَائِلٌ، أَوْ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ قَالَ: "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" [الفاتحة: 7] ۔ قَالَ: "آمِينَ" ۔ وَأَخْفٰى بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى

الْيُسْرَىٰ، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ".

(سنن الدارقطني، ج۲ص۱۲۸، ۱۲۹، رقم 1270 المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني رحمه الله (المتوفى ۳۸۵ھ) حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم. الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ میں نے آپ ﷺ کو سنا۔ جب آپ ﷺ نے "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی آواز کو پست رکھا۔ نماز کے دوران آپ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور آپ ﷺ نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

حدیث نمبر 9: أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكٍ، أنبأ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُجْرًا أَبَا الْعَنْبَسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلٍ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ وَائِلٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلَمَّا قَرَأَ {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قَالَ: آمِينَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ".

(السنن الكبرى ج۲ص۸۳ رقم 2447 المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ). المحقق: محمد عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

(الخلافيات بين الإمامين الشافعي وأبي حنيفة وأصحابه ج۲ص۳۱۸ رقم 1605 المؤلف: أبو بكر البيهقي رحمه الله (384ھ - 458ھ) تحقيق ودراسة: فريق البحث العلمي بشركة الروضة، بإشراف محمود بن عبد الفتاح أبو شذا النحال. الناشر: الروضة للنشر والتوزيع، القاهرة - جمهورية مصر العربية. الطبعة: الأولى 1436

ھ-2015م)

ترجمہ حضرت حجر ابوعنبس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ بن وائل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔ وہ اپنے باپ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں (حضرت حجر ابوعنبس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے خود بھی سنا ہے): ''انھوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور جب آپ ﷺ نے ''غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ'' پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہی اور آمین کہتے ہوئے اپنی آواز پست کردی۔

یہ حدیث بھی صحیح ہے۔ یہ سند امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوداؤد طیالسی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق سے نقل کی ہے

حدیث نمبر 10:- وَرَوَىٰ شُعْبَةُ هٰذَا الحَدِيثَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي العَنْبَسِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ: {غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7]، فَقَالَ: "آمِينَ"، وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ.

(ترمذی ص ۱۲۷ تحت رقم 248، طبع دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۳ھ)

(مختصر الأحكام = مستخرج الطوسي على جامع الترمذي ج ۲ ص ۹۱ المؤلف: أبو عَلِيّ الحسنُ بنُ عَلِيّ بنِ نَصْرٍ الطُّوْسِيُّ، المُلَقَّبُ: بِكَرْدُوشٍ (المتوفى: 312ھ). المحقق: أنيس بن أحمد بن طاهر الأندونوسي. الناشر: مكتبة الغرباء الأثرية - المدينة المنورة - السعودية. الطبعة: الأولى، 1415ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور جب حضور اکرم ﷺ "غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" پر پہنچے، تو آپ ﷺ نے آمین کہا اور اس میں اپنی آواز کو پست کیا۔

حدیث نمبر 11:- رَوَاهُ أَبُو مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ فِي سُنَنِهِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ وَائِلٍ، قَالَ: وَقَدْ سَمِعَهُ حُجْرٌ مِنْ وَائِلٍ قَالَ: "صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

(التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير. ج١ ص٤٢٨. المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني رحمه الله (المتوفى: 852هـ). تحقيق: أبو عاصم حسن بن عباس بن قطب. الناشر: مؤسسة قرطبة - مصر. الطبعة: الأولى، 1416هـ/1995م)

ترجمہ امام ابو مسلم ابراہیم الکجی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۹۲ھ) نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ ہم کو عمرو بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا۔ ان کو امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حجر بن عنبس رحمۃ اللہ علیہ، انہوں نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے۔ اور بیشک حجر بن عنبس رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث خود بھی حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے سنی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور آمین پوشیدہ کر کے کہی۔

حدیث نمبر 12:- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ الزَّاهِدُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالُوا: ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، قَالَا: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُجْرًا أَبَا الْعَنْبَسِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ: {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قَالَ: "آمِينَ"، يَخْفِضُ بِهَا صَوْتَهُ.

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

[التعليق - من تلخيص الذهبي] 2913 - على شرط البخاري ومسلم

(المستدرك على الصحيحين. ج٢ ص٢٥٣ رقم 2913. المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع رحمه الله (المتوفى ٤٠٥هـ). تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت. الطبعة: الأولى ١٤١١هـ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز

پڑھی اور جب حضور اکرم ﷺ "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" پر پہنچے، تو آپ ﷺ نے آمین کہی اور اس میں اپنی آواز کو پست کیا۔

اوپر بیان کی ہوئی سندوں میں حجر ابوالعنبس رحمۃ اللہ علیہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں۔ طبرانی کی روایت میں جس کو وہ اپنے شیخ معاذ بن المثنی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو مسلم الکجی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں۔ وہ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ کے بغیر بیان کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 13: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، ثَنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَنْبَسٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ: {وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قَالَ: "آمِينَ" فَأَخْفٰى بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ"۔

(المعجم الكبير، ج ٢٢ ص ٤٣ رقم 109 ۔المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ٣٦٠ھ) ۔ المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي۔دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔ الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی آواز کو پست رکھا۔ نماز کے دوران آپ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھا تھا اور آپ ﷺ نے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

حدیث نمبر 14: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثَنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُجْرَ أَبَا الْعَنْبَسِ يُحَدِّثُ، عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ: {وَلَا الضَّالِّينَ} [الفاتحة: 7] قَالَ: "آمِينَ" وَأَخْفٰى بِهَا صَوْتَهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى، وَجَعَلَهَا عَلٰى بَطْنِهِ، وَكَانَ إِذَا قَالَ: "سَمِعَ اللهُ

لِمَنۡ حَمِدَهٗ" قَالَ: "أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ". وَيُسَلِّمُ عَنۡ يَمِينِهٖ وَعَنۡ يَسَارِهٖ تَسۡلِيمَتَيۡنِ".

(المعجم الكبير،ج۲۲ص۴۴رقم110 المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ) . المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي.دار النشر:مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے "غَيۡرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ " پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہی۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی آواز کو آمین کہتے ہوئے پست رکھا۔ نماز کے دوران آپ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو اپنے پیٹ پر رکھا۔ جب آپ ﷺ "سَمِعَ اللهُ لِمَنۡ حَمِدَهٗ" کہتے، تو آپ ﷺ (اس کے بعد) "أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ" بھی کہتے۔ اور آپ ﷺ اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف، دونوں طرف، سلام پھیرتے۔

حدیث نمبر 15: حَدَّثَنَا أَحۡمَدُ بۡنُ مُحَمَّدٍ السِّيُوطِيُّ، ثنا عَفَّانُ، ثنا شُعۡبَةُ، عَنۡ سَلَمَةَ بۡنِ كُهَيۡلٍ، عَنۡ حُجۡرٍ أَبِي الۡعَنۡبَسِ، عَنۡ عَلۡقَمَةَ بۡنِ وَائِلٍ، عَنۡ أَبِيهِ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ: "غَيۡرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ، وَلَا الضَّالِّينَ". قَالَ: "آمِينَ"، خَفَضَ بِهَا صَوۡتَهٗ.

(المعجم الكبير،ج۲۲ص۹رقم 3 .المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ) . المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي.دار النشر:مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے "غَيۡرِ الۡمَغۡضُوبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ" پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہی۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی آواز کو پست رکھا۔

حصہ دوم: آثارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم

4.4: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

اثر نمبر 1: عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "أَرْبَعٌ يُخْفَيْنَ عَنِ الإِمَامِ: التَّعَوُّذُ، وَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وآمِين، وَاللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ". ابن جرير.

(جمع الجوامع المعروف بـ "الجامع الكبير". ج١٦ ص٥٥٣ رقم 2/ 3371. المؤلف: جلال الدين السيوطي رحمہ اللہ (849-911 هـ). المحقق: مختار إبراهيم الهائج - عبد الحميد محمد ندا - حسن عيسى عبد الظاهر. الناشر: الأزهر الشريف، القاهرة - جمهورية مصر العربية. الطبعة: الثانية، ١٤٢٦ھ)

(كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال. ج٨ ص٢٧٤ رقم 22893. المؤلف: علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان القادري الشاذلي الهندي البرهانفوري ثم المدني فالمكي الشهير بالمتقي الهندي رحمہ اللہ (التوفی ٩٧٥ھ). المحقق: بكري حياني، صفوة السقا. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الطبعة الخامسة، ١٤٠١ھ)

ترجمہ حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''امام کو چار چیزوں میں اخفاء کرنے کا حکم ہے: تعوذ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، آمین، اور أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

اعتراض یہ روایت مرسل ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا سماع حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

جواب حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مرسلات محدثین کرام رحمہم اللہ کے نزدیک صحیح ہیں، جیسا کہ اس کتاب کے باب 6 اور ''راحت العینین فی ترک رفع الیدین'' میں اس کی وضاحت کردی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ حضرت ابو معمر عبداللہ بن سنجرہ الازدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اخفاء آمین کی روایت انہی الفاظ سے بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا

لِمَنْ حَمِدَهُ" قَالَ: "أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ". وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ تَسْلِيمَتَيْنِ".

(المعجم الكبير، ج ۲۲ ص ۴۴ رقم 110 المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ) . المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ '' پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہی۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی آواز کو آمین کہتے ہوئے پست رکھا۔ نماز کے دوران آپ ﷺ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو اپنے پیٹ پر رکھا۔ جب آپ ﷺ "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے، تو آپ ﷺ (اس کے بعد) "أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" بھی کہتے۔ اور آپ ﷺ اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف، دونوں طرف، سلام پھیرتے۔

حدیث نمبر 15:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّيُوطِيُّ، ثنا عَفَّانُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ: "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ، وَلَا الضَّالِّينَ". قَالَ: "آمِينَ"، خَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ.

(المعجم الكبير، ج ۲۲ ص ۹ رقم 3 المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ) . المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" پڑھا تو آپ ﷺ نے آمین کہی۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی آواز کو پست رکھا۔

حصہ دوم: آثارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم

4.4: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

اثر نمبر 1: عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: "أَرْبَعٌ يُخْفَيْنَ عَنِ الإِمَامِ: التَّعَوُّذُ، وَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وآمِين، وَاللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ". ابن جرير.

(جمع الجوامع المعروف بـ "الجامع الكبير". ج١٦ ص٥٥٣ رقم 2/ 3371۔ المؤلف: جلال الدين السيوطیؒ (849۔911 هـ). المحقق: مختار إبراهيم الهائج - عبد الحميد محمد ندا - حسن عيسى عبد الظاهر۔ الناشر: الأزهر الشريف، القاهرة - جمهورية مصر العربية۔ الطبعة: الثانية ١٤٢٦ھ)

(كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، ج٨ ص٢٧٤ رقم 22893۔ المؤلف: علاء الدين علی بن حسام الدين ابن قاضی خان القادری الشاذلی الهندی البرهانفوری ثم المدنی فالمکی الشهير بالمتقی الهندیؒ (المتوفى ٩٧٥ھ)۔ المحقق: بكری حيانی، صفوة السقا۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الطبعة الخامسة، ١٤٠١ھ)

ترجمہ حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "امام کو چار چیزوں میں اخفاء کرنے کا حکم ہے: تعوذ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، آمین، اور اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

اعتراض یہ روایت مرسل ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا سماع حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

جواب حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام مرسلات محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک صحیح ہیں، جیسا کہ اس کتاب کے باب 6 اور "راحت العينين فی ترک رفع اليدين" میں اس کی وضاحت کردی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ حضرت ابو معمر عبد اللہ بن سنجرہ الازدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اخفاء آمین کی روایت انہی الفاظ سے بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اخفاء آمین بیان کرنا بلا شک وشبہ صحیح ہے۔

اثر نمبر 2:- وروى أبو معمر عن عمر بن الخطاب أنه قال: يخفي الإمام أربعا: التعوذ، وبسم الله الرحمن الرحيم، وآمين، وربنا لك الحمد

(البناية شرح الهداية، ج۲ ص۱۹۶۔ المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى رحمہ اللہ (المتوفى: 855ھ)۔ الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان۔ الطبعة: الأولى 1420ھ۔ 2000م)

ترجمہ ابو معمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''امام چار چیزیں آہستہ آواز سے پڑھے: تعوذ، بسم اللہ الرحمن الرحیم، آمین، اور ربنا لک الحمد''۔

☆ حضرت ابو معمر رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبداللہ بن سنجرہ الازدی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

"روى عن عمر وعنه ابراهيم النخعي" (تہذیب التہذیب ج۵ ص۲۳۰)

ترجمہ حضرت ابو معمر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور ان ابو معمر رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

لہٰذا حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اخفاء آمین بیان کرنا بلا شک وشبہ صحیح ہے۔

اثر نمبر 3:- وَرُوِّينَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "يُخْفِي الْإِمَامُ أَرْبَعًا: التَّعَوُّذُ، وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَآمِينَ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"

(المحلى بالآثار، ج۲ ص۲۸۰، ۲۹۴؛ ج۵ ص۳۵۶۔ المؤلف: أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري رحمہ اللہ (المتوفى ۴۵۶ھ)۔ الناشر: دار الفكر، بيروت)

(محلّٰی ابن حزم ج۳ ص۱۴۸، ۱۵۸ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ)

ترجمہ (علی بن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم نے روایت کیا ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''امام چار چیزیں آہستہ آواز سے

پڑھے: تعوذ، بسم اللہ الرحمن الرحیم، آمین، اور ربنا لک الحمد''۔
اس روایت کو امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے دو مقامات پر ذکر فرمایا ہے اور اس پر کسی قسم کی جرح نہیں کی بلکہ اس کو ثابت مانتے ہیں۔

اعتراض حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات وسماع حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت چھ سال کے چھوٹے بچے تھے۔

جواب چھ سال کا بچہ اگر ذہین وفطین ہو تو حدیث بیان کرسکتا ہے۔ جب کہ وہ خود کہے کہ بات میں نے محفوظ وملحوظ کی ہے۔

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْمُقْرِئُ، أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ سَأَلْتُ أَبِي: "مَتَى يَجُوزُ سَمَاعُ الصَّبِيِّ فِي الْحَدِيثِ؟". فَقَالَ: "إِذَا عَقَلَ وَضَبَطَ".....يَجُوزُ سَمَاعُهُ إِذَا عَقَلَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَوَكِيعٍ، وَذَكَرَ أَيْضًا قَوْمًا".

(الكفاية في علم الرواية، ص ٦١. المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي رحمه الله (المتوفى ٤٦٣هـ). المحقق: أبو عبدالله السورقي، إبراهيم حمدي المدني. الناشر: المكتبة العلمية، المدينة المنورة)

ترجمہ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: ''لڑکا کب حدیث میں سماع کے قابل ہوتا ہے؟''۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''جب عاقل ہو جائے اور لفظ ضبط کر سکے''۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اگر اس بات پر عمل نہ کیا جائے تو پھر سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے لڑکپن میں حدیثیں یاد ومحفوظ کی ہیں۔ ان کے بارے کیا فیصلہ ہوگا؟

حضرت موسیٰ بن ہارون الحمال رحمۃ اللہ علیہ سے شاگردوں نے پوچھا: ''بچہ حدیث کی سماعت کا کب اہل ہوسکتا ہے؟''۔ حضرت موسیٰ بن ہارون الحمال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''جب بیل اور گدھے میں تمیز کر سکے''۔ (الكفاية في علم الرواية، ص ٦٥)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کا پانچ سال کی عمر میں حدیث

محفوظ کر لینے کا ذکر کیا ہے۔ (دیکھیے بخاری ج ۱ ص ۱۷ طبع قدیمی کراچی)
اس ضابطہ کے تحت محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے سماعِ حدیث کو معتبر مانا ہے۔
حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وأسند عبد الرحمٰن بن أبي ليلى وقد حفظ عن عمرَ بنَ الخطاب".
(مسلم ج ۱ ص ۲۴ طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ترجمہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کو محفوظ بھی کیا ہے۔
حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وقُتِلَ عمرُ بنُ الخطاب وعبد الرحمٰن بنُ أبي ليلى غلامٌ ابنُ ستِ سنين... وقد روى عبد الرحمٰن بنُ أبي ليلى، عن عمرَ بنِ الخطاب وراٰه".
(ترمذی: كتاب الدعوات، باب ما يقول عند الغضب ص ۱۳۳۰ رقم الحدیث ۳۴۵۲ طبع دار المعرفۃ، بیروت)

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ چھ سال کے چھوٹے لڑکے تھے۔ بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان کو دیکھا بھی ہے۔
حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ایک طویل حدیث بیان کرتے ہیں:

" عن عبد الرحمٰن بنِ أبي ليلى، قال: كنتُ مع عمر، فأتاه رجلٌ فقال: انی رأيتُ الهلال، هلالَ شوالٍ. فقال عمر: أيها الناسُ! أفطروا (الی) ومسح خفيه (الی) ثم صلّى عمرُ المغرب".
(مسند احمد رقم ۱۹۳، ۳۰۷ طبع اردن سنہ ۲۰۱۰ء)

ترجمہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ میں نے شوال کا چاند دیکھا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "روزہ افطار کردو" ــــــ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے موزوں

پر مسح کیا۔۔۔۔۔۔۔۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''رَای عمرَ یمسحُ علی خُفَّیْہِ''۔

ترجمہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد لکھتے ہیں:

"أخرج الطبرانیُّ وأبونعیمٍ عن عبد الرحمٰن بن أبی لیلیٰ قال: رأینا عمرَ بال، ثم مسح ذکرہ بالتراب،ثم التفت الینا وقال: ھٰکذا عُلِّمْنَا"

(التعلیق المغنی ج۱ص ۲۳)

ترجمہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ''ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے ہوئے پھر مٹی سے استنجاء کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ہمیں اسی طرح تعلیم دی گئی ہے''۔

معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا اخفاء آمین نقل کرنا صحیح ہے۔ اس روایت کے بعینہ وہی الفاظ ہیں جو پہلی دو روایتوں کے ہیں۔

4.5:۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل

اثر نمبر 4:۔حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ الْکَیْسَانِیُّ، قَالَ: ثنا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ: ثنا أَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ، قَالَ: "کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا لَا یَجْهَرَانِ بِ {بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ} [الفاتحة: 1] وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِالتَّأْمِینِ"۔

(شرح معانی الآثار،ج۱ص ۲۰۳، ۲۰۴،رقم1208 ۔المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملک بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهری النجار. محمد سید جاد الحق، من علماء الأزهر الشریف،راجعه ورقم کتبه وأبوابه وأحادیثه:د. یوسف عبد

الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔الناشر: عالم الكتب۔الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

(طحاوی ج۱ ص ۲۶۳ رقم ۱۱۷۳ طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ)

ترجمہ حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ دونوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہما: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" بلند آواز سے پڑھتے تھے، نہ تعوذ اور نہ آمین بلند آواز سے کہتے تھے۔

اثر نمبر 5: -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْبَقَّالِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: "كَانَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِآمِينَ".

(المعجم الكبير ج۹ ص ۲۶۲ رقم 9304۔المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ) . المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي۔دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔ الطبعة: الثانية)

☐ (المخلصيات وأجزاء أخرى لأبي طاهر المخلص ج۳ ص ۲۰۳ رقم 2331- 176۔ المؤلف: محمد بن عبد الرحمن بن العباس بن عبد الرحمن بن زكريا البغدادي المخَلِّص رحمه الله (المتوفى: ۳۹۳ھ)۔المحقق: نبيل سعد الدين جرار۔الناشر: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية لدولة قطر۔الطبعة: الأولى ۱۴۲۹ھ)

☐ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَفِيهِ أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ وَهُوَ ثِقَةٌ مُدَلِّسٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۲ ص ۱۰۸ رقم 2632۔المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ۸۰۷ھ). المحقق: حسام الدين القدسي۔ الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے: "خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" بلند آواز سے پڑھتے تھے، نہ تعوذ اور آمین بلند آواز سے کہتے تھے"۔

تنبیہ حضرت ابوسعد البقال رحمۃ اللہ علیہ جس کا نام سعید بن المرزبان العبسی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ حسن درجے کا راوی ہے۔

اثر نمبر 6:-روى الطبرى فى "تهذيب الآثار": نا أبو بكر بن عياش، عن أبي سعيد، عن أبي وائل قال: لم يكن عمرُ وعلى يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بآمين.

(شرح سنن أبي داود،ج ۴ ص ۱۹۴۔المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينىؒ (المتوفى: 855ھ)۔المحقق: أبو المنذر خالد بن إبراهيم المصرى۔الناشر: مكتبة الرشد - الرياض۔الطبعة: الأولى، 1420ھ-1999م)

- وروى الطبرى فى تهذيب الآثار فقال أخبرنا أبو كريب أخبرنا أبو بكر ابن عياش عن أبي سعيد عن أبي وائل قال لم يكن عمر وعلى يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بآمين

(تخريج أحاديث إحياء علوم الدين،ج ا ص ۳۹۸۔المؤلفون: العِراقي (725-806 ھ)، ابن السبكي (727-771 ھ)، الزبيدي (1145-1205 ھ)۔ اسِتخرَاج: أبي عبد الله مَحْمُود بِن مُحمّد الحَدّاد (1374 ھ -؟)۔الناشر: دار العاصمة للنشر - الرياض۔الطبعة: الأولى، ۱۴۰۸ھ)

- قال الطبرى فى تهذيب الآثار:أنا أبو كريب،نا أبوبكر بن عياش، عن أبي سعيد،عن ابي وائل، قال:لم يكن عمر وعلى يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم، ولابآمين۔

(الجوهر النقى على سنن البيهقى،ج ۲ ص ۴۸، ۵۸۔المؤلف: علاء الدين على بن عثمان بن إبراهيم بن مصطفى الماردينى، أبو الحسن، الشهير بابن التركمانىؒ (المتوفى ۷۵۰ھ)۔الناشر: دار الفكر)

ترجمہ حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلندآواز میں پڑھا کرتے تھے۔نہ ''آمین'' بلندآواز سے کہا کرتے تھے۔

1 علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

محققِ وقت، محدثِ زمن حضرت مولانا ظہیر احسن شوق نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قال النیمویؒ: لم یثبتِ الجهرُ بالتأمینِ عن النبی ﷺ، ولا عن الخلفاء الأربعة۔ وماجاء فی الباب فهولا یخلوا من شئ"۔ (آثار السنن ص ۱۴۱)

ترجمہ " آمین بالجہر نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ آمین کے جہر کے بارے میں جو روایتیں بھی پیش کی جاتی ہیں۔ وہ کسی نہ کسی عیب سے خالی نہیں"۔

4.6:۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل

اوپر اثر نمبر 5 میں یہ روایت گزر چکی ہے: حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" بلند آواز سے پڑھتے تھے، نہ تعوذ اور آمین بلند آواز سے کہتے تھے۔

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۳۰، ۲۳۱ رقم ۲۶۳۲؛ طبرانی فی لکبیر رقم ۹۳۰۴)

اثر نمبر 7: ۔عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: "يُخْفِي الْإِمَامُ ثَلَاثًا : الِاسْتِعَاذَةَ، وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَآمِينَ"۔

(المحلی بالآثار ج ۲ ص ۲۸۰، ۲۹۴۔ المؤلف: أبو محمد علی بن أحمد بن سعید بن حزم الأندلسی القرطبی الظاهری رحمه الله (المتوفی ۴۵۶ھ)۔ الناشر: دار الفکر، بیروت)
(محلی ابن ج ۳ ص ۱۴۸، ۱۵۸ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امام تین چیزوں کو پوشیدہ کرے: أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، اور آمین۔

☆ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر کوئی جرح نہیں فرمائی، لیکن اس میں ایک راوی ابوحمزہ رحمۃ اللہ علیہ ضعیف ہے مگر امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"یُکْتَبُ حَدِیْثُہٗ"۔ (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۲۲۴)۔

ترجمہ اس کی حدیث لکھ کر بطورِ تائید پیش کی جا سکتی ہے،

کیونکہ صحیح روایت طبرانی کے حوالہ سے اوپر گزر چکی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اخفاء آمین کرتے تھے، جہرِ آمین نہ کرتے تھے۔

قال الطبری رحمہ اللہ :وروی ذٰلك عن ابن مسعودٍ (الجوہر النقی ج ۲ ص ۵۸)

''امام طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اخفاء آمین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے''۔

4.7:۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ تابعی کا فرمان وعمل

اثر نمبر 8:۔ محمدٌ قال:أخبرنا أبوحنیفةَ، عن حمادٍ عن ابراھیم قال:"أربعٌ یُخافتُ بھنَّ الامامُ:سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ، والتعوذُ من الشیطانِ، وبسم اللہ الرحمن الرحیم، وآمین"۔

(کتاب الآثار امام محمد رقم ۸۳؛ کتاب الآثار ابو یوسف رقم ۱۰۶)

ترجمہ حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''امام چار چیزوں کو آہستہ آواز سے کہے: (1) سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ، (2) أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، (3) بسم اللہ الرحمن الرحیم، (4) آمین۔

اثر نمبر 9:۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:"أَرْبَعٌ يُخْفِيهِنَّ الْإِمَامُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَالِاسْتِعَاذَةِ، وَآمِينَ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"۔

(المصنف، ج ۲ ص ۸۷ رقم 2596۔المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميری الیمانی الصنعانی رحمہ اللہ (التوفی ۲۱۱ھ)۔المحقق: حبيب الرحمن الأعظمی رحمہ اللہ۔ الناشر: المكتب الإسلامی، بيروت۔ الطبعة: الثانية، ۱۴۰۳ھ)

ترجمہ حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''امام چار چیزوں میں اخفاء کرے: بسملہ، تعوذ، آمین کہنے میں، تسمیع کے بعد تحمید کہنے میں''۔

اثر نمبر 10:۔ عَبۡدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوۡرِيِّ، عَنۡ مَنۡصُورٍ، عَنۡ إِبۡرَاهِيمَ قَالَ: "خَمۡسٌ يُخۡفِينَّ: سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ، وَالتَّعَوُّذُ، وَبِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، وَآمِينَ، وَاللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ"۔

(المصنف ج۲ص۸۷رقم 2597۔ المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى ۲۱۱ھ)۔ المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله۔ الناشر: المكتب الإسلامي، بيروت۔ الطبعة: الثانية، ۱۴۰۳ھ)

(واسنادہ صحیح، آثار السنن ص۱۴۶)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "امام پانچ چیزوں کو آہستہ پڑھے:
(1) سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ، (2) أَعُوۡذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ، (3) بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، (4) آمِينَ، (5: رکوع سے اُٹھتے وقت پڑھنا) اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ۔

اثر نمبر 11:۔ عَنۡ سُفۡيَانَ الثَّوۡرِيِّ، عَنۡ مَنۡصُورِ بۡنِ الۡمُعۡتَمِرِ، عَنۡ إِبۡرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، قَالَ: "خَمۡسٌ يُخۡفَيۡنَ: سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ، وَالتَّعَوُّذُ، وَبِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، وَآمِينَ، وَاَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الۡحَمۡدُ"۔

(المحلى بالآثار، ج۲ص۲۸۰۔ المؤلف: أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري رحمه الله (المتوفى ۴۵۶ھ)۔ الناشر: دار الفكر، بيروت)
(المحلی شرح المجلی ج۳ص۱۴۸ طبع دار احیاء التراث، بیروت ۱۴۲۲ھ)

اثر نمبر 12:۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنۡ سُفۡيَانَ، عَنۡ مَنۡصُورٍ، عَنۡ إِبۡرَاهِيمَ، قَالَ: "خَمۡسٌ يُخۡفِيهِنَّ الۡإِمَامُ: الِاسۡتِعَاذَةُ، وَسُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ، وَبِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ، وَآمِينَ، وَاللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ"۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۲ص۲۶۷رقم 8849۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ۲۳۵ھ)۔ المحقق: كمال يوسف الحوت۔ الناشر: مكتبة الرشد، الرياض۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ھ)

(ابن ابی شیبہ ج ٦ ص ٨٦ رقم ٨٩٤١ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی طبع الثانی ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوی دیا کہ امام پانچ چیزوں کو آہستہ پڑھے:

(1) أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، (2) سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، (3) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، (4) آمِينَ، (5: رکوع سے اُٹھتے وقت پڑھنا) أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

اثر نمبر 13: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: ثنا حُصَيْنٌ، وَمُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: "يُخْفِي الْإِمَامُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَالِاسْتِعَاذَةَ، وَآمِينَ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۲ ص ۲٦٨ رقم 8852

۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (التوفی ۲۳۵ھ)۔ المحقق: كمال يوسف الحوت۔ الناشر: مكتبة الرشد۔ الرياض۔ الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

(ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۴۱۰، ۴۱۱، ج ۲ ص ۵۳٦ طبع اول؛ ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۴۷۳ رقم ۴۱۵۹؛ ج ٦ ص ٨٦ رقم ٨٩۴۴ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی طبع الثانی ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''امام چار چیزوں میں اخفاء کرے:

(1) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، (2) أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، (3) آمِينَ، (4: رکوع سے اٹھتے وقت پڑھنا) رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"۔

اثر نمبر 14: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: "أَرْبَعٌ لَا يَجْهَرُ بِهِنَّ الْإِمَامُ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَالِاسْتِعَاذَةُ، وَآمِينَ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۲ ص ۲٦۷ رقم 8848۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (التوفی ۲۳۵ھ)۔ المحقق: كمال يوسف الحوت۔ الناشر: مكتبة الرشد۔ الرياض۔ الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

(ابن ابی شیبہ ج ٦ ص ٨٦ رقم ٨٩۴۰ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''امام چار چیزوں میں اخفاء کرے:
(1) بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، (2) أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ،
(3) آمِينَ، (4: رکوع سے اُٹھتے وقت پڑھنا) اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

اثر نمبر 15:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: "أَنَّهُ كَانَ يُسِرُّ آمِينَ".

(المصنف، ج۲ ص۹۶ رقم 2635۔ المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى ۲۱۱ھ)۔ المحقق. حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله. الناشر: المكتب الإسلامي، بيروت. الطبعة: الثانية، ۱۴۰۳ھ)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ آمین آہستہ کہتے تھے۔

اثر نمبر 16:- قال الطبري: وروى عن النخعي رحمه الله والشعبي رحمه الله وابراهيم التيمي رحمه الله كانوا يخفون بآمين. (الجوہر النقی ج ۲ ص ۵۸؛ فیض الباری ج ۲ ص ۳۶۳ طبع بیروت)

ترجمہ امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابراہیم التیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا گیا ہے کہ یہ سب آمین کو آہستہ پڑھتے تھے۔

خلاصہ ان سب روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ خود بھی اخفاء آمین کیا کرتے تھے اور امام کے لیے اخفاء آمین کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض روایتوں میں امام کا لفظ موجود ہے اور دوسری روایتوں میں امام کا لفظ موجود نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت عام ہے اور امام اور مقتدی دونوں کو شامل ہے۔ اور آمین کی طرح بسم الله الرحمن الرحيم، أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، سبحانك اللّٰهم الخ، ربنا لك الحمد میں بھی اخفاء کیا جائے۔

حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سید التابعین ہیں۔ آپ دار العلم کوفہ کے مفتی تھے۔ یہ شہر دار العلم تھا۔ ہزاروں محدثین اور فقہاء کا مسکن تھا۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہی پیدا ہوئے اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت علم کا اندازہ اسی بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں فتویٰ دیتے تھے۔ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم ہی میں حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے

آہستہ آمین کہنے کا فتوی دیا لیکن کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار نہ فرمایا کہ یہ فتوی خلافِ سنت ہے حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تاریخ کا جن لوگوں نے مطالعہ کیا ہے، وہ جانتے ہیں کہ وہ سنت کے کس قدر شیدائی تھے۔ وہ اپنی جان، مال، عزت، آبرو، سب کچھ اتباع سنت کے واسطے نچھاور کرنے کے لئے ہر آن تیار رہتے تھے۔ لیکن آہستہ آمین کے فتوے کے خلاف نہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی آواز اٹھتی ہے، نہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی، نہ تبع تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ نہ کوئی تقریر آہستہ آمین کے خلاف ہوتی ہے۔ نہ کوئی رسالہ لکھا جاتا ہے، نہ تو کسی مسجد میں لڑائی جھگڑا کھڑا کر کے مناظروں کے چیلنج دئے جاتے ہیں، نہ بلند آواز سے آمین نہ کہنے والوں کو معاذ اللہ یہودی، مخالف سنت کے القاب سے نوازا جاتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جن کی روایت کو آمین بالجہر کی دستاویز سمجھا جاتا ہے۔ وہ بھی اس وقت کوفہ میں موجود ہیں لیکن اس فتوی کے خلاف کوئی حدیث نہیں پڑھتے۔ (تجلیاتِ صفدر ج ۳ ص ۱۲۸)

فائدہ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: اَلدُّرُّ الثَّمِیْنُ فِی الْاِخْفَاءِ بِآمِیْنَ (اخفاءِ آمین)

باب 5

رکوع اور مدرکِ رکوع

5.1:۔ کیفیتِ رکوع

(1) قرات سے فارغ ہو جائیں تو تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔

حدیث نمبر 1:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ". الحدیث

(صحیح بخاری رقم:789،803؛ صحیح مسلم رقم:28-392)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہونے کے وقت تکبیر کہتے اور پھر رکوع میں جانے کے وقت تکبیر کہتے تھے۔

(2) رکوع میں اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پیٹھ تقریباً ایک سطح پر آجائیں۔

حدیث نمبر 2:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، ح قَالَ: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ

مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ. وَالْقِرَاءَةِ، بِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ۔الحديث (صحیح مسلم رقم:240-498)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر سے، قرات کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے شروع فرماتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تھے تو سر مبارک کو نہ بلند کرتے تھے اور نہ نیچا بلکہ ان دونوں کے درمیان میں رکھتے تھے"۔

حدیث نمبر 3:۔حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا سَلَّامٌ الطَّوِيلُ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا رَكَعَ اسْتَوَى فَلَوْ صُبَّ عَلَى ظَهْرِهِ الْمَاءُ لَاسْتَقَرَّ"۔

(المعجم الكبير،ج١٢ص١٨٧رقم 12781 المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ٣٦٠ھ) . المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي۔دار النشر:مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔ الطبعة: الثانية)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَأَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج٢ص١٢٣رقم 2737 المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ٨٠٧ھ) المحقق:حسام الدين القدسي۔ الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ١٤١٤ھ)

حدیث نمبر 4:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: نا صَالِحُ بْنُ زِيَادٍ السُّوسِيُّ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَوْ صُبَّ عَلَى ظَهْرِهِ مَاءٌ لَاسْتَقَرَّ"۔

لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ إِلَّا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ الْحِمْصِيُّ، تَفَرَّدَ بِهِ صَالِحُ بْنُ زِيَادٍ

(المعجم الأوسط، ج٦ص٢٢رقم 5676۔ المؤلف:سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ٣٦٠ھ)۔المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني۔ الناشر: دارالحرمين، القاهرة)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج٢ص١٢٣رقم2738۔المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ٨٠٧ھ)۔ المحقق:حسام الدين القدسي۔ الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ١٤١٤ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع کرتے تو پشت مبارک کو اس طرح ہموار کرتے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر پانی گرادیا جاتا تو وہ ٹھہرا رہتا''۔

(3) رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں ان میں خم نہ ہونا چاہیے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ ہوں اور بازو سیدھے تنے ہوئے پہلو سے دور رہیں۔

حدیث نمبر 5:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ النَّاقِطُ الْبَصْرِيُّ قَالَ: نا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ:...يَا أَنَسُ! إِذَا رَكَعْتَ فَأَمْكِنْ كَفَّيْكَ مِنْ رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ. وَيَا بُنَيَّ! إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَأَمْكِنْ كُلَّ عُضْوٍ مِنْكَ مَوْضِعَهُ؛ فَإِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ.

(المعجم الأوسط،ج٦ص١٢٣رقم 5991۔ المؤلف:سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ٣٦٠ھ) المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني الناشر: دارالحرمين، القاهرة)

رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيرِ...... وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، وَهُوَ

ضَعِيفٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج١ص١٧٢رقم1470. المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ٨٠٧ھ). المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ١٤١٤ھ)

□ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ...... قَالَ ﷺ: "فَإِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَرَكَعْتَ، فَضَعْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ إِلَى مِفْصَلِهِ، وَإِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْأَرْضِ".

(المصنف، ج٣ص١٤، ١٥رقم8830. المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى: 211ھ). المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله. الناشر: المجلس العلمي- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

□ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: .قَالَ: "فَإِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَرَكَعْتَ فَضَعْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ، وَفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِكَ، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عُضْوٍ إِلَى مَفْصِلِهِ، وَإِذَا سَجَدْتَ فَأَمْكِنْ جَبْهَتَكَ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَنْقُرْ".

وَرِجَالُ الْبَزَّارِ مُوَثَّقُونَ. وَقَالَ الْبَزَّارُ: قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ وُجُوهٍ، وَلَا نَعْلَمُ لَهُ أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الطَّرِيقِ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج٣ص٢٧٤رقم 5648. المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ٨٠٧ھ). المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ١٤١٤ھ)

ترجمہ خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ سے نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "اے میرے پیارے بیٹے! جب تم رکوع میں جاؤ تو دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ لو، اور انگلیاں کشادہ رکھو اور اپنے بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھو۔ پھر جب تم رکوع سے سر اُٹھا لو تو پھر ہر عضو کو اس کی جگہ پر ٹھہرا لے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی

طرف نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا''۔

حدیث نمبر 6:۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ العَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ، وَأَبُو أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: "أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ، فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ". وَفِي البَابِ عَنْ أَنَسٍ. حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ الَّذِي اخْتَارَهُ أَهْلُ العِلْمِ: أَنْ يُجَافِيَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ. (سنن ترمذی رقم:260)

ترجمہ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر اس طرح رکھا کہ گویا انھیں پکڑے ہوئے ہیں اور بازو کو تان کر اپنے پہلوؤں سے دور رکھا''۔

(4) رکوع میں کم از کم اتنی دیر رکیں کہ اطمنان سے تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا سکے۔

حدیث نمبر 7:۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الهُذَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ، فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ العَظِيمِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا سَجَدَ، فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ". (سنن ترمذی رقم 261؛ ابوداود رقم 886؛ ابن ماجہ رقم 890)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں کسی نے جب رکوع کیا اور اپنے رکوع میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ العَظِيمِ'' پڑھا، تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور تین بار کی تعداد کمال کا ادنی درجہ ہے اور جب سجدہ کیا اور سجدہ میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى'' تین بار پڑھا تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ کمال کا ادنی درجہ

ہے''۔

حدیث نمبر 8:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَبِّحُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا، وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا"

وَهٰذَا الْحَدِيثُ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَكَّارٍ مَعْرُوفٌ نَسَبُهُ صَالِحُ الْحَدِيثِ.

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار، ج۹ ص۱۳۳ رقم 3686 .المؤلف:أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزارؒ (المتوفى ۲۹۲ھ). المحقق: محفوظ الرحمن زين الله، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. الناشر:مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة. الطبعة: الأولى)

▯ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَقَالَ الْبَزَّارُ: لَا نَعْلَمُهُ يُرْوَى عَنْ أَبِي بَكْرَةَ إِلَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بِكْرَةَ صَالِحُ الْحَدِيثِ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۲ ص۱۲۸ رقم 2777 .المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثميؒ (المتوفى ۸۰۷ھ). المحقق:حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ) (اسنادہ حسن، آثار السنن ص۱۶۶)

ترجمہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ'' کہتے تھے اور اپنے سجدے میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى'' کہتے تھے۔

(4) پھر رکوع سے اس طرح کھڑے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے

حدیث نمبر 9:۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ.....فَقَالَ:إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ. ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ. ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا. ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا. ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا. وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا. (بخاری رقم ۷۵۷)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو، تو تکبیر تحریمہ کہہ کے نماز شروع کرو۔ اس کے بعد (جب قراءت کا موقع آجائے تو) جو قرآن تمہیں یاد ہو اور تمہیں پڑھنا آسان ہو وہ پڑھو۔ پھر قراءت کے بعد رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ پھر رکوع سے اُٹھو، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ مطمئن اور ساکن ہو جاؤ، پھر اُٹھو یہاں تک کہ مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ اور اپنی پوری نماز میں یہی کرو'' (یعنی ہر رکعت میں قراءت، رکوع، سجود، قومہ، جلسہ اور تمام اعمال اچھی طرح اطمینان وسکون سے اور ٹھہر ٹھہر کے ادا کرو)''۔

حدیث نمبر 10:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، ح قَالَ: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:...وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ، حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا۔ (صحیح مسلم رقم:240-498)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو خوب سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے سجدہ نہیں کرتے تھے''۔

5.2:۔مدرکِ رکوع

(5) امام کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے پہلے اگر آپ رکوع میں مل جائیں تو آپ رکعت کو پا جائیں گے۔

5.2.1:۔حدیثِ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 11:۔حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلاَ تَعُدْ"۔ (بخاری رقم 783)

☐ حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكَرَةَ، أَنَّهُ رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "زَادَكَ اللهُ حِرْصًا، وَلَا تَعُدْ"۔

تحقیق إسناده صحيح. أشعث- وهو ابن عبد الملك الحرّاني- ثقة روى له البخاري تعليقاً، وأصحاب السنن، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين غير زياد الأعلمي- وهو ابن حسان بن قُرّة الباهلي- فمن رجال البخاري. والحسن البصري قد صرح بالتحديث عند أبي داود والنسائي والبيهقي، فانتفت شبهة تدليسه.

وأخرجه ابن الجارود في "المنتقى" (318) من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد.

وأخرجه البزار في "مسنده" (3651) من طريق معاذ بن معاذ العنبري، عن أشعث بن عبد الملك، به.

وأخرجه أبو داود (683)، والنسائي في "المجتبى" 118/2، وفي "الكبرى" (943)، والطحاوي في "شرح المعاني" 395/1، وابن حبان (2195)، والبيهقي 106/3 من طريق يزيد بن زريع، عن سعيد بن أبي عروبة، عن زياد الأعلم، به. وهو عند الطحاوي بصورة المرسل، وجاء تصريح الحسن بسماعه من أبي بكرة عند النسائي، وعند أبي داود برواية ابن داسة والرملي كما نقل الشيخ الفاضل محمد عوامة في طبعته، ورواه البيهقيُّ من طريق ابن داسة، وعنده أيضاً التصريح بالسماع.

وأخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الحجة" 215/1، وفي زياداته على "الموطأ" بروايته (286)، والطيالسي (876)، والبزار (3661)، وابن حبان (2194)، والطبراني في "الصغير" (1030) من طرق عن الحسن البصري، به.

وأخرجه البخاري في "القراءة خلف الإمام" (195) من طريق أبي خلف عبد الله بن عيسى الخزاز، عن يونس بن عبيد، عن الحسن، به. وفيه زيادة في آخره "صَلِّ ما أدركت، واقضِ ما سبقك". وعبد الله بن عيسى ضعيف فلا تثبت هذه الزيادة

من حديث أبي بكرة. وقد أورد الهيثمي هذه الرواية في "المجمع" 2/76، وعزاها للطبراني.

وسيأتي من طريق الحسن البصري بالأرقام (20457) و(20458) و(20470) و(20471)، ومن طريق عبد العزيز بن أبي بكرة برقم (20435)، ومن طريق عبد الرحمن بن أبي بكرة برقم (20509).

وأخرجه عبد الرزاق (3378) من طريق يونس بن عبيد عن الحسن البصري قال: سمع النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلاً وهو يسرع إلى الصلاة ... فذكره هكذا مرسلاً، ولم يسمِّ فيه أبا بكرة.

وأخرج بإثره برقم (3379) عن ابن جريج عن الحسن، قال: التفت النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال: "زادك الله حرصاً ولا تَعُد" قال: فثبت مكانه. وهذا إسناد ضعيف، ابن جريج لا يعرف بالرواية عن الحسن، وكان يدلس ويرسل. وهذا اللفظ منكر، فيه ذكر التفات النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وقوله في آخره: فثبت مكانه.

وفي الباب عن أبي هريرة بلفظ: "إذا أتى أحدكم الصلاة فلا يركع دون الصف حتى يأخذ مكانه من الصف" أخرجه الطحاوي في "شرح المعاني" 1/396، وفي "شرح المشكل" (5577) مرفوعاً، وأخرجه ابن أبي شيبة 1/257 موقوفاً. وهو أصح.

وانظر شرح الحديث في "شرح السنة" 3/378-380، وفي "فتح الباري" 2/268-269.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۴ ص ۳۴ رقم 20405۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفی ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کی حالت میں تھے۔ تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کرلیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمھارے اس شوق کو بڑھائے، آئندہ ایسا نہ کرنا

(کہ صف میں شامل ہونے سے پہلے نماز شروع کردو)''۔

تشریح یہ الفاظ تو بخاری کی روایت کے ہیں۔ دوسری کتابوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز میں شرکت کی جو تفصیلات ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رکوع میں شرکت کے لیے تیز چلنا شروع کیا، تو ان کا سانس پھول گیا۔ اور وہ صف سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے۔ اور اسی حالت میں چل کر صف سے جا ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ''سانس کس کا پھول رہا تھا''؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

"خَشِيْتُ أَنْ تَفُوْتَنِي الرَّكْعَةُ معك"۔

ترجمہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میری رکعت فوت نہ ہو جائے۔ یعنی اس وجہ سے میں نے تیز گامی اختیار کی اور سانس پھول گیا۔

☆ اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی تھی اور رکوع میں شریک ہو گئے۔ دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جذبہ کی تحسین تو فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری حرصِ عبادت میں اور اضافہ فرمائے، مگر یہ نہیں فرمایا کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ صرف یہ فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا کہ تیز چل کر آؤ، یا آئندہ ایسا نہ کرنا کہ صف سے پہلے ہی رکوع میں چلے جاؤ۔ چنانچہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس روایت پر جو عنوان دیا ہے، اس میں نماز کے صحیح نہ ہونے کی کوئی صراحت نہیں کی۔ باب ہے: اذا رکع دون الصف کہ نمازی صف سے پہلے ہی رکوع میں چلا جائے تو کیا حکم ہے؟ اس سے معلوم ہوا حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں یہی ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔

5.2.1.1: شراح حدیث کے حوالے

(۱) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح بخاری میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

عن الحسن عند الطبراني، فقال: "أيكم صاحب هذا النفس؟". قال: "خَشِيْتُ أَنْ تَفُوْتَنِي الرَّكْعَةُ معك".

(فتح الباری، اذا رکع دون الصف ج ۲ ص ۷ ۳۴)

ترجمہ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کس نے ایسا کیا ہے؟''۔ تو حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''میں نے ایسا کیا ہے تا کہ آپ ﷺ کے ساتھ میری یہ رکعت فوت نہ ہو جائے''۔

(۲) امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَمِنْ فَوَائِدِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ مَنْ أَدْرَكَ الإِمَامَ عَلى حَالٍ يَجِبُ أَنْ يَصْنَعَ كَمَا يَصْنَعُ الإِمَامُ، ثُمَّ إِنْ أَدْرَكَهُ فِي الرُّكُوعِ، كَانَ مُدْرِكًا لِلرَّكْعَةِ، وَإِنْ أَدْرَكَهُ فِي السُّجُودِ أَوْ بَعْدَمَا ارْتَفَعَ عَنِ الرُّكُوعِ، لَمْ يَكُنْ مُدْرِكًا لِتِلْكَ الرَّكْعَةِ، فَيُتِمُّهَا بَعْدَمَا سَلَّمَ الإِمَامُ.

(شرح السنة، ج ۳ ص ۳۸۰ تحت رقم 824۔ المؤلف: محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي رحمہ اللہ (المتوفى ۵۱۶ھ)۔ تحقيق: شعيب الأرنؤوط، محمد زهير الشاويش، الناشر: المكتب الإسلامي، دمشق، بيروت، الطبعة: الثانية، ۱۴۰۳ھ)

ترجمہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے معلوم ہوا جس نے امام کو رکوع میں پالیا، اس کو وہ رکعت مل جائے گی۔ جو رکوع کے بعد یا سجدے میں پائے اس کو وہ رکعت نہ ملے گی۔ امام کے بعد وہ رکعت پڑھنی ہوگی۔

(۳) علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (عمدۃ القاری ج ۶ ص ۷۹، ۸۰ طبع مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ) نے متعدد احادیث ذکر کر کے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اور یہ بھی بتلایا کہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کے علاوہ بھی اسی طرح جماعت میں شرکت کی ہے۔ اور اس رکعت ورکوع کو بغیر فاتحہ کے معتبر سمجھا ہے، بلکہ ایک واقعہ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ بھی ذکر کیا ہے کہ دونوں نے اسی طرح جماعت میں شرکت کی تو ایک یہ سمجھ کر کہ رکوع سے رکعت نہیں ملی، کھڑا ہونے لگا کہ اس رکعت کو پڑھے، دوسرے ساتھی نے اس کو بٹھلا دیا اور کہا: تم نے رکعت پالی تھی۔ (انوار الباری ج ۱۶ ص ۸ ۴۴)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے شوق کو

سراہتے ہوئے انہیں دعا دی اور آئندہ صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی نماز شروع کرنے سے روکا۔

حدیث نمبر 12:۔حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا زِيَادٌ الْأَعْلَمُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ، ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ هَذَا الَّذِي رَكَعَ، ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّفِّ؟" فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: "أَنَا". فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "زَادَكَ اللهُ حِرْصًا، وَلَا تَعُدْ".

تحقیق

إسناده صحيح على شرط الصحيح. وسماع الحسن البصري للحديث سلف الكلام عليه عند الحديث (20405) . عفان: هو ابن مسلم الباهلي، وزياد الأعلم: هو ابن حسان الباهلي.

وأخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/395، وفي "شرح مشكل الآثار" (5576) من طريق عفان، بهذا الإسناد.

وأخرجه الطحاوي أيضاً في "شرح المعاني" 1/395، وفي "شرح المشكل" (5575) من طريق أبي عمر حفص بن عمر الضرير، والبيهقي 3/106 من طريق سليمان بن حرب، كلاهما عن حماد بن سلمة، به.

وأخرجه أبو داود (684) ، ومن طريقه البيهقي 3/105-106، والبغوي (823) عن موسى بن إسماعيل، عن حماد بن سلمة، عن زياد، عن الحسن، أن أبا بكرة جاء ورسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راكع ... فذكره هكذا بصورة المرسل.

وانظر (20405).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۴ ص ۱۰۹ رقم 20457. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(ابوداؤد رقم ۶۸۴؛ نسائی رقم ۸۷۱؛ سلسلة احاديث الصحيحه رقم ۲۳۰؛ مختصر سلسلہ صحیحہ رقم ۶۲۰)

ترجمہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ تو آپ ﷺ رکوع کی حالت میں تھے۔ تو حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کرلیا۔ پھر صف کی طرف چل پڑے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھ لی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کس شخص نے صف سے پہلے رکوع کیا، پھر صف کی طرف بڑھا؟'' حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''میں نے''۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمھارے اس شوق کو بڑھائے، آئندہ ایسا نہ کرنا (کہ صف میں شامل ہونے سے پہلے نماز شروع کردو)''۔

حدیث نمبر 13: حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى أَبُو خَلَفٍ الْخَزَّازُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَسَمِعَ نَفَسًا شَدِيدًا أَوْ بَهَرًا مِنْ خَلْفِهِ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرَةَ: "أَنْتَ صَاحِبُ هٰذَا النَّفَسِ؟"۔ قَالَ: "نَعَمْ، جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ، خَشِيتُ أَنْ تَفُوتَنِي رَكْعَةٌ مَعَكَ فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ"۔ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَ"۔

(جزء القراءة خلف الإمام، ص۴۸، رقم 125۔ المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله رحمه الله (المتوفى: 256هـ)۔ حققه وعلق عليه: الأستاذ فضل الرحمن الثوري، راجعه: الأستاذ محمد عطا الله خليف الفوجياني۔ الناشر: المكتبة السلفية۔ الطبعة: الأولى، 1400هـ۔1980م)

ترجمہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ تو آپ ﷺ نے اپنے پیچھے کسی آدمی کے تیز سانس یا ہانپنے کی آواز سنی۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی، تو آپ ﷺ نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تیز تیز سانس لینے والے تم ہو؟''! حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''جی ہاں! اللہ مجھے آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا کرے! مجھے یہ ڈر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میری رکعت فوت ہو جائے گی۔ اس لیے میں تیز تیز چل کر آیا ہوں"۔ (اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس بات میں اختلاف نہ تھا کہ مدرکِ رکوع مدرکِ رکعت ہے)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تجھے نیکی کرنے پر اور حریص کرے۔ پھر ایسا نہ کرنا۔ نماز کا جو حصہ ملے اسے پڑھ لو اور جو پہلے گزر چکا ہو اس کو قضا کر لو"۔

استدلال حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ جلدی سے رکوع میں شریک ہو گئے تا کہ یہ رکعت فوت نہ ہو جائے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس پر مہر تصدیق ثبت فرما دی کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی وہ رکعت شمار ہوتی ہے۔

5.2.1.2:۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال

مشہور محدث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی عمل نقل کیا ہے۔ اور ان روایات کا عنوان قائم کرتے ہوئے یوں استدلال کیا ہے:

بَابُ مَنْ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ وَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى إِدْرَاكِ الرَّكْعَةِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا تَكَلَّفُوهُ۔

(السنن الكبرى ج۲ص۱۲۹ المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ). المحقق: محمد عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ: یہ باب ان لوگوں کے بیان میں ہے جنہوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا اور یہ عمل دلیل ہے کہ اس سے ان کا مقصد اس رکعت کو حاصل کرنا تھا ورنہ انہیں اس جدوجہد کی کیا ضرورت تھی؟۔

5.2.1.3: علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی توضیح

"زادك الله حرصا، ولا تعد".

تحقیق

رواه أبو داود والطحاوی وأحمد والبيهقی وابن حزم من حديث أبی بكرة أنه جاء ورسول الله صلی الله عليه وسلم راكع، فركع دون الصف، ثم مشى إلى الصف، فلما قضى النبی صلى الله عليه وسلم صلاته، قال: "أيكم الذی ركع دون الصف ثم مشى إلى الصف؟". فقال أبو بكرة: "أنا". فقال النبی صلى الله عليه وسلم: فذكره.

قلت: وإسناده صحيح على شرط مسلم، وأصله فی "صحيح البخاری" وقد خرجته فی "إرواء الغليل" (رقم 684، 685).

اعتداده بالركعة التی إنما أدرك منها ركوعها فقط.... فالظاهر أنه لا يدخل فی النهی، لأنه لو كان نهاه عنه لأمره بإعادة الصلاة لكونها خداجا ناقصة الركعة، فإذ لم يأمره بذلك دل على صحتها، وعلى عدم شمول النهی الاعتداد بالركعة بإدراك ركوعها. وقول الصنعانی فی " سبل السلام" (2/ 23) :"لعله صلى الله عليه وسلم لم يأمره لأنه كان جاهلا للحكم، والجهل عذر".

فبعيد جدا، إذ قد ثبت فی "الصحيحين" من حديث أبی هريرة أمره صلى الله عليه وسلم للمسیء صلاته بإعادتها ثلاث مرات مع أنه كان جاهلا أيضا فكيف يأمره بالإعادة وهو لم يفوت ركعة من صلاته وإنما الاطمئنان فيها، ولا يأمر أبا بكرة بإعادة الصلاة وقد فوت على نفسه ركعة، لو كانت لا تدرك بالركوع، ثم كيف يعقل أن يكون ذلك منهيا وقد فعله كبار الصحابة، كما تقدم فی الحديث الذی قبله؟ ! فلذلك فإننا نقطع أن هذا الأمر الأول لا يدخل فی قوله صلى الله عليه وسلم " لا تعد".

(سلسلة الأحاديث الصحيحة وشیء من فقهها وفوائدها، ج۱ ص۷۵۴ رقم 230
المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتی بن آدم، الأشقودری الألبانی رحمه الله (المتوفى: ۱۴۲۰ھ)، الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض، الطبعة: الأولى، (لمكتبة المعارف) ۱۴۱۵ھ)

5.2.2:۔حدیثِ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 14:۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، أنبأ شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:"إِذَا جِئْتُمْ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَارْكَعُوا، وَإِنْ كَانَ سَاجِدًا فَاسْجُدُوا، وَلَا تَعْتَدُّوا بِالسُّجُودِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الرُّكُوعُ". (سنن کبری بیہقی رقم 2576)

(سلسلة الاحاديث الصحيحة رقم 1188؛ مختصر سلسلة الاحاديث الصحيحه رقم 533)

▢ حدثنا محمد بن رافع، قال: ثنا حسين بن علي، عن زائدة، قال: ثنا عبد العَزيز بن رفيع، عن ابن مغفَّل المزني، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم:"إذا وَجَدتم الإمامَ ساجدًا؛ فاسجدوا، أو راكعًا؛ فاركعوا، أو قائمًا؛ فقوموا، ولا تَعتَدُّوا بالسجود إذا لم تُدرِكوا الركعة".

(مسائل حرب بن إسماعيل الكرماني (الطهارة والصلاة)، ص۳۸۱، رقم 774.

المؤلف: أبو محمد حرب بن إسماعيل بن خلف الكرماني رحمہ اللہ (المتوفى: 280 هـ).

المحقق: محمد بن عبد الله السَّرَيِّع.الناشر: مؤسسة الريان - بيروت الطبعة: الأولى، 1434هـ-2013م)

سندہ:

1 محمد بن رافع القُشَيري، النيسابوري، ثقةٌ عابدٌ، من الحادية عشرة، مات سنة خمسٍ وأربعين، خ م د ت س. ينظر: ابن حجر العسقلاني، تقريب التهذيب،5876.

2 الحسين بن علي الجعفي، الكوفي المقرئ، ثقةٌ عابدٌ، من التاسعة، مات سنة ثلاثٍ - أو أربعٍ - ومائتين، وله أربعٌ - أو خمسٌ - وثمانون سنةً، ع. ينظر: ابن حجر العسقلاني، تقريب التهذيب، 1335.

3 زائدة بن قدامة الثقفي، أبو الصلت الكوفي، ثقةٌ ثبتٌ , صاحب سنة، من السابعة، مات سنة ستين، وقيل: بعدها ع. ينظر: ابن حجر العسقلاني، تقريب التهذيب،

.1982

4 عبد العزيز بن رُفَيع الأسدى، أبو عبد الله المكى، نزيل الكوفة، ثقةٌ، من الرابعة، مات سنة ثلاثين، ويقال: بعدها، وقد جاوز التسعين ع. ينظر: ابن حجر العسقلانى، تقريب التهذيب، 4095.

5۔ عبد الله بن مُغَفَّل بن عبدِ نَهْمٍ، أبو عبد الرحمن المزنى، صحابىٌ بايع تحت الشجرة، ونزل البصرة، مات سنة سبعٍ وخمسين، وقيل: بعد ذلك ع. ينظر: ابن حجر العسقلانى، تقريب التهذيب، 3638.

تخریج رواه الكوسج فى مسائله بسنده ومتنه كما نقله الألبانى فى سلسلة الأحاديث الصحيحة، مرجع سابق، ح 1188، عن مصورة للكتاب. ولم أقف عليه فى المطبوع من مسائل الكوسج، ورواه عبدالرزّاق، المصنف، مرجع سابق، ح 3373، كتاب الصلاة، باب من أدرك ركعة أو سجدة، 2/ 281، وابن أبى شيبة، المصنف، مرجع سابق، ح 2601، كتاب الصلاة، من قال إذا دخلت والإمام ساجد فاسجد، 1/ 227، والبيهقى فى السنن الكبرى، مرجع سابق، ح 2409، كتاب الصلاة، 2/ 89، باب إدراك الإمام فى الركوع، وصححه ابن حجر العسقلانى، المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، إشراف: سعد الشثرى، ط 1، 4 (دار العاصمة، 1419 هـ)، ح479، كتاب الصلاة، باب وجوب القراءة فى الصلاة على الإمام والمأموم، 84 .والألبانى فى السلسلة الصحيحة.

(مسائل حرب الكرمانى من أول كتاب الصلاة إلى باب الإمام يُحْدِث فيقدّم من سبقه بركعة دراسة وتحقيق، ص۴۴رقم 73 .المؤلف:أَبُو مُحَمَّدٍ حَرْبُ بنُ إِسْمَاعِيْلَ الكِرْمَانِيُّ رحمه الله (المتوفى: 280 هـ).المحقق: أحمد بن على الغامدى. الناشر: رسالة ماجستير للباحث أحمد بن على الغامدى، قسم الفقه وأصوله بجامعة الملك عبد العزيز بجدة، بإشراف د. فيصل بن سعيد بالعمش.عام النشر: 1433هـ۔2012م)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم امام کو سجدہ کی حالت میں پاؤ تو اس کے ساتھ سجدہ کرو، اگر رکوع کی حالت

میں پاؤ تو اس کے ساتھ رکوع کرو اور اگر قیام کی حالت میں پاؤ تو اس کے ساتھ قیام شروع کردو، لیکن جب تک رکوع نہ ملے اس وقت تک رکعت کا کوئی اعتبار نہ کرو"۔

5.2.3: حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 15: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: ثنا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فَلَا يَرْكَعْ دُونَ الصَّفِّ، حَتَّى يَأْخُذَ مَكَانَهُ مِنَ الصَّفِّ"۔

(شرح معانی الآثار ج۱ ص۳۹۶ رقم 2309۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهری النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف۔ راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د۔ يوسف عبد الرحمن المرعشلی، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔ الناشر: عالم الكتب۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

(شرح مشكل الآثار۔ ج۱۴ ص۲۰۵ رقم 5577۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۲۱ھ) تحقيق: شعيب الأرنؤوط۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۵ھ)

وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فَلَا يَرْكَعْ دُونَ الصَّفِّ حَتَّى يَأْخُذَ مَكَانَهُ مِنَ الصَّفِّ"۔

(فتح الباری شرح صحيح البخاری، ج۲ ص۲۶۹ رقم 783 المؤلف: أحمد بن علی بن حجر أبو الفضل العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۲ھ)-الناشر: دار المعرفة۔ بيروت، ۱۳۷۹ھ۔ رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: محمد فؤاد عبد الباقی۔ قام بإخراجه وصححه وأشرف على طبعه: محب الدين الخطيب)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی تم

میں سے نماز پڑھنے کے لیے آئے، تو صف میں پہنچنے سے پہلے دور ہی رکوع میں نہ چلا جائے یہاں تک کہ صف میں اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے''۔

حدیث نمبر 16:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَهُمْ، أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ، وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا، وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا، وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ".

(ابو داؤد رقم 893، حسن، بتحقیق علامہ البانیؒ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض: حسن۔ صحیح ابو داؤد رقم ۷۹۲۔

۸۹۳؛ صحیح: إرواء الغليل فی تخريج أحاديث منار السبيل ج۲ ص۲۶۰ رقم 496)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِنْ ثِقَاتِ الْمِصْرِيِّينَ.

[التعليق - من تلخيص الذهبی] - صحیح (مستدرک حاکم ج۱ ص۳۳۶ رقم 783)

(صحیح ابن خزیمہ ج۲ ص۲۰۳ رقم ۱۶۲۲ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۰۹ء)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ، اور ہم سجدہ میں جا چکے ہوں تو تم بھی سجدہ میں چلے جاؤ اور اس رکعت کو شمار نہ کرو۔ البتہ جس نے رکوع پالیا، اس نے نماز کی (وہ رکعت) پالی''۔

حدیث نمبر 17:۔ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ".

[التَّخْرِيجُ] أخرجه أبو مصعب الزهری، 16 فی وقوت الصلاة، والحدثانی 10 فی المواقيت، والشيبانی، 131 فی الصلاة، والبخاری، 580 فی مواقيت الصلاة عن طريق عبد الله بن يوسف، ومسلم، المساجد: 161 عن طريق يحيى بن يحيى، والنسائی، 553 فی المواقيت عن طريق قتيبة، وأبو داود، 1121 فی الجمعة عن طريق القعنبی، وابن حبان، 1483 فی م 4 عن طريق الفضل بن الحباب الجمحی عن القعنبی، والقابسی، 23، كلهم عن مالك به.

(الموطأ، ج۲ ص۱۴ رقم 8/20، المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحی

المدنیؒ (المتوفی ۱۷۹ھ) المحقق: محمد مصطفی الأعظمی. الناشر: مؤسسة زاید بن سلطان آل نهیان للأعمال الخیریة والإنسانیة، أبوظبی، الإمارات. الطبعة: الأولی، ۱۴۲۵ھ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کو نماز کا رکوع مل گیا اس کو وہ رکعت مل گئی''۔

حدیث نمبر 18:- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، أَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صُلْبَهُ".

تحقیق (إسناده ضعیف، لسوء حفظ قرة، لکن الحدیث له طریق أخری وشواهد، کما حققته فی "صحیح أبی داود" (832)، و"الإرواء" (496) - ناصر). أشار الحافظ فی تلخیص الحبیر 2: 41 إلی روایة ابن خزیمة.

(صحیح ابن خُزَیمة، ج۲ ص۷۶۸ رقم 1595. المؤلف: أبو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمة بن المغیرة بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری (المتوفی ۳۱۱ھ). حققهُ وعلّق عَلَیه وَخرّجَ أحَادیثه وَقدّم له: الدکتور محمد مصطفی الأعظمی. الناشر: المکتب الإسلامی. الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

(صحیح ابن خزیمہ ج۲ ص ۱۹۵ رقم ۱۵۹۵؛ ج۲ ص ۲۰۳ رقم ۱۶۲۲ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۰۹ء؛ صحیح ابن حبان ج۴ ص ۳۵۲؛ قال العثمانی: قال الشوکانی: "وهو انهض ما احتج به الجمهور فی هذه المسئلة" فتح الملهم ج۳ ص۳۵۹؛ قال القاری: قال ابن حجر وروی ابن حبان، وصححه. بذل المجهود فی حل ابی داود ج۵ ص ۱۱۳)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے رکوع کو پالیا، اس نے وہ رکعت پالی''۔

تشریح ان روایات میں مدرکِ رکوع کو صراحت کے ساتھ رکعت کا مدرک (حاصل کر لینے والا) قرار دیا گیا ہے۔ ''صحیح ابن خزیمہ'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور زیادہ

صریح ہے۔ ابن خزیمہ (باب 102) نے اس پر عنوان قائم کیا ہے:

بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ الَّذِي يكون فِيهِ الْمَأْمُومُ مُدْرِكًا لِلرَّكْعَةِ إِذَا رَكَعَ إِمَامُهُ قَبْلُ.

اگر امام رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کو کس وقت تک مدرکِ رکوع مانا جائے گا۔

یہ روایات، مقتدی کے رکوع میں پالینے کی صورت میں نماز کے پورا ہونے کو بتاتی ہیں اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں مقتدی سورت فاتحہ کی قراءت نہیں کر سکتا۔

5.2.4: حدیثِ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 19: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى لَا يُسْمَعَ وَقْعُ قَدَمٍ".

تحقیق

إسناده ضعيف لإبهام الراوي عن عبد الله بن أبي أوفى، وسُمّي عند البيهقي- وقد ساقه بإسناد آخر- طرفة الحضرمي، ولا يصح، لأن في طريقه ضعيفين- كما سيأتي في التخريج- ثم إن طرفة مجهول، لم يرو عنه سوى محمد بن جحادة، ولم يؤثر توثيقه عن غير ابن حبان، وقد جاء اسمه عند المزي في "تحفة الأشراف" 291/4 كثير الحضرمي، وردَّه عليه الحافظ في "النكت الظراف" بقوله: يترجح ما عند البيهقي. قلنا: ولا وجه لجزم الضياء المقدسي فيما نقله عنه الحافظ في "النكت" و"التهذيب" من أنه طرفة الحضرمي، لأن الطريق إليه لم يصح كما ذكرنا. وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. همام: هو ابن يحيى العَوْذي.

وأخرجه ابن أبي شيبة 337/1، وأبو داود (802)، والبيهقي في "السنن" 66/2 من طريق عفان بن مسلم الصَّفار، بهذا الإسناد.

وأخرجه البيهقي مطولاً 66/2 من طريق يحيى الحِمَّاني، عن أبي إسحاق الحُمَيْسي، عن محمد بن جحادة، قال: عن طرفة الحضرمي، عن عبد الله بن أبي أوفى به. ويحيى الحماني وأبو إسحاق الحميسي ضعيفان.

وقد ثبتت إطالته صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الركعة الأولى من صلاة الظهر من حديث

أبي سعيد الخدري السالف برقم (11307)، وإسناده صحيح على شرط مسلم.

ومن حديث أبي قتادة سيرد 295/5.

قال السندي: قوله: كان يقوم في الركعة الأولى، أي: يطول فيها القيام مراعاة للقوم حتى يدركها من حبسه الوضوء ونحوه. فيقوم ما دام يرى أن أحداً جاء، وإذا تبين أن كل من أراد المجيء قد جاء يركع، فينبغي للإمام أن يراعي القوم، فيطوّل حتى يدركوا الركعة الأولى، وهذا إذا لم يكن ثمة مانع آخر من التطويل، وإلا فلا يطوّل، والله تعالى أعلم.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۱ ص ۴۸۴ رقم 19146۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد وآخرون۔ إشراف: د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(ابوداؤد رقم 802: قال العلامة الكشميري رحمہ اللہ و العلامة عثماني رحمہ اللہ: والرجل المبهم فيه هو طرفة الحضرمي، ذكره ابن حبان في الثقات، كما في اللسان۔ فصل الخطاب ص ۱۲۶ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی؛ فتح الملہم ج ۳ ص ۳۵۸ طبع کراچی)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”جناب رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں اتنی دیر قیام کرتے تھے یہاں تک کہ قدموں کی آواز کو نہ سنتے تھے“۔

استدلال یعنی جب تک کسی نمازی کے قدموں کی آواز سنتے، قراءت فرماتے تا کہ وہ رکوع میں مل سکے اور رکعت کو پالے۔ اور جب قدموں کی آواز آنی بند ہو جاتی تو رکوع کرتے۔ اگر رکوع کے ملنے سے رکعت نہیں ہوتی تو اس انتظار کا کوئی مقصد نہ ہوتا۔

5.2.5: حدیث حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 20: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ، وَلَيْثٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الْأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ، وَيَجْعَلُ

الرَّكْعَةَ الْأُولَى هِيَ أَطْوَلُهُنَّ لِكَيْ يَثُوبَ النَّاسُ"۔الحديث

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج ۷ ص ۵۴۴ رقم 22911۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی چاروں رکعات کو قراءت اور قیام میں برابر کرتے تھے۔پہلی رکعت کو سب سے لمبی کرتے تھے تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو حاصل کر سکیں''۔

5.2.6:۔حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

شروع اسلام میں کسی شخص کی کوئی رکعت رہ جاتی وہ پہلے اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرتا۔پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شامل ہوا کرتا تھا۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ آئے۔پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔پھر کھڑے ہو کر گزری ہوئی رکعات ادا کیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عمل کی تائید کی اور فرمایا:

"إِنَّ مُعَاذًا قَدْ سَنَّ لَكُمْ سُنَّةً كَذٰلِكَ فَافْعَلُوا"

ترجمہ تحقیق معاذ (رضی اللہ عنہ) نے تمہارے لئے ایک طریقہ شروع کیا پس تم ایسے ہی کیا کرو۔

حدیث نمبر 21:۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى،......قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَاءَ يَسْأَلُ فَيُخْبَرُ بِمَا سُبِقَ مِنْ صَلَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَامُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَرَاكِعٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.... قَالَ: فَقَالَ مُعَاذٌ: لَا أَرَاهُ عَلَى حَالٍ إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ مُعَاذًا، قَدْ سَنَّ

لَكُمْ سُنَّةً كَذٰلِكَ فَافْعَلُوا "الحديث۔

تحقیق
حديث صحيح رجاله ثقات.

وقوله: حدَّثنا أصحابنا. قال الزيلعي في "نصب الراية"(١/٢٦٦): أراد به الصحابة صرح بذلك ابن أبي شيبة في "مصنفه"(١/٢٠٣) فقال: حدَّثنا وكيع. حدَّثنا الأعمش، عن عمرو بن مرة، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، قال: حدَّثنا أصحاب محمَّد -صلى الله عليه وسلم -. وقال ابن دقيق العيد في "الإمام" فيما نقله عنه الزيلعي: وهذا رجاله رجال "الصحيحين" وهو متصل على مذهب الجماعة في عدالة الصحابة وأن جهالة أسمائهم لا تضر. وقال ابن حزم في "المحلى"(٣/١٥٩): وهذا إسناد في غاية الصحة من إسناد الكوفيين.

وأخرجه مختصراً الترمذي (٥٩١) من طريق حجاج بن أرطاة، عن أبي إسحاق، عن هبيرة بن يريم عن علي. وعن عمرو بن مرة، عن ابن أبي ليلى، عن معاذ، قالا: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إذا أتى أحدكم الصلاة والإمام على حال فليصنع كما يصنع الإمام". وقال الترمذي: هذا حديث غريب لا نعلم أحداً أسنده إلا ما روى من هذا الوجه. قلنا: وحجاج مدلس، وابن أبي ليلى لم يسمع من معاذ.

(سنن أبي داود ج١ ص٣٧٨ تا٣٨٠ رقم 506. المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: ٢٧٥هـ). المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي. الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى، ١٤٣٠هـ)

ترجمہ
حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہمارے اصحاب ہم سے بیان کرتے تھے: ایک شخص جب نماز پڑھنے آتا تھا تو وہ اپنے ساتھیوں سے پوچھ لیتا تھا۔ ساتھی اس کو بتا دیتے تھے جو حصہ نماز میں سے گزر گیا ہوتا تھا۔ (تو وہ شخص نماز کے گزرے ہوئے حصہ کو ادا کر کے شامل ہو جاتا تھا)۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے، کچھ قیام کی حالت میں تھے، کچھ رکوع کی

حالت میں، کچھ قعدے کی حالت میں، اور کچھ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، کہنے لگے: ''میں تو جس حالت میں نبی ﷺ کو دیکھوں گا، اسی کو اختیار کروں گا''۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق معاذ رضی اللہ عنہ نے تمہارے لئے ایک طریقہ شروع کیا ہے۔ اب تم ایسے کیا کرو''۔

قابل توجہ اس روایت کے یہ الفاظ قابل غور ہیں'' اور وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے، کچھ قیام کی حالت میں، کچھ رکوع کی حالت میں، کچھ قعدے کی حالت میں اور کچھ رسول ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے''۔ دیکھئے! اس روایت میں مقتدیوں کے قیام رکوع اور قعدے کا ذکر موجود ہے مگر قراءت خلف الامام کا ذکر نہیں ہے۔

5.2.7:۔حدیث شیخ من الانصار رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 22:۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ شَيْخٍ لِلْأَنْصَارِ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، فَسَمِعَ خَفْقَ نَعْلَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "عَلَى أَيِّ حَالٍ وَجَدْتَنَا؟". قَالَ: "سُجُودًا، فَسَجَدْتُ". قَالَ: "كَذٰلِكَ فَافْعَلُوا، وَلَا تَعْتَدُّوا بِالسُّجُودِ إِلَّا أَنْ تُدْرِكُوا الرَّكْعَةَ، وَإِذَا وَجَدْتُمُ الْإِمَامَ قَائِمًا فَقُومُوا، أَوْ قَاعِدًا فَاقْعُدُوا، أَوْ رَاكِعًا فَارْكَعُوا، أَوْ سَاجِدًا فَاسْجُدُوا، أَوْ جَالِسًا فَاجْلِسُوا".

(المصنف، ج۲ص۲۸۱رقم 3373۔المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمہ اللہ (المتوفى: 211ھ)۔المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمہ اللہ۔ الناشر: المجلس العلمي- الهند۔يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت۔ الطبعة: الثانية، 1403)

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار۔(مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ص۲۲۷رقم 2601، 2602۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفى۲۳۵ھ)۔المحقق: كمال يوسف الحوت۔الناشر:

مکتبة الرشد۔ الرياض۔ الطبعة:الأولى ۱۴۰۹ھ)

(السنن الکبری ج۲ ص۱۲۸ رقم 2576۔ المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

قال ابن حجر: صَحِيحٌ

(المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، ج۴ ص۸۴ رقم 479۔ المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني رحمه الله (المتوفى: ۸۵۲ھ)۔ المحقق: (17) رسالة علمية قدمت لجامعة الإمام محمد بن سعود۔ تنسيق: د. سعد بن ناصر بن عبد العزيز الشثري۔ الناشر: دار العاصمة، دار الغيث - السعودية۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۱۹ھ)

(فصل الخطاب ص ۱۲۵، ۱۲۶ طبع ادارۃ القرآن کراچی؛ صححہ ابن حجر. فتح الملهم ج۳ ص۳۵۸)

ترجمہ انصار رضی اللہ عنہم میں سے ایک شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جوتوں کی آہٹ سنی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: ''تو نے ہمیں کس حالت میں پایا؟'' ۔اس نے عرض کیا: ''سجدے کی حالت میں۔ پھر میں نے بھی (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ) سجدہ کیا''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایسا ہی کیا کرو۔ جب تک رکوع میں شامل نہ ہو جاؤ، تو سجدہ میں شریک ہونے سے اس کی یہ رکعت شمار نہ کرو۔ پس جب تم امام کو قیام کی حالت میں دیکھو تو قیام میں شامل ہو جاؤ۔ امام رکوع میں ہو تو رکوع کرو، سجدہ میں ہو تو سجدہ کرو، اور التحیات میں بیٹھا ہو، تو بیٹھ جاؤ''۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

اس حدیث کو نقل فرمانے کے بعد حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث کئی حضرات محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کی ہے لیکن میں نے المطالب العالیہ سے نقل کی ہے کہ حضرت حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح کی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اسے مرسل کہہ دیا ہے تو ان کی مراد یہ ہے کہ اس میں صحابی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں

لیا گیا: عن شیخ من الانصار کہہ دیا ہے۔ لیکن اس سے کچھ نقص نہیں ہوتا۔
محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلم اصول ہے: الصحابة کلهم عدول: حضرات صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم سب عادل ہیں۔ صحابی رضی اللہ عنہ کی جہالت مضر نہیں ہے۔

(فَصْلُ الْخِطَابِ فی مسئلة أُمِّ الْكِتَابِ، ص۱۲۶۔ المؤلف: محمد أنور شاه بن معظم شاه الكشميري الهندي رحمه الله (المتوفى: 1353ھ). الناشر: المجلس العلمي، كراتشي - باكستان. الطبعة: الثالثة - 1424ھ۔2004م)

بہر حال یہ صحیح و مرفوع حدیث اپنے مفہوم سے بتاتی ہے کہ رکوع کو پالینے سے رکعت مل جاتی ہے، اگر چہ فاتحہ نہ پڑھی ہو۔ اسی کو جانتے ہوئے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے رکوع میں ملنے کی کوشش کی تا کہ رکعت مل جائے۔ اور جواب میں فرمایا:

"خَشِيْتُ أَنْ تَفُوْتَنِيَ الرَّكْعَةُ مَعَكَ"۔

ترجمہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ میری رکعت فوت نہ ہو جائے۔

5.2.8:۔حدیثِ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 23:۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَرُبَّمَا أَسْمَعَنَا الْآيَةَ، وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَيُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى"۔

(المصنف، ج۲ص۱۰۴ رقم۲۶۷۵۔ المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى: 211ھ). المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله. الناشر: المجلس العلمي- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

(سنن ابی داود رقم800؛ حدیث السراج رقم108؛ سنن کبریٰ بیہقی رقم2486)

□ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُطِيلُ فِي أَوَّلِ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ. وَقَالَ: كُنَّا نَرَى أَنَّهُ يفعل ذلك ليتدارك الناس. الناس صلاة فی تمام.

تحقیق حديث صحيح. أبو خالد الأحمر -واسمه سليمان بن حيان- وهو وإن روى له البخاری متابعة، واحتج به مسلم، يغلط ويخطئ، لكنه لم ينفرد به، وباقی رجاله ثقات من رجال الشيخين، أبو كريب: هو محمد بن العلاء، وهو فی "صحيح ابن خزيمة" (1580) ، وفيه "ليتأدى" بدل "ليتدارك".

وأخرجه عبد الرزاق (2675)، ومن طريقه أبو داود (800) فی الصلاة: باب ما جاء فی القراءة فی الظهر، والبيهقی فی (السنن) 2/66، عن معمر، بهذا الإسناد.

(الإحسان فی تقريب صحيح ابن حبان،ج۵ص۱۶۴رقم 1855۔ المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمی، أبو حاتم، الدارمی، البُستی رحمہ اللہ (المتوفى: 354ھ).ترتيب: الأمير علاء الدين علی بن بلبان الفارسی (المتوفى: 739 ھ).حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: شعيب الأرنؤوط.الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت۔ الطبعة: الأولى، 1408ھ-1988م)

(صحيح ابن خزيمة،ج۳ص۳۶رقم 1580۔المؤلف: أبو بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة بن المغيرة بن صالح بن بكر السلمی النيسابوری رحمہ اللہ (المتوفى: 311ھ).المحقق: د. محمد مصطفى الأعظمی۔ الناشر: المكتب الإسلامی - بيروت)

ترجمہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز کی نماز پڑھاتے تھے۔تو کبھی کبھی ہمیں (تعلیم کی غرض سے) کوئی آیت بھی سنا دیتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں پہلی رکعت کو لمبا کر دیتے تھے، اور ظہر کی پہلی رکعت کو بھی لمبا کرتے تھے (اور دوسری رکعت کو چھوٹا کرتے تھے)۔ اسی طرح عصر اور فجر کی نمازوں میں بھی کرتے تھے۔اس سے ہم یہ سمجھتے تھے کہ ایسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے کرتے تھے تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہلی رکعت کو حاصل کرنے والے بن جائیں''۔

تشریح حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا: ''ہم لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ اس لیے کرتے تھے کہ

لوگ پہلی رکعت کو پالیں''۔اس سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رکوع کے مل جانے سے رکعت کا پالینا جانتے تھے۔ اسی لیے طولِ قراءت کی یہ حکمت بیان فرمائی۔خواہ فاتحہ پڑھی ہو یا نہ، رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو رکعت مل جاتی ہے۔

5.3: حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ اسی کے قائل ہیں کہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونے والے مقتدی کی وہ رکعت شمار ہوتی ہے۔

1 عن علیٍ و ابن مسعودٍ قالا: من لم یدرك الرکعة فلا یعتدّ بالسجدة.
(مجمع الزوائد رقم ۲۴۰۲؛ رواہ الطبرانی فی الکبیر رقم ۹۳۷۰، ۹۳۷۱؛ قال الھیثمی ورجالہ موثقون)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں: ''جس نے (امام کو) رکوع (میں) نہ پایا۔اس کے سجدہ (میں) پانے کا کوئی اعتبار نہیں''۔

2 عن زید بن وھب قال: دخلتُ انا و ابن مسعود المسجد و الامام راکع فرکعنا، ثم مضینا حتّٰی استوینا بالصف، فلما فرغ الامام قمت اقضی، فقال: قد ادرکته.

(مجمع الزوائد رقم ۲۴۰۴، طبرانی فی الکبیر رقم۹۳۵۸، قال الھیثمی ورجالہ ثقات)

ترجمہ حضرت زید بن وھب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوئے، امام رکوع میں جا چکا تھا۔ چنانچہ ہم بھی رکوع میں چلے گئے اور آہستہ چلتے چلتے صف میں مل گئے۔ جب امام نماز سے فارغ ہوا تو میں اٹھ کر (وہ رکعت) قضا کرنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تم نے وہ رکعت پالی ہے''۔

3 عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انه قال: من فاته الرکوع فلا یعتدّ بالسجود.

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۸۱ رقم ۳۳۷۲ طبع کراچی)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا رکوع چھوٹ جائے۔ اور وہ سجدہ میں شریک ہو تو اس کی یہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔

4 أن زيد بن ثابت وابن عمر كانا يفتيان الرجل اذا انتهى الى القوم وهُم رُكوع أن يكبِّر تكبيرةً. وقد أدرك الركعة. قالا: وان وجدهم سجوداً سجد معهم. ولم يعتدَّ بذلك.

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۷۸ رقم ۳۳۵۵ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی)

ترجمہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فتوی دیا کرتے تھے کہ جو شخص جماعت کو رکوع کی حالت میں پائے وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرلے۔ تو اس نے اس رکعت کو پالیا۔ البتہ اگر وہ سجدہ کی حالت میں شریک ہو تو اس کی یہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔

5 حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''صحابہ رضی اللہ عنہم میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو یہ کہتا ہو: قراءت کے بغیر رکوع میں شامل ہونے والے کی رکعت نہیں ہوتی۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الوتر کے آخر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''دعائے قنوت کو رکوع سے پہلے دائمی طور پر پڑھنے والے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں تا کہ لوگ رکوع میں شامل ہو کر رکعت پانے والے بن جائیں''۔

(فصل الخطاب ص ۱۲۵؛ فتح الملہم ج ۳ ص ۳۵۸؛ فتح الباری ج ۲ ص ۶۳۲)

6 امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وغیرہ بڑی محنت اور مشقت سے رکوع میں شامل ہونے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رکوع کو پالینے والا، رکعت کو حاصل کرنے والا ہے۔ ورنہ یہ اکابر اس کی زحمت ہرگز گوارا نہ کرتے۔ (بمعناہ)

(السنن الكبرى ج۲ص۱۲۹۔ المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى

الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیهقی رحمه الله (التوفی ۴۵۸ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

7 عن ابن عمر انه کان یقول: اِذَا فَاتَتْك الرَّكْعَةُ فَاتَتْك السَّجْدَةُ۔
(صحیح۔ موطا امام محمد رقم ۱۳۳؛ موطا امام مالک رقم ۱۶)

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ''جب تجھ سے رکوع فوت ہوگیا، تو پھر سجدہ بھی فوت ہوگیا'' (یعنی وہ رکعت نہ ہوئی)۔

8 اَنَّ اباهريرة کان یقول: "من ادرك الرکعة فقد ادرك السجدة، ومن فاته قراءةُ اُمِّ القرآنِ فقد فاته خیر کثیر"۔
(موطا امام مالک رقم ۱۸؛ السنن الکبریٰ بیہقی رقم ۲۵۸۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''جس نے رکوع پالیا۔ اس نے سجدہ بھی پالیا۔ جس سے ام القرآن فوت ہوگئی، اس سے خیر کثیر فوت ہوگئی''۔

9 وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ، أنبأ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثنا أَبُو عَامِرٍ مُوسَى بْنُ عَامِرٍ، ثنا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: "مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ رَاكِعًا، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْإِمَامُ رَأْسَهُ فَقَدْ أَدْرَكَ تِلْكَ الرَّكْعَةَ"۔ (سننِ کبریٰ بیہقی رقم: 2580)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس نے امام کو رکوع کی حالت میں پالیا۔ پھر امام کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع کرلیا تو اس نے رکعت کو پالیا''۔

10 عن ابن عمر قال: "اذا أدركت الامام راكعاً فركعت قبل ان يرفع فقد ادركت۔ وان رفع قبل ان تركع فقد فاتتك"۔
(مصنف عبدالرزاق: ج ۲ ص ۲۷۹ طبع کراچی؛ مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۸۱ رقم ۳۳۷۰ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۱۰ء)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جب تم نے امام کو رکوع کی حالت میں پالیا اور اس کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے تم نے رکوع کرلیا تو تم رکعت کو پا گئے اور اگر

تمہارے رکوع میں جانے سے پہلے امام نے سر اٹھالیا تو رکعت فوت ہوگئی"۔

11 عن ابن عمر قال: اذا جئت والا مام راکع،فوضعت یدیك قبل ان یرفع راسه فقد ادرکت۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۴۳ رقم ۲۵۳۴ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ،طبع ثانی)

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تو امام کے رکوع کی حالت میں آیا اور اس کے سر اٹھانے سے پہلے تو نے اپنے گھٹنے پر ہاتھ رکھ دیا۔ تو تُو نے رکعت کو پالیا۔

12 عن عطاء، انه سمع ابن الزبیر رضی اللہ عنہ علی المنبر یقول: "اذا دخل احدکم المسجد والناس رکوع، فلیرکع حین یدخل۔الحدیث۔

(طبرانی فی الاوسط رقم ۷۰۱۵؛ حاکم رقم ۸۰۸؛ بیہقی ج ۳ ص ۱۰۶ طبع ملتان؛سلسلة الاحادیث الصحیحة رقم ۲۳۹؛مختصر سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ رقم ۵۰۷؛مجمع الزوائد رقم ۲۵۳۹؛طبرانی فی الاوسط؛ قال الهیثمی: رجاله رجال الصحیح)

ترجمہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو۔ اور لوگ رکوع کی حالت میں ہوں تو داخل ہوتے ہی (نماز شروع کر کے) رکوع کرے"۔

(ان احادیث سے استدلال کے لیے دیکھیے فصل الخطاب ص ۱۲۵ تا ۱۲۹)۔

تنبیہ ان عبارات سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ اگر امام سجدے میں ہو تو انسان کھڑا ہو کر اگلی رکعت کا انتظار کرے، بلکہ کھڑے ہو کر تکبیرِ تحریمہ کہے اور سجدے میں امام کے ساتھ جا ملے۔ حافظ ابنِ قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام اگر سجدے میں ہو تو مقتدی کو امام کی دوسری رکعت کا انتظار نہ کرنا چاہیے، بلکہ سجدے میں جا ملے۔ ہوسکتا ہے کہ سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے پہلے اس کی بخشش کردی جائے (المغنی ج ۱ ص ۵۴۵)۔اسی لیے امام ابن خزیمہ (ج ۲ ص ۲۰۳ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت) نے "فلا تعدوها شیئاً" میں نفی کو نفیِ کمال کے لیے کہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سجدے میں ملنے سے رکعت تو نہ ہوگی، لیکن یہ مطلب نہیں کہ مقتدی کو اس کا کوئی اجر و ثواب نہ ملے

گا۔اجروثواب تو یقیناً ملے گا لیکن وہ رکعت دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

مندرجہ بالا روایات اس مسئلہ میں بالکل صریح ہیں کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی وہ رکعت شمار ہوتی ہے۔اور اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ مقتدی پر سورت فاتحہ ضروری نہیں، ورنہ ایسے شخص کی رکعت کیونکر شمار ہوسکتی ہے جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی؟ مگر افسوس کہ ان صریح روایات کے باوجود بعض لوگ کہتے ہیں کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی وہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات رکوع میں شامل ہونے والے مقتدی کی بابت صراحت سے منقول ہیں جبکہ کسی ایک حدیث سے بھی اس صراحت کے ساتھ ثابت نہیں کہ رکوع میں شامل ہونے والے کی اس رکعت کا اعتبار نہیں۔

فائدہ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: میری کتاب :ایضاح المرام فی ترک القراءۃ خلف الامام (ترکِ قراءتِ مقتدی) کا باب نمبر 3: باب سوم: ترکِ قراءت خلف الامام اور مدرکِ رکوع۔

5.4:۔قومہ

(6) رکوع سے کھڑے ہوتے وقت امام "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے اور مقتدی "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہیں۔

حدیث نمبر 24:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ" (بخاری رقم 796؛ مسلم رقم:409)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "امام جب "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے تو تم لوگ (یعنی مقتدی) "اَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو۔

حدیث نمبر 25:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، غَيْرَ مَرَّةٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ:... قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا۔ (صحیح بخاری رقم:805؛ صحیح مسلم رقم:77-411)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام بنایا ہی جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ امام جب تکبیر کہے تو اس کی پیروی میں تم لوگ تکبیر کہو، اور جب وہ رکوع میں جائے تو اس کی پیروی میں تم لوگ رکوع کرو، اور جب رکوع سے سر اٹھائے تو اس کی پیروی میں تم لوگ سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ ''سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم لوگ ''رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ'' کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو پھر تم لوگ سجدہ کرو۔

(7) رکوع وسجدے میں امام سے پہلے کبھی بھی سر نہ اٹھائیں۔

حدیث نمبر 26:۔حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ - أَوْ: لاَ يَخْشَى أَحَدُكُمْ - إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ، أَنْ يَجْعَلَ اللهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ۔

(بخاری: رقم 691؛ مسلم رقم:114-427)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ڈرتا نہیں، جب وہ اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے کہ اللہ تعالی اس کے سر کو، یا اس کی صورت کو، گدھے کے سر یا صورت کی طرح بنا دیں گے''۔

(8) اکیلے نماز پڑھنے والے رکوع سے اٹھنے کے وقت ''سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' اور ''رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ'' دونوں کہیں۔

حدیث نمبر 27:۔عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ،

مِلْئُ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْئُ الْأَرْضِ وَمِلْئُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْئٍ بَعْدُ.
(مسلم رقم 202-476)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے پشت مبارک اٹھاتے تو کہتے: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْئُ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْئُ الْأَرْضِ وَمِلْئُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْئٍ بَعْدُ''۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے اس بندہ کی سن لی جس نے اس کی حمد کی۔ اے اللہ! ہمارے رب! تیرے ہی لیے ساری حمد وستائش ہے، اتنی کہ جس سے زمین وآسمان کی ساری وسعتیں بھر جائیں اور زمین وآسمان سے آگے جو سلسلۂ وجود تیری مشیت میں ہے، اس کی بھی ساری وسعتیں بھر جائیں۔

5.5: ـ رکوع وسجود کے وقت تکبیرات ہیں، رفع یدین نہیں

5.5.1: ـ حدیثِ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 28: ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن مسعودٍ قَالَ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ وَضْعٍ وَ رَفْعٍ، وَ قِيَامٍ وَقُعُوْدٍ، وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ رضى الله عنهما"۔
(ترمذی رقم 253)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ ہر اونچ نیچ میں اور قیام وقعود میں صرف تکبیر کہتے تھے، اور یہی طریقۂ نماز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔

حدیث نمبر 29: ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ وَضْعٍ وَ رَفْعٍ، وَ قِيَامٍ وَقَعُوْدٍ، وَاَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رضى الله عنهم"۔ (نسائی رقم ۱۱۵۰)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ ہر اونچ نیچ میں اور قیام وقعود میں صرف تکبیر کہتے تھے، اور یہی طریقۂ نماز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تھا''۔

حدیث نمبر 30:۔عَنِ الأسودِ وعلقمة، عن عَبْدِ اللهِ قَالَ: "رَأَیتُ رسُوْلَ اللهِ ﷺ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَ رَفْعٍ، وَ قِیَامٍ وَقُعُوْدٍ،ویسلِّمُ عن یمینہٖ وعن شمالہٖ: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ"، حتی یریٰ بیاض خدہٖ، ورأیتُ اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ رضی الله عنهما یفعلان ذلك"۔ (نسائی رقم ۱۰۸۴،۱۳۲۰ واللفظ لہ)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہر اونچ نیچ میں اور قیام وقعود میں صرف تکبیر کہتے تھے۔اور دائیں بائیں سلام پھیرتے وقت "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ" کہتے تھے۔یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا ہے''۔

فائدہ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی آخری نماز اور جو بعد میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بھی مسجد نبوی میں پڑھاتے رہے۔اس میں ہر اونچ نیچ، قیام وقعود میں صرف تکبیر تھی۔رفع یدین نہیں تھی۔یہ حدیث بھی مسلسل بالعمل ہے۔

5.5.2:۔حدیثِ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 31:۔حَدَّثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصَمِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، یَقُولُ: "کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَکْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ یُتِمُّونَ التَّکْبِیرَ إِذَا رَفَعُوا، وَإِذَا وَضَعُوا"۔

تحقیق إسنادہ صحیح علی شرط مسلم، رجالہ ثقات رجال الشیخین غیر عبد الرحمن ابن الأصم، فمن رجال مسلم۔ أبو نعیم: هو الفضل بن دکین، وسفیان: هو الثوری۔

وأخرجه البیهقی 68/2 من طریق أبی نعیم الفضل بن دکین، بهذا الإسناد۔

وانظر (12259)۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج۲۱ ص۲۹۴ رقم 13765 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبد الرحمٰن الاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تکبیر کو ہر اونچ نیچ میں پورا ادا کرتے تھے''۔

حدیث نمبر 32:- حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصَمِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: "إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، كَانُوا يُتِمُّونَ التَّكْبِيرَ، يُكَبِّرُونَ إِذَا سَجَدُوا، وَإِذَا رَفَعُوا - قَالَ يَحْيَى: - أَوْ خَفَضُوا".

تحقیق

إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن الأصم -يقال: اسمه عبد الرحمن بن عبد الله الأصم ويقال: ابن عمرو الأصم وهو مؤذن الحجاج- فمن رجال مسلم.

وأخرجه الطحاوي 221/1 من طريق عبيد الله بن عمر القواريري، عن يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد، ولم يشك في قوله: وإذا رفعوا، وزاد: وإذا قاموا من الركعة.

وأخرجه الطحاوي 221/1، والبيهقي 68/1 من طرق عن سفيان الثوري به.

وسيأتي من طريق عبد الرحمن بن الأصم بالأرقام (12349) و (12848) و (13765) ومطولاً برقم (13636) و (13699).

وسلف دون ذكر النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برقم (12195).

وفي الباب عن أبي هريرة، سلف برقم (7220). وذكرت شواهده هناك.

قوله: "يُتمون التكبير" قال السندي: أي: يأتون به عند كل رفع وخفض. قال يحيى: "أو خفضوا" أي زاد بعد قوله: رفعوا، قوله: أو خفضوا، ومفعول الفعلين مقدر، أي: رفعوا رؤوسهم أو خفضوها.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۱۹ ص۲۸۰ رقم 12259 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفی ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبد الرحمٰن الاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تکبیرات کو پورا ادا کرتے تھے۔ جب سجدہ ادا کرتے تھے تو بھی تکبیر کہتے تھے۔ اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تھے''۔ حدیث کے راوی حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ہر اونچ نیچ میں بھی تکبیر کہتے تھے''۔

فائدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نمازوں کا طریقہ بیان کرتے ہیں تو صرف تکبیرات کا ذکر کرتے ہیں۔ رفع یدین کا نام تک نہیں لیتے۔

حدیث نمبر 33:- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ أَحَدٍ أَوْجَزَ صَلَاةً مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَامٍ، كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَارِبَةً، وَكَانَتْ صَلَاةُ أَبِي بَكْرٍ مُتَقَارِبَةً، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَدَّ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا قَالَ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" قَامَ، حَتَّى نَقُولَ: "قَدْ أَوْهَمَ"، ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى نَقُولَ: "قَدْ أَوْهَمَ"

(مسلم رقم 196-473)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے کسی آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مختصر مگر پوری اور مکمل پڑھتا ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی متقارب تھی۔ اور (اسی طرح) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز بھی متقارب تھی۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تو آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قراءت لمبی

فرماتے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہم ہو گیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تکبیر کہتے اور) سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اتنا بیٹھتے کہ ہم سمجھتے شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہم ہو گیا ہے۔

نوٹ اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نمازوں کی کیفیت بیان کی ہے۔ جس میں متقارب کا لفظ بیان کیا ہے جس کا بیان دوسری حدیث (مسلم رقم 194 - 471) میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، قومہ، سجدہ، اور دو سجدوں کے درمیان کا جلسہ تقریباً برابر ہوتے تھے۔ اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رفع یدین کا ذکر بالکل نہیں کیا۔

حدیث نمبر 34:۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصَمِّ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: "يُكَبِّرُ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ". فَقَالَ حُطَيْمٌ: "عَمَّنْ تَحْفَظُ هٰذَا؟". فَقَالَ: "عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا". ثُمَّ سَكَتَ، فَقَالَ لَهُ حُطَيْمٌ: "وَعُثْمَانُ؟". قَالَ: "وَعُثْمَانُ". (نسائی رقم 1179)

ترجمہ حضرت عبدالرحمٰن الاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نماز میں تکبیر کے بارے میں سوال ہوا؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: "تکبیر کہتے جب رکوع کرتے، جب سجدہ کرتے، جب سجدہ سے سر اُٹھاتے اور جب دو رکعتوں کے درمیان کھڑے ہوتے تھے"۔ تو حضرت حطیم رحمۃ اللہ علیہ آپ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: "آپ رضی اللہ عنہ نے کس سے (یہ طریقہ) یاد کر رکھا ہے؟"۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے"۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ تو حضرت حطیم رحمۃ اللہ علیہ آپ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: "اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی؟"۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: "ہاں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی"۔

حدیث نمبر 35:۔ حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصَمِّ

قَالَ: "سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أَسْمَعُ؟". فَقَالَ: " يُكَبِّرُ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَإِذَا قَامَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ". قَالَ: فَقَالَ لَهُ حَكِيمٌ: "عَمَّنْ تَحْفَظُ هٰذَا؟". قَالَ: "عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ". ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ حَكِيمٌ: "وَعُثْمَانَ؟". قَالَ: " وَعُثْمَانَ".

تحقیق إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن بن الأصم، فمن رجال مسلم. وسيتكرر برقم (13699).

وأخرجه الطيالسي (2076)، والنسائي 2/3، والبيهقي 68/2، والمزي في ترجمة عبد الرحمن ابن الأصم من "تهذيب الكمال" 16/536-537، والضياء في "المختارة" (2281) و (2282) من طرق عن أبي عوانة، بهذا الإسناد

وانظر (12259).

قلنا: وحكيم الذي سأل أنساً هكذا وقع اسمه عند المصنف، وهكذا هو عند الطيالسي والمزي والضياء، ووقع اسمه عند النسائي: حطيم، وضبطه السيوطي في شرحه عليه بضم الحاء وبالطاء المهملتين، ووقع عند البيهقي: خطيم. وقال: هذا هو الصواب بالخاء المعجمة، وقيل: حطيم بالحاء.

وذكره الحافظ الدارقطني في "المؤتلف والمختلف" 922/2 بالحاء المهملة، وقال: هو شيخ كان يجالس أنس بن مالك، هو مذكور في حديث ليث بن أبي سُليم عن عبد الرحمن الأصم، عن أنس، ونقله عنه ابن ماكولا في "الإكمال" 168/3.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۲۱ ص۳۰۰، رقم 13636، المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)، المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبد الرحمٰن الاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نماز میں تکبیر کے بارے میں سوال ہوا اور میں بھی سن رہا تھا''۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''تکبیر کہتے جب رکوع کرتے، جب سجدہ کرتے، جب سجدہ سے سر اُٹھاتے اور جب

دو رکعتوں کے درمیان کھڑے ہوتے تھے"۔ تو حضرت حکیم رحمۃ اللہ علیہ آپ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: "آپ رضی اللہ عنہ نے کس سے (یہ طریقہ) یاد کر رکھا ہے؟"۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: "جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے"۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ تو حضرت حکیم رحمۃ اللہ علیہ آپ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: "اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی؟"۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: "ہاں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی"۔

نوٹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جب نماز میں تکبیر کے بارے میں سوال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع، سجدہ اور دو رکعتوں کے بعد صرف تکبیر کا ذکر کیا ہے رفع یدین کا نام تک نہ لیا اور فرمایا: میں نے یہی نماز جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یاد کی ہے۔

حدیث نمبر 36: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ لَا يَنْقُصُونَ التَّكْبِيرَ".

تحقیق

إسناده صحيح على شرط مسلم. رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الرحمن ابن الأصم، فمن رجال مسلم.

وأخرجه ابن أبي شيبة 420/1، وأبو يعلى (4280) من طريق وكيع بن الجراح، بهذا الإسناد. وانظر (12259).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج۲۰ ص۲۲۰ رقم 12848 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

[1] عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعثمَانُ لَا يَنْقُصُونَ التَّكْبِيرَ. وَفِي لَفْظ: يُتِمُّونَ التَّكْبِيرَ إِذَا رَفَعُوا وإِذَا وَضَعُوا. عب، ش.

(جمع الجوامع المعروف بـ "الجامع الكبير" ج١٩ ص٧٧ رقم 13/85 المؤلف: جلال الدين السيوطي رحمه الله (849 - 911 هـ) المحقق: مختار إبراهيم الهائج - عبد الحميد محمد ندا - حسن عيسى عبد الظاهر الناشر: الأزهر الشريف، القاهرة - جمهورية مصر العربية الطبعة: الثانية ١٤٢٦هـ)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تکبیرات کو ناقص ادا نہیں فرماتے تھے۔ (دوسری روایت میں ہے) پورا پورا ادا کرتے تھے)، جب رکوع کرتے تھے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور جب سر جھکاتے تھے''۔

فائدہ اس حدیث میں بھی جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نماز میں رفع یدین کا مطلقاً ذکر نہیں ہے۔

5.5.3: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اثر

حدیث نمبر 37: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنِي نُعَيْمٌ الْمُجْمِرُ، وَأَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِئُ "أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ، فَكَبَّرَ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ" قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: "وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ، وَيَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ".

(موطا محمد رقم 104؛ کتاب الآثار امام محمد رقم ٧٥؛ کتاب الآثار لابی یوسف رقم ١٠٨؛ کتاب الحجۃ ج١ ص٩٥، ٩٦ طبع دار المعارف لاہور)

ترجمہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے نعیم بن عبد اللہ المجمر رحمۃ اللہ علیہ اور ابو جعفر القاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے، اور رفع یدین نماز کے شروع میں تکبیرِ تحریمہ کے وقت کرتے تھے''۔

فائدہ اس روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے دو شاگرد ہیں۔ دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز دیکھ کر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے۔ چونکہ رفع یدین اول تکبیر کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لیے ان میں ایک راوی حضرت

ابوجعفر القاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رفع یدین تکبیر کی طرح ہر اونچ نیچ میں نہیں ہوتا بلکہ نماز میں افتتاح کے وقت ہی ہوتا تھا۔ یہ روایت بھی ترکِ رفع یدین میں صریح ہے۔

حدیث نمبر 38:۔أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَوَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ". ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَتْ هٰذِهِ صَلَاتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا"۔ (نسائی رقم 1156)

ترجمہ حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ دونوں فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا تو تکبیر کہی اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہا۔ پھر سجدہ کیا، اور تکبیر کہی۔ پھر سجدے سے سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر تکبیر کہی جب دوسری رکعت کی طرف کھڑے ہوئے۔ پھر فرمایا: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تم میں سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب نماز پڑھ سکتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دنیا سے جدا ہوتے وقت تک یہی تھی جو میں نے پڑھ کر دکھادی ہے''۔

اس میں بھی رکوع کے ساتھ تکبیر کا ذکر ہے رفع یدین کا نہیں اگر رفع یدین کی وہ اہمیت ہوتی جو ان لوگوں کے ہاں ہے تو ایسی کوئی روایت اس سے خالی نہ ہوتی۔

حدیث نمبر 39:۔حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أن فقيههم مالك بن أنس،قد روى عن نعيم بن عبد الله المجمر وابى جعفر القارى، أنهما أخبراه: أَنَّ أباهريرة كان يصلى بهم، فيكبّر كلما خفض ورفع، قالا: وكان يرفع يديه حين يكبّر ويفتح الصلوٰة قال

محمد: فهذا حديثكم موافق لعلي رضی اللہ عنہ و ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ولا حاجة بنا معهما الیٰ قول ابی هريرة ونحوه، ولكن احتججنا عليكم بحديثكم.

(کتاب الحجۃ ج ۱ ص ۹۶،۹۵ طبع دار المعارف النعمانیہ، لاہور، ۱۴۰۱ھ)

ترجمہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نعیم بن عبد اللہ المجمر رحمۃ اللہ علیہ اور ابو جعفر القاری رحمۃ اللہ علیہ دونوں سے روایت کی ہے۔ دونوں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو خبر دی: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے، اور رفع یدین نماز کے شروع میں تکبیرِ تحریمہ کے وقت کرتے تھے''۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اہل مدینہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ یہ حدیث (ترکِ رفع یدین میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موافق ہے۔

5.5.4:۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا اثر

حدیث نمبر 40:۔ مَالِكٌ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: فَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُكَبِّرَ كُلَّمَا خَفَضْنَا وَرَفَعْنَا. (موطا امام مالک رقم 251 طبع: أبو ظبي - الإمارات؛ موطا امام محمد رقم 101؛ ابن ابی شیبہ رقم 2481)

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب اپنے ساتھیوں کو نماز سکھاتے تو صرف تکبیر کی تعلیم دیتے تھے۔ حضرت ابو نعیم وھب بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم نماز کے اندر (یعنی تکبیرِ تحریمہ کے بعد سلام تک) ہر اونچ نیچ کے وقت تکبیر کہا کریں۔

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نماز میں صرف تکبیر کہتے اور اسی کا حکم دیتے تھے۔ ان کی آخری نمازوں میں رفع یدین کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔

5.5.5:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اثر

حدیث نمبر 41:۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "إِنِّي لَا آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ، كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا" - قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُونَهُ - "كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ" (بخاری رقم 821؛ مسلم رقم 195-472)

ترجمہ حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات میں کمی نہ کروں گا کہ تمہیں ویسی ہی نماز پڑھاؤں جیسی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھاتے دیکھا ہے۔ ثابتؒ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک بات ایسی کرتے تھے کہ میں نے تم لوگوں کو وہ عمل کرتے نہیں دیکھا۔ وہ جب اپنا سر رکوع سے اُٹھاتے تو اتنا کھڑا رہتے کہ کہنے والا کہتا کہ وہ (سجدہ کرنا) بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان میں (اتنی دیر تک بیٹھے رہتے تھے) کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ وہ (دوسرا سجدہ) کرنا بھول گئے۔

اس حدیث میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز پڑھ کر دکھائی اس میں رفع یدین نہ رکوع والا کیا اور نہ سجدوں والا۔

باب 6

ترکِ رفع یدین

مسئلہ تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جانے اور رکوع سے اٹھنے، سجدہ میں جانے اور اٹھنے کے وقت رفع یدین مسنون نہیں ہے۔اسی طرح تیسری رکعت میں اُٹھنے کے وقت بھی رفع یدین مسنون نہیں ہے۔

حصہ اول احادیثِ مرفوعہ

6.1:۔حدیثِ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 1:۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؛ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ" الحديث۔ (مسلم رقم 119-430)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا بات ہے؟ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو''۔

حدیث نمبر 2:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ

الْمُسَيَّبَ بْنَ رَافِعٍ، يُحَدِّثُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَبْصَرَ قَوْمًا قَدْ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ. فَقَالَ: "قَدْ رَفَعُوهَا كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ".

تحقیق

إسناده صحيح على شرط مسلم.

وأخرجه ابن حبان (1879) من طريق محمد بن جعفر، بهذا الإسناد وأخرجه أبو داود الطيالسي (786)، والطبراني (1824) من طريق أبي الوليد الطيالسي، كلاهما (الطيالسيَّان) عن شعبة، به.

وأخرجه مسلم (430)، وأبو داود (912) و (1000)، والنسائي 4/3، وأبو يعلى (7472)، وأبو عوانة 85/2، وابن حبان (1878)، والطبراني (1822) و (1825) و (1826) و (1827) من طرق عن الأعمش، به.

وأخرجه الطحاوي في "شرح المشكل" (5926)، وفي "شرح المعاني" 458/1 من طريق شريك، عن الأعمش، عن المسيب بن رافع، عن جابر.

ليس فيه تميم بن طرفة.

وأخرجه عبد الرزاق (3252) عن الثوري، عن الأعمش، عن جابر- معضلاً.

وأخرجه أيضاً (3253) عن معمر، عن الأعمش، عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- مرسلاً.

وسيأتي برقم (20958) و (20964) و (21027).

وانظر ما سلف برقم (20806).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۴ ص ۴۴۶، ۴۴۷ رقم 20875 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ۲ ص ۵۴۹ رقم الحديث 21167. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ).

الناشر:بيت الأفكار الدولية،الأردن۔ الطبعة:الرابعة۲۰۱۰ء)

(مسند احمد ج ۲ ص ۹ ۵۴ رقم الحدیث ۲۱۱۶۷ طبع بیت الافکار الدولیہ، بیروت ۲۰۱۰ء)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے، تو آپ ﷺ نے ایک قوم کو دیکھا جو رفع یدین کر رہی تھی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''رفع یدین کرتے ہیں جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں (کیونکہ وہ اوپر کو اُٹھی ہوئی ہوتی ہیں)۔ نماز میں سکون اختیار کرو''۔

حدیث نمبر 3:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُمْ حِلَقٌ، فَقَالَ: "مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ؟". وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، وَقَدْ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ، فَقَالَ: "قَدْ رَفَعُوهَا كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ".

تحقیق إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير تميم بن طرفة فمن رجال مسلم.

وأخرجه مختصراً بقصة الحِلَق أبو داود (4823)، وأبو يعلى (7482)، والطبراني (1831) من طريق يحيى بن سعيد، بهذا الإسناد.

وأخرجه مختصراً بقصة رفع الأيدي أبو يعلى (7480)، والطبراني (1828) من طريق يحيى بن سعيد، به.

وانظر (20874) و (20875).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۴ ص ۴۸۵ رقم 20958۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۲ ص ۵۵۵ رقم الحدیث ۲۱۲۶۵۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ الناشر: بيت الأفكار الدولية، الأردن۔ الطبعة: الرابعة ۲۰۱۰ء)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد تشریف لائے، تو ہم مختلف حلقوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو فرمایا: ''میں تمہیں گروہ در گروہ دیکھ رہا ہوں''۔ پھر رسول اللہ ﷺ مسجد تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا بات ہے؟ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو''۔

حدیث نمبر 4:- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: "مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ" الحديث

تحقیق إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير تميم بن طرفة، فمن رجال مسلم. أبو معاوية: هو محمد بن خازم الضرير.

وأخرجه مسلم (430)، وابن خزيمة (1542) من طريق أبي معاوية، بهذا الإسناد. ورواية ابن خزيمة مختصرة بتسوية الصفوف.

وأخرجه مقطعاً ابن أبي شيبة 353/1، و378/10، وأبو داود (912)، وأبو عوانة 39/2۔ 40، وابن خزيمة (1544)، والطبراني (1815) و (1832) من طريق أبي معاوية، به.

وأخرجه عبد الرزاق (2432)، ومسلم (430)، وأبو داود (661)، والنسائي 92/2، وأبو يعلى (7474) و (7481) و (7482)، وابن حبان (2154) و (2162)، والطبراني (1810۔ 1814)، والبيهقي 101/3، والبغوي (809) من طرق عن الأعمش، به. مختصراً بقصة تسوية الصفوف غير أبي يعلى فذكر فيه قصة الحلق.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۴ ص ۸۸، رقم 20964۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۲ ص ۵۵۵، رقم 21271 ۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد

بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). الناشر: بيت الأفكار الدولية، الأردن. الطبعة: الرابعة ۲۰۱۰ء)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں (کیونکہ وہ اوپر کو اُٹھی ہوئی ہوتی ہیں)۔ نماز میں سکون اختیار کرو''

حدیث نمبر 5: -حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعِو أَيْدِينَا فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ" الحديث

تحقیق إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير تميم بن طرفة فمن رجال مسلم.

وأخرجه مسلم (430) من طريق وكيع، بهذا الإسناد- ولم يسق لفظه.

وأخرج شطره الأول البيهقي 280/2 من طريق عبد الله بن أحمد، عن أبيه، به.

وأخرج شطره الأول أيضاً النسائي في "الكبرى" (11622)، وأبو عوانة 85/2، والبيهقي 80،2/2 من طريق وكيع، به.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۳۴ ص ۵۲۰ رقم 21027۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۲ ص ۵۶۰ رقم 21340 ۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). الناشر: بيت الأفكار الدولية، الأردن. الطبعة: الرابعة ۲۰۱۰ء)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا بات ہے؟ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ

رہا ہوں، گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو"۔

حدیث نمبر 6:۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ"۔

(الكتاب المصنف فی الأحاديث والآثار، ج۵ ص۴۷ ۳ رقم ۸۵۳۴۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستی العبسی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ)۔ المحقق: محمد عوّامة۔ الناشر: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، کراچی۔ الطبعة: الثانية ۱۴۲۸ھ)

(الكتاب المصنف فی الأحاديث والآثار، (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۲ ص ۲۳۱ رقم 8447۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستی العبسی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ)۔ المحقق: كمال يوسف الحوت۔ الناشر: مكتبة الرشد، الرياض۔ الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا بات ہے؟ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو"۔

حدیث نمبر 7:۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُو أَيْدِينَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: "مَا بَالُهُمْ رَافِعِينَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ"۔ (نسائی رقم 1184)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حجرۂ مبارکہ سے نکل کر) ہمارے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ ہم نماز کے اندر رفع یدین کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انہیں کیا ہو گیا کہ نماز کے اندر اس طرح رفع

یدین کر رہے ہیں جیسے بدکے ہوئے گھوڑوں کی دُمیں اُٹھی ہوئی ہوں۔ نماز کے اندر سکون اختیار کرو"۔

حدیث نمبر 8:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ رَافِعُوا أَيْدِيهِمْ - قَالَ زُهَيْرٌ: أُرَاهُ قَالَ - فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟ اُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ"۔ (ابوداؤد رقم 1000)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے حالانکہ لوگ نماز میں رفع یدین کر رہے تھے تو فرمایا: "کیا بات ہے؟ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو"۔

حدیث نمبر 9:۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ وَقَدْ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ. فَقَالَ: "مَالِي أَرَاكُمْ تَرْفَعُونَ أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ"۔ (شرح معانی الآثار رقم 2632؛ شرح مشکل الآثار رقم 5926)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو دیکھا جو رفع یدین کر رہی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا بات ہے؟ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو"۔

حدیث نمبر 10:۔ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ بْنَ رَافِعٍ، يُحَدِّثُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا قَدْ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ فَقَالَ: "قَدْ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ"۔

(مسند أبي داود الطيالسي، ج۲ص۱۳۶رقم 823۔ المؤلف:أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصری رحمہ اللہ (المتوفی ۲۰۴ھ)۔ المحقق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركی۔ الناشر:دار هجر، مصر۔ الطبعة: الأولی ۱۴۱۹ھ)

ترجمہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز میں رفع یدین کررہے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ نماز میں رفع یدین کررہے ہیں، گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو''۔

6.1.1: حدیثِ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ پر محدثانہ بحث

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ مختلف روایتیں ہیں۔ ان تمام روایتوں میں ترکِ رفع یدین پر دلیل ہے کہ سوائے تکبیرِ تحریمہ کے رفع یدین کرنا منع ہے۔ رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت، سجدوں کو جاتے اور اٹھتے وقت اور تیسری رکعت سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا منع ہے۔ جو حضرات نماز میں رفع یدین کررہے تھے۔ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ جو بعض روایات میں رفع یدین کا ذکر ہے۔ وہ نسخ سے پہلے کا ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ یہ ۷۰ھ کے بعد مستقل طور پر کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ محدثین نے رفع یدین کے بارے میں ان کی دو حدیثیں نقل فرمائی ہیں۔ ایک میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے اندر رفع یدین کرنے پر اظہارِ ناراضگی فرمایا اور اس کو شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دی۔ دوسری حدیث میں نماز باجماعت والوں کو سلام کے وقت دائیں بائیں ہاتھ پھیلانے والوں کو بھی شریر گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دی ہے۔ ہم ان دونوں حدیثوں کو مانتے ہیں کہ جس طرح سلام کے وقت دائیں بائیں ہاتھ پھیلانا ممنوع ہے۔ اسی طرح نماز کے اندر رفع یدین جو ذکر سے خالی ہو، وہ بھی ممنوع ہے۔ غیر مقلدین دوسری بات کو تو ممنوع مانتے ہیں لیکن رفع یدین کو نہیں مانتے، حالانکہ سلام جو من وجہ داخلِ نماز ہے

اور من وجہ خارج نماز۔اس وقت ایک ہاتھ سے اشارہ کرنا ممنوع ہے۔تو عین نماز کے اندر دو ہاتھ سے رفع یدین بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے۔جیسے جس طرح والدین کے سامنے اُف کرنا ممنوع ہے۔گالی دینا تو بڑا ممنوع ہے۔اسی طرح السلام علیکم ایک دعا ہے۔جب اس دعا کے ساتھ نماز میں ہاتھ سے اشارہ ممنوع ہے،تو وہ رفع یدین جس کے ساتھ شریعت میں ذکر ثابت نہیں، وہ بدرجۂ اولیٰ ممنوع اور لائق ترک ہے بلکہ یہاں یہ تشبیہ زیادہ موزوں ہے کیونکہ گھوڑے بغیر ذکرِ الٰہی کے دُمیں ہلاتے ہیں۔اس لیے وہ رفع یدین جو ذکر سے خالی ہو اس کو گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اس روایت میں صراحت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرنے والوں پر ناراض ہوئے اور انہیں سکون کا حکم دیا۔معلوم ہوا کہ رفع یدین سکون کے خلاف ہے۔حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اس حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے:

"أُسْكُنُوْا فِي الصَّلَاةِ"

جو کہ نماز میں سکون کو واجب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔نماز میں رفع یدین سکون کے منافی ہے۔(اعلاء السنن ج ۳ ص ۵۶)

اس کی تفسیر اس روایت سے بھی ہوتی ہے:

حدیث 11:-حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ:"قَارُّوا فِي الصَّلَاةِ" يَقُولُ: اسْكُنُوا، اطْمَئِنُّوا.

(المعجم الكبير.ج۹ص۲۶۹رقم 9344 .المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ) المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي.دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)

(السنن الكبير.ج۴ص۶۳، ۶۴،۳ تحت رقم 3566 المؤلف: أبو بكر أحمد بن الحُسَين بن عليّ البيهقي (384 - 458 ھ).تحقيق: الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي.الناشر: مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية الطبعة:

الأولی، 1432ھ۔2011م)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۲ ص۱۳۶ رقم 2817۔ المؤلف: أبو الحسن نور الدين علی بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ (المتوفی ۸۰۷ھ) المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نماز میں سکون اختیار کرو"۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "تحريمها التكبير وتحليلها التسليم" یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد سلام پھیرنے تک نماز کا اندرون ہے۔ اس کو "فی الصلوٰۃ" کہتے ہیں۔ نماز کے اندر کسی جگہ رفع یدین کرنا خواہ وہ دوسری، تیسری، چوتھی رکعت کے شروع میں ہو یا رکوع میں جاتے اور سر اٹھاتے یا سجدہ میں جاتے اور سر اٹھاتے وقت ہو۔ اس رفع یدین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا اور اس کو شریر گھوڑوں کے فعل سے تشبیہ بھی دی۔ اس رفع یدین کو خلافِ سکون بھی فرمایا۔ اور پھر حکم دیا کہ نماز سکون سے یعنی بغیر رفع یدین کے پڑھا کرو۔ مسلم شریف کی اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رفع یدین کرنے والوں کو سکون کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا چونکہ رفع یدین کرنا سکون کے منافی ہے لہٰذا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سکون کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے۔

مکہ مکرمہ کے مشہور محدث شارحِ مشکوٰۃ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَيْسَ فِي غَيْرِ التَّحْرِيمَةِ رَفْعُ يَدٍ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ لِخَبَرِ مُسْلِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ. (مرقات شرح مشکوٰۃ ج۲ ص۶۵۶ طبع: دار الفكر. بيروت - لبنان)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوائے تکبیرِ تحریمہ کے رفع یدین نہیں ہے۔ مسلم شریف کی اس حدیث کے مطابق جو کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"رواه مسلم ويفيد النسخ"۔ (شرح نقایہ ج۱ ص۷۸)

ترجمہ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ یہ رفع یدین کے منسوخ ہونے میں

مفید ہے۔

حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَلَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَكَانَ رَدُّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ فِيهِ خُرُوجٌ مِنْ ذٰلِكَ، لِأَنَّ فِيهِ رَفْعَ الْيَدِ وَتَحْرِيكَ الْأَصَابِعِ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ فِيمَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَسْكِينِ الْأَطْرَافِ فِي الصَّلَاةِ. وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِي بَيَّنَّا فِي هٰذَا الْبَابِ، قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

(شرح معانی الآثار،ج ۱ص ۴۵۸ تحت رقم 2632۔المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ)۔حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف۔راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه:د۔ يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔الناشر: عالم الكتب۔الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سکون کا حکم فرمایا، اور نماز میں سلام کے اشارہ سے نماز سے نکلنا ہے، کیونکہ اس وقت ہاتھ کے اشارہ اور انگلیوں کو حرکت دینا تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ ﷺ نے نماز میں اطراف کے سکون کا حکم دیا ہے۔ یہی وہ قول ہے جس کو ہم نے اس باب میں بیان کیا ہے۔ یہی قول حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''البنایہ فی شرح الہدایہ'' میں مسلم شریف کی اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

قلت: في الحديث الأول إنكار لرفع اليد في الصلاة وأمر بالسكون فيها فكيف يحمل هذا على الإيماء باليد والإشارة بهما بعد السلام كما في الحديث الثاني؟ وليس فيه ذكر رفع الأيدي ولا الأمر بالسكون إذا خرجوا من الصلاة بالسلام، وحديث إنكار رفع اليدين والأمر

بالسكون مقيد بداخل الصلاة، وحديث إنكار الإيماء والإشارة بالأيدي مفيد بحال السلام الذي قد خرجوا به من الصلاة، والمقيد بقيد لا يندرج تحته مقيد آخر بقيد آخر، فالحديث الثاني غير الحديث الأول قطعا۔

(البناية شرح الهداية ج۲ ص۲۵۷، ۲۵۸۔ المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابي الحنفي بدر الدين العيني رحمہ اللہ (المتوفى ۸۵۵ھ)۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۰ھ)

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اس مسلم شریف کی حدیث میں، نماز میں رفع یدین کرنے کی ممانعت ہے اور نماز میں پُرسکون رہنے کا حکم ہے۔ پھر کیسے اس حکم کو سلام کے بعد ہاتھ کے اشارہ اور انگلیوں کے حرکت دینے پر محمول کر سکتے ہیں، جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے؟ اس میں ہاتھ کے اُٹھانے اور نہ ہی سکون کا حکم ہے جب وہ سلام کے ساتھ نماز سے نکل آئے۔ حدیث میں رفع یدین کا انکار اور سکون کا حکم نماز کے اندرون کے ساتھ مقید ہے۔ اور دوسری حدیث میں ہاتھ کے اشارہ کا انکار اس سلام کے ساتھ مقید ہے جس کے ذریعے وہ نماز سے نکل رہے تھے۔ ایک حدیث میں مقید کی قید دوسری حدیث میں موجود مقید کی قید کے تحت درج نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا دوسری حدیث پہلی حدیث سے قطعی طور پر جدا ہے۔

اسی طرح علامہ جمال الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ بھی نصب الرایہ میں اس حدیث شریف سے ترکِ رفع یدین پر دلیل پکڑتے ہیں۔ (نصب الرایہ ج۱ ص ۳۹۴ طبع بیروت)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ رفع یدین چھوڑ چکے تھے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے حاضر باش صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی چھوڑ چکے تھے۔ ہاں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم لاعلمی کی وجہ سے کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو سختی سے ڈانٹ کر روک دیا۔ چنانچہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم رک گئے، جیسا کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ جب دوبارہ تشریف لائے تو بلا استثناء سب صحابہ رضی اللہ عنہم کو پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے پایا (ابوداؤد رقم ۷۲۸)۔ اور جیسا کہ میمون

مکی عَلَیْہِ کی روایت (ابوداؤد رقم ۷۳۹) سے پتہ چلا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین رحمہم اللہ اور تبع تابعین رحمہم اللہ رفع یدین کے تارک تھے۔ اور جیسا کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''میں نے نہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو رفع یدین کرتے دیکھا، نہ سنا'' (موطا محمد رقم ۱۰۷)، بلکہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے تو ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

اس حدیث کی صحت میں کسی کو کلام نہیں۔ البتہ بعض حضرات نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس حدیث میں سلام کے وقت اشارہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے، جیسا کہ صحیح مسلم ہی میں حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث ہے:

حدیث 12: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ"، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَامَ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ، وَشِمَالِهِ". (مسلم رقم 120-431)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، تو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے وقت دونوں جانب ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم ہاتھوں سے اشارہ کس لیے کرتے ہو؟ جیسے وہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دُمیں ہوں۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے ہوئے دائیں بائیں اپنے بھائی کو سلام کیا کرو''۔

ان دونوں حدیثوں میں چونکہ "كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ" فقرہ آ گیا ہے۔ غالباً اس سے ان حضرات کا ذہن اس طرف منتقل ہو گیا ہے کہ یہ دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ سے متعلق ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں۔ جو شخص ان دونوں حدیثوں کے سیاق پر غور کرے گا۔ اسے یہ سمجھنے میں قطعاً دشواری نہیں ہو گی کہ یہ دونوں واقعے الگ الگ

ہیں۔ان دونوں کا مضمون ایک دوسری سے یکسر مختلف ہے۔

1 **رفع یدین سے منع کی حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:**

☆ خرج علینا رسول اللہ ﷺ (مسند احمد ج ۲ ص ۵۵۵ رقم ۲۱۲۷۱)

★ دخل علینا رسول اللہ ﷺ (مسند احمد رقم ۲۱۳۴۰)

★ أنه دخل المسجد فأبصر قوماً (مسند احمد رقم ۲۱۱۶۷)

جس کا مطلب یہ ہے کہ حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جماعت کے بغیر سنتیں یا نوافل ادا کر رہے تھے۔

اشارہ سے منع کی حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

☆ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(مسند احمد رقم 20806، 21028)

★ كُنَّا نَقُولُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسند احمد رقم 20972)

★ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(مسلم 120-431)(مسند احمد رقم 21028)

جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز باجماعت ادا کر رہے تھے۔

2 رفع یدین سے منع کی احادیث میں رافعي أيديكم یا قد رفعوا أيديهم کے الفاظ ہیں جو رفع یدین میں واضح ہیں۔ اشارہ سے منع کی حدیث میں تشيرون بأيديكم یا تؤمون بأيديكم یا يرمون بأيديهم کے الفاظ ہیں جو اشارہ میں واضح ہیں۔

رفع یدین کی حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا اور اس پر نکیر فرمائی۔ اشارہ کی حدیث میں ہے کہ سلام کے وقت دائیں بائیں اشارہ کرنے پر نکیر فرمائی۔

3 رفع یدین کی حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم فرمایا (أسكنوا فى الصلوة)۔ اشارہ سے منع کی حدیث میں ہے کہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کا ذکر ہے اور پھر اس کے پھیرنے کا طریقہ بتایا ہے۔

4 یہ دونوں حدیثیں الگ الگ سندوں سے مذکور ہیں۔پہلی حدیث کے راوی دوسرے واقعے کی طرف کوئی اشارہ نہیں کرتے۔دوسری حدیث کے راوی پہلے واقعے سے کوئی تعرض نہیں کرتے۔

5 حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے دونوں روایات میں الگ الگ احکام ہیں۔اور ان سے روایت کرنے والے راوی بھی مختلف ہیں۔سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے اور اشارہ سے منع کرنے والی راویت کے راوی اس طرح ہیں۔مسعر عن عبید الله بن القبطية عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ لیکن دوسری روایت کے راوی یہ ہیں۔

مسیب بن رافع عن تمیم بن طرفة عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ۔

6 امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مسلم شریف میں رفع یدین سے منع کرنے کی ایک ہی جگہ دو الگ الگ حدیثیں بیان کی ہیں۔علامہ محمد فؤاد عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم میں حدیث کے مضمون کے مطابق نمبر لگائے ہیں چاہے وہ قریب قریب ہوں یا دور دور۔ان کی ترقیم کے مطابق پہلی حدیث کو نمبر 430 دیا گیا اور دوسری حدیث کو نمبر 431۔کیونکہ ان حدیثوں کا مضمون اور مخرج الگ الگ تھا۔

7 ان دو الگ الگ حدیثوں کو خلط ملط کر کے ایک بنانا درست نہیں ہے۔اس حدیث پر امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یوں باب باندھا ہے: باب النظر فی الصلوٰۃ (ابوداؤد ج۱ص۱۳۸ رقم ۹۱۲)۔امام عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے یوں باب باندھا ہے: باب رفع الیدین فی الدعاء (مصنف عبد الرزاق ج۲ص۱۶۴ رقم ۳۲۵۸، ۳۲۵۹)۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس پر باب من کرہ رفع الیدین فی الدعاء کا باب باندھا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ ج۵ص۴۷۴ رقم ۸۵۳۴ طبع کراچی ۱۴۲۶ھ)۔معلوم ہوا کہ اس حدیث سے اشارہ بوقت سلام مراد لینا درست نہیں ہے۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

وقد ذكر ابن القصّار هذا الحديث حجة فی النهی عن رفع الأيدی فی

الصلاة على رواية المنع من ذلك جملة۔

(شَرْحُ صَحِيح مُسْلِمِ لِلقَاضِي عِيَاض المُسَمّٰى إِكْمَالُ المُعْلِمِ بِفَوَائِدِ مُسْلِم، ج۲ص۲۴۴۔المؤلف: عياض بن موسى بن عياض بن عمرون اليحصبي السبتي، أبو الفضل رحمه الله (المتوفى: ۵۴۴ھ)۔المحقق: الدكتور يحْيَى إِسْمَاعِيل۔الناشر: دار الوفاء للطباعة والنشر والتوزيع، مصر۔الطبعة: الأولى، ۱۴۱۹ھ)

ترجمہ بیشک ابن القصار المالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نماز میں رفع یدین منع کرنے پر حجت کے طور پر پیش کیا ہے۔

8 اسی طرح امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سنن کبریٰ میں ان دونوں حدیثوں کو الگ الگ ابواب میں بیان کیا ہے۔پہلی حدیث (حدیث نمبر ۴۳۰) کو،جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے درمیان میں رفع یدین سے منع فرمایا ہے، امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ (ج۲ص۲۸۰) میں باب الخشوع میں بیان کیا ہے۔دوسری حدیث (حدیث نمبر ۴۳۱) میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے منع فرمایا ہے۔اس کی دو روایتیں ہیں۔پہلی روایت جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

انمايكفي أحدكم أن يضع يده على فخذه، ثم يسلمُ على أخيه من على يمينه وشماله۔ (مسلم رقم 430)

تم میں سے ہر ایک کو یہی کافی ہے کہ (قعدہ میں) اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے۔پھر اپنے بھائیوں کو جو دائیں بائیں ہوں، سلام (السلام علیکم ورحمۃ اللہ) کہا کرو۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مسلم کے حوالے سے سنن کبریٰ (ج۲ص۱۸۰) میں باب من قال ینوی بالسلام التحلیل من الصلوۃ میں لکھا ہے۔

دوسری حدیث کی دوسری روایت جس کے آخر میں الفاظ یہ ہیں:

اذا سلم أحدكم فليلتفت الى صاحبه ولا يؤمي بيده۔ (مسلم رقم 431)

ترجمہ تم میں سے جب کوئی (نماز کے آخر میں) سلام پھیرے تو اپنے بھائی کی طرف منہ کرے۔(اور صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے) اور ہاتھ سے اشارہ نہ

کرے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو مسلم کے حوالے سے سنن کبریٰ (ج ۲ ص ۱۸۱ طبع ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان) میں باب کراھیۃ الایماء بالید عند التسلیم من الصلوٰۃ (باب سلام کے وقت ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنے کی کراہیت) میں لکھا ہے۔

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم شریف کے ابواب خود قائم نہیں فرمائے۔ ان کے پیشِ نظر صرف احادیث کو یکجا پیش کرنا تھا۔ امام نو وی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۶ھ) نے مسلم شریف کی شرح لکھتے وقت ابواب قائم فرمائے ہیں۔ پھر مسلم شریف میں جو باب ہے۔ اس میں چار چیزوں کا ذکر ہے:

باب الأمر بالسکون فی الصلوٰۃ...... الخ

(۱) نماز میں سکون اختیار کرنا،

(۲) سلام کے وقت ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کی ممانعت،

(۳) پہلی صفوں کا مکمل کرنا، خلا کو پُر کرنا اور

(۴) اجتماع کا حکم''۔

امام نو وی رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ اس باب میں چار چیزوں کا حکم ہے نہ کہ ایک کا۔ ان چار چیزوں کو دیکھو تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ ان میں سے ہر ایک چیز علیحدہ ہے۔

(۱) نماز میں رفع یدین کی ممانعت

(۲) سلام کے وقت ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کی ممانعت

(۳) پہلی صفوں کے مکمل کرنے کا حکم اور خلا کو پُر کرنا

(۴) اجتماع کا حکم۔

اس لیے دونوں حدیثوں کو جن کا الگ الگ مخرج ہے، الگ الگ قصہ ہے، الگ الگ حکم ہے۔ ایک ہی واقعے سے متعلق کہہ کر دل کو تسلی دے لینا، کسی طرح بھی صحیح نہیں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بِأَنَّ الظَّاهِرَ أَنَّهُمَا حَدِيثَانِ، لِأَنَّ الَّذِي يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَالَ التَّسْلِيمِ لَا

يُقَالُ لَهُ: اسْكُنْ فِي الصَّلَاةِ، وَبِأَنَّ الْعِبْرَةَ لِلَّفْظِ وَهُوَ قَوْلُهُ: "اسْكُنُوا" لَا لِسَبَبِهِ وَهُوَ الْإِيمَاءُ حَالَ التَّسْلِيمِ.

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، ج ۲ ص ۶۵۶۔ المؤلف: علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري رحمه الله (المتوفی ۱۰۱۴ھ)۔ الناشر: دار الفكر، بيروت، لبنان۔ الطبعة: الأولى ۱۴۲۲ھ)

ترجمہ: ظاہر بات یہی ہے کہ یہ دونوں حدیثیں الگ الگ ہیں۔ اس لیے کہ سلام پھیرتے وقت یہ نہیں کہا جاسکتا: ''نماز میں سکون اختیار کرو''۔ اور اس لیے بھی کہ الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے نہ کہ اس کے سبب کا، اور وہ سلام کے وقت اشارہ کرنا ہے۔

اسی طرح علامہ جمال الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا النَّاسُ رَافِعِي أَيْدِيهِمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: "مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أيديكم، كأنه أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ؟! أُسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ". وَالَّذِي يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَالَ التَّسْلِيمِ لَا يُقَالُ لَهُ: "أُسْكُنْ فِي الصَّلَاةِ"، إِنَّمَا يُقَالُ ذٰلِكَ لمن يرفع يديه أَثْنَاءِ الصَّلَاةِ، وَهُوَ حَالَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، وَنَحْوُ ذٰلِكَ، هٰذَا هُوَ الظَّاهِرُ. وَالرَّاوِي رَوَىٰ هٰذَا فِي وَقْتٍ، كَمَا شَاهَدَهُ، وَرَوَى الْآخَرَ فِي وَقْتٍ آخَرَ، كَمَا شَاهَدَهُ، وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ بُعْدٌ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

(نصب الراية لأحاديث الهداية مع حاشيته بغية الألمعي في تخريج الزيلعي، ج ۱ ص ۳۹۴۔ المؤلف: جمال الدين أبو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد الزيلعي رحمه الله (المتوفى: 762ھ). قدم للكتاب: محمد يوسف البَنُوري. صححه ووضع الحاشية: عبد العزيز الديوبندي الفنجاني، إلى كتاب الحج، ثم أكملها محمد يوسف الكاملفوري. المحقق: محمد عوامة. الناشر: مؤسسة الريان للطباعة والنشر- بيروت -لبنان/ دار القبلة للثقافة الإسلامية- جدة - السعودية. الطبعة: الأولى، 1418ھ/1997م)

ترجمہ: یہ دو الگ الگ حدیثیں ہیں۔ یہ ایک دوسرے کی تفسیر نہیں کر رہی ہیں جیسا کہ پہلی

حدیث کے الفاظ ہیں:

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ والنَّاسُ رافعي أَيْدِيهِمْ فی الصلوٰۃِ.فَقَالَ: "مَالِي أَرَاكُمْ رَافِعِيْ أَيْدِيْكم كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلاةِ"۔

ترجمہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے حالانکہ لوگ نماز میں رفع یدین کررہے تھے تو فرمایا: "کیا بات ہے؟ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، گویا وہ شریر گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو"۔

وہ شخص جو سلام کے وقت ہاتھ اٹھاتا ہے اس کو نہیں کہا جاتا: "تو نماز میں سکون اختیار کر"۔ یہ اس کو کہا جاتا ہے جو نماز کے دوران رفع یدین کرتا ہو اور وہ رکوع، سجدہ وغیرہ کی حالت ہی ہے۔ یہ بات بالکل عیاں ہے۔ راویٔ حدیث نے ایک وقت جو مشاہدہ کیا اس کو بیان کردیا اور دوسرے وقت جو مشاہدہ کیا اس کو بیان کردیا۔ اس میں کوئی بُعد نہیں ہے۔

اور اگر بطور تنزل تسلیم بھی کرلیا جائے کہ دونوں حدیثوں کی شانِ ورود ایک ہے تب بھی یہ مسلمہ اصول ہے کہ خاص واقعے کا اعتبار نہیں ہوتا، بلکہ الفاظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین پر نکیر فرمائی ہے اور اس کے بجائے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم دیا ہے تو اس سے ہر صاحبِ فہم سمجھے گا کہ رفع یدین سکون کے منافی ہے اور آپ ﷺ نے اسے ترک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ مزید یہ کہ جب بوقتِ سلام رفع یدین کو سکون کے منافی سمجھا گیا، حالانکہ وہ نماز سے خروج کی حالت ہے، تو نماز کے عین وسط میں سکون کی ضرورت اس سے بدرجہا بڑھ کر ہوگی۔

6.2: حدیثِ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 13: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: "أَلاَ أُصَلِّي بِكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟". فَصَلَّى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ.

وَفِي البَابِ عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّابِعِينَ. وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَأَهْلِ الكُوفَةِ.

(ترمذی: باب: ماجاء أَنَّ النبيَّ ﷺ لم يرفع الا فی اولِ مرَّةٍ: ص ۱۳۱، رقم ۲۵۷۔ تحقیق: الشیخ خلیل مامون شیحا۔ طبع دار المعرفۃ، بیروت، لبنان، ۱۴۲۳ھ؛ ورجالہ رجال مسلم)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟''۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور صرف نماز کی ابتداء میں رفع یدین کیا''۔ اور ترکِ رفع یدین کے باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ اور بے شمار اہلِ علم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ اسی کے (یعنی صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنے کے) قائل ہیں۔ یہی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

فائدہ خاتمی مرتبت، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے حاضر باش، سفر وحضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وسنت کے نمونہ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات وہدایات کے خزینہ، فقیہ امت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے تلامذہ وحاضرین مجلس کو اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ نماز کی عملی طور پر تعلیم کی غرض سے نماز پڑھ کر دکھائی اور اس نماز میں صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفع یدین کیا۔ جس

سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت جناب رسول اللہ ﷺ کا معمول رفع یدین نہیں تھا۔ کیونکہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے فدائی رسول اور فاضل ترین صحابی (جن کے قول عمل پر مہرِ اعتماد ثبت فرماتے ہوئے آپ ﷺ فرماتے ہیں:

حدیث 14:- وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ.

(مسندِ احمد رقم 23276، 23419: مستدرک حاکم رقم 4453)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بات تم سے بیان کریں، اسے صحیح باور کرو۔

کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ نبی کریم ﷺ کی جانب منسوب کر کے کوئی بات بیان کریں یا کوئی کام کریں اور اس میں آپ ﷺ کے طریقہ کی مخالفت کریں۔ چنانچہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَتْقَى لِرَبِّهِ وَأَشَحُّ عَلَى دِينِهِ مِنْ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْضِي بِقَضَاءٍ وَيُفْتِي هُوَ بِخِلَافِهِ، هٰذَا لَا يُتَوَهَّمُ مِثْلُهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ .

(سنن الدارقطنی. ج ۴ ص ۲۲۵ تحت رقم الحدیث 3364. المؤلف: أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۸۵ھ) حققه وضبط نصه وعلق علیه: شعیب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبی، عبد اللطیف حرز الله، أحمد برهوم. الناشر: مؤسسة الرسالة، بیروت، لبنان. الطبعة: الأولی ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بارے میں اپنے رب سے بہت زیادہ ڈرنے والے اور اپنے دین کو ترجیح دینے والے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ کوئی فیصلہ نقل کریں اور فتویٰ اس کے خلاف دیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت کے متعلق اس کا وہم بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اُصولی لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے اور اپنے مدلول میں صریح ہے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی یعنی نماز پڑھ کر دکھائی۔ رفع یدین صرف تکبیرِ

افتتاح کے وقت کیا۔ پھر نہیں کیا اور فرمایا: یہ نماز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے، بعد میں نہیں۔ ہمیں بھی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنّت پر عمل کرتے ہوئے صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرنا چاہیے بعد میں نہیں۔

حدیث نمبر 15:۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟"۔ قَالَ: "فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ"

(المجتبى من السنن = السنن الصغرى للنسائی (نسائی ج۲ ص۱۸۲ رقم 1026 المؤلف: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علی الخراسانی، النسائی رحمہ اللہ (المتوفى: 303ھ) تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة الناشر: مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب الطبعة: الثانية، 1406 - 1986)

(وقال الشيخ النيموی: هٰذا اسناد صحيح التعليق الحسن حاشيه آثار السنن ص ۱۵۳؛ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح کی ہے۔ سنن نسائی رقم 1026، تحقیق محمد ناصر الدین البانی طبع مکتبۃ المعارف، ریاض ۱۴۲۹ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟ پس آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ پس پہلی مرتبہ رفع یدین کیا۔ پھر دوبارہ نہیں کیا۔

فائدہ امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے تمام راویوں کی ثقاہت کو ثابت کیا ہے اور مختلف محدثین سے اس حدیث کی صحت کو بیان کیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں: ''اس روایت صحیحہ سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جو نقشہ بتایا اس میں صرف پہلی دفعہ رفع یدین تھا'' اس کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر غیر مقلدین کی طرف سے کیے گئے اعتراضات کا شافی جواب دیا ہے۔ (خزائن السنن ج ۲ ص ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹)

حدیث نمبر 16:۔أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: "أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟" فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً.

(نسائی رقم 1058؛ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصحیح کی ہے)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کیا"۔

حدیث نمبر 17:۔حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: "أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟" قَالَ: "فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً"۔

(ابوداؤد رقم 748؛ ورجاله رجال الصحيحين؛ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے: صحیح سنن ابوداؤد رقم ۶۸۳۔۔۔۔۔۔۷۴۸)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟"۔ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کیا"۔

حدیث نمبر 18:۔حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو، وَأَبُو حُذَيْفَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِإِسْنَادِهِ بِهٰذَا قَالَ: "فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ" وَقَالَ بَعْضُهُمْ: "مَرَّةً وَاحِدَةً"

(سنن أبي داود ج ۲ ص ۶۵ رقم 749۔ المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: 275ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي الناشر: دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى، 1430ھ۔2009م)

(بذل المجهود في حل سنن أبي داود ج ۴ ص ۹۷ رقم 747 المؤلف: الشيخ خليل أحمد السهارنفوري رحمه الله (المتوفى: 1346 هـ). اعتنى به وعلق عليه: الأستاذ الدكتور تقي الدين الندوي. الناشر: مركز الشيخ أبي الحسن الندوي للبحوث والدراسات الإسلامية، الهند. الطبعة: الأولى، 1427 هـ - 2006 م)

ترجمہ معاویہ بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ، خالد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حذیفہ رحمۃ اللہ علیہ، ان تینوں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے اوپر مذکور سند (یعنی عن عاصم . یعني ابن كليب . عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة) سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اوپر مذکور حدیث روایت کی ہے جس میں بعض راویوں نے "فرفع يديه في أَوَّلِ مَرَّةً واحدةً" کے الفاظ کہے ہیں اور بعض نے "فرفع يديه مَرَّةً واحدةً" کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ ان سب لفظوں کا ایک ہی معنیٰ ہے: "رفع یدین صرف ایک مرتبہ تکبیرِ تحریمہ کے وقت کیا تھا"۔

حدیث نمبر 19: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟". قَالَ: "فَصَلَّى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً".

تحقیق رجاله ثقات رجال الشيخين غير عاصم بن كليب، فمن رجال مسلم. وكيع: هو ابن الجراح الرؤاسي، وسفيان: هو الثوري، وعلقمة: هو ابن قيس النخعي.

وأخرجه ابن أبي شيبة 236/1، وأبو داود (748)، والترمذي (257)، والنسائي 195/2، وأبو يعلى (5040) و (5302)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 224/1، والبيهقي في "السنن" 78/2، من طريق وكيع -شيخ أحمد- بهذا الإسناد.

قال الترمذي: حديث ابن مسعود حديث حسن.

وأخرجه أبو داود (751) من طريق معاوية بن هشام، وخالد بن عمرو، وأبي حذيفة، ثلاثتهم عن سفيان، بهذا الإسناد.

وقد ورد هذا الحديث في المطبوع من "سنن أبي داود" بعد حديث البراء (750)، وهو خطأ، وحقه أن يكون بعد حديث ابن مسعود (748) كما في "التحفة"

114_113/7.

وأخرجه النسائى فى "المجتبى" 182/1 من طريق عبد الله بن المبارك، عن سفيان، به. وفيه زيادة: "ثم لم يعد".

وأخرجه ابن أبي شيبة 236/1 عن وكيع، عن مسعر، عن أبي معشر، عن إبراهيم، عن ابن مسعود من فعله.

قال أبو داود عقب الحديث: هذا حديث مختصر من حديث طويل، وليس هو بصحيح على هذا اللفظ.

وذكر ابن أبي حاتم فى "العلل" 96/1 أنه سأل أباه عن هذا الحديث، فقال: هذا خطأ، يقال: وهم فيه الثورى، وروى هذا الحديث عن عاصم جماعة، فقالوا كلهم: إن النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افتتح فرفع يديه، ثم ركع فطبق وجعلها بين ركبتيه، ولم يقل أحد ما رواه الثورى.

وقال المنذرى فى "مختصر سنن أبي داود" 368/1: وقد حكى عن عبد الله بن المبارك أنه قال: لا يثبت هذا الحديث. ثم قال: وقد يكون خفى هذا على ابن مسعود كما خفى عليه نسخ التطبيق، ويكون ذلك كان فى الابتداء قبل أن يشرع رفع اليدين فى الركوع، ثم صار التطبيق منسوخاً، وصار الأمر فى السنة إلى رفع اليدين عند الركوع ورفع الرأس منه.

وقال ابن القيم: قال أبو حاتم البستى فى كتاب "الصلاة" له: هذا الحديث له علة توهنه، لأن وكيعاً اختصره من حديث طويل، ولفظة: "ثم لم يعد" إنما كان وكيع يقولها فى آخر الخبر من قِبَله، وقبلها: "يعنى"، فربما أسقطت "يعنى"، وحكى البخارى تضعيفه عن يحيى بن آدم وأحمد بن حنبل وتابعهما عليه، وضعفه الدارمى والدارقطنى والبيهقى، وهذا الحديث روى بأربعة ألفاظ: أحدها قوله: "فرفع يديه فى أول مرة ثم لم يعد".

والثانية: فلم يرفع يديه إلا مرة. والثالثة: فرفع يديه فى أول مرة، لم يذكر سواها.

والرابعة: فرفع يديه مرة واحدة. والإدراج ممكن فى قوله: "ثم لم يعد". وأما باقيها فإما أن يكون قد روى بالمعنى، وإما أن يكون صحيحاً.

قلنا: قد ورد في "علل" الدارقطني 171/5 بلفظ: "فرفع يديه في أول تكبيرة ثم لم يعد". قال الدارقطني: وإسناده صحيح، وفيه لفظة ليست بمحفوظة ذكرها أبو حنيفة في حديثه عن الثوري، وهي قوله: "ثم لم يعد". وكذلك قال الحماني عن وكيع. وأما أحمد بن حنبل، وأبو بكر بن أبي شيبة، وابن نمير. فرووه عن وكيع، ولم يقولوا فيه: "ثم لم يعد" ... وليس قول من قال: ثم لم يعد، محفوظاً.

وقال الحافظ في "الفتح" 220/2: ورده الشافعي بأنه لم يثبت، قال: ولو ثبت لكان المثبت مقدماً على النافي، وقد صححه بعض أهل الحديث، لكنه استدل به على عدم الوجوب، والطحاوي إنما نصب الخلاف مع من يقول بوجوبه كالأوزاعي وبعض أهل الظاهر.

وانظر بسط المسألة أيضاً في "المدونة" 68/1-69، و"نصب الراية" 394/1-396، و"شرح السنة" 24/3، 25.

وللحديث شاهد من حديث البراء بن عازب عند أبي داود (749) و (752)، سيرد 301/4 و303، وإسناده ضعيف. قال أبو داود: هذا الحديث ليس بصحيح.

وآخر موقوف من حديث علي عند ابن أبي شيبة 236/1.

قال السندي: قوله: "إلا مرة": ظاهره أن هذه هي الصلاة المعتادة أو الدائمة، فمقتضاه أن الغالب أو الدائم كان ترك الرفع عند الركوع والرفع منه، لكن قد جاء ما يدل على أن الرفع كان غيرَ قليل، فيحمل على أن هذه كانت صلاة له أيضاً، والمقصود أنه كما جاء الرفع فهو مسنون، كذلك جاء تركه فهو أيضاً مسنون، وهذا القول أقرب إلى الوارد إن شاء الله تعالى، وأما القول بأن ترك الرفع هو المسنون فبعيد بمرة، نعم، لا يبعد أن يكون المسنون هو الرفع، ويكون تركه أحيانا لبيان الجواز. والله تعالى أعلم.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٦ ص ٢٠٣، رقم 3681 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمہ اللہ (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون

نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟"۔"آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کیا"۔

حدیث نمبر 20:- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: " أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ " (3)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل.ج۷ص۲۶۰رقم 4211.المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله(المتوفى۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی مسنون نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟"۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے صرف پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کیا۔

حدیث نمبر 21:- نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: "أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً".

(مسند ابن أبي شيبة.ج۱ص۲۱۹رقم323.المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى: 235ھ).المحقق: عادل بن يوسف العزازي و أحمد بن فريد المزيدي.الناشر: دار الوطن - الرياض.الطبعة: الأولى، 1997م)

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار 2456. المؤلف:أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ۲۳۵ھ) المحقق: محمد عوامة.الناشر:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچي الطبعة: الثانية۱۴۲۸ھ)

[1] قَالَ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ

وَعَلْقَمَةَ قَالَا: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: "أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". قَالَ: "فَصَلَّى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً".

(المدونة، ج۱ ص۱۶۶۔ المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى: 179ھ) الناشر: دار الكتب العلمية۔ الطبعة: الأولى 1415ھ۔1994م)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی مسنون نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟''۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ (تکبیرِ تحریمہ کے وقت) رفع یدین کیا''۔

حدیث نمبر 22:۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْفَقِيهُ أَنْبَأَنَا أَبُو حَامِدِ بْنُ بِلَالٍ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ: "لَأُصَلِّيَنَّ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". قَالَ: "فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً"

(السنن الكبرى ج۲ ص۱۱۲ رقم 2531۔ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَلِيٍّ الرُّوذْبَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ دَاسَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: "أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". قَالَ: "فَصَلَّى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً".

(معرفة السنن والآثار، ج۲ ص۴۲۲ رقم 3280۔ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ)۔ المحقق: عبد المعطي أمين قلعجي۔ الناشرون: جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي، دار

قتيبة، دمشق،بيروت؛ دار الوعى ، حلب، دمشق؛ دار الوفاء ،المنصورة، القاهرة
الطبعة: الأولى، ۱۴۱۲ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تمہیں ضرور بالضرور جناب رسول اللہ ﷺ کی مسنون نماز کا طریقہ بتاؤں گا''۔حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ (تکبیرِ تحریمہ کے وقت) رفع یدین کیا''۔

حدیث نمبر 23:۔حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُودُ"۔

(شرح معانی الآثار،ج۱ص۲۲۴رقم 1349 ۔المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی رحمہ اللہ (المتوفى: 321ھ)۔حققه و قدم له: (محمد زهرى النجار - محمد سيد جاد الحق) من علماء الأزهر الشريف۔ راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د يوسف عبد الرحمن المرعشلی - الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔الناشر: عالم الكتب۔ الطبعة: الأولى - 1414ھ 1994م)

ترجمہ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے''۔

حدیث نمبر 24:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

(شرح معانی الآثار،ج۱ص۲۲۴رقم1350)

ترجمہ اس حدیث کی سند سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے آگے بعینہٖ وہی ہے جو اوپر والی حدیث کی ہے اور متن کے الفاظ بھی وہی ہیں۔

حدیث نمبر 25:۔ابو حنیفة عن حمادٍ عن ابراهیمَ عن الاسود اَنَّ عبد اللّٰہ بنَ مسعودٍ رضی اللہ عنہ کان یرفع یدیه فی اول التکبیرِ ثمَّ لا یعودُ اِلٰی شیئٍ من ذٰلک

ویأثرُ ذٰلك عن رسول الله ﷺ. (جامع المسانید خوارزمی ج ۱ ص ۳۵۵)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حماد رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ اسود رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد نماز کے کسی حصے میں نہیں کرتے تھے۔ وہ اس عمل کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے تھے''۔

فائدہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی بنا پر ترکِ رفع یدین کو اختیار کیا ہے۔ اس لیے یہ ان کی جانب سے حدیث کی تصحیح ہے۔

حدیث نمبر 26:- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الضُّبَعِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: "أَلَا أُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟". فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ وَجَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ". فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: "هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار. ج۵ ص۲۶ رقم 1608 .المؤلف: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق البزار (المتوفى ۲۹۲ھ). المحقق: محفوظ الرحمن زين الله، وعادل بن سعد، وصبري عبد الخالق الشافعي. الناشر: مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة. الطبعة: الأولى)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسنون نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟''۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور (تکبیرِ تحریمہ کے وقت) رفع یدین کیا، یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کر دی۔ پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو تطبیق کرتے ہوئے اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا: ''اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا''۔

6.2.1:۔سنن ترمذی میں ''حسن صحیح'' کا ثبوت

سنن ترمذی کے عام مطبوعہ نسخوں میں اس حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تحت ''حسن'' کا لفظ ملتا ہے۔مگر دیگر محدثین کرام رحمہم اللہ کی تصحیح کی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو''حسن صحیح'' لکھا ہے۔محترم جناب فیصل خان مدظلہ کے پاس سنن ترمذی کا ایک عمدہ اور نفیس قلمی نسخہ کا عکس محفوظ ہے۔اس نسخہ پر صحت غالب اور خطا کم ہے۔جس کا اقرار علامہ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ ترمذی (ص ۱۷) میں بھی کیا ہے۔
علامہ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ اس نسخہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"وهى نسخة جيدة يغلب عليها الصحة و خطاؤها قليل"
یہ قلمی نسخہ دار الکتب المصریہ کی لائبریری میں رقم ۶۴۸ حدیث کے تحت موجود ہے اور اس مخطوطہ کی کتابت ۳ رجب ۷۲۶ھ کو ہوئی۔اس نسخہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ہر حدیث کے اختتام پر دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں۔ان دائروں اور ان میں لگے ہوئے نقطوں کی اہمیت کیا ہے؟ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے وضاحت کرتے ہیں:

قال الخطيب بغدادي رحمۃ اللہ: وينبغي أن يترك الدائرة غفلاً فإذا قابلها نقط فيها نقطة.

(اختصار علوم الحدیث ص ۱۳۰ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ۔الجامع فی الاخلاق الراوی و آداب السامع ج ۱ ص ۲۷۳۔خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دائرے کو خالی چھوڑنا چاہیئے، پھر جب اس کی مراجعت کرے تو اس میں نقطہ لگا دے۔

جناب فیصل خان کے پاس جو سنن ترمذی کے قلمی نسخے کی فوٹو سٹیٹ ہے۔اس کی ہر حدیث کے آخر میں دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ نسخہ صحیح ترین اور اصل نسخہ سے مراجعت والا نسخہ ہے۔لہٰذا اس نسخہ میں''حسن صحیح'' کے الفاظ کا انکار ممکن نہیں ہوگا۔(ترویح العینین ص ۱۰۲ تا ۱۶)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی تصحیح کے بارے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ بھی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے اِس حدیث کے بارے میں صحیح کے لفظ نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"أخرجه الترمذي، و قال: حديث حسن صحيح".

(شرح سنن أبي داود ج ۳ ص ۳۴۱ المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى رحمه الله (المتوفى: 855هـ). المحقق: أبو المنذر خالد بن إبراهيم المصري. الناشر: مكتبة الرشد - الرياض. الطبعة: الأولى، 1420 هـ - 1999 م)

☆ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق سے اِس قلمی نسخہ کی بھی توثیق ثابت ہوتی ہے جس میں "حسن صحیح" کے لفظ موجود ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علامہ بدرالدین العینی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سنن ترمذی کا ایسا نسخہ موجود تھا جس میں حسن صحیح کے الفاظ موجود تھے۔

6.2.2: حدیثِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تصحیح

اس حدیثِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بہت سے محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے۔ سنن ابی داؤد، سنن نسائی کی دوسری روایت، مسند احمد اور مصنف ابن ابی شیبہ کی روایتیں صحیح علی شرط الشیخین ہیں کیونکہ مسند احمد اور ابن ابی شیبہ کی سند میں یہ پانچ راوی ہیں: وکیع بن الجراح رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحمٰن بن الاسود رحمۃ اللہ علیہ اور علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ اور یہ سب کے سب راوی صحیح بخاری و مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ البتہ عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف تعلیقاً روایت کیا ہے۔

سنن ابوداؤد میں ایک راوی عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ زائد ہیں۔ یہ ترمذی کے علاوہ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔ سنن نسائی کی سند میں عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ محمود بن غیلان رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو صحیحین کے راوی ہیں بلکہ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اصحاب ستہ نے

ان سے روایت کی ہے۔ ترمذی کی سند علیٰ شرط مسلم ہے۔ کیونکہ ان کی سند میں عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی بجائے ہناد رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بقیہ سارے اصحاب ستہ روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث بلاشبہ صحیح ہے۔

اس حدیث کے متعلق علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

1 قال الشیخ انور شاہ الکشمیری: علیٰ شرط مسلم۔

(العرف الشذی ص ۱۳۸)

ترجمہ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

2 علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں

ورجاله رجال مسلم كذا فى الجوهر النقی،وقال الشیخ انور شاہ الكشمیری: "أنَّ هٰذا الخبر مع هٰذه الزیادة صحیح، وكل ما أوردوه علیه فهو مدفوع"۔ (نیل الفرقدین ص ۸۷ طبع ادارۃ القرآن، کراچی)

ترجمہ اس حدیث کے راوی مسلم شریف کے راوی ہیں جیسا کہ جوہر نقی میں ہے۔ یہ حدیث مع زیادت کے صحیح ہے۔ جو اعتراضات اس حدیث کے بارے میں کیے گئے ہیں، وہ مردود ہیں۔

3 علامہ محمد ظہیر احسن نیموی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۲۲ھ) فرماتے ہیں:

رواه الثلاثة، و هوحدیث صحیح۔ (آثار السنن ص ۱۵۲ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

ترجمہ اس حدیث کو تینوں (ترمذی، ابوداؤد، نسائی) نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

4 حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ولا یخفی أن الحدیث مرفوع ولو حكماً، فان قول الصحابی رضی اللہ عنہ "ألا أُصَلِّیْ بكم صَلٰوةَ رسولِ الله ﷺ" فی حكم الرفع، كما ثبت فی الأصول"۔ (اعلاء السنن ج ۳ ص ۵۸)

ترجمہ یہ بات مخفی نہیں ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے۔ اگر چہ حکماً ہے۔ اس لیے صحابیؓ کا یہ فرمانا: "ألا أُصَلِّیْ بكم صَلٰوةَ رسولِ الله ﷺ" مرفوع کے حکم ہے۔ جیسا کہ اصول کی کتابوں میں ہے۔

5 معروف محقق علامہ احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کی تصحیح ان الفاظ میں کی ہے:

وھذا الحدیث صحیح، صححه ابن حزم وغیره من الحفاظ وما قالوا فی تعلیله لیس بعلة. (ترمذی بتحقیق احمد شاکر ج ۲ ص ۴۱)

ترجمہ علامہ احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث کو ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے علاوہ دیگر حفاظ حدیث نے صحیح قرار دیا ہے۔ بعض لوگوں نے جو کچھ اس حدیث کی تعلیل کی متعلق کہا ہے، وہ علت بننے کے قابل نہیں ہے۔

6 انہی الفاظ کے ساتھ عصر حاضر کے مشہور محقق شعیب ارناؤط اور غیر مقلد عالم زہیر الشاویش نے بھی اس حدیث کی صحت کو بیان کیا ہے (حاشیہ شرح السنۃ ج ۳ ص ۲۴)۔

7 علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذَا الْخَبَرَ صَحِيحٌ

(المحلی بالآثار ج ۳ ص ۴ المؤلف: أبو محمد علی بن أحمد بن سعید بن حزم الأندلسی القرطبی الظاهری رحمہ اللہ (المتوفی ۴۵۶ھ) الناشر: دار الفکر، بیروت)

(المُحَلّٰی شرح المُجَلّٰی ج ۴ ص ۵۸ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ)

ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَالُوا: وَكَانَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ، لَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِلَّا فِي تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ فَقَطْ. (المحلی بالآثار ج ۳ ص ۴)

ترجمہ علمائے کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین نہیں کرتے تھے''۔

8 حافظ ابن القطان فاسی رحمۃ اللہ علیہ، امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کی تصحیح نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وممن قال ذلك الدارقطني، قال انه حدیث صحیح. وانما المنکر فیه علی وکیع زیادة "ثم لا یعود" قالوا: انه کان یقولها من قبل نفسه.

پھر اپنی تحقیق ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

والحدیث عندی بعدالة رواته اقرب الی الصحة. وما به علة سوی ما

ذكرتُ.

(بيان الوهم والإيهام في كتاب الأحكام. ج ٣ ص ٣٦٥ تا ٣٦٦ رقم ١١٠٩ المؤلف: علي بن محمد بن عبد الملك الكتامي الحميري الفاسي، أبو الحسن ابن القطان. (المتوفى ٦٢٨ھ) المحقق: د. الحسين آيت سعيد الناشر: دار طيبة الرياض الطبعة: الأولى ١٤١٨ھ)

ترجمہ یہ حدیث میرے نزدیک راویوں کی عدالت کی وجہ سے صحت کے زیادہ قریب ہے۔ اس میں اور کوئی علت نہیں ہے مگر وہ جو میں نے ذکر کردی ہے۔

2 علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد کی تصحیح

1 علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد اس حدیث کی تصحیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حدیث 27:- عن علقمة قال: قال عبد الله بن مسعود: "ألا أُصلِّي بكم صلاةَ رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ؟ !". قال: "فصلى، فلم يرفع يديه إلا مَرَّةً".

تحقیق (قلت: إسناده صحيح على شرط مسلم. وقال الترمذي: "حديث حسن" وقال ابن حزم: إنه "صحيح". وقوّاه ابن دقيق العيد والزيلعي والتركماني).

إسناده: حدثنا عثمان بن أبي شيبة: نا وكيع عن سفيان عن عاصم -يعني: ابن كليب- عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة.

قال أبو داود: "هذا حديث مختصر من حديث طويل، وليس هو بصحيح على هذا اللفظ"!

قلت: وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم. وقد أعله المصنف رحمه الله بما رأيت، ووافقه على ذلك غير ما واحد كما يأتي! ولم نجد في كلماتهم ما ينهض على تضعيف الحديث. فالحق أنه حديث صحيح، كما قال ابن حزم في "المحلى" (4/ 88)، وحسنه الترمذي كما يأتي.

ولعل المصنف يشير بالحديث الطويل: إلى حديث عبد الله بن إدريس عن عاصم بن كليب، الذي تقدم في الباب السابق، يعني: أنه ليس فيه: أنه لم يرفع إلا مرة.

فقوله: إلا مرة: غير صحيح عنده. وقال البخاري في "رفع اليدين" (ص 11 ـ 12):
ويروى عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة
قال: قال ابن مسعود رضي الله عنه ... فذكره. وقال أحمد بن حنبل عن يحيى بن
آدم قال: نظرت في كتاب عبد الله بن إدريس عن عاصم بن كليب، ليس فيه: ثم
لم يعد. فهذا أصح لأن الكتاب أحفظ عند أهل العلم؛ لأن الرجل يحدث بشيء
ثم يرجع إلى الكتاب؛ فيكون كما في الكتاب".

قلت: ثم ساق البخاري بإسناده حديث ابن إدريس المشار إليه؛ ثم قال:
"وهذا المحفوظ عند أهل النظر من حديث عبد الله بن مسعود". وقال ابن أبي
حاتم في "العلل" (96/1): "سألت أبي عن حديث رواه الثوري عن عاصم بن كليب
[قلت: فذكره بلفظ: (فرفع يديه ثم لم يعد). ثم قال]؛ قال أبي: هذا خطأ، يقال:
وهم فيه الثوري. وروى هذا الحديث عن عاصم جماعة، فقالوا كلهم: إن النبي
صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ افتتح، فرفع يديه، ثم ركع فطبّق وجعلها بين ركبتيه، ولم
يقل أحد ما رواه الثوري".

قلت: فقد أفصح أبو حاتم عن علة الحديث عنده؛ وهو ما يشير إليه كلام
البخاري؛ وهو تفرد سفيان الثوري به!

والجواب: أن سفيان ثقة، حافظ، فقيه، عابد، إمام، حجة؛ كما في "التقريب"؛
فتفرده حجة، وتوهيمه -لمجرد أنه روى ما لم يرو غيره- جرأة في غير محلها! لا سيما
وأن الظاهر أن حديثه هذا حديث مستقل عن حديث عبد الله بن إدريس؛ وإن
شاركه في إسناده.

وقد أعله بعض المتأخرين بتفرد وكيع به! وهذا خطأ أبين؛ فإن وكيعًا -مع أنه
ثقة- فقد تابعه عبد الله بن المبارك ومعاوية بن هشام وموسى بن مسعود
النَّهْدي وغيرهم؛ كما يأتي.

وقد أعل الحديث بعلتين أُخريين، لا نسوِّدُ الصفحة بحكايتهما وردِّهما؛ لظهور
بطلانهما. فمن أراد الوقوف على ذلك؛ فليراجع "نصب الراية" (1/ 394 ـ 396)،
و"الجوهر النقي" (2/ 77 ـ 78)، وقد ذكرا فيهما كلام ابن دقيق العيد في "الإمام"؛
وفيه يذهب إلى تقوية الحديث، وتبعاه في ذلك.

والحديث أخرجه أحمد (رقم 3681 و 4211): حدثنا وكيع ... به.

وأخرجه الترمذي (2/ 40) وقال: "حديث حسن". والطحاوي (1/ 132).

والبيهقي (2/78). وابن حزم (4/87) من طرق أخرى عن وكيع ... به.

وأخرجه النسائي (1/158) من طريق عبد الله بن المبارك عن سفيان ... به.

حديث 28:- وفي رواية ... بإسناده بهذا؛ قال: فرفع يديه في أول مرة (وقال بعضهم: مرة واحدة).

(قلت: إسناده صحيح على شرط مسلم. وقد صححه من ذكرنا في الرواية الأولى).

إسناده: حدثنا الحسن بن علي: نا معاوية وخالد بن عمرو وأبو حذيفة قالوا: نا سفيان ... بإسناده.

قلت: وهذا إسناد صحيح على شرط مسلم. وتقدم الكلام عليه في الرواية المتقدمة. والحسن بن علي: هو الخَلال الحُلْواني.

ومعاوية: هو ابن هشام القَصَّار الأَزْدي.

وأبو حذيفة: هو موسى بن مسعود النهدي.

وخالد بن عمرو: هو أبو سعيد الكوفي؛ وقد اتهم بالكذب.

(صحيح سنن أبي داود. ج۳ص۳۳۸رقم 733، 734. المؤلف: الشيخ محمد ناصر الدين الألباني (المتوفى: 1420 هـ) الناشر: مؤسسة غراس للنشر والتوزيع. الكويت. الطبعة: الأولى، 1423 هـ - 2002 م)

2 علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد فرماتے ہیں:

ما رواه عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، قال: "ألا أصلي لكم صلاة رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟". قال علقمة: فصلى؛ فلم يرفع يديه إلا أول مرة.

أخرجه أحمد (1/388)، وكذا أبو داود (1/120)، والترمذي (2/40)، والنسائي (1/158)، والطحاوي (1/132)، والبيهقي (2/78)، وابن حزم في "المحلى" (4/87) من طرق عن وكيع: ثنا سفيان عن عاصم بن كُلَيب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة عنه.

وهذا سند صحيح. رجاله رجال مسلم. وقد حسنه الترمذي، وصححه ابن حزم.وخالفهم آخرون فضعفوه؛ كابن المبارك، والدارقطني، وابن حبان وغيرهم. والحق أنه صحيح ثابت، لا مطعن في إسناده.

(أصل صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم. ص ٦١٠، ٦١١ ـالمؤلف: محمد ناصر الدين الألبانيؒ (المتوفى: 1420هـ).الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض.الطبعة: الأولى 1427هـ-2006م)

ترجمہ یہ سند صحیح ہے۔ اس کے راوی صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح کہا ہے۔ان کی مخالفت بعض حضرات جیسے ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کی ہے۔حق بات یہی ہے کہ یہ حدیث صحیح اور ثابت ہے۔اس کی سند میں کسی قسم کا طعن نہیں ہے۔

3 دوسری جگہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ تو نہایت تاکید و جزم کے ساتھ فرماتے ہیں:

والحق انه حديث صحيح، واسناده صحيح على شرط مسلم.ولم نجد لمن أعله حجة يصلح التعلق بها ورد الحديث من أجلها.

(مشكاة المصابيح، ج١ص ٢٥٤، تحت حديث809 ـالمؤلف: محمد بن عبد الله الخطيب العمري، أبو عبد الله، ولي الدين، التبريزيؒ (المتوفى: 741هـ).المحقق: محمد ناصر الدين الألبانيؒ.الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت.الطبعة: الثالثة، 1985)

ترجمہ حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث بھی صحیح ہے۔اس کی سند مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے ۔جن لوگوں نے اس حدیث کو معلول قرار دیا ہے۔ہمیں ان کی کوئی ایسی دلیل نہیں ملی جس سے استدلال صحیح ہو اور اس کی وجہ سے حدیث رد کر دی جائے۔

4 دوسری جگہ بھی علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(سنن ابی داؤد، تحقیق و تعلیق علامہ ناصر الدین البانی ص ۱۳۳ رقم ۷۴۸ ـ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض؛ صحیح سنن ترمذی رقم ۲۱۱ـــــ۲۵۷؛ صحیح ابوداؤد ۶۸۳ـــــ۷۴۸)

6.2.3: حدیثِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں "ثم لا یعود" مدرج نہیں ہے

أخرجه ابن أبي شيبة (2416) وفى "المسند" (323) وأحمد (1/ 388 و 441۔442) وفى "العلل" (694) وأبو داود (748) والترمذى (257) والنسائى (2/ 153) وفى "الكبرى" (645) وأبو يعلى (5040 و 5302) وابن المنذر فى "الأوسط" (3/ 149) والطحاوى فى "شرح المعانى" (1/ 224) وفى "المشكل" (5826) وابن حزم فى "المحلى" (3/ 301 و 4/ 119۔120) والبيهقى (2/ 78) وفى "معرفة السنن" (2/ 422) وابن عبد البر فى "التمهيد" (9/ 215) وابن الجوزى فى "التحقيق" (1/ 275) عن وكيع.

والنسائى (2/ 142) وفى "الكبرى" (1099) عن عبد الله بن المبارك.

كلاهما عن سفيان الثورى عن عاصم بن كُليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة عن ابن مسعود عن النبى صلى الله عليه وسلم أنّه كان يرفع يديه فى أول تكبيرة ثم لا يعود.

وفى لفظ: قال ابن مسعود: "ألا أخبركم بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟" قال: فقام فرفع يديه أول مرة ثم لم يعد.

وفى لفظ "فلم يرفع يديه إلا مرة واحدة".

بعض محدثین مثلاً امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے اس میں جو علت نکالی ہے۔ وہ ان محققین کے نزدیک لائقِ اعتبار نہیں جس سے حدیث کی صحت متاثر ہو۔ کیونکہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ کا لفظ "ثم لا یعود" سے انکار اور اسے وکیع رحمۃ اللہ علیہ کا اضافہ بتانا، نہ صرف یہ کہ بلا دلیل ہے بلکہ خلافِ دلیل ہے کیونکہ لفظ: "ثم لا یعود" کو بیان کرنے میں وکیع رحمۃ اللہ علیہ منفرد نہیں ہیں کہ اسے ان کا اضافہ کہا جائے بلکہ نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ بھی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے "ثم لا یعود" کے الفاظ بیان کرتے ہیں۔ سنن ابی داؤد کی روایت میں

معاویہ بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ، خالد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ اور ابو حذیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے "ثم لا یعود" کے ہم معنیٰ الفاظ نقل کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس لفظ کے بیان کرنے میں وکیع رحمۃ اللہ علیہ منفرد اور اکیلے نہیں ہیں بلکہ ان کے (باستثناء خالد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ) لائق اعتبار وقوی متابع موجود ہیں۔ تو پھر یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ یہ لفظ خود وکیع رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی جانب سے اضافہ ہے؟

نیز امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا کتاب العلل میں یہ کہنا کہ وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے مشاہیر تلامذہ مثلاً امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن نمیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر یہ مشاہیر "ثم لا یعود" کے لفظ کو ذکر نہیں کرتے۔ لہٰذا یہ زیادتی غیر محفوظ ہے۔ تو ان کا یہ دعویٰ بھی خلاف واقع ہے کیونکہ مسند احمد میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے "فلم یرفع یدیہ الا مرۃً" کے الفاظ روایت کرتے ہیں۔ اور یہ جملہ "ثم لا یعد" یا "ثم لا یعود" کے ہم معنیٰ ہی ہے۔ پھر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ کے متابع ابو داؤد میں عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی میں ہناد بن السری رحمۃ اللہ علیہ، سنن نسائی میں محمود بن غیلان رحمۃ اللہ علیہ اور شرح معانی الآثار میں نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو سب وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے "فلم یرفع یدیہ الا مرۃً" یا اسی کے ہم معنیٰ الفاظ روایت کرتے ہیں۔ اس لیے اس حدیث پر امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعتراض بھی بے معنیٰ ہے۔

خود امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَسُئِلَ عَنْ حَدِيثِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: "أَلَا أُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ".

فَقَالَ: يَرْوِيهِ عَاصِمُ بن كليب، عن عبد الرحمن بن الأسود، عَنْ عَلْقَمَةَ. حَدَّثَ بِهِ الثَّوْرِيُّ عَنْهُ.

وَرَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، وعلقمة، عن عبد الله.

وكذلك رواه ابن إدريس، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ، وَفِيهِ لَفْظَةٌ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ، ذَكَرَهَا أَبُو حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَهِيَ قَوْلُهُ: "ثُمَّ لَمْ يَعُدْ".

(العلل الواردة فى الأحاديث النبوية،ج۵ ص۱۷۱تا ۱۷۳رقم 804. المؤلف: أبو الحسن على بن عمر بن أحمد بن مهدى بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادى الدارقطنى رحمه الله (المتوفى: 385هـ) تحقيق وتخريج: محفوظ الرحمن زين الله السلفي. الناشر: دار طيبة - الرياض، الطبعة: الأولى 1405هـ-1985م)

ترجمہ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث علقمۃ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟ پس آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ پس پہلی مرتبہ رفع یدین کیا۔ پھر دوبارہ نہیں کیا''۔ یہ روایت عاصم بن کلیب عن عبد الرحمٰن بن الأسود عن علقمة سے مروی ہے، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس کو عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اسی طرح حضرت ابوبکر النہشلی رحمۃ اللہ علیہ نے عاصم بن كليب عن عبد الرحمٰن بن الأسود عن أبيه وعن علقمة عن عبد الله روایت کی ہے۔ اور اسی طرح عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ نے عاصم بن كليب عن عبد الرحمٰن بن الأسود عن علقمة عن عبد الله روایت کی ہے۔ اور سند اس کی صحیح ہے۔ اور اس میں ایک لفظ: "ثُمَّ لَمْ يَعُدْ" ہے جو کہ محفوظ نہیں جو کہ ابو حذیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے''۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق سے چند اہم نکات واضح ہو گئے۔

3 امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کا حدیث کی تصحیح کرنا

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس حدیث کے بارے اسنادہ صحیح کے الفاظ لکھے۔ معلوم ہوا کہ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ حدیث بالکل صحیح اور قابل حجت ہے۔

4 سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس حدیث میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے دو (۲) متابعت نقل کیے ہیں:

۱۔امام ابو بکر نہشلی رحمۃ اللہ علیہ ۲۔عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے دو متابعت کی وجہ سے یہ حدیث بالکل صحیح اور قابل احتجاج ہے۔

زبیر علی زئی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں: مدلس کی اگر معتبر متابعت ثابت ہو جائے تو اس کی روایت قوی ہو جاتی ہے (نور العینین ص ۱۳۹)۔اس میں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جس طرح عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔اسی طرح ابو بکر النہشلی رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ بھی عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ متفرد نہیں۔اور اس حدیث کی سند بھی صحیح ہے۔صرف ثم لم یعد محفوظ نہیں۔اس کی بحث اوپر کر دی گئی ہے۔

اس عبارت سے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا تفرد بھی باطل ہو گیا۔جب تفرد باطل ہے تو غیر محفوظ ہونے کا دعویٰ صحیح نہ رہا۔

6.3:۔حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 29:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ عَمْرٍو فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا"۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: "حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَا يَرْفَعُهُمَا"۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: "وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ"۔ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ

(مستخرج أبي عوانة، المؤلف: أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفرايني رحمه الله (المتوفى: 316هـ) تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقي. الناشر: دار المعرفة - بيروت. الطبعة: الأولى 1419هـ- 1998م)

(مسند ابی عوانہ ج۱ ص ۳۳۴ رقم الحدیث: ۱۲۵۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان ۱۴۲۷ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے، تب تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے، اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے اٹھتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔

فائدہ امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے مرکزی راوی سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ تک اس حدیث کی چار سندیں ذکر کی ہیں۔ چوتھی سند امام بخاری کے استاد حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

یہ حدیث صحیح، مرفوع اور ترکِ رفع یدین پر صریح ہے کہ خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ترکِ رفع یدین روایت فرماتے ہیں۔ یہ حدیث خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے عمل کے مطابق ہے یعنی آپ رضی اللہ عنہ خود بھی رفع یدین کے بغیر نماز پڑھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو افتتاحِ صلوٰۃ کے سوا کبھی رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم ۲۴۶۷؛ طحاوی رقم ۱۳۲۳؛ موطا امام محمد رقم ۱۰۸)

تو جو حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے عمل کے مطابق ہے۔ اسے تو غیر مقلدین رد کرتے ہیں اور جس حدیث میں خود ان کا اپنا عمل نہیں تھا، اس کو مانتے ہیں۔ غیر مقلدین اس حدیث کو رد کرنے کے لیے غلط بہانے بناتے ہیں۔

6.3.1: مسند ابی عوانہ کی روایت کی تحقیق

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں اور نہ ہی آج تک کسی راوی پر طعن منظر عام پر آسکا ہے۔ لہٰذا اس سند کے راویوں کا تذکرہ کرنے کے بجائے اعتراضات کا جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

اعتراض غیر مقلد زبیر علی زئی نور العینین ص ۸۰ پر لکھتا ہے۔

"بعض ناسمجھ لوگوں نے" لَا یَرْفَعُهُمَا کو پچھلی عبارت لگا دِیا..........مسند ابی عوانہ کے مطبوعہ نسخہ سے عملاً یا سہواً "واوَ" گرائی گئی ہے یا گر گئی ہے۔ یہ "واوَ" مسند ابی عوانہ کے قلمی نسخوں اور صحیح مسلم وغیرھما میں موجود ہے۔ (علامہ سید احسان اللہ شاہ الراشدی پیر آف جھنڈا کے نسخہ میں یہ "واوَ" موجود ہے بلکہ مدینہ طیبہ کے نسخے میں بھی "واوَ" موجود ہے۔ والحمدللہ)

جواب مسند ابی عوانہ جب ہندوستان سے شائع ہوئی تو اس میں لَا یَرْفَعُهُمَا سے قبل "واوَ" نہ تھی۔ جس پر یہ اعتراض اٹھایا گیا کہ حنفی ناشرین نے تحریف کی ہے یا عمداً یا سہواً گرا دی ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہے۔ حنفی ناشرین نے ہرگز ایسا نہیں کیا۔ مسند ابی عوانہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان سے محقق ایمن بن عارف الدمشقی کی تحقیق سے بھی شائع ہوئی۔ اس میں بھی لَا یَرْفَعُهُمَا سے پہلے "واوَ" موجود نہیں ہے۔ پھر مسند ابی عوانہ دارالکتب العلمیۃ بیروت سے ابوعلی النظیف کی تحقیق سے شائع ہوئی مگر اس میں بھی لَا یَرْفَعُهُمَا سے پہلے "واوَ" موجود نہیں ہے۔ لہٰذا یہ تو ثابت ہو گیا کہ تمام طبع شدہ ایڈیشن میں "واوَ" موجود نہیں ہے جبکہ یہ تینوں ایڈیشن مختلف محققین کی علیحدہ علیحدہ تحقیق ہے۔

اَب سوال یہ ہے کہ لَا یَرْفَعُهُمَا کا تعلق پچھلی عبارت ... واذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع رأسه من الرکوع سے ہے یا اگلی عبارت وقال بعضهم ولا یرفع بین السجدتین ... کے ساتھ ہے یعنی سادہ الفاظ میں مطلب یہ کہ لَا یَرْفَعُهُمَا کا تعلق پچھلی عبارت رکوع میں جاتے یا آتے ہوئے رفع الیدین کی نفی کے ساتھ ہے یا اگلی عبارت سجدوں کے درمیان کے رفع الیدین کے ساتھ ہے۔ غیر مقلد زبیر علی زئی کا اعتراض یہ ہے کہ لَا یَرْفَعُهُمَا کا تعلق اگلی عبارت یعنی سجدوں میں رفع الیدین کے ساتھ ہے۔ مگر غیر مقلد زبیر علی زئی کی بات غلط ہے۔ کیونکہ ان کے دعویٰ کا ساتھ نہ تو طبع شدہ مسند ابی عوانہ کے مختلف ایڈیشن دے رہے ہیں اور نہ ہی قلمی مخطوطات۔ اس کی تفصیلی تحقیق مندرجہ ذیل ہے:

1 مسند ابی عوانہ بتحقیق ایمن بن عارف الدمشقی طبع دارالمعرفۃ بیروت (ج ۱ ص ۴۲۳)

میں صرف لَا یَرْفَعُھُمَا ہے اور لَا یَرْفَعُھُمَا کے بعد (۔) ہے اور یہ (۔) ڈیش کا نشان وقف کی علامت ہے اور اس وقف کی علامت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لَا یَرْفَعُھُمَا کا تعلق پچھلی عبارت رکوع کو جاتے اور رکوع سے آتے ہوئے کے ساتھ ہے۔

2 مسند ابی عوانہ بتحقیق ابوعلی نظیف طبع دارالکتب العلمیۃ ۲/۳۳۴ پر بھی صرف لَا یَرْفَعُھُمَا ہے اور یہ واضح کررہا ہے کہ اس کا تعلق پچھلی عبارت سے ہے اس نسخہ کا عکس ملاحظہ کیجئے۔

3 رہا مخطوطات میں ''واوٗ'' ہونے یا نہ ہونے کا معاملہ۔تو عرض یہ ہے کہ اگر لَا یَرْفَعُھُمَا کے ساتھ ''واوٗ'' مخطوطات میں موجود ہو بھی تو پھر بھی غیر مقلد زبیر علی زئی کا دعویٰ ثابت نہیں ہوسکتا ہے۔کیونکہ زبیرعلیزئی نے نورالعینین ص۹۷ پر مسند ابی عوانہ سندھی مخطوطے کا عکس لگایا ہے۔اگر آپ اس نسخہ کو ملاحظہ کریں تو آپ کے مشاھدے میں بات آئے گی کہ لَا یَرْفَعُھُمَا کے بعد گول دائرہ (ہ) موجود ہے اور مخطوطات اور علم حدیث کے ماہرین یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ گول دائرہ (ہ) وقف کی علامت ہوتا ہے۔ اور جب لَا یَرْفَعُھُمَا کے بعد گول دائرہ (ہ) علامت وقف موجود ہے تو پھر اس کا تعلق تو پہلے عبارت کے ساتھ ہوا، نہ کہ بعد والی عبارت کے ساتھ۔لہٰذا ''واوٗ'' موجود ہو یا نہ ہو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

زبیر علی زئی نے نورالعینین ص۸۷ پر مسند ابی عوانہ کا جو مدینہ المنورہ کے نسخہ کا عکس دیا ہے تو یہ غالباً میری تحقیق کے مطابق مسند ابی عوانہ کا نہیں بلکہ مختصر ابی عوانہ کا نسخہ ہے۔ لہٰذا یہ مناسب نہیں ہے کہ مختصر اَبی عوانہ کو مسند ابی عوانہ کے طور پر پیش کیا جائے۔

محترم جناب فیصل خان (آف راولپنڈی) کے پاس مسند ابی عوانہ کا ایک قدیم قلمی نسخہ موجود ہے جو کہ قدیم نسخہ ضیاء المقدسی کے قلمی نسخے سے تقابل شدہ ہے اور یہ نسخے خدا بخش لائبریری پٹنہ میں نمبر ۲۹۵۳ کے تحت موجود ہے۔اس نسخہ کے ص ۲۴۵ قلمی پر بھی لَا یَرْفَعُھُمَا کے بعد گول دائرہ (ہ) موجود ہے۔اور یہ بات واضح ہے کہ گول دائرہ (ہ) جو وقف کی علامت ہے اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ لَا یَرْفَعُھُمَا کا

تعلق صرف اور صرف پچھلی عبارت رکوع کو جاتے اور رکوع سے آتے ہوئے کے ساتھ ہے۔ لہٰذا اس مندرجہ بالا تحقیق سے واضح ہوگیا کہ یہ حدیث ترک رفع الیدین کی دلیل ہے۔ اور اس کے علاوہ کسی بھی قسم کا اعتراض فضول اور غلط ہے۔ اور معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ترک رفع الیدین کی حدیث بالکل صحیح اور ثابت ہے۔

تنبیہ حال ہی میں یہ کتاب غیر مقلدین کی تحقیق سے سعودی عرب سے بیس (20) جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں یہ حدیث اس طرح درج ہے۔ اس کی بنیاد ایک مخطوطے کو قرار دیا گیا ہے۔

حدثنا عبد الله بن أيوب المُخَرِّمي، وسعدان بن نصر، وشعيب بن عمرو في آخرين قالوا: نا سفيان بن عيينة، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه، قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما -وقال بعضهم: - حذو منكبيه، وإذا أراد أن يركع، وبعد ما يرفع رأسه من الركوع، ولا يرفعهما. -وقال بعضهم: - ولا يرفع بين السجدتين. والمعنى واحد.

(المسنَد الصَّحيح المُخَرّج عَلى صَحِيح مُسلم. ج ۲ ص ۳۱۲ رقم 1616 . المؤلف: أبو عَوانة يَعقُوب بن إسحَاق الإسفرَايينيّ رحمه الله (المتوفى 316 هـ). تحقيق: الجُزء 3، 4م الدّكتور بَابا إبْرَاهِيم الكميروني. تنسيق وإخراج: فَريق مِن البَاحِثين بكلّيَة الحَديثِ الشَّريفِ وَالدّرَاسَاتِ الإسلاميّة بالجَامِعَة الإسلاميّة. الناشر: الجَامِعَة الإسلاميّة، المملَكة العَرَبيّة السّعُودية. الطبعة: الأُولى 1435 هـ- 2014 م)

حدیث نمبر 30: -حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَلَا يَرْفَعُ وَلَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

(مسند الحميدي. ج ۱ ص ۵۱۵ رقم 626. المؤلف: أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسى

بن عبيد الله القرشي الأسدي الحميدي المكي رحمه الله (المتوفى ٢١٩ھ) حقق نصوصه وخرج أحاديثه: حسن سليم أسد الدّارانی. الناشر: دارالسقا، دمشق، سوريا. الطبعة: الأولى ١٩٩٦ء)

(مسندِ حمیدی ج ۲ ص ۲۷۷، حدیث نمبر ۶۱۴ مطبوعہ بیروت، لبنان)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تب تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے، اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہ کرتے تھے۔

فائدہ مستخرج صحیح ابوعوانہ (جو محدثین کے یہاں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی طرح کتبِ صحاح میں شمار ہوتی ہے) اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اہم ترین استاد امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی مسند میں مذکور یہ حدیثیں سند کے اعتبار سے اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔ نیز علت وشذوذ سے بھی بری ہیں۔ اور ترکِ رفع یدین میں صریح ہیں۔

حدیث نمبر 31:-أخبرنا أَبُو سَعْدٍ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الشُّعَيْبِيُّ الْعَدْلُ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ مِنْ حِفْظِهِ بِبَغْدَادَ. ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرَاثِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ ، ثنا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، "أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَعُودُ".

(الخلافيات بين الإمامين الشافعي وأبي حنيفة وأصحابه. ج٢ ص٣٨٦ رقم 1758 المؤلف: أبو بكر البيهقي (384هـ-458 هـ). تحقيق ودراسة: فريق البحث العلمي بشركة الروضة، بإشراف محمود بن عبد الفتاح أبو شذا النحال. الناشر: الروضة للنشر والتوزيع، القاهرة - جمهورية مصر العربية. الطبعة: الأولى، 1436 هـ - 2015 م)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جناب رسول اللہ ﷺ جب آپ ﷺ نماز شروع کرتے تھے، تو رفع یدین کرتے تھے"۔

حدیث نمبر 32:۔قَالَ ابْنُ وَهْبٍ وَابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ: "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ لِلصَّلَاةِ".

(المدونة، ج۱ص۱۶۵،۱۶۶۔المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدنيؒ (المتوفى: 179ھ)۔الناشر: دار الكتب العلمية۔الطبعة: الأولى 1415ھ۔1994م)

(مدوّنہ کبریٰ ج۱ ص۶۹ مطبوعہ مصر؛المُدَوَّنۃُ الکُبْرٰی ج۱ص۱۶۵ طبع دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۶ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے تھے جب آپ ﷺ نماز شروع کرتے تھے''۔

فائدہ مذہب مالکی کی عظیم و معتبر ترین کتاب ''المدونۃ الکبریٰ'' میں یہ حدیث ترکِ رفع یدین میں پیش کی گئی ہے۔جس کے راوی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگرد ابن وہب ہیں۔ نیز امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دوسرے فاضل شاگرد ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ بھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ اس لیے اس کے صحیح ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔

یہ سند بھی اصح الاسانید ہے۔ اس میں صرف افتتاح صلوٰۃ کے وقت رفع یدین کا ذکر ہے۔ اور اسی حدیث کی بنا پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ترکِ رفع یدین رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد کا مسلک اختیار کیا ہے۔جس سے واضح ہوجاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد رفع یدین کا ذکر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح نہیں۔ صحیح ابوعوانہ اور مسندِ حمیدی میں اس کی صراحت گزر چکی ہے۔ یہ حدیث ترکِ رفع یدین پر دلیل ہے۔

6.3.2:۔حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مدونہ الکبریٰ سے استدلال

مدونہ الکبریٰ کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں متعدد مقامات پر اس سے استدلال کیا ہے۔

(ملاحظہ کیجئے: فتح الباری ج۱ص ۲۳۴، ۲۹۰، ۳۰۵؛فتح الباری ج۲ص۲۹، ۳۰۴، ۴۴۹، ۳۴۴، ۵۴۳؛فتح الباری ج ۳ص ۸۴، ۸۷، ۹۰، ۳۹۰، ۵۱۴؛فتح الباری ج ۴ ص۱۶۶، ۲۶۶؛فتح الباری ج ۵ ص ۲۸۸؛فتح الباری ج ۷ ص ۱۶؛فتح الباری ج ۸ ص ۳۶۷، ۴۵۰؛فتح الباری ج۹ص ۲ ۶۳؛فتح الباری ج ۱۰ص ۲۹۸، ۵۸۵؛فتح الباری ج۱۱ص ۱۴۳؛فتح الباری ج ۱۲ص ۳۴۸)۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری.المؤلف:أحمد بن علی بن حجر أبو الفضل العسقلانی الشافعی رحمہ اللہ(التوفی ۸۵۲ھ)-الناشر:دار المعرفة، بیروت، ۱۳۷۹ھ. رقم کتبه وأبوابه وأحادیثه:محمد فؤاد عبد الباقی.قام بإخراجه وصححه وأشرف علی طبعه:محب الدین الخطیب)

6.4:۔حدیثِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 33:۔حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ:" صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ". قَالَ إِسْحَاقُ: بِهِ نَأْخُذُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا۔

(سنن الدارقطنی.ج۲ص ۵۲، ۵۳رقم1133 .المؤلف: أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (التوفی

۳۸۵ھ)۔حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم۔ الناشر:مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان۔الطبعة: الأولى ۱۴۲۴ھ)

□ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:"صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ"۔ وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ: "فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى"۔

(مسند أبي يعلى،ج۸ ص۴۵۳رقم الحديث 5039۔المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي‌ؒ (المتوفى۳۰۷ھ)۔ المحقق: حسين سليم أسد۔ الناشر:دار المأمون للتراث، دمشق۔ الطبعة: الأولى ۱۴۰۴ھ)

(معرفة السنن والآثار،ج۲ ص۴۲۴رقم3286۔المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي‌ؒ (المتوفى۴۵۸ھ)۔ المحقق:عبد المعطي أمين قلعجي۔ الناشرون: جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي، دار قتيبة، دمشق،بيروت، دار الوعي ۔ حلب، دمشق، دار الوفاء ،المنصورة،القاهرة۔ الطبعة: الأولى۱۴۱۲ھ)

(السنن الكبرى ج۲ ص۱۱۳رقم2534۔المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي‌ؒ (المتوفى۴۵۸ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة:الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

□ عَنْ عَبْدِ اللهِ - يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ - قَالَ:"صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ"۔ وَقَدْ قَالَ مُرَّةً: "فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى"۔

قُلْتُ: "لَهُ حَدِيثٌ غَيْرُ هٰذَا۔رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنَفِيُّ الْيَمَامِيُّ، وَقَدِ اخْتَلَطَ عَلَيْهِ حَدِيثُهُ، وَكَانَ يُلَقَّنُ فَيَتَلَقَّنُ"۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج۲ ص۱۰۱رقم2581۔المؤلف: أبو الحسن نور الدين

علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۰۷ھ) المحقق: حسام الدین القدسی. الناشر: مکتبة القدسی، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ، حماد رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ وہ تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں کرتے تھے''۔

6.4.1: حدیثِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر تحقیقی بحث

اس حدیث میں رفع یدین کے دونوں پہلوؤں، نفی اور اثبات، کو اپنایا گیا ہے۔ یعنی صرف تکبیرِ اولیٰ میں رفع یدین کرتے تھے اور کسی وقت نہیں کرتے تھے۔ پھر اس میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک عمل ہی مذکور نہیں ہے بلکہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عمل آخر تک جاری رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عمل کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے عہدِ خلافت میں اپنایا۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنایا یعنی نماز کا یہ طریقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ آخری طریقہ ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر گئے اور پھر اسی طریقہ پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کر گئے۔ معلوم ہوا کہ یہ طریقہ سنتِ قائمہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں ترکِ رفع یدین اتنا مضبوط ہے کہ کبھی تو نماز کا نقشہ کھینچ کر اس میں ترک رفع یدین کر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز بتاتے ہیں اور کبھی نقشہ کھینچے بغیر اسے سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار دیتے ہیں اور کبھی اس سے ترقی کر کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سنت بھی قرار دیتے ہیں۔

6.4.2: تعدیل وتوثیق محمد بن جابر یمامی رحمۃ اللہ علیہ اور تصحیح حدیث

1 یہ حدیث محمد بن جابر یمامی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے ہے، جو صدوق (سچے) تھے، مگر نابینا

ہو گئے تھے۔اس لیے ان کی احادیث میں اختلاط ہو گیا تھا۔

2 علامہ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وكان إسحاق يفضل مُحمد بن جابر عَلَى جماعة شيوخ هم أفضل مِنهُ وأوثق وقد روى عن مُحمد بن جابر كما ذكرت من الكبار أيوب، وابن عون، وهِشام بن حسان والثوري، وشُعبة، وابن عُيَينة وغيرهم ممن ذكرتهم ولولا أن مُحمد بن جابر فِي ذَلِكَ المحل لم يرو عنه هؤلاء الذين هُوَ دونهم.

(الكامل فى ضعفاء الرجال،ج ۷ ص ۳۴۲ رقم الترجمہ 1646. المؤلف:أبو أحمد بن عدى الجرجانى رحمه الله (المتوفى ۳۶۵ھ) تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود على محمد معوض.شارك فى تحقيقه:عبد الفتاح أبو سنة. الناشر: الكتب العلمية، بيروت، لبنان. الطبعة: الأولى، ۱۴۱۸ھ)

علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَأَحْسَنُ مِنْهُ قَوْلُ ابْنِ عَدِيٍّ: كَانَ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ يُفَضِّلُ مُحَمَّدَ بْنَ جَابِرٍ عَلَى جَمَاعَةِ شُيُوخٍ هُمْ أَفْضَلُ مِنْهُ، وَأَوْثَقُ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ الْكِبَارِ: أَيُّوبُ. وَابْنُ عَوْنٍ. وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ. وَالثَّوْرِيُّ. وشعبة. ابن عُيَيْنَةَ. وَغَيْرُهُمْ، وَلَوْلَا أَنَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَحَلِّ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ هُوَ دُونَهُمْ

(نصب الراية لأحاديث الهداية مع حاشيته بغية الألمعى فى تخريج الزيلعى، ج ۱ ص ۳۹۷. المؤلف: جمال الدين أبو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد الزيلعى رحمه الله (المتوفى: 762ھ).قدم للكتاب: محمد يوسف البَنُورى صححه ووضع الحاشية: عبد العزيز الديوبندى الفنجانى، إلى كتاب الحج، ثم أكملها محمد يوسف الكاملفورى.المحقق: محمد عوامة الناشر: مؤسسة الريان للطباعة والنشر - بيروت -لبنان/ دار القبلة للثقافة الإسلامية- جدة - السعودية الطبعة: الأولى، 1418ھ/1997م)

ترجمہ بہترین قول ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ اسحٰق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کو مشائخ کی ایک جماعت پر فضیلت دیتے تھے حالانکہ وہ مشائخ ان سے توثیق اور مرتبہ کے لحاظ سے زیادہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ سے بڑے بڑے محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کی ہے (جیسے) ایوب رحمۃ اللہ علیہ، ابن عون رحمۃ اللہ علیہ، ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ، ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔ اگر وہ سچے نہ ہوتے تو یہ بزرگ ہستیاں ان سے روایت نہ کرتیں کیونکہ مرتبہ کے لحاظ سے وہ ان سے کم ہیں۔

3 دارقطنی میں ہے کہ اسحاق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''پوری نماز میں ہمارا عمل اسی حدیث پر ہے''۔

اس تصریح سے واضح ہوتا ہے کہ یہ روایت محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاط سے پہلے زمانے کی ہے۔ اس لیے اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

4 علاوہ ازیں اس حدیث کا مضمون متواتر روایات سے ثابت ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں دو باتیں کہی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی عاقل اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ حضرات تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ یہ مضمون بھی متواتر ہے۔

5 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات میں مختلف طرق اور اسانید سے یہ مضمون مروی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا نقشہ دکھایا، اور اس میں رفع یدین نہیں فرمایا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحابؒ سے ایک روایت بھی اس کے خلاف مروی نہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی سنت تو رفع یدین ہو اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب رحمۃ اللہ علیہم اس سنت کو ترک کر دیں۔ پس جب محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے دونوں مضمون تواتر سے ثابت ہیں، تو اس حدیث کے ثبوت میں کیا شبہ ہے؟

6 جب محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، صدوق اور صحیح الحدیث ہے تو اس کی حدیث بھی مقبول ہونی

چاہیے۔ البتہ تخلیط فی الحدیث اور سوء حفظ کے باعث حدیث ضعیف ہو جاتی ہے۔ لیکن محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کے ہاں یہ بات مسلّم ہے کہ اگر مختلط الحدیث راوی سے کوئی ثقہ راوی اختلاط سے پہلے روایت کرے یا اس راوی کی حدیث کو ثقہ راوی قابلِ اعتماد سمجھ کر عمل کرے تو وہ حدیث صحیح ہوتی ہے۔ چنانچہ محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ سے ثقہ راوی اسحٰق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "وبہٖ نَأْخُذُ"۔ (سنن الدار قطنی ج ۲ ص ۵۲، ۵۳ رقم 1133)۔ ہمارا بھی اسی روایت ترک رفع یدین پر عمل ہے۔

7 علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قلت: قد أخذ به اسحٰق راويه فيعتبر"۔

(نَيْلُ الْفَرْقَدَيْنِ مع حاشيته بَسْطُ الْيَدَيْنِ فی مسئلة رَفْعِ الْيَدَيْنِ ص ۹۴-المؤلف: محمد أنور شاه بن معظم شاه الكشميری الهندی رحمه الله (المتوفى: 1353ھ)۔ الناشر: المجلس العلمی، کراتشی - باكستان۔ الطبعة: الثالثة - 1424ھ-2004م)

ترجمہ میں کہتا ہوں: حضرت اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر عمل کیا ہے تو یہ روایت معتبر سمجھی جائے گی۔

8 نیز یہ روایت اس مسئلہ میں کوئی اکیلی نہیں ہے کہ محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ پر وہم کا الزام لگایا جائے بلکہ بہت سی صحیح وصریح احادیث ترکِ رفع یدین کی موجود ہیں۔

9 اس روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے عمل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ دو خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمل ترکِ رفع یدین کی مہرِ تصدیق ثبت نظر آ رہی ہے۔ جس سے اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے۔

10 امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ایک راوی محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کو ضعیف کہا ہے۔ علامہ علاء الدین بن علی عثمان ماردینی المشہور ابن ترکمانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الجوهر النَقِی علی البیهقی" میں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

قلت: ذكر ابن عدی: ان اسحاق يعنی ابن ابی اسرائيل كان يفضل محمد

ابن جابر علی جماعة شیوخ هم افضل منه واوثق۔ وقد روی عنه من الکبار مثل ایوب وابن عون وهشام بن حسان والسفیانین وشعبة وغیرهم۔ ولولا انه فی ذلك المحل لم یرو عنه مثل هؤلاء الذین هو دونهم۔ وقد خالف فی احادیث ومع ما تکلم فیه من تکلم یکتب حدیثه۔ وقال الفلاس: صدوق وادخله ابن حبان فی الثقات۔

(الجوهر النقی علی سنن البیهقی، ج۲ ص۷۸ المؤلف: علاء الدین علی بن عثمان بن إبراهیم بن مصطفی المارديني، أبو الحسن، الشهير بابن التركماني رحمه الله (المتوفى ۷۵۰ھ)۔ الناشر: دار الفکر)

ترجمہ میں کہتا ہوں: ''امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام اسحٰق یعنی ابن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کو شیوخ کی ایسی جماعت پر فضیلت دیتے تھے جو ان سے افضل اور اوثق ہے۔ کبار محدثین مثلاً امام ایوب رحمۃ اللہ علیہ، ابن عون رحمۃ اللہ علیہ، ہشام بن حسان رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ تو اگر محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ اس مقام پر فائز نہ ہوتے تو یہ جلیل القدر امام ان سے کبھی روایت نہ کرتے۔ امام ابن فلاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ سچا ہے یعنی جھوٹ نہیں بولتا۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کو ثقات میں داخل کیا ہے۔

11 بعض محدثین کرام رحمہم اللہ نے جو محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ پر جرح کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ آخر میں نابینا ہو گئے تھے اور بڑھاپے کی وجہ سے حافظہ میں خرابی پیدا ہو گئی تھی اور پھر تلقین کو قبول کر لیتے تھے۔ ورنہ سچے تھے، جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

12 چنانچہ علامہ نور الدین ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"محمد بن جابر الیمامی وهو صدوق ولکنه کان أعمیٰ واختلط علیه حدیثه وکان یلقن"۔ (مجمع الزوائد ج۲ ص۱۰۱ رقم 2581)

ترجمہ محمد بن جابر یمامی رحمۃ اللہ علیہ سچا ہے لیکن نابینا ہو گئے تھے تو حدیث ان پر خلط ملط ہو گئی اور تلقین کو قبول کر لیا کرتے تھے۔

"وقد وثقه غير واحد". (مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۹۵ رقم 7568)

ترجمہ بہت سے محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق کی ہے۔

13 حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محمد ابن جابر ابن سيار ابن طارق الحنفي اليمامي أبو عبد الله أصله من الكوفة صدوق ذهبت كتبه فساء حفظه وخلط كثيرا وعمي فصار يلقن ورجحه أبو حاتم على ابن لهيعة.

(تقريب التهذيب، ص ۴۷۱ رقم 5777. المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني رحمه الله (المتوفى: 852هـ). المحقق: محمد عوامة. الناشر: دار الرشيد - سوريا. الطبعة: الأولى، 1406-1986)

ترجمہ "محمد بن جابر بن سیار بن طارق حنفی یمامی، ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ سچا ہے، جھوٹ نہیں بولتا۔ اس کی کتابیں ضائع ہو گئیں تھیں۔ حافظہ میں خرابی ہو گئی تھی۔ تلقین قبول کر لیتا تھا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کو ابن لہیعہ رحمۃ اللہ علیہ پر ترجیح دی ہے"۔

14 علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وفي الجملة قد روى عن محمد بن جابر أئمة وحفاظ.

(ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ج ۳ ص ۴۹۸ رقم 7301. المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي رحمه الله (المتوفى ۷۴۸ھ). تحقيق: علي محمد البجاوي. الناشر: دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت، لبنان. الطبعة: الأولى، ۱۳۸۲ھ)

ترجمہ حضرت محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے بڑے امام اور حفاظ حدیث ہیں۔

15 محدث ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَالَ الشيخ: ولمحمد بن جابر من الحديث غير ما ذكرت وعند إسحاق بن أبي إسرائيل عن مُحَمد بن جابر كتاب أحاديث صالحة.

(الكامل في ضعفاء الرجال، ج ۷ ص ۳۴۲ رقم الترجمہ 1646. المؤلف: أبو أحمد بن

عدی الجرجانی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۶۵ھ) تحقیق: عادل أحمد عبد الموجود علی محمد معوض شارك فی تحقیقه:عبد الفتاح أبو سنة. الناشر: الكتب العلمیة، بیروت، لبنان. الطبعة: الأولى ۱۴۱۸ھ)

ترجمہ محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کے لیے حدیثیں اور بھی ہیں جو میں نے ذکر نہیں کیں۔ اسحاق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تھی جس میں صحیح حدیثیں موجود ہیں۔

16 دوسری جگہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا ابن حماد، حَدَّثَنا عَبد الله بن أحمد، حَدَّثني أبي، قَال: حَدَّثَنا عتاب بن زياد قَالَ قدم عَبد الله بن المُبَارك عَلَى مُحَمد بن جابر، وَهو يحدث بمكة فِي سنة ثمان وستين ومِئَة فقال حدث يا شيخ من كتبك قَالَ من هذا قيل ابن المُبَارك فأرسل إليه بكتبه وكان عَبد الرحمن يسأله من حديث حماد، وَعَبد الله ساكت.

(الكامل فی ضعفاء الرجال، ج۷ ص۳۳۱ رقم الترجمہ 1646. المؤلف:أبو أحمد بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۶۵ھ) تحقیق: عادل أحمد عبد الموجود، علی محمد معوض شارك فی تحقیقه:عبد الفتاح أبو سنة. الناشر: الكتب العلمیة، بیروت، لبنان. الطبعة: الأولى ۱۴۱۸ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ۱۶۸ھ میں مکہ مکرمہ آئے، جب حضرت محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ حدیثیں بیان کر رہے تھے تو حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے شیخ! اپنی کتابوں سے حدیث بیان کریں۔ تو محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ کون ہے؟ تو کہا گیا کہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ تو محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتابیں عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیج دیں۔ اور محدث عبدالرحمٰن (بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ) محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث پوچھتے تھے اور عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ خاموش تھے۔

پس معلوم ہوا کہ حضرت محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں جو ان کی کتابوں میں ہیں وہ صحیح

ہیں اور جو حافظہ سے ہیں ان میں گڑبڑ ہے اور حماد رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث بھی صحیح ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ سے حماد رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کے بارے میں سوال کرتے تھے اور عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ خاموش تھے۔ یہ خاموشی رضا کی دلیل ہے۔ پس یہ حدیث ترک رفع یدین کی ان احادیث میں سے ہے جو امام اسحاق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ کے پاس محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں سے تھی۔ اور اس میں صحیح حدیثیں تھیں۔ اس لیے محدث اسحاق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وبه نأخذ"۔ (سنن دارقطنی ج ۲ ص ۵۳ رقم 1133)

ترجمہ اور ہم بھی ترک رفع یدین پر عمل کرتے ہیں۔

17 حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال وسئل أبي عن محمد بن جابر وابن لهيعة فقال محلهما الصدق. ومحمد بن جابر أحب إلى من ابن لهيعة....

وقال الذهلى لا بأس به.... وقال الدارقطنى هو وأخوه يتقاربان فى الضعف. قيل له يتركان فقال لا بل يعتبر بهما.

(تهذيب التهذيب، ج۹ ص۸۹،۹۰، رقم 116۔ المؤلف: أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى رحمه الله (المتوفى: 852ھ)۔ الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند۔ الطبعة: الطبعة الأولى، 1326ھ)

ترجمہ "ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے باپ سے محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ اور ابن لہیعہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو میرے باپ نے کہا: مقام دونوں کا صدق ہے یعنی دونوں ہی سچے ہیں لیکن ابن لہیعہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت مجھے محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ زیادہ پیارا ہے۔

حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: امام ذہلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: لا بأس به۔ یعنی اس کی قبولِ حدیث میں کوئی حرج نہیں۔ دارِ قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ اور اس کا بھائی قریب ہے کہ ضعیف ہوں۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کیا یہ متروک ہیں۔ تو دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ دونوں معتبر ہیں (یعنی لائق احتجاج ہیں)۔

18 امام دارِ قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ اس روایت میں اکیلا ہے اور وہ ضعیف

ہے۔ دارقطنی کی دونوں باتیں غلط ہیں۔محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ اس روایت میں اکیلا نہیں بلکہ سندِ مناظرہ میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں۔سند یہ ہے:

أبوحنيفة حدثنا حماد بن أبي سليمان عن ابراهيمَ عن علقمة وأسود عن عبد الله بن مسعود. (مسند امام اعظم رقم ۹۶ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

اوراس حدیث کی سند ہے:

عن محمد بن جابرٍ عن حماد بن أبي سليمان عن ابراهيمَ عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ.

معلوم ہوا کہ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات ناواقفیت پر مبنی ہے۔دوسری بات کہ دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ ضعیف ہے۔محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہم استاذ ہے۔امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اس کی کتاب پر اعتماد کرنا اس کے ثقہ ہونے کی زبردست دلیل ہے۔پھر محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اسحاق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ کا اس اجماع کو ذکر کرنا کہ ہم سب اسی حدیث کے مطابق نماز پڑھتے ہیں، دلیل ہے کہ اس زمانہ میں اس حدیث کی صحت پر اجماع تھا۔کسی ایک بھی محدث نے اسحاق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو رد نہیں کیا۔بات صرف اتنی تھی کہ محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ، سفیان رحمۃ اللہ علیہ اور شعبہ رحمۃ اللہ علیہ جیسا حافظ تھا جیسا کہ خود اس کے شاگرد اسحاق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا ہے(الکامل)۔آخر عمر میں ان کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔اس لیے آخر عمر میں محدثینؒ نے ضعفِ حافظہ کی وجہ سے انہیں ضعیف کہا ہے۔ایسے راوی کی حدیث کا حکم یہ ہوتا ہے کہ یا تو یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں حدیث حافظہ کمزور ہونے سے پہلے دور کی ہے۔تو اس حدیث کے صحیح ہونے میں ذرا بھر شک نہیں ہوگا اور یا اس کا متابع مل جائے تو بھی حدیث صحیح ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کی گواہی کو ایک مرد کے برابر قرار دیا۔وجہ یہی بتائی ہے کہ ایک بھول جائے گی تو دوسری یاد دلائے گی (البقرہ:۲۸۲)۔اس حدیث میں دونوں باتیں ثابت ہیں۔کیونکہ محدث اسحاق بن ابی اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ کے شاگرد ہیں جب اس کا حافظہ نہایت قوی تھا۔بلکہ تمام

معاصرین نے خاص طور پر اس کی حدیث کو قبول کیا ہے اور دوسری بات بھی ثابت ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کے ساتھ ہیں۔

19 اگر محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ روایت کے قابل نہ ہوتے، تو امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ ہرگز ان سے روایت نہ لیتے۔امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ روایتِ حدیث کے بارے میں بہت محتاط تھے۔

وَقِيلَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مهدى وَلِشُعْبَةَ لِمَ تَرَكْتُمَا حَدِيثَ حَكِيمٍ قَالَا نَخَافُ النار.

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج المعروف نووی شرح مسلم ج۱ ص۱۲۲، ۱۲۳. أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى ۶۷۶ھ).
طبع: دار إحياء التراث العربي، بيروت.الطبعة الثانية،۱۳۹۲ھ)

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا: ''آپ حکیم (اسدی كُوفِيٌّ مُتَشَيِّعٌ) راوی سے روایت کیوں نہیں کرتے تو انھوں نے جواب دیا: ''آگ کے خوف سے''۔

کسی نے امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ابان بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیوں نہیں کرتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا:

"لأن أشرب من بول حمار حتى أروى أحب الىّ من أقول حدثنا أبان بن أبي عياش".

(ميزان الاعتدال فى نقد الرجال ج۱ ص۱۰ المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى ۷۴۸ھ). تحقيق: على محمد البجاوي.الناشر:دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت، لبنان.الطبعة: الأولى، ۱۳۸۲ھ)

ترجمہ ''میں گدھے کا پیشاب پی لوں یہاں تک کہ سیر ہو جاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں حدثنا أبان بن أبي عياش کہوں''

20 اگرچہ بعض حضرات نے محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ پر جرح کی ہے لیکن اسے ثقہ اور صدوق کہنے والے بھی موجود ہیں۔لہٰذا یہ حدیث اپنے متابعات کے ساتھ قابل استدلال ہے۔

21 محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ترمذی (رقم ۸۵ باب ما جاء في ترك الوضوء من مس الذكر) میں بطور متابعت پیش کیا ہے۔

اسی طرح امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سنن ابوداؤد (رقم ۱۸۳) میں محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کو بطور متابعت پیش کیا ہے۔

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(سنن ابی داؤد، تحقیق وتعلیق علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۳۳ رقم ۴۸۷۔ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض؛ صحیح سنن ابوداؤد رقم ۱۶۸۔۔۔۔۔ ۱۸۳)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ الحدیث امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن جابر رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے آٹھ روایات درج کی ہیں (مسند احمد رقم ۱۵۸۵۳ تا ۱۵۸۶۰)۔

6.5:۔حدیثِ خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 34:۔رِوَايَةِ ابْنِ الْقَاسِمِ بِمَا رَوَىٰ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يَعُودُ".

(المنتقى شرح الموطإ. المؤلف: أبو الوليد سليمان بن خلف بن سعد بن أيوب بن وارث التجيبي القرطبي الباجي الأندلسي (المتوفى: 474هـ). الناشر: مطبعة السعادة - بجوار محافظة مصر. الطبعة: الأولى، 1332 هـ)

وَسُئِلَ عَنْ حَدِيثِ كُلَيْبِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يَعُودُ.

فَقَالَ: هُوَ حَدِيثٌ يَرْوِيهِ أَبو بكرٍ النَّهْشَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَغَيْرُهُمَا، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ.

وَاخْتُلِفَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ، وَاسْمُهُ لَا يَصِحُّ، فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْهُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَوَهِمَ فِي رَفْعِهِ.

وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ، مِنْهُمْ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَغَيْرُهُمْ، عَنْ عَاصِمٍ، فَرَوَوْهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ مَوْقُوفًا عَلَى عَلِيٍّ، وَهُوَ الصَّوَابُ.

وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عَاصِمٍ موقوفا.

(العلل الواردة فی الأحاديث النبوية ج ۴ ص ۱۰۶ سوال نمبر 457۔ المؤلف:أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مهدی بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۸۵ھ) تحقيق وتخريج: محفوظ الرحمن زين الله السلفی۔ الناشر: دار طيبة الرياض الطبعة:الأولى ۱۴۰۵ھ)

قلتُ: انفرد برفعه عبد الرحيم بن سليمان وهو ثقة۔

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: "آپ ﷺ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے۔ پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے"۔

تحقیق اس روایت کو مرفوع بیان کرنے والے حضرت عبد الرحیم بن سلیمان ہیں۔ آپ بالاجماع ثقہ راوی ہیں۔

عبد الرحيم بن سليمان المروزی بالكوفة عن هشام بن عروة وعاصم الاحول وعنه هناد وابن أبي شيبة ثقة حافظ مصنف توفی 187 ع۔

(الكاشف فی معرفة من له رواية فی الكتب الستة ج ۱ ص ۶۵۰ رقم 3356۔ المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ)۔ المحقق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب۔ الناشر:دار القبلة للثقافة الإسلامية مؤسسة علوم القرآن، جدة۔ الطبعة:الأولى ۱۴۱۳ھ)

ان کا اس روایت کو مرفوع بیان کرنا ایک زیادت ہے، اور جمہور فقہاء ومحدثین کے نزدیک ثقہ کی زیادت مقبول ہے۔

وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ۔ (بخاری تحت رقم 1483)

أَنَّ الزِّيَادَةَ مِنَ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ۔ (مستدرک حاکم تحت رقم 370، 3956، 7566)

اگر حدیث کے موقوف اور مرفوع ہونے میں اختلاف ہو جائے، تو فقہاء و محدثین خصوصاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث مرفوع قرار دی جاتی ہے۔

1 أَنَّ الْمَذْهَبَ الصَّحِيحَ الْمُخْتَارَ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ الْفُقَهَاءُ وَأَصْحَابُ الْأُصُولِ وَالْمُحَقِّقُونَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَصَحَّحَهُ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ أَنَّ الْحَدِيثَ إِذَا رَوَاهُ بَعْضُ الثِّقَاتِ مُتَّصِلًا وَبَعْضُهُمْ مُرْسَلًا أَوْ بَعْضُهُمْ مَرْفُوعًا وَبَعْضُهُمْ مَوْقُوفًا حُكِمَ بِالْمُتَّصِلِ وَبِالْمَرْفُوعِ لِأَنَّهُمَا زِيَادَةُ ثِقَةٍ وَهِيَ مَقْبُولَةٌ عِنْدَ الْجَمَاهِيرِ مِنْ كُلِّ الطَّوَائِفِ. وَاللهُ أَعْلَمُ.

2 أَنَّ الْحَدِيثَ الَّذِي رُوِيَ مَوْقُوفًا وَمَرْفُوعًا يُحْكَمُ بِأَنَّهُ مَرْفُوعٌ عَلَى الْمَذْهَبِ الصَّحِيحِ الَّذِي عَلَيْهِ الْأُصُولِيُّونَ وَالْفُقَهَاءُ وَالْمُحَقِّقُونَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ مِنْهُمُ الْبُخَارِيُّ وَآخَرُونَ حَتَّى لَوْ كَانَ الْوَاقِفُونَ أَكْثَرَ مِنَ الرَّافِعِينَ حُكِمَ بِالرَّفْعِ.

(المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج المعروف نووی رحمه الله شرح مسلم ج ٣ ص ١٧؛ ج ٥ ص ٩٥. أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي رحمه الله (المتوفى ٦٧٦ھ). طبع: دار إحياء التراث العربي. بيروت. الطبعة الثانية، ١٣٩٢ھ)

6.5.1: حدیثِ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مؤیدات

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو مرفوع بیان کرنے میں عبد الرحیم بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہے۔ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ بالاتفاق ثقہ ہے۔ اس حدیث کی تائید امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل (طحاوی رقم ۱۳۲۰؛ مصنف ابن ابی شیبہ رقم ۲۴۵۷؛ مؤطا محمد رقم ۱۰۹) کے سندِ صحیح سے ثابت ہونے سے ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اصحاب علی رضی اللہ عنہ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم ۲۴۶۱) اور اجماعِ اہلِ کوفہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ امام محدث، بے مثال فقیہ، مجتہد حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جاء الثبت عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه و عبد الله بن مسعود رضي الله عنه. أنهما

كانا لا يرفعان فی شئ من ذلك الا فی تكبيرة الافتتاح

(کتاب الحجۃ ج ا ص ۹۴ طبع دار المعارف، لاہور)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑے مضبوط طریقے سے ثابت ہے کہ وہ سوائے تکبیرِ افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں کئی روایات میں مروی ہیں۔ اختصار کے پیشِ نظر صرف حوالے ذکر کیے جاتے ہیں۔

۱ ایک روایت جس کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کتاب الام ج ا ص ۹۶؛ مسند شافعی ج ا ص ۸۸؛ ابوداؤد طیالسی ج ا ص ۲۲؛ مصنف عبد الرزاق ج ۲ ص ۱۵۵ (رقم ۲۸۷۶)، ص ۱۶۳ (رقم ۲۹۰۲، ۲۹۰۳)، ص ۱۶۴ (رقم ۲۹۰۴)؛ مسند احمد رقم ۷۳۱، ۸۰۵؛ مسلم ج ا ص ۲۶۳ رقم ۱۸۱۱؛ ابوداؤد ج ا ص ۱۱۲ رقم ۷۶۰؛ نسائی رقم ۸۹۷، ۱۰۵۰؛ ترمذی ج ۲ ص ۴۵۷ رقم ۳۴۲۱؛ ابوعوانہ ج ۲ ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۶۸، ۱۸۷، ۱۸۸ طبع ہند؛ ابن خزیمہ ج ا ص ۳۰۶؛ طحاوی رقم ۱۳۲۲؛ دارِ قطنی رقم ۱۱۲۲، ۱۱۲۳؛ بیہقی ج ۲ ص ۸۷ لائے ہیں، مگر اس میں رفع یدین کا نام ونشان تک مذکور نہیں۔

۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے مشابہ قرار دینے کا ذکر ہے۔ اس میں بھی صرف تکبیروں کا ذکر ہے۔ رفع یدین کا نام ونشان تک نہیں۔

(دیکھیے! ابوداؤد طیالسی ج ا ص ۱۱۱؛ عبد الرزاق ج ۲ ص ۶۳ رقم ۲۴۹۸؛ ابن ابی شیبہ رقم ۲۵۰۷؛ مسند احمد ج ۴ ص ۴۲۸ رقم ۱۹۳۳۹، ص ۴۴۰ رقم ۱۹۴۵۰؛ بخاری ج ا ص ۱۰۸ رقم ۷۸۴، ۷۸۶، ص ۱۱۴ رقم ۸۲۶؛ مسلم ج ا ص ۱۶۹؛ ابوداؤد ج ا ص ۱۲۱ رقم ۸۳۵؛ نسائی رقم ۱۰۸۲؛ ابن خزیمہ ج ا ص ۲۹۲؛ ابوعوانہ ج ۲ ص ۹۲؛ بیہقی ج ۲ ص ۶۸، ۱۳۴)

۳ اسی طرح امام مالکؒ نے ایک تیسری سند سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث لکھی ہے (مؤطا امام مالک ص ۲۵، رقم ۲۰۱)۔ اس میں بھی رفع یدین کا نام ونشان تک نہیں، صرف تکبیرات ہیں۔

۴ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز کا جو طریقہ روایت کیا ہے۔اس میں بھی رفع یدین کا ذکر نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۴۰ رقم ۲۴۹۹)

۵ پانچویں سند سے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ روایت کیا ہے (احمد رقم ۳۰۰۷، بخاری رقم ۷۸۷)۔اس میں بھی رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔

۶ چھٹی سند سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے (مسند احمد ج ۴ ص ۴۳۲ رقم ۱۹۳۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز کا جو طریقہ نقل کیا ہے۔اس میں بھی رفع یدین کا نام ونشان نہیں۔

۷ ساتویں سند سے بھی ابن ابی شیبہ (ج ۱ ص ۲۴۱ رقم ۲۵۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز کا جو طریقہ نقل کیا ہے۔اس میں بھی رفع یدین کا نام ونشان نہیں۔صرف تکبیرات کا ذکر ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صرف ایک روایت میں رفع یدین کا ذکر ہے جس کا ایک راوی عبدالرحمن بن ابی الزناد رحمۃ اللہ علیہ ضعیف ہے۔تاہم اگر دونوں کو مان لیا جائے تو اب فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، اصحاب علی رضی اللہ عنہ اور اجماع اہل کوفہ سے ہوگیا کہ رفع یدین والی حدیث پر عمل جاری نہیں رہا۔اس لیے رفع یدین سنت نہیں۔ہاں ترک رفع یدین والی حدیث پر عمل جاری رہا۔اس لیے کہ ترک رفع یدین ہی سنت ہے کیونکہ سنیت کے لیے مواظبت ضروری ہے۔

(شرح جزء رفع یدین ص ۲۵۰ از مولانا محمد امین اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ)

6.6:۔حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 35:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ، قَالَ: أَتَانَا أَبُو هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: "ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ، قَدْ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ: "كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَدًّا إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ،

وَيُكَبِّرُ كُلَّمَا رَكَعَ وَرَفَعَ، وَالسُّكُوتُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ يَسْأَلُ اللهَ مِنْ فَضْلِهِ"، قَالَ يَزِيدُ: "يَدْعُو وَيَسْأَلُ اللهَ مِنْ فَضْلِهِ".

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين غير سعيد بن سمعان، فقد روى له البخاري في "القراءة خلف الإمام" وأصحاب السنن سوى ابن ماجه، وهو ثقة.

ابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة.

وأخرجه أبو داود (753)، والنسائي 124/2، وابن خزيمة (460) و (473)، والبيهقي 195/2 من طريق يحيى بن سعيد القطان، بهذا الإسناد. واقتصر أبو داود على رفع اليدين.

وأخرجه الطيالسي (2374)، والبخاري في "القراءة خلف الإمام" (279)، والترمذي (240)، وابن خزيمة (459) و (460) و (473)، والطحاوي 195/1، وابن حبان (1777)، والحاكم 234/1، والبيهقي 27/2 من طرق عن ابن أبي ذئب، به.

وأخرجه مقتصراً على رفع اليدين مدّاً الترمذي (239)، وابن خزيمة (458)، والبيهقي 27/2 من طريق يحيى بن يمان، عن ابن أبي ذئب، به. ولفظه: كان رسول الله إذا كبر للصلاة نشر أصابعه.

وسيأتي برقم (10492) عن محمد بن عبد الله بن الزبير، عن ابن أبي ذئب.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۱۵ ص۲۷۳، رقم 9608۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔ إشراف: د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت سعید بن سمعان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد بنو زُرَیق میں تشریف لائے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کو کرتے تھے اور لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوتے تو خوب ہاتھ اٹھا کر رفع یدین کرتے۔ اور (اس کے بعد) تھوڑی دیر سکوت فرماتے۔ اور جب رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے تھے''۔

حدیث نمبر 36:۔حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَامَ يَعْنِي إِلَى الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا"

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين. حسين بن محمد: هو ابن بهرام المرُّوذي، وابن أبي ذئب: هو محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة القرشي العامري.

وأخرجه الطيالسي (2562)، ومن طريقه البيهقي 27/2، وأخرجه الدارمي (1237) عن عبيد الله بن عبد المجيد، كلاهما (الطيالسي وعبيد الله) عن ابن أبي ذئب، بهذا الإسناد.

وسيأتي برقم (10491) عن محمد بن عبد الله بن الزبير، عن ابن أبي ذئب، عن محمد بن عمرو.

وسيأتي أيضاً برقم (9608) و (10492) ضمن حديث من طرق عن ابن أبي ذئب، عن سعيد بن سمعان، عن أبي هريرة. فيكون لابن أبي ذئب فيه شيخان.

قوله: "رفع يديه مداً" قال السندي: أي: رفعاً بليغاً، وهو مصدر من غير لفظ الفعل، كقعدت جلوساً، إلا أنه على الأول للنوع، وعلى الثاني للتأكيد.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج ۱۴ ص ۶۲ ،رقم 8875 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون،إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة،الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں داخل ہوتے، تو خوب ہاتھ اٹھا کر رفع یدین کرتے"۔

فائدہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں حدیثوں میں رفع یدین کا مسئلہ بیان کیا ہے۔تو اگر رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد بھی رفع یدین ہوتا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ بھی بیان فرماتے۔کیونکہ رکوع والی رفع یدین نہیں ہے۔اس لیے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بس تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین بیان کی ہے اور اس کی نسبت آپ رضی اللہ عنہ نے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف کی ہے۔

حضرت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو رکوع کے وقت ترکِ رفع یدین کے باب میں ذکر کیا ہے۔ اور باب باندھا ہے: باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع یعنی باب اس کے بیان میں جس نے سوائے نماز کے شروع کے رفع یدین کا ذکر نہیں کیا۔ تو اگر یہ حدیث ترکِ رفع یدین کی دلیل نہ ہوتی تو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اس سے ترکِ یدین پر دلیل نہ پکڑتے۔ اگر رکوع کو جھکتے یا رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین ہوتا، تو اس حدیث میں اس کا ذکر ضرور ہوتا۔ جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے شروع کے علاوہ اور کسی رفع یدین کو بیان نہیں کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس باب میں ذکر کردہ حدیثوں سے یہ بات صراحتاً ثابت ہوتی ہے کہ تکبیر تو ہر اونچ نیچ میں ہوتی تھی مگر رفع یدین صرف افتتاح صلوٰۃ کے وقت ہی ہوتا تھا۔

6.7: حدیثِ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 37: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلٰى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَا يَعُودُ" (ابوداؤد، رقم 749)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب نماز شروع کرتے، تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے۔ اس کے بعد نہیں اٹھاتے تھے"۔

فائدہ متعدد سندوں سے مروی یہ حدیث بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی طرح اس بارے میں بالکل صریح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ اس لیے ترکِ رفع یدین ہی اولیٰ اور افضل ہوگا۔

6.7.1: حضرت یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے قدیم السماع شاگردوں کی روایات

1 ہشیم بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۳ھ) کی روایت

ہشیم بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ قدیم السماع راوی ہیں۔

حدیث نمبر 38: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَادَتَا تُحَاذِيَانِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

(مسند أبي يعلى، ج ۳ ص ۲۴۸ رقم 1691۔ المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى ۳۰۷ھ)۔ المحقق: حسين سليم أسد۔ الناشر: دار المأمون للتراث، دمشق۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۰۴ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو تکبیرِ تحریمہ کہی اور رفع یدین کیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر لے گئے۔ پھر اس کے بعد دوبارہ رفع یدین نہیں کیا''۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

راوی	حکم	حوالہ
۱۔ اسحاق بن اسماعیل 225ھ	ثقہ	الکاشف: 285
۲۔ ھشیم بن بشیر 183ھ	ثقہ	الکاشف: 5979
۳۔ یزید بن ابی زیاد 137ھ	لم یترك (ثقہ)	تاریخ اسماء الثقات: 1561
۴۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ	التقریب: 3993

۵۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ صحابی (کلهم عدول) التقریب: 648

نوٹ اس سند کے تمام راوی ثقہ اور صدوق ہیں۔ یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ جمہور محدثین کرام رحمہم اللہ کے نزدیک ثقہ اور حسن الحدیث ہیں۔

حدیث نمبر 39:۔حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ"۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۱۵ ص ۲۷۳ رقم 9608۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفی ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔إشراف:د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے"۔

حدیث نمبر 40:۔حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى كَادَتَا تُحَاذِيَانِ بِأُذُنَيْهِ"۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۲۱۱ رقم 2411۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفی ۲۳۵ھ)۔المحقق: كمال يوسف الحوت۔الناشر: مكتبة الرشد، الرياض۔ الطبعة:الأولى، ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ کانوں کے بالمقابل ہو جاتے تھے"۔

2 عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۲ھ) کی روایت

عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ بھی قبل از اختلاط کے شاگرد ہیں۔

حدیث نمبر 41:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ اسْتَقْبَلَ الصَّلَاةَ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا"۔

(مسند أبي يعلى، ج ۳ ص ۲۴۹ رقم 1692۔ المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي رحمه الله (المتوفى ۳۰۷ھ)۔ المحقق: حسين سليم أسد۔ الناشر: دار المأمون للتراث، دمشق۔ الطبعة: الأولى ۱۴۰۴ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع کی تو رفع یدین کیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انگوٹھوں کو کانوں کے بالکل قریب دیکھا۔ پھر اس کے بعد دوبارہ رفع یدین نہیں کیا''۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

۱۔اسحاق بن اسماعیل 225ھ	ثقہ	الکاشف 286
۲۔عبداللہ بن ادریس 192ھ	ثقہ فقیہ	تقریب 3207
۳۔یزید بن ابی زیاد 137ھ	ثقہ	تاریخ اسماء الثقات 1561
۴۔عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب 3993
۵۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی (کلھم عدول)	تقریب 648

3 سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۶۱ھ) کی روایت

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی عند المحدثین قبل از اختلاط کے شاگرد ہیں۔

حدیث نمبر 42:۔عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى إِبْهَامُهُ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ"۔

(المصنف، ج۲ص۷۰رقم 2530 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميری اليمانی الصنعانی رحمه الله (المتوفى: 211هـ) المحقق: حبيب الرحمن الأعظمی رحمه الله الناشر: المجلس العلمي- الهند يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے، تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے کانوں کے قریب ہو جاتے۔

حدیث نمبر 43:- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ، حَتّٰى نَرٰى إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۰ص۶۳۱رقم 18702 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (نماز شروع کرتے وقت) پہلی تکبیر کہتے تو رفع یدین کرتے تھے، یہاں تک کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھوں کو کانوں کے قریب دیکھتے"۔

حدیث نمبر 44:- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَا يَعُودُ".

(شرح معاني الآثار، ج۱ص۲۲۴تحت رقم 1346 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف. راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د. يوسف عبد

الرحمن المرعشلي. الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية. الناشر: عالم الكتب. الطبعة: الأولى ١٤١٢ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے، تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے کانوں کی لَو کے قریب ہو جاتے۔ پھر اس کے بعد نہیں اٹھاتے تھے''۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

راوی	حکم	حوالہ
۱۔ ابو بکرۃ بکار بن قتیبہ 270ھ	ثقہ	الثقات 12703
۲۔ مؤمل بن اسماعیل 206ھ	کثیر الخطاء وحدث حفظا فغلط	الکاشف 5747
۳۔ سفیان بن ثوری 161ھ	ثقہ حافظ	تقریب 2445
۴۔ یزید بن ابی زیاد 137ھ	ثقہ	تاریخ اسماء الثقات 1561
۵۔ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب 3993
۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب 648

تنبیہ اس روایت میں مؤمل بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کثیر الخطاء ہے مگر یاد رہے کہ اس حدیث میں مومل بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کا کثیر الخطاء ہونا مضر نہیں کیونکہ مومل بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سے راویوں نے متابعت کر رکھی ہے۔

4 سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸ھ) کی روایت

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ بھی محدثین کرام کے مطابق قدیم السماع راوی ہیں۔

حدیث نمبر 45:۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِثْلَهُ. وَزَادَ قَالَ: "مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ لَا تُعِدْ لِرَفْعِهَا فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ"

(المصنف. ج۲ص۷۱، رقم 2531 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني (المتوفى: 211ھ) المحقق: حبيب الرحمن

الأعظمي ؒ.الناشر: المجلس العلمي- الهند.يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت.الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے بواسطہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اسی کے مانند حدیث روایت کی اور اس میں یہ اضافہ بھی نقل فرمایا کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی دفعہ رفع یدین کیا۔ پھر اس نماز میں دوبارہ رفع یدین نہیں کیا''۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

راوی	درجہ	حوالہ
۱۔عبدالرزاق بن ہمام 211ھ	ثقہ حافظ	تقریب 4064
۲۔سفیان بن عیینہ 198ھ	ثقہ ثبت	الکاشف 2002
۳۔یزید بن ابی زیاد 137ھ	ثقہ	تاریخ اسماء الثقات 1561
۴۔عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب 3993
۵۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب 648

5 موسیٰ بن محمد الانصاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت

موسی بن محمد الانصاری رحمۃ اللہ علیہ بھی ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قدیم السماع راوی ہیں۔

حدیث نمبر 46:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ أَصْبَغَ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرحمٰن بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: "صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم فكبر فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى أُذُنَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا"۔

(التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد ج۹ ص ۲۱۴.المؤلف: أبو عمر يوسف بن

عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي رحمه الله (المتوفى ٤٦٣ھ). تحقيق: مصطفى بن أحمد العلوي، محمد عبد الكبير البكري. الناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب. ١٣٨٧ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا، تو رفع یدین کیا، یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کانوں کے برابر کیے، پہلی مرتبہ میں، اس پر زیادہ نہ کیا''۔

تنبیہ اس روایت کی سند میں حضرت موسیٰ بن محمد الانصاری رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے لا یعود کے ہم مثل روایت کیا ہے۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ وتوثیق درج ذیل ہے:

راوی	توثیق	حوالہ
۱۔ عبدالوارث بن سفیان 333ھ	اوثق الناس	الصلۃ ابن بشکوال 122/1
۲۔ قاسم بن اصبغ	امام الحافظ محدث (ثقہ)	سیر اعلام النبلاء 266
۳۔ احمد بن زهیر بن حرب	ثقہ عالماً متقناً حافظاً	لسان المیزان 556
۴۔ الفضل بن دکین ابونعیم	ثقہ ثبت	تقریب التہذیب 5401
۵۔ موسیٰ بن محمد الانصاری الکوفی	ثقہ	الجرح وتعدیل 711
۶۔ یزید بن ابی زیاد 137ھ	ثقہ	تاریخ اسماء الثقات 1561
۷۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب 3993
۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب 648

اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

6 امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ بھی محدثین کرام کے مطابق قدیم السماع راوی ہیں۔

حدیث نمبر 47:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ، قَوْمًا فِيهِمْ كَعْبُ

بْنُ عُجْرَةَ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ".

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۰ ص ۶۲۴ رقم 18692 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ، یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ: میں نے ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو ایک جماعت کے سامنے جن میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: ''میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے''۔

حدیث نمبر 48:- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، فِي هَذَا الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُ قَوْمًا مِنْهُمْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ".

(سنن الدارقطني ج ۲ ص ۴۸ رقم 1127 المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني رحمه الله (المتوفى ۳۸۵ھ) حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم. الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۴ھ)

(الفصل للوصل المدرج في النقل ج ۱ ص ۳۷۰ المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي رحمه الله (المتوفى: 463ھ) المحقق: محمد بن مطر الزهراني. الناشر: دار الهجرة. الطبعة: الأولى، 1418ھ/1997م)

ترجمہ حضرت امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ، یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ

: میں نے ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو اس مجلس میں ایک جماعت کے سامنے جن میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: ''میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے''۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

۱۔احمد بن علی بن العلاء الجوزجانیؒ	ثقہ	سیر اعلام النبلاء:102
۲۔ابوالاشعث احمد بن المقدامؒ 253ھ	ثقہ	الکاشف:89
۳۔محمد بن بکر البرسانیؒ 203ھ	ثقہ	الکاشف:4746
۴۔شعبہ بن الحجاجؒ	ثقہ	الکاشف:2778
۵۔یزید بن ابی زیادؒ 137ھ	ثقہ	تاریخ اسماء الثقات:1561
۶۔عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؒ 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب:3993
۶۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی جلیل	تقریب:648

اس حدیث کے تمام راوی ثقہ، ثبت اور صدوق ہیں۔

تنبیہ اس روایت سے یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ پر تدلیس کا اعتراض بھی غلط ثابت ہوتا ہے اور مزید یہ کہ اس روایت میں'' ثم لا یعود '' کے الفاظ نہیں مگر'' یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ '' کا مطلب دیگر روایتوں سے روشن اور واضح ہے کہ رفع یدین صرف تکبیر اولیٰ میں کرتے تھے مگر اس کے بعد رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

7 ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۸ھ) کی روایت

حدیث نمبر 49:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْآدَمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى سَاوَى

بِهِمَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ".

(سنن الدارقطني، ج٢ ص٥١، ٥٢ رقم 1132۔ المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني رحمه الله (المتوفى ٣٨٥ھ) حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم۔ الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان۔ الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جس وقت نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیرِ تحریمہ کہی اور رفع یدین کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر لے گئے۔ پھر اس کے بعد دوبارہ رفع یدین نہیں کیا"۔

فائدہ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بھی یزید بن ابی زیاد کے قدیم شاگردوں میں سے ہیں۔ لہٰذا ان کی روایت بھی قدیم السماع روایت ہے۔

حدیث نمبر 50:- نا مُحَمَّدٌ، نا بَكْرٌ، نا عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهَا حَتَّى يَنْصَرِفَ".

(معجم ابن الأعرابي، ج١ ص٣١٢، ٣١٣ رقم 599 المؤلف: أبو سعيد بن الأعرابي أحمد بن محمد بن زياد بن بشر بن درهم البصري الصوفي رحمه الله (المتوفى: 340ھ)۔ تحقيق وتخريج: عبد المحسن بن إبراهيم بن أحمد الحسيني۔ الناشر: دار ابن الجوزي، المملكة العربية السعودية۔ الطبعة: الأولى، 1418ھ۔ 1997م)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ کانوں کے برابر ہو جاتے اور پھر ہاتھوں کو نہ اٹھاتے یہاں تک کہ (نماز سے) فارغ ہو جاتے"۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ وتوثیق درج ذیل ہے۔

۱۔محمد بن عبید بن اسباط	مجہول	اسکی ثقاہت معلوم نہ ہوسکی۔
۲۔بکر بن عبدالرحمن	ثقہ	تقریب التہذیب:744
۳۔عیسیٰ بن المختار	ثقہ	تقریب التہذیب:5322
۴۔ابن ابی لیلیٰ	صدوق ثقہ	معرفۃ الثقات عجلی:1618
۵۔۔یزید بن ابی زیاد 137ھ	ثقہ تاریخ اسماء الثقات:1561	
۵۔عبدالرحمن بن ابی لیلی 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب:3993
۶۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب:648

نوٹ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے محمد بن عبید بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ کے، اس کا تعین نہ ہو سکا کہ یہ راوی کون ہے؟ مگر پھر بھی اس سند پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ اگر ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے نیچے کوئی راوی ضعیف بھی ہو تو اس سند پر کوئی فرق نہیں ہوتا کیونکہ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی کتاب میں لکھی تھی۔ لہٰذا اگر کتاب سے یہ روایت ثابت ہو تو پھر نیچے سند کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ واقعی ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اپنی کتاب میں لکھا؟ اس کا اعتراف خود امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حَدثنِي أبي، عَن مُحَمَّد بن عبد الله بن نمير، قَالَ نظرت فِي كتاب بن أبي ليلى فَإِذا هُوَ يرويهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ.

(العلل ومعرفة الرجال، ج۱ ص۳۶۸ رقم 708۔ المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: وصي الله بن محمد عباس. الناشر: دار الخاني، الرياض. الطبعة: الثانية، ۱۴۲۲ھ)

ترجمہ ابن نمیر رحمۃ اللہ علیہ (ثقہ) سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابن نمیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب دیکھی تو وہ (ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے) اسے یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ (الکوفی) سے روایت کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مَنْ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مِنْ كِتَابِهِ، فَإِنَّمَا حَدَّثَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ يَزِيدَ.

(قرة العينين برفع اليدين في الصلاة، ص ۳۰، ۳۱ تحت رقم 34. المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله رحمه الله (المتوفى: 256هـ). تحقيق: أحمد الشريف. الناشر: دار الأرقم للنشر والتوزيع، الكويت. الطبعة: الأولى، 1404هـ-1983م)

ترجمہ جس نے ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے روایت کیا تو وہ ابن ابی لیلیٰ عن یزید سے روایت کرتا ہے۔

اس مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہو گیا کہ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو جب کتاب سے روایت کرتے تو یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے تھے۔

8 اسرائیل بن یونس رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۶۲ھ) کی روایت

اسرائیل بن یونس رحمۃ اللہ علیہ بھی یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم شاگرد ہیں۔

حدیث نمبر 51:- أخبرنا الْأُسْتَاذُ أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمِشٍ الزِّيَادِيُّ، أنا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ وَلَمْ يَعُدْ.

(الخلافيات بين الإمامين الشافعي وأبي حنيفة وأصحابه. ج ۲ ص ۳۶۵ رقم 1712. المؤلف: أبو بكر البيهقي (384هـ-458هـ). تحقيق ودراسة: فريق البحث العلمي بشركة الروضة. بإشراف محمود بن عبد الفتاح أبو شذا النحال. الناشر: الروضة للنشر والتوزيع. القاهرة - جمهورية مصر العربية. الطبعة: الأولى، 1436هـ-2015م)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا

یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر لے گئے۔ پھر اس کے بعد دوبارہ رفع یدین نہیں کیا"۔

9 اسماعیل بن زکریا الخلقانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۳ھ) کی روایت

اسماعیل بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ بھی یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم السماع شاگردوں میں سے ہیں۔

حدیث نمبر 52:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَىٰ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ".

(سنن الدارقطني، ج۲ ص۴۹ رقم 1129۔ المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني رحمه الله (المتوفى ۳۸۵ھ) حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم۔ الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۴ھ)

حدیث نمبر 53:۔ حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا لُوَيْنٌ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، مِثْلَهُ۔

(سنن الدارقطني، ج۲ ص۵۱ رقم 1130 المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني رحمه الله (المتوفى ۳۸۵ھ) حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۲۴ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی، تو رفع یدین کیا۔ یہاں تک کہ آپ

ﷺ دونوں ہاتھ کانوں تک لے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے کسی اور مقام پر رفع یدین نہیں کیا حتی کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے"۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

راوی	حکم	حوالہ
ا۔ یحییٰ بن محمد بن صاعد 318ھ	ثقہ، امام الحافظ المجود	سیر اعلام النبلاء 283
۲۔ محمد بن سلیمان لوین 246ھ	ثقہ	الکاشف 4882
۳۔ اسماعیل بن زکریا 173ھ	صدوق، یخطئ قلیلاً	تقریب التہذیب 445
۴۔ یزید بن ابی زیاد 137ھ	ثقہ	تاریخ اسماء الثقات 1561
۵۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ	تقریب التہذیب 3993
۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی (کلھم عدول)	تقریب التہذیب 648

اس سند کے تمام راوی ثقہ اور صدوق ہیں۔ اور اسماعیل بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یخطئ کے الفاظ جرح اس راوی کو ضعیف نہیں بناتے کیونکہ اصول حدیث کی روشنی میں کم غلطیاں کرنے والا راوی ثقہ ہوتا ہے۔

10 شریک بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۷ھ) کی روایت

شریک بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم السماع شاگردوں میں سے ہیں۔

حدیث نمبر 54:۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ رَأْسِهِ، ثُمَّ لَا يَعُودُ"۔

(مسند أبي يعلى، ج ۳ ص ۲۴۸ رقم 1690۔ المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي رحمہ اللہ (المتوفى ۳۰۷ھ)۔ المحقق: حسين سليم أسد۔ الناشر: دار المأمون للتراث، دمشق۔ الطبعة: الأولى ۱۴۰۴ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: "بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز

شروع کرتے تو اپنے سر کے برابر رفع الیدین کرتے، پھر رفع یدین نہیں کرتے تھے''۔

حدیث نمبر 55:۔نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، أنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ، أَوْ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ"۔

(مسند الرویانی،ج۱ ص۲۳۹ رقم 344۔المؤلف: أبو بکر محمد بن هارون الرُّویانیؒ (المتوفی: ۳۰۷ھ)۔المحقق: أیمن علی أبو یمانی۔الناشر: مؤسسة قرطبة - القاهرة۔ الطبعة: الأولی، ۱۴۱۶ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے، کانوں کے برابر۔ پھر نہیں اٹھاتے تھے۔

حدیث نمبر 56:۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرحمٰن بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تُحَاذِيَ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَا يَعُودُ"۔

(التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید،ج۹ ص۲۱۵۔المؤلف: أبو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبیؒ (المتوفی ۴۶۳ھ)۔ تحقیق: مصطفی بن أحمد العلوی، محمد عبد الکبیر البکری۔ الناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیة، المغرب۔ ۱۳۸۷ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کانوں کے برابر کرتے اور پھر ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے''۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

۱۔محمد بن ھارون الرویانی 307ھ	حافظ ثقہ	سیر اعلام النبلاء 284-507/14
۲۔محمد بن اسحاق الصغانی 274ھ	ثقہ ثبت	تقریب التہذیب: 5721
۳۔معلیٰ بن منصور الرازی 211ھ	ثقہ نبیل	الکاشف: 5564
۴۔شریک بن عبداللہ 177ھ	لیس بہ بأس	الکاشف: 2276
۵۔یزید بن ابی زیاد 137ھ	ثقہ	تاریخ اسماء الثقات: 1561
۶۔عبدالرحمن بن ابی لیلی 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب التہذیب: 3993
۷۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب التہذیب: 648

اس سند کے تمام راوی ثقہ اور صدوق ہیں۔

تنبیہ شریک بن عبداللہ النخعی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت بڑی اہم ہے کیونکہ اول تو شریک بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ قدیم السماع راوی ہیں۔ دوسرا یہ کہ شریک بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کوفیوں کی حدیثوں کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ لہٰذا جب کوئی راوی کوفی ہو تو ترجیح شریک بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو ہی ہو گی۔ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الکاشف (رقم ۲۲۷۶) پر شریک بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں: ہو اعلم بحدیث الکوفیین من الثوری یعنی کوفیوں کی روایات کو شریک بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ،حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔ لہٰذا شریک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ ،شعبہ رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے مضبوط ہو گی ،اگر راوی کوفی ہو۔ اور یہاں پر شریک رحمۃ اللہ علیہ روایت ہی یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے کر رہے ہیں جو کہ کوفی راوی ہیں۔ لہٰذا اس روایت پر کسی بھی طرح اعتراض کرنا صحیح نہیں ہے۔ مزید یہ کہ شریک بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کا اعتراض بھی مردود ہو گا کیونکہ ان کے تقریباً تیرہ (۱۳) متابعات موجود ہیں۔

11 ابوعمر البزار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت

امام دینار بن عمر ابوعمر البزار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت درج ذیل ہے:

حدیث نمبر 57:۔أَخْبَرَكُمْ أَبُو الْفَضْلِ الزُّهْرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، نا صَالِحُ

بْنُ مَالِكٍ، نا أَبُو عُمَرَ الْبَزَّارُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يَعُودُ".

(حديث الزهري، (حدیث ابی الفضل الزہری)، ص۱۰۷، رقم 123 .المؤلف: عبيد الله بن عبد الرحمن بن محمد بن عبيد الله بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف العوفي، الزهري، القرشي، أبو الفضل البغدادي رحمه الله (المتوفى: 381هـ) دراسة وتحقيق: الدكتور حسن بن محمد بن علي شبالة البلوط. الناشر: أضواء السلف، الرياض. الطبعة: الأولى، 1418هـ-1998م)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ کانوں کے برابر ہو جاتے اور پھر ہاتھوں کو نہ اٹھاتے یہاں تک کہ (نماز سے) فارغ ہو جاتے"۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

راوی	حکم	حوالہ
۱۔عبید اللہ بن عبد الرحمن ابو الفضل الزہری	ثقہ	تاریخ بغداد: 5531
۲۔ابراھیم بن عبد اللہ بن ایوب المخرمی	مختلف فیہ	تاریخ بغداد: ۳۱۵۲
۳۔صالح بن مالک الخوارزمی	مستقیم الحدیث صدوق	تاریخ بغداد: 4852
۴۔دینار بن عمر ابو عمر البزار	ثقہ	الکاشف: 1484
۵۔۔یزید بن ابی زیاد 137ھ	ثقہ	تاریخ اسماء الثقات: 1561
۶۔عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب: 3993
۷۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب: 648

نوٹ اس سند میں ابراہیم بن عبد اللہ المخرمی رحمۃ اللہ علیہ مختلف فیہ راوی ہے مگر اس روایت میں اس کا مختلف فیہ ہونا مضر نہیں کیونکہ اس روایت کے متعدد شواہد اور متابعات موجود ہیں۔ لہٰذا اس کے مختلف فیہ ہونے سے اس روایت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

تحقیق اس مندرجہ بالا تحقیق سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم السماع اور اختلاط سے قبل سننے والے 13 شاگردوں میں سے 11 شاگردوں نے ثُمَّ لَا یَعُودُ یا اس کے مترادف الفاظ نقل فرمائے۔ لہٰذا اصول کی روشنی میں ثُمَّ لَا یَعُودُ اور دیگر الفاظ جو ترک رفع الیدین پر دلالت کرتے ہیں بالکل صحیح ثابت ہوتے ہیں۔ اور جن محدثین کرام پر ان الفاظ کی زیادت واضح نہیں ہوسکی تو اس کے بارے میں اصول ہے کہ جاننے والے کی بات معتبر ہوتی ہے اور مزید یہ کہ دلائل نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ ترک رفع الیدین کے الفاظ محفوظ اور ثابت ہیں۔

میں اس مقام پر تصریح کر دوں کہ اگر بر سبیل تنزل ثُمَّ لَا یَعُودُ پر اعتراض صحیح بھی ہو تو میں دیگر کتب سے اس بات کو واضح کر چکا ہوں کہ اگر ثُمَّ لَا یَعُودُ کے الفاظ پر اعتراض وارد کیا جائے تو دوسرا متن جو کہ باقی راویوں سے منقول ہے، قبول کیا جانا چاہئے، جس کا اقرار علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔

قَالَ أَبُو عُمَرَ: الْمَحْفُوظُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِيهِ: مَرَّةٌ وَاحِدَةٌ. وَأَمَّا قَوْلُ مَنْ قَالَ فِيهِ: "ثُمَّ لَا يَعُودُ". فَخَطَأٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

(التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد ج۹ ص۲۲۰. المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي رحمه الله (المتوفى ۴۶۳ھ). تحقيق: مصطفى بن أحمد العلوي، محمد عبد الكبير البكري. الناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب. ۱۳۸۷ھ)

ترجمہ حضرت یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کی وہ حدیث محفوظ ہے جس میں "اول مرة" یا "مرة واحدة" کے الفاظ ہیں اور جنہوں نے "ثُمَّ لَا یَعُودُ" کے الفاظ استعمال کئے ہیں وہ محدثین کرام کے نزدیک خطا ہے۔

نوٹ محدث ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے یہ تو واضح ہوگیا کہ "رفع اليدين في اول مرة" اور "رفع يديه مرة واحدة" کے الفاظ ثابت اور محفوظ ہیں۔ محدثین کرام

رحمۃ اللہ کا اعتراض صرف "ثُمَّ لَا يَعُودُ" پر ہے۔ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ چند محدثین کرام رحمۃ اللہ کا "ثُمَّ لَا يَعُودُ" پر اعتراض اصول وتحقیق کی روشنی میں صحیح نہیں ہے کیونکہ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے تقریباً گیارہ (۱۱) قدیم السماع شاگرد اس لفظ یا اس کے مترادف الفاظ کو روایت کرتے ہیں۔مزید یہ کہ احناف کا موقف ان الفاظ کے بغیر بھی "اول مرة" یا "مرة واحدة" کے ساتھ بھی ثابت ہو جاتا ہے۔لہٰذا الفاظ اور متن میں باوجود اختلاف بھی الحمد للہ ہمارا موقف روز روشن کی طرح واضح ہے،جس کی تصریح حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے التمہید (ج۹ص۲۲۰) میں بھی کی ہے۔

12 حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت

حدیث نمبر 58:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: نا مُحَمَّدٌ قَالَ: نا حَفْصٌ قَالَ: نا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ".

لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمْزَةَ إِلَّا حَفْصٌ، تَفَرَّدَ بِهِ: مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ.

(المعجم الأوسط.ج۲ص۸۴رقم 1325۔ المؤلف:سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمہ اللہ (التوفى ۳۶۰ھ)۔المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني. الناشر: دارالحرمين، القاهرة)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے"۔

13 اسباط رحمۃ اللہ علیہ کی روایت

حضرت اسباط رحمۃ اللہ علیہ کو اگرچہ قدیم السماع راویوں میں شمار نہیں کیا گیا ہے۔مگر ان کی روایت تائید کے طور پر پیش ہے۔

حدیث نمبر 59:۔حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَ إِبْهَامَاهُ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ"۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۳۰ ص ۶۱۴، ۶۱۵، رقم 18674 ۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون ۔إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة ۔الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کانوں کی سیدھ تک کرتے تھے''۔

6.7.2:۔یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کے متابعات

یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث اصول کی روشنی میں صحیح اور ثابت ہے مگر ہم مزید اس کے متابعات بھی پیش کرتے ہیں تاکہ کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش ہی نہ رہے اور کسی قسم کا اعتراض نہ اٹھے۔

حدیث نمبر 60:۔حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ"۔ (ابوداود رقم 752)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع کی تو رفع یدین کیا۔ پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کیا''۔

حدیث نمبر 61:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثنا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ"۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أنا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي

لَيْلٰى، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(شرح معانی الآثار، ج۱ ص ۲۲۴، رقم 1347۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۲۱ھ)۔ حققه وقدم له: محمد زهری النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف۔ راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د۔ يوسف عبد الرحمن المرعشلی، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔ الناشر: عالم الكتب۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تکبیر افتتاح (تکبیر تحریمہ) فرماتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لَو تک پہنچ جاتے۔ پھر رفع الیدین کی طرف نہ لوٹتے۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کی مختصر توثیق درج ذیل ہے۔

راوی	توثیق	حوالہ
۱۔ ابراھیم بن ابی داؤد الکوفی	حافظ المجودین الثقات الاثبات	سیر اعلام النبلاء 237
۲۔ عمرو بن عون الواسطی 225ھ	ثقہ ثبت	تقریب: 5088
۳۔ خالد بن عبداللہ الواسطی 179ھ	ثقہ عابد	الکاشف: 1323
۴۔ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 148ھ	صدوق ثقہ	تاریخ اسماء الثقات: 1561
۵۔ عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلی	ثقہ	تقریب التہذیب: 5307
۶۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب التہذیب: 3993
۷۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب التہذیب: 648

نوٹ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ صدوق اور حسن الحدیث ہیں، اور متابعات اور شواہد میں ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث رد نہیں کی جا سکتی۔

حدیث نمبر 62:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: ثنا

وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ، وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(شرح معانی الآثار، ج١ص٢٢٤رقم 1348۔المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمہ اللہ (المتوفى ٣٢١ھ)۔حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف۔راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه:د۔ يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔الناشر: عالم الكتب۔الطبعة: الأولى ١٤١٤ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر افتتاح (تکبیر تحریمہ) فرماتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کے انگوٹھے آپ کے کانوں کی لوؤں تک پہنچ جاتے۔پھر رفع یدین کی طرف نہ لوٹتے تھے''۔

سند کی تحقیق

اس سند کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

١۔محمد بن نعمان بن بشیر ثقہ تقریب التہذیب:6357

٢۔یحییٰ بن یحییٰ بن بکر 226ھ ثقہ ثبت تقریب التہذیب:7668

بقیہ رجال کی تفصیلات گزر چکی ہیں ان کی توثیق ثابت کر دی گئی ہے۔

یہ روایت بھی اوپر والی روایت جیسی ہے۔

حدیث نمبر 63:۔ نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا زِيَادٌ الْبَكَّائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِيسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، لَا يَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ.

(مسند الرویانی، ج١ص٢٤٠رقم 348۔المؤلف: أبو بكر محمد بن هارون الرُّوياني رحمہ اللہ (المتوفى ٣٠٧ھ) المحقق: أيمن على أبو يماني۔الناشر: مؤسسة قرطبة - القاهرة۔ الطبعة: الأولى، ١٤١٦ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کانوں تک پہنچتے۔ رفع یدین ایک مرتبہ کرتے، پھر اس پر زیادہ نہ کرتے“۔

سند کی تحقیق

اس سند کے راویوں کی مختصر توثیق درج ذیل ہے:

۱۔احمد بن مقدام ابوالاشعث 253ھ	ثقہ	الکاشف:89
۲۔زیاد بن عبداللہ بن الطفیل البکائی	مختلف فیہ	تقریب التہذیب:2085
۳۔محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی 148ھ	صدوق ثقہ	تاریخ اسماء الثقات:1561
۴۔عیسی بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ	ثقہ	تقریب التہذیب:5307
۵۔عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب التہذیب:3993
۶۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب التہذیب:648

نوٹ اس سند میں زیاد بن عبداللہ البکائی رحمۃ اللہ علیہ مختلف فیہ ہے مگر اس حدیث پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا کیونکہ دیگر متابعات اور شواہد موجود ہیں۔

حدیث نمبر 64:۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، وَعِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ حَتَّى يَنْصَرِفَ"۔

(مسند أبي يعلى، ج ۳ ص ۲۴۸ رقم 1689۔ المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي رحمه الله (المتوفى ۳۰۷ھ) المحقق: حسين سليم أسد۔ الناشر: دار المأمون للتراث، دمشق۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۰۴ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے“۔

حدیث نمبر 65:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ،

وَعِيسٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى يَفْرُغَ".

(الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار. (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۲۱۳ رقم 2440

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ). المحقق: كمال يوسف الحوت. الناشر: مكتبة الرشد الرياض. الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ھ)

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم ۲۴۵۵ طبع ادارة القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے"۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

راوی	درجہ	حوالہ
۱۔ وکیع بن الجراح 128-197ھ	ثقہ عابد	تقریب التہذیب: 7414
۲۔ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 148ھ	صدوق ثقہ	تاریخ اسماء الثقات: 1561
۳۔ الحکم بن عتیبہ الکندیؒ 115ھ	ثقہ	الکاشف: 1185
۴۔ عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ	ثقہ	تقریب التہذیب: 5307
۵۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب التہذیب: 3993
۶۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب التہذیب: 648

نوٹ اس سند کے تمام راوی ثقہ اور صحیح ہیں۔ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ حسن الحدیث اور صدوق ہے۔ لہٰذا ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنا مردود اور باطل ہے۔

حدیث نمبر 66:۔ قَالَ وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عِيسٰى أَخِيهِ، وَالْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهَا حَتّٰى

يَنْصَرِفَ".

(المدونة، ج۱ص۱۶۶ المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى: 179هـ) الناشر: دار الكتب العلمية الطبعة: الأولى 1415هـ-1994م)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی اور جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے"۔

حدیث نمبر 67:- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، وَعِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ حَتَّى يَنْصَرِفَ".

(مسند أبي يعلى، ج۳ص۲۴۸رقم1689 المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي رحمه الله (المتوفى ۳۰۷هـ). المحقق: حسين سليم أسد. الناشر: دار المأمون للتراث، دمشق. الطبعة: الأولى ۱۴۰۴هـ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور پھر نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہیں کرتے تھے"۔

سند کی تحقیق

اس روایت کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

راوی	حکم	حوالہ
۱۔اسحاق بن اسماعیل 225ھ	ثقہ	الکاشف 286
۲۔وکیع بن الجراح 197ھ	ثقہ عابد	تقریب التہذیب: 7414
۳۔محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ 148ھ	صدوق ثقہ	تاریخ اسماء الثقات: 1561
۴۔الحکم بن عتیبہ الکندی 115ھ	ثقہ	الکاشف: 1185
۵۔عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ	ثقہ	تقریب التہذیب: 5307
۶۔عبدالرحمن بن ابی لیلی 83ھ	ثقہ تابعی	تقریب: 3993
۷۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی	تقریب: 648

نوٹ اس مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ ان متابعات کے تمام اسناد بھی صحیح اور ثابت ہیں۔ لہذا یہ تمام متابعات بھی اپنی جگہ ایک مستقل حدیث کا درجہ بھی رکھتے ہیں۔
اب ان تمام سندوں کا رد سوائے ضدی اور مسلکی حمایت کے علاوہ کیسے ہو سکتا ہے؟
کیونکہ ان مندرجہ بالا احادیث میں عیسیٰ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ (ثقہ) اور الحکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ (ثقہ) راویوں نے یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت کی ہوئی ہے۔ لہٰذا یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت بالکل صحیح اور ثابت ہے۔ اور اس پر تدلیس کا الزام بھی غلط ہے۔

حدیث نمبر 68:- حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثنا رَجَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ، سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ، وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى سَلَّمَ.

تاریخ أصبهان = أخبار أصبهان، ج۱ ص۳۷۰۔ المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: ۴۳۰ھ)۔ المحقق: سيد كسروي حسن۔ الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۱۰ھ)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا جس وقت نماز شروع کی تو اللہ اکبر کہا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا۔ پھر دونوں ہاتھ نہ اٹھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا''۔

نوٹ اس سند میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا متابع ہے۔

سند کی تحقیق

اس سند کے تمام راوی ثقہ اور صدوق ہیں۔

۱۔ابونعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ	واحد فی عصرہ فی فضلہ	منتخب من کتاب السیاق	نیشاپور 198
۲۔ابواحمد محمد بن احمد بن ابراھیم العسال رحمۃ اللہ علیہ	ثقہ صالح	تاریخ بغداد رقم 106	سیر اعلام النبلاء 16/6
۳۔محمد بن جعفر بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ	شیخ کثیر الحدیث ثقہ		تاریخ اصبہان 1535
۴۔رجاء بن صہیب رحمۃ اللہ علیہ	انہ لم یکن باصبہان افضل منہ		طبقات اصبہان 191/2
۵۔الحسین بن حفص قاضی رحمۃ اللہ علیہ	محلہ صدق		الکاشف 1086
۶۔ابی یوسف قاضی یعقوب بن ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ	امام مجتہد علامہ المحدث		سیر اعلام النبلاء رقم 141
۷۔ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ	صدوق ثقہ		معرفۃ الثقات عجلی رقم 1618
۸۔الحکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ	ثقہ		الکاشف 1185
۹۔عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ	ثقہ		تقریب التہذیب 5307
۱۰۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ	صحابی		تقریب التہذیب 648

نوٹ اس مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ روایت صحیح اور ثابت ہے۔ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراضات فضول اور مردود ہیں۔اس سند میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت کی ہے۔لہٰذا اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ الحکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے میں ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ منفرد نہیں بلکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ ان کے (ثقہ) متابع بھی ہیں۔لہٰذا یہ سند بالکل صحیح اور ثابت ہے۔

6.7.3:۔حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے روایت

حدیث نمبر 69:۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ بَالَوَيْهِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَبَّالُ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَلِيٌّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَوْحِ بْنِ أَبِي الْحَرْشِ الْمِصِّيصِيُّ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، رَوْحِ بْنِ أَبِي الْحَرْشِ، سَمِعْتُ أَبَاحَنِيفَةَ، يَقُولُ الشَّعْبِيُّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ لَا يَعُودُ يَرْفَعُهُمَا حَتَّى يُسَلِّمَ مِنْ صَلَاتِهِ"۔

(مسند الإمام أبي حنيفة رواية أبي نعيم. ج۱ ص۱۵۶. المؤلف: أبو نعيم أحمد بن

عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني رحمه الله (المتوفى: 430ھ).
المحقق: نظر محمد الفاريابي. الناشر: مكتبة الكوثر - الرياض. الطبعة: الأولى 1415ھ)

ترجمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک اُٹھاتے تھے۔ پھر سلام پھیرنے تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے"۔

6.7.4:۔ یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے راوی یزید بن ابی زیاد القرشی رحمۃ اللہ علیہ، الہاشمی ولاءً والکوفی پر اگرچہ بعض ارباب جرح وتعدیل نے ان کے مذہب تشیع اور آخر عمر میں حافظہ خراب ہوجانے کی بنا پر کلام کیا ہے۔ لیکن علی الاطلاق ضعیف قرار دینا خلافِ انصاف ہے۔

یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کو مندرجہ ذیل محدثین رحمہم اللہ نے توثیق، تحسین یا تعریف کی ہے۔

1 امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں ان سے تعلیقاً ایک کلمہ کے معنی کی روایت لی ہے۔

وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنْ يَزِيدَ فِي حَدِيثِهِ: القَسِّيَّةُ: ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ فِيهَا الحَرِيرُ. (بخاری، بَابُ لُبْسِ القَسِّيِّ، فوق رقم الحدیث:5838؛ ج۲ ص۸۶۷ طبع قدیمی کراچی)

2 امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح مسلم میں مقروناً ان سے روایت کرتے ہیں۔

وَقَدْ رَوَى لَهُ: مُسْلِمٌ فَقَرَنَه بِآخَرَ مَعَهُ. (سير أعلام النبلاء، ج۷ ص۲۷۷)
وَيَزِيدُ اسْتَشْهَدَ بِهِ مُسْلِمٌ. (فتح الباری ج۱۱ ص۱۵۷)

3 حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کو ان رجال میں شمار کرتے ہیں جو سچے اور عدالت ومروت سے متصف ہیں اور اس سے روایت بھی کی جاسکتی ہے:

فَإِنَّ اسْمَ السَّتْرِ، وَالصِّدْقِ، وَتَعَاطِي الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَيَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، وَلَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، وَأَضْرَابِهِمْ مِنْ حُمَّالِ الْآثَارِ، وَنُقَّالِ الْأَخْبَارِ.

(صحیح مسلم: المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم. ج۱ ص۵،۶۔ المؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري رحمہ اللہ (المتوفى: ۲۶۱ھ)۔ المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي۔ الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت)۔

(مقدمہ مسلم ج۱ ص ۵۳ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

4 علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ أَخْرَجَ لَهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ وَالْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا وَأَهْلُ السُّنَنِ الْأَرْبَعِ۔

(الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة، ص۱۱۷ تحت رقم 32۔ المؤلف: محمد بن علي بن محمد الشوكاني رحمہ اللہ (المتوفى: 1250ھ)۔ المحقق: عبد الرحمن بن يحيى المعلمي اليماني۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان)

ترجمہ یزید رحمۃ اللہ علیہ کی روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں لی ہے، اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیقاً۔ اور اصحاب سنن اربعہ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) نے ان سے روایت کی ہے۔

5 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ كُوفِيٌّ، رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ۔

(ترمذی ج۴ ص ۶۴۷ تحت رقم الحدیث 2476 بتحقیق احمد شاکر)

6 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد مقامات پر یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کی تصحیح اور تحسین کی ہے۔

(i) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الحَسَنِ الكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ.........

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ:حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔(سنن ترمذی رقم529،528)

(ii) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ...حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ (ترمذی:777)

(iii) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ...هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ(سنن ترمذی:832)

(iv) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔(سنن ترمذی:838)

(v) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ....حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔(سنن ترمذی:932)

(vi) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:.... هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ (سنن ترمذی:1716)

(vii) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.... هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔ (سنن ترمذی:3514)

(viii) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، قَالَ:....... هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔(سنن ترمذی:3532)

(ix) حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى،

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ، قَالَ:...هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.
(سنن ترمذی:3607)

(x) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ المُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، قَالَ:...... هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. (سنن ترمذی:3608)

(xi)۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ..... . هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (سنن ترمذی:3758)

(xii) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:...... هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (سنن ترمذی:3768)

(سنن الترمذی. المؤلف: محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاك، الترمذی، أبو عیسی. (المتوفی: 279ھ). تحقیق وتعلیق: أحمد محمد شاکر (جـ 1، 2)، ومحمد فؤاد عبد الباقی (جـ 3)، وإبراهیم عطوة عوض المدرس فی الأزهر الشریف (جـ 4، 5). الناشر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبی - مصر. الطبعة: الثانیة، 1395ھ-1975م. عدد الأجزاء: 5 أجزاء)

مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہو گیا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ راوی ہے۔

نوٹ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ سے عبداللہ بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ، ھُشَیْمٌ رحمۃ اللہ علیہ، سفیان رحمۃ اللہ علیہ اور زیاد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کی تحسین اور تصحیح کی گئی ہے۔ جبکہ یہی راوی ترک رفع یدین والی حدیث بھی یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

7 امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق: امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کی

متعدد روایات پر سکوت کیا ہے جو عند المحدثین کم از کم حسن درجہ کی روایت ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے، مندرجہ ذیل احادیث جو یزید بن ابی زیاد سے مروی ہیں، سکوت کیا ہے:

93,749,1474,1731,1740,1792,1833,1848,
1881,1898,1966,1967,1968,2026,2373,2456, 2647,
4599, 5223

(سنن أبي داود. المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: 275هـ). المحقق: محمد محيي الدين عبد الحميد. الناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت. عدد الأجزاء: 4)

یہ بھی ممکن ہے کہ غیر مقلدین کو سکوت امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا اصول غلط نظر آئے مگر ہم اس کی تائید میں امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے قول نقل کر دیتے ہیں۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سمعت أبا دَاوُد يَقُول: "يَزِيد بْن أَبِي زِيَاد ثبت، لا أعلَمُ أحدًا ترك حَدِيثَه، وغيره أحبُّ إليَّ منه".

(سؤالات أبي عبيد الآجري أبا داود السجستاني في الجرح والتعديل، ص ۱۵۸ رقم 139. المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: 275هـ). المحقق: محمد علي قاسم العمري. الناشر: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية. الطبعة: الأولى، 1403هـ/1983م)

ترجمہ: یعنی ثبت ہے (ثقہ ہے) اور میں نہیں جانتا کہ اس کی حدیث ترک کی گئی ہو۔

اس روایت میں الاجری رحمۃ اللہ علیہ راوی مجہول ہے مگر یہ روایت بطور تائید پیش کی گئی ہے۔

لہٰذا ان دونوں اسلوب سے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کا ثقہ ہونا ثابت ہے۔

8 امام احمد بن صالح المصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ أَحْمد بن صَالح: "يزِيد بن أبي زِيَاد ثِقَة لَا يُعجبنِي قَول من يتَكَلَّم فِيهِ".

(تاریخ أسماء الثقات ج ا ص۲۵۶ رقم 1561 المؤلف: أبو حفص عمر بن أحمد بن عثمان بن أحمد بن محمد بن أيوب بن أزداذ البغدادي المعروف ب ابن شاهين رحمه الله (المتوفى: 385ھ) المحقق: صبحي السامرائي الناشر: الدار السلفية - الكويت الطبعة: الأولى، 1404_1984)

ترجمہ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہے اور جو یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کلام کرتا ہے مجھے خوش نہیں کرتا (یعنی امام احمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ تمام اقوال جرح فضول اور غلط ہیں)۔

9 امام ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی کتاب تاریخ اسماء الثقات رقم: 1561 میں ذکر کیا ہے یعنی ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ راوی ہے۔

10 امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے تھے:

يزيد بْن أَبِي زياد أَبُو عَبْد الله مولى بني هاشم يُعَدُّ فِي الْكُوفِيِّينَ.... روى عَنْهُ الثورى وشُعْبَة. (تاریخ الکبیر 334/8 رقم: 3220 طبع حیدرآباد دکن)

وَرَوَى عَلِيُّ بنُ عَاصِمٍ -وَلَيْسَ بِحُجَّةٍ- عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: مَا أُبَالِي إِذَا كَتَبتُ عَنْ يَزِيْدَ بنِ أَبِي زِيَادٍ أَنْ لاَ أَكْتُبَه عَنْ أَحَدٍ.

(سير أعلام النبلاء ج٦ ص٢٧٦، ٢٧٧ رقم 872 المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي رحمه الله (المتوفى: 748ھ) الناشر: دار الحديث- القاهرة الطبعة: 1427ھ-2006م)

ترجمہ یعنی جب میں یزید بن ابی زیاد سے لکھ لوں تو مجھے پھر کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔

اس سے واضح ہو گیا کہ امام شعبہ کے نزدیک یزید بن ابی زیاد الکوفی ثقہ راوی ہے۔

11 امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے کہتے ہیں: "یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے حدیثیں لکھنے

کے بعد مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ کسی اور سے حدیثیں نہ لکھوں''۔

(میزان الاعتدال ج ۴ ص ۴۲۳ رقم 9695)

12 حضرت سفیان بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال يعقوب بن سفيان: "ويزيد وأن كانوا يتكلمون فيه لتغيره فهو على العدالة والثقة وأن لم يكن مثل الحكم ومنصور.

(تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۳۰)

ترجمہ ''تغیر حافظہ کی بناء پر گو کہ لوگوں نے ان میں کلام کیا ہے پھر بھی وہ عادل وثقہ ہیں اگرچہ حکم رحمۃ اللہ علیہ اور منصور رحمۃ اللہ علیہ کے درجہ کے نہ ہوں''۔

13 امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ انہیں جائز الحدیث کہتے ہیں۔ اور یہ بھی صراحت کرتے ہیں کہ آخر عمر میں ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

وقال العجلي جائز الحديث وكان بآخره يلقن.

(تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۳۰)

14 امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقال بن حبان: "كان صدوقا إلا أنه لما كبر ساء حفظه وتغير وكان يلقن ما لقن فوقعت المناكير في حديثه فسماع من سمع منه قبل التغير صحيح. (تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۳۰)

ترجمہ یزید رحمۃ اللہ علیہ صدوق ہیں۔ البتہ بوڑھے ہو جانے پر ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور تلقین قبول کرنے لگے تھے۔ اس وجہ سے ان کی حدیثوں میں مناکیر داخل ہو گئیں۔ لہٰذا جن لوگوں نے ان سے تغیرِ حافظہ سے پہلے حدیثیں سنیں۔ ان کا سماع صحیح ہے۔

15 امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس اعتراف کے ساتھ کہ وہ متقن نہیں تھے۔ انہیں الامام، المحدث، وكان أوعية العلم جیسے وقیع الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اور ان کے لائق اعتبار ہونے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نقد رجال میں مہارت وحذاقت کے باوصف ان سے روایت کرتے ہیں''۔

يَزِيْدُ بن أبي زياد ···الإِمَامُ، المُحَدِّثُ، أَبُو عَبْدِ اللهِ الهَاشِمِيُّ مَوْلاَهُم.

الكُوْفِيُّ، مَوْلَى عَبْدِ اللهِ ابن الحَارِثِ بنِ نَوْفَلٍ مَعْدُهُ. فِي صِغَارِ التَّابِعِيْنَ.

وَكَانَ مِنْ أَوْعِيَةِ العِلْمِ....حَدَّثَ عَنْهُ: شُعْبَةُ.

وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ: شُعْبَةُ مَعَ بَرَاعتِه فِي نَقدِ الرِّجَالِ.

(سير أعلام النبلاء، ج٦ ص٢٧٦، ٢٧٧، رقم 872. المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي رحمه الله (المتوفى: 748ھ). الناشر: دار الحديث- القاهرة. الطبعة: 1427ھ-2006م)

16 حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''محدث جریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ، عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ مضبوط اور حافظ والا ہے۔

وقال عثمان بن أبي شيبة عن جرير: "كان أحسن حفظا من عطاء".

(تہذیب التہذیب ج۱۱ ص۳۳۰)

☐ عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب سنن روایت کرتے ہیں۔ اس لیے علی الاطلاق انہیں ضعیف کہنا درست نہیں۔

17 علامہ زیلعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَالَ الشَّيْخُ: وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ مَعْدُودٌ فِي أَهْلِ الصِّدْقِ، كُوفِيٌّ، يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ اللهِ، ذَكَرَ أَبُو الْحَارِثِ الْقَرَوِيُّ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، جَيِّدُ الْحَدِيثِ.

(نصب الراية لأحاديث الهداية مع حاشيته بغية الألمعي في تخريج الزيلعي. ج۱ ص۴۰۲. المؤلف: جمال الدين أبو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد الزيلعي رحمه الله (المتوفى: 762ھ). قدم للكتاب: محمد يوسف البَنُوري. صححه ووضع الحاشية: عبد العزيز الديوبندي الفنجاني، إلى كتاب الحج، ثم أكملها محمد يوسف الكاملفوري. المحقق: محمد عوامة. الناشر: مؤسسة الريان للطباعة والنشر - بيروت -لبنان/ دار القبلة للثقافة الإسلامية- جدة - السعودية. الطبعة: الأولى، 1418ھ/1997م)

ترجمہ امام ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یزید بن ابی زیاد ابو عبد اللہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ سچے

راویوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ امام ابوالحارث قروی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ جید الحدیث ہے"۔

18 امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يزيد بن أبي زِيَاد مولى بني هَاشم كوفي ثِقَة جَائِز الحَدِيث وَكَانَ بِآخِرِهِ يلقن

(معرفة الثقات من رجال أهل العلم والحديث ومن الضعفاء وذكر مذاهبهم وأخبارهم. ج۲ص۳۶۴رقم2019۔ المؤلف: أبو الحسن أحمد بن عبد الله بن صالح العجلي الكوفي رحمه الله(المتوفى:261ھ)۔المحقق:عبد العليم عبد العظيم البستوي الناشر: مكتبة الدار - المدينة المنورة - السعودية۔الطبعة: الأولى 1405 - 1985)

ترجمہ ثقہ جائز الحدیث ہے اور آخر میں تلقین قبول کرتا تھا۔

حافظہ خراب یا تلقین ہونے کی وجہ سے راوی ضعیف ثابت نہیں ہوتا۔ اور اس کا ثبوت امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے خود ثقہ جائز الحدیث لکھ کر فراہم کر دیا ہے۔ اور مزید یہ کہ حافظہ کے خراب ہونے سے پہلے کی تمام روایات صحیح ہیں۔

19 امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

يَزِيدَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِيهِ لِتَغَيُّرِهِ فِي آخِرِ عُمْرِهِ فَهُوَ عَلَى الْعَدَالَةِ وَالثِّقَةِ وَإِنْ لَمْ يكن مثل منصور والحكم و الأعمش، فَهُوَ مَقْبُولُ الْقَوْلِ ثِقَةٌ.

(المعرفة والتاريخ ج۳ص۸۱۔المؤلف: يعقوب بن سفيان بن جوان الفارسي الفسوي، أبو يوسف رحمه الله(المتوفى: 277ھ)۔المحقق: أكرم ضياء العمري۔الناشر: ...ة الرسالة، بيروت۔الطبعة: الثانية، 1401ھ-1981م)

ترجمہ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ پر کلام کیا گیا اسکے حافظہ کی تغیر کی وجہ سے مگر وہ عادل اور ثقہ ہیں۔ اگر چہ وہ حکم رحمۃ اللہ علیہ، منصور رحمۃ اللہ علیہ اور اعمش رحمۃ اللہ علیہ جیسے نہیں ہیں۔ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ قابل قبول اور عادل اور ثقہ راوی ہے۔

معلوم ہوا کہ امام یعقوب فسوی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہیں۔

20 امام جریر بن عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وقَالَ عثمان بْن أَبِي شيبة عَنْ جرير كَانَ يزيد بْن أَبِي زياد أحسن حفظا من عطاء بْن السائب.

(تاریخ الکبیر 334/8 رقم:3220 طبع حیدرآباد دکن؛ تاریخ الاوسط 39/2)

ترجمہ حضرت جریر بن عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''یزید رحمۃ اللہ علیہ کا حافظہ عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ سے بہتر ہے''۔

☐ امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

نا عبد الرحمن أنا عبد الله بن أحمد [بن محمد] بن حنبل فيما كتب إلى حدثني عثمان بن أبي شيبة قال سألت جريرا عن ليث وعطاء بن السائب ويزيد بن ابى زياد. فقال: يزيد احسنهم استقامة فى الحديث، ثم عطاء قال عبد الله وسألت ابى عن هذا فقال: اقول كما قال جرير.

(الجرح والتعديل (ج٩ ص٢٦٥ رقم 1114) المؤلف: أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي الحنظلي الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: ٣٢٧هـ) الناشر: طبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية - بحيدر آباد الدكن - الهند دار إحياء التراث العربي - بيروت الطبعة: الأولى ١٢٧١هـ)

ترجمہ عثمان بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام جریر بن عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ سے لیث رحمۃ اللہ علیہ، عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں (امام جریر رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: ''یزید رحمۃ اللہ علیہ بہتر اور مستقیم الحدیث یعنی ثقہ ہے۔ پھر عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ ہیں''۔

نوٹ ان حوالوں سے صاف ظاہر ہوا کہ محدث جریر بن عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بہتر ہیں۔ اور یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ احسن اور مستقیم فی الحدیث ہیں اور یہ بات واضح طور پر ثقاہت کی دلیل ہے۔ مزید یہ کہ یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ کو عطاء بن سائب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اچھا مانا ہے۔

21 امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قال ابن سعد: "كان ثقة في نفسه إلا أنه اختلط في آخر عمره".
(الكواكب النيرات في معرفة من الرواة الثقات.ج١ص٥٠٩رقم 12 .المؤلف: بركات بن أحمد بن محمد الخطيب، أبو البركات، زين الدين ابن الكيال رحمہ اللہ (المتوفى: 929ھ).المحقق: عبد القيوم عبد رب النبي.الناشر: دار المأمون . بيروت. الطبعة: الأولى. 1981م)

ترجمہ وہ فی نفسہ ثقہ ہے سوائے اس کے کہ آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے۔

امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی گواہی اہم ہے کیونکہ وہ اہل کوفہ کے بارے میں بڑے سخت ہیں اور کوفی راویوں پر سختی سے جرح کر دیتے ہیں مگر ان کا یزید رحمۃ اللہ علیہ کو ثقہ کہنا ایک بڑی ثقاہت کی دلیل ہے۔مزید یہ کہ ہم اس بات کا اعادہ کر چکے ہیں کہ یزید رحمۃ اللہ علیہ کا آخری عمر میں اختلاط میں ہونا ہمیں مضر نہیں ہے۔اور نہ ہی یزید رحمۃ اللہ علیہ کو ضعیف ثابت کر سکتا ہے۔ اگر مختلط ہونے سے راوی ضعیف ہو تو پھر عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ بھی ضعیف ثابت ہوتا ہے۔ مزید یہ کہ بہت سارے ثقہ راوی بشمول سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ، اسحاق بن راھو یہ رحمۃ اللہ علیہ اور محدث عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا آخری عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا۔تو کیا مختلط ہونے سے یہ راوی ضعیف قرار پائیں گے؟ جس طرح یہ راوی بھی ثقہ ہیں اسی طرح یزید بن ابی زیاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ بھی ثقہ اور ثابت ہیں۔

22 امام ابن العماد الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وهو حسن الحديث". (شذرات الذهب 206/1)

ترجمہ یزید رحمۃ اللہ علیہ حسن الحدیث ہے۔

23 امام ضیاء المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق: امام ضیاء المقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کی متعدد روایات کی تحسین اور تصریح کی ہے۔ امام الضیاء المقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کی تصحیح کی ہے۔(المختارہ:363/3، المختارہ:239/3)

24 امام ابن الجارود رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق: امام ابن الجارود رحمۃ اللہ علیہ نے المنتقیٰ من السنن المسندة میں اس کی حدیث روایت کی ہے۔(المنتقیٰ 263/1)

25 امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کی تخریج کی ہے۔(صحیح ابن خزیمہ 117)

25 محدث اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق: ابن خزیمہ کی حدیث پر اس کے محشی محدث اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: "اسنادہ صحیح" (ابن خزیمہ 117)

27 امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث اپنی کتاب میں لی ہے۔
(صحیح حمیدی رقم:46-332-358)

28۔امام ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق: امام ھیثمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:
یزید بن ابی زیاد و ثقه ابن مبارك وغیرہ۔ (مجمع الزوائد:5346)

29 امام ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

حَدِيث يزِيد بن أبي زِيَاد - وَهُوَ (صَدُوق) سَاءَ حفظه.

(البدر المنير في تخريج الأحاديث والأثار الواقعة في الشرح الكبير.ج۲ص۵۹۵.
المؤلف: ابن الملقن سراج الدين أبو حفص عمر بن علي بن أحمد الشافعي المصري (المتوفى: ۸۰۴ھ). المحقق: مصطفى أبو الغيط وعبد الله بن سليمان وياسر بن كمال. الناشر: دار الهجرة للنشر والتوزيع - الرياض- السعودية.
الطبعة: الاولى ۱۴۲۵ھ)

30 امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد مقامات پر اس کی حدیث کی تحسین کی ہے۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: فی اسنادہ یزید بن ابی زیاد. مختلف فیه ، فیکون الاسناد حسناً۔ (زوائد ابن ماجہ 1159)

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: هذا اسنادہ حسن. یزید بن ابی زیاد مختلف فیه .
(زوائد ابن ماجہ:418)

31 امام ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد مقامات پر ان کی حدیث کی تحسین کی ہے۔

۱ و فیه یزید بن ابی زیاد و حدیث حسن . (مجمع الزوائد 13014)

۲ یزید بن ابی زیاد و هو حسن الحدیث . (مجمع الزوائد 13946)

32 امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

قَالَ مُحَمَّدٌ: يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ صَدُوقٌ إِلَّا أَنَّهُ تَغَيَّرَ بِآخِرِهِ.

(علل الترمذي الكبير، ص۳۹۱. المؤلف: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن

الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى ۲۷۹ھ). رتبه على كتب الجامع: أبو طالب القاضي. المحقق: صبحي السامرائي، أبو المعاطي النوري، محمود خليل الصعيدي. الناشر: عالم الكتب، مكتبة النهضة العربية ، بيروت. الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

33 امام تمام الرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث اپنی کتاب فوائد تمام رقم 778 میں لی ہے۔

34 امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایت اپنی مسند یحییٰ بن معین رقم 68 پر لی ہے۔

35 امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کی تخریج کی ہے۔

(صحیح ابوعوانہ 1970-8485)

36 امام اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کی تخریج کی ہے۔

10، 1189، 1971، 2034، 2090، 2116، 2132

2134، 2233، 2243، 2249، 2389، 2390

(مسند إسحاق بن راهويه. المؤلف: أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم الحنظلي المروزي المعروف بـ ابن راهويه رحمه الله (المتوفى: ۲۳۸ھ). المحقق: د. عبد الغفور بن عبد الحق البلوشي. الناشر: مكتبة الإيمان - المدينة المنورة. الطبعة: الأولى ۱۴۱۲ھ۔ اجزاء: 5)

اس حدیث کے حاشیہ میں محشی عبد الغفور البلوشی لکھتا ہے " رجاله بين ثقة و صدوق "۔

37 امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کی تصحیح و تحسین کی ہے۔

(شرح السنۃ: 334-1758-3936)

38 امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وَكَانَ يزِيد صَدُوقًا إِلَّا أَنه لما كبر سَاءَ حفظه وَتغير فَكَانَ يَتَلَقَّن مَا لقن فَوَقع الْمَنَاكِير فِي حَدِيثه من تلقين غَيره إِيَّاه وإجابته فِيمَا لَيْسَ من حَدِيثه لسوء حفظه فسماع من سمع مِنْهُ قبل دُخُوله الْكُوفَة فِي أول عمره سَمَاع صَحِيح وَسَمَاع من سمع مِنْهُ فِي آخر قدومه الْكُوفَة بعد تغير حفظه وتلقنه مَا يلقن سَمَاع لَيْسَ بِشَيْء۔

(المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین ج ۳ ص ۱۰۰ رقم 1177

المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي رحمه الله (المتوفى: 354ھ) المحقق: محمود إبراهيم زايد الناشر: دار الوعي - حلب الطبعة: الأولى، 1396ھ)

39 امام مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعریف وتوثیق کی ہے۔ (شرح ابن ماجہ 1470/1)

40 امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث اصول میں لی ہے۔ (شرح ابن ماجہ 1470/1)

41 امام ابن منجویہ رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کو صحیح مسلم کے رجال میں شمار کیا ہے۔ (رجال مسلم:1873)

42 امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کی تصحیح کی ہے۔

۱ هذا اسناده صحيح (مصباح الزجاجة 546)

۲ هذا اسناده صحيح۔ (مصباح الزجاجة 1263)

43 امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

"یزید بن أبي زياد الكوفي مولى بني هاشم.. عالم فهم صدوق ردئ الحفظ لم يترك

(الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة ج ۲ ص ۳۸۲ رقم 6305

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي رحمه الله (المتوفى ۷۴۸ھ) المحقق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. الناشر: دار القبلة للثقافة الإسلامية مؤسسة علوم القرآن، جدة. الطبعة: الأولى ۱۴۱۳ھ)

44 علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کو محفوظ لکھا ہے۔ (التمہید 220/9)

45 امام سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کی تخریج کی ہے۔ (سنن-2362-2445-2386)

46 امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب العلل میں متعدد مقامات پر اس کی حدیث کو اصح اور صواب لکھا ہے۔ (کتاب العلل 391-808)

47 امام ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ نے اسے سچا راوی لکھا ہے۔ (نصب الرایہ 402/1)

48 امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کی تخریج کی ہے۔
(مستخرج ابوعوانہ 1556-6846)

49 مولانا مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اخرجه الطبرانی بالاسانید و رجاله بعضها رجال الصحیح غیر یزید بن ابی زیاد و هو حسن الحدیث کذا فی مجمع الزوائد. (تحفۃ الاحوذی 3436)

50 ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد مقامات پر اس کی حدیث کی تصحیح وتحسین کی ہے:
صحیح سنن ابی داؤد رقم: 93-1733-1794-1968-1969-1970-2028-458
صحیح ابن ماجہ رقم: 504-1379-1513-2670-3028-3031-3081

51 غیر مقلد ابی الحسن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی توثیق نقل کی ہے۔
(مرعاۃ المفاتیح 312)

52 علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ یزید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے لکھتے ہیں۔ فی نفسه فهو ثقة.
(البنایہ شرح ھدایہ 2/295)

53 قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ انه صدوق. (نیل الاوطار 7/5)

54 نواب صدیق رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد کے حوالے اس کی حدیث کی تحسین نقل کی ہے۔
(نزل الابرار 248)

55 علامہ احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ویزید هذا ضعّفه بعضهم من قِبلِ أنه شیعی ومن قبل أنه اختلط فی آخر حیاته. والحق أنه ثقة.قال ابن شاهین فی الثقات.قال أحمد بن صالح المصری یزید بن أبی زیاد ثقة.ولا یعجبنی قول من تکلم فیه. وقال ابن سعد فی الطبقات:وکان ثقة فی نفسه".
(جامع ترمذی بتحقیق وشرح احمد شاکر، ج ا ص ۱۹۵)

ترجمہ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کو بعض محدثین نے ان کے شیعی ہونے کی وجہ سے اور بعض نے ان کے آخر عمر میں حافظہ خراب ہوجانے کی بنا پر ضعیف کہا ہے، حالانکہ سچی بات یہ ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔ ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ثقات میں داخل کیا ہے۔ امام احمد بن

صالح مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہے اور مجھے اس کا قول پسند نہیں جس نے اس راوی میں کلام کیا ہے۔ امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات میں فرمایا ہے کہ یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ ثقہ ہے۔

☐ یہی احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ ترمذی کی دوسری جلد میں ایک حدیث پر گفتگو فرماتے ہوئے جس کی سند میں یہی راوی یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ ہے، فرماتے ہیں:

" فمدار الحديث على يزيد بن أبي زياد وهو ثقة ، صحيح الحديث"۔

(جامع ترمذی بتحقیق وشرح احمد شاکر، ج ۲ ص ۴۰۹)

ترجمہ اس حدیث کا مدار یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ ہے اور وہ ثقہ ہے اور اس کی حدیث صحیح ہے۔

56 علامہ محمد ہاشم بن عبد الغفور سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ترکِ رفع یدین والی احادیث میں سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی روایت ہے اس کی تخریج عبد الرزاق، امام احمد، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، طحاوی، دارقطنی وغیرہ نے کی ہے۔ پھر ان احادیث کی تخریج کرنے کے بعد فرماتے ہیں: اور ایسے ہی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی حدیث کی کئی دوسرے محدثین نے اپنی کتابوں اور مسانید میں تخریج کی ہے اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بعض اسناد شیخین کی شرط پر جید اور صحیح ہیں اور بعض اسناد حسن ہیں۔ اسناد صحیحہ میں سے مصنف عبد الرزاق والی سند ہے۔ عبد الرزاق کی سند میں سوائے عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے تین راوی ہیں: سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ، یزید بن زیاد ہاشمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ، اور عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ۔ (کشف الرین فی مسئلۃ رفع الیدین مترجم ص ۵۷ تا ۶۵)

آگے مزید علامہ محمد ہاشم بن عبد الغفور سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''یزید بن زیاد ہاشمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ یہ مختلف فیہ راوی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے معلق روایت صحیح بخاری میں لی ہے اور اس سے حفاظ حدیث مثل امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب السنن الاربعہ نے روایات کی ہیں۔ ہم ان محدثین کے نام عنقریب امام عینی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری سے نقل کریں گے جنہوں نے ان کی توثیق بیان کی ہے۔

(کشف الرین فی مسئلۃ رفع الیدین مترجم ص ۶۷)

57 حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَيَزِيدُ فِيهِ ضَعْفٌ يَسِيرٌ.

(التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير. ج٢ ص٢٣٨۔ المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني رحمه الله (المتوفى: 852ھ). تحقيق: أبو عاصم حسن بن عباس بن قطب. الناشر: مؤسسة قرطبة - مصر. الطبعة: الأولى 1416ھ/1995م)

ترجمہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ میں تھوڑا سا ضعف ہے۔

58 علامہ ابن عماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے نقل فرماتے ہیں:

ويزيد بن أبي زياد الكوفيّ ...... وهو حسن الحديث . روى له مسلم مقرونا بآخر. قاله في "العبر".

(شذرات الذهب في أخبار من ذهب. ج٢ ص١٨٤۔ المؤلف: عبد الحي بن أحمد بن محمد ابن العماد العَكري الحنبلي، أبو الفلاح رحمه الله (المتوفى ١٠٨٩ھ). حققه: محمود الأرناؤوط۔ خرج أحاديثه: عبد القادر الأرناؤوط۔ الناشر: دار ابن كثير، دمشق، بيروت۔ الطبعة: الأولى ١٤٠٦ھ)

ترجمہ "یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ حسن حدیث والا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دوسروں راویوں کی تائید میں روایت لی ہے"۔

59 علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ بھی یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں توثیق فرمانے کے بعد فرماتے ہیں:

وخرج حديثه ابن خزيمة في "صحيحه". وقال الساجي: صدوق، وكذا قال ابن حبان، وخرج مسلم حديثه في "صحيحه" واستشهد به البخاري.

(البناية شرح الهداية. ج٢ ص٢٥٥۔ المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابي الحنفي بدر الدين العيني رحمه الله (المتوفى ٨٥٥ھ) الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان. الطبعة: الأولى، ١٤٢٠ھ)

ترجمہ "ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اس سے روایت لی ہے۔ علامہ ساجی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اس کو صدوق کہتے ہیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صحیح مسلم میں اس سے حدیث

تخریج کی ہے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس سے استدلال کیا ہے

ایک ضروری تنبیہ:۔ اس موقع پر یہ بات ذہن نشین رہے کہ مشہور غیر مقلد قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے غلط فہمی کی بنا پر یزید بن ابی زیاد القرشی الہاشمی الکوفی ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، کو یزید بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ، اور بقول بعض ابن ابی زیاد القرشی الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ سمجھ لیا۔ علمائے رجال نے یزید دمشقی رحمۃ اللہ علیہ پر جو شدید جرحیں کی ہیں۔ ان سب کو نیل الاوطار (ج ۱ ص ۲۷۵) میں زیر بحث یزید بن ابی زیاد کوفی رحمۃ اللہ علیہ پر چسپاں کر دیں۔ انہی کی تقلید و اتباع میں مولانا حافظ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۃ الاحوذی (ج ۲ ص ۹۶) میں لکھ دیا کہ "یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ حسن الحدیث نہیں ہیں۔ اس لیے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے مروی حدیث کی تحسین کسی اور وجہ سے کی ہے"۔ جبکہ یزید بن ابی زیاد کوفی رحمۃ اللہ علیہ حسن الحدیث سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی تحسین بالکل درست اور بے غبار ہے۔ جس میں کسی تاویل و توجیہ کی ضرورت نہیں۔ بعینہ یہی وہم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کو مقدمہ مسلم کی شرح میں پیش آ گیا ہے۔ جس پر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب التہذیب میں نقد کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

وأغرب النووي فذكر في مقدمة شرح مسلم ترجمة يزيد بن أبي زياد وابن أبي زياد الدمشقي المذكورة قبل هذه الترجمة وزعم أنه مراد مسلم بقوله يزيد بن أبي زياد وفيه نظر لا يخفى.

(تہذیب التہذیب ج ۱۱ ص ۳۳۱)

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرح مسلم میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ پر گرفت کی ہے۔

(مقدمہ مسلم معہ فتح الملہم ص ۱۱۶)

یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کوفی ثقہ اور صحیح الحدیث ہے۔ البتہ آخری عمر میں حافظہ کا متغیر ہونا عیب ہے مگر جب اس سے روایت کرنے والے راوی کا تغیر حافظہ سے پہلے کا سماع ہو، تو اس کی صحت حدیث میں کوئی شبہ نہیں رہتا اور یہ ترک رفع یدین کی روایت یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے قدیم السماع ہیں مثلاً سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔ چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جزء رفع یدین

(رقم ۳۴) میں لکھتے ہیں کہ شعبہ رحمۃ اللہ علیہ، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور زہیر رحمۃ اللہ علیہ کا سماع یزید رحمۃ اللہ علیہ سے اول عمر میں تھا۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، زہیر بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہشیم رحمۃ اللہ علیہ کا سماع یزید رحمۃ اللہ علیہ سے اول عمر میں ہوا ہے (سنن بیہقی ج ۲ ص ۷۶)۔ ہاں آخر عمر میں جس نے یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے اس کے بارے میں کلام ہوسکتا ہے مگر اس روایت کے راوی تو قدماء ہیں۔

مندرجہ بالا تحقیق سے معلوم ہوا کہ اسماء الرجال کے اماموں کی اکثریت کے نزدیک یزید بن ابی زیاد الہاشمی ثقہ اور حسن الحدیث ہے۔ اور جن محدثین کرام نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ صرف اس کے حافظہ خراب ہونے کی وجہ سے کیا ہے۔ لہٰذا یزید بن ابی زیاد کی حافظہ خراب ہونے سے پہلے کی تمام روایات صحیح اور معتبر ہیں۔

6.7.5:۔ "ثم لا یعود" کی زیادت صحیح ہے

اعتراض بعض حضرات نے "ثم لا یعود" کی زیادت کو یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاط و تلقین کا نتیجہ قرار دیا ہے۔

جواب یہ رائے متعدد وجوہ کی بنا پر غلط ہے۔ چند وجوہ درج ذیل ہیں:

۱ دارقطنی کی روایت میں "ثم لا یعود" کے بجائے "فی اول تکبیرۃ" کا لفظ ہے۔ جن روایتوں میں "ثم لا یعود" کا لفظ نہیں۔ ان کا مفہوم بھی اس کے سوا کیا ہے کہ صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا۔

۲ اس میں وہ واقعہ بھی ذکر کیا گیا ہے جس موقع پر حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ یہ ان کے کمال ضبط کی علامت ہے۔

۳ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے تین ثقہ راوی ہیں: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ، عدی بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عدی بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ، حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ اکیلے یا عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ۔ حضرت حکم بن عتیبہ

رحمۃ اللہ علیہ اور عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ دونوں بالاتفاق ثقہ ہیں۔ان دونوں سے روایت کرنے والے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ کی ثقاہت بھی مسلم ہے۔تینوں ثقہ راویوں کی روایات یقیناً صحیح ہے۔

۴ یزید رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کو یزید رحمۃ اللہ علیہ کے اکابر اصحاب نقل کر رہے ہیں۔مثلاً امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ،سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ،اسماعیل بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ،شعبہ رحمۃ اللہ علیہ،اسرائیل بن ابی اسحاق رحمۃ اللہ علیہ(بیہقی فی ''الخلافیات'' الجوہر النقی ج۲ص۷۶؛مبانی الاخبار بحوالہ نیل الفرقدین ص ۱۱۳)،نضر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ،حمزہ زیات رحمۃ اللہ علیہ(المعجم الأوسط، ج۲ص۸۴رقم1325)،ہشیم رحمۃ اللہ علیہ،شریک رحمۃ اللہ علیہ،محمد بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ،ابن ادریس رحمۃ اللہ علیہ،اسباط رحمۃ اللہ علیہ،موسیٰ بن محمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ۔کوئی وجہ نہیں کہ ان اکابر کی پوری جماعت کی روایت کے بعد بھی اس لفظ کو غیر محفوظ کہا جائے۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث چونکہ متعدد طرق سے مروی ہے۔اس لیے وہ محدثین کے اصول پر صحیح ہے۔پھر جس طرح حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔اسی طرح اس حدیث کو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان کیا ہے۔یہ حدیث صحیح بھی ہے اور ترکِ رفع یدین پر صریح بھی۔یہ روایت بلاشبہ لائق استدلال ہے۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قلتُ: تعارض قول أبي داود وقول ابن عدي في "الكامل" رواه هشيم وشريك وجماعة معهما عن يزيد بإسناده، وقالوا فيه: لم يعد. يظهر أن شريكا لم يتفرد برواية هذه الزيادة، فسقط أيضا بذلك كلام الخطابي: لم يقل في هذا: ثم لا يعود غير شريك؛ لأن شريكا قد توقع عليها كما أخرجه الدارقطني عن إسماعيل بن زكريا ثنا يزيد بن أبي زياد نحوه، أخرجه البيهقي في "الخلافيات" من طريق النضر بن شميل عن إسرائيل، هو ابن يونس بن إسحاق عن يزيد بلفظ: "رفع يديه حذو

أذنيه ثم لم يعد" وأخرجه الطبراني في "الأوسط" من حديث حفص بن عمر: ثنا حمزة الزيات كذلك، وقال: لم يروه عنه إلا حفص، تفرد به محمد بن حرب.

(البناية شرح الهداية، ج۲ص ۲۵۴، ۲۵۵. المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى رحمه الله (المتوفى: 855هـ). الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، لبنان. الطبعة: الأولى 1420هـ-2000م)

ترجمہ میں کہتا ہوں کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کے معارض ہے جو انہوں نے ''کامل'' میں ذکر کیا ہے کہ ہشیم رحمۃ اللہ علیہ، شریک رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھ ایک جماعت نے یزید رحمۃ اللہ علیہ سے "ثم لم یعد" کی زیادت روایت کی ہے۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ شریک رحمۃ اللہ علیہ اس زیادت کے روایت کرنے میں منفرد نہیں ہے۔ اس سے امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام بھی ساقط ہوگیا کہ شریک رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کسی نے بھی اس کو روایت نہیں کیا ہے۔ اس لیے کہ شریک رحمۃ اللہ علیہ کی اس میں اسماعیل بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دارقطنی میں متابعت کی ہے۔ اسی طرح بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافیات میں نضر بن شمیل رحمۃ اللہ علیہ عن اسرائیل رحمۃ اللہ علیہ (جو ابن یونس بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ہے) کے طریق سے ان الفاظ سے متابعت کی ہے: "رفع يديه حذو أذنيه ثم لم يعد"۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اوسط'' میں اسی طرح حفص بن عمر ثنا حمزة الزيات حدیث بیان کی ہے۔ اور کہا ہے صرف حفص رحمۃ اللہ علیہ ہی اس سے روایت کرتا ہے۔ اور اس سے روایت کرنے میں محمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ متفرد ہے۔

۵ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کلمہ نقل کرنے میں یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ بھی اکیلے نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ یہ کلمہ دو ثقہ راوی حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ بھی نقل کرتے ہیں جیسا کہ سنن ابوداؤد، مسند ابی یعلی، مصنف ابن ابی شیبہ، مدونۃ الکبریٰ اور طحاوی: شرح معانی الآثار کی روایات اوپر مذکور ہوئی ہیں۔ البتہ یہ روایتیں محمد بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے ہیں۔ حضرات محدثین رحمہم اللہ کی صراحت کے مطابق یہ صدوق، سیئ الحفظ ہیں۔ اس درجہ کا راوی محدثین کے نزدیک قابل متابعت مانا

جاتا ہے۔ لہٰذا اس معتبر متابعت سے "ثم لا یعود" کی زیادت کے سلسلہ میں یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ تلقین کی جرح سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا شریک رحمۃ اللہ علیہ کے تفرد اور یزید رحمۃ اللہ علیہ کی تلقین کو لے کر اعتراض کرنا غلط ہے۔

٦ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی روایت کرتے ہیں، ترکِ رفع یدین پر عامل تھے (ابن ابی شیبہ رقم ۲۴۶۶ طبع کراچی ۱۴۲۸ھ)۔ اس سے واضح ہے کہ ترکِ رفع یدین ہی ان کے نزدیک جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت تھی۔ جو انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سیکھی تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یزید رحمۃ اللہ علیہ کی روایت بالکل صحیح ہے۔

٧ دارِ قطنی کی روایت میں واقعہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے مجمع میں یہ حدیث بیان کی تھی۔ اس سے ترکِ رفع یدین کی سنت اور مؤکد ہو جاتی ہے۔

٨ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی سند میں کوفی محدثین رحمہم اللہ آتے ہیں، جو سب ترکِ رفع یدین پر عامل تھے۔ کوفے کا پورا شہر ترکِ رفع یدین پر عامل تھا جیسا کہ محدثین رحمہم اللہ نے لکھا ہے۔

6.8:۔ حدیثِ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 70:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَاوَزَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ"۔

تحقیق إسناده ضعيف لضعف حجاج: وهو ابن أرطاة وعبد القدوس بن بكر ابن خُنَيْس، قال أبو حاتم: لا بأس به، ووثقه ابن حبان، وذكر محمود بن غيلان عن أحمد وابن معين وأبي خيثمة، أنهم ضربوا على حديثه.

وأخرجه الطبراني في "الكبير" (242) (قطعة من الجزء13) من طريق عبد القدوس بن بكر بن خنيس، عن حجاج بن أرطاة بهذا الإسناد۔

وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 101/2، وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" وفيه حجاج بن أرطاة واختلف في الاحتجاج به.

وقد سلف برقم (15600) من حديث مالك بن الحويرث بلفظ "حتى يحاذي بها فروع أُذنيه"، وهو حديث صحيح.

قال السندي: قوله: حتى جاوز بهما أذنيه: لعله فعل ذلك لبيان الجواز، أو هو محمول على ما جاء من أنه حاذى بهما فروع أذنيه، فإن فيه مجاوزة الأسفل!

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۲۶ص۲۳رقم16099۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد وآخرون۔إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ، اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز شروع کی۔ تو رفع یدین کیا یہاں تک کہ دونوں کانوں سے تجاوز کر گئے''۔

فائدہ اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مسئلہ رفع یدین بیان کیا ہے کیونکہ رفع یدین صرف ابتداء نماز ہی میں ہے۔ اس لیے جناب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صرف ابتداء میں ہی رفع یدین بیان کیا ہے۔ اگر رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اور تیسری رکعت کی ابتدا میں رفع یدین ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ وہ بھی بیان کرتے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مسئلہ رفع یدین بیان کریں اور مکمل بیان نہ کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جو صحیح السند روایت ہے، اس میں بس افتتاح صلوٰۃ کے وقت ہی رفع یدین ہے۔ جس پر سب کا اتفاق و عمل ہے۔ بلکہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں نماز میں رفع یدین کی ممانعت کی موجود ہے:

حدیث نمبر 71:۔حدثنا سليمانُ بن الحسنِ العطّارُ، قال: دثنا أبو كاملٍ الجحدريُّ ، قال: حدثنا الفضَيلُ بن سليمانَ، قال: حدثنا محمد بن أبي

يحيى، قال: رأيتُ عبدَالله بن الزُّبيرِ ورأى رجلاً رافعًا يديه يدعو قبل أن يَفْرُغَ من صلاتِهِ، فلما فَرَغَ منها قال: "إنَّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم لم يكنْ يرفعُ يديه حتى يَفرُغَ من صلاتِهِ".

تحقیق نقله ابن كثير في "جامع المسانيد" (5496/ قلعجي) و (45/4/ابن دهيش) عن المصنف، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" (169/10)(رقم 17345)، وقال: "رواه الطبراني، وترجم له فقال: محمد بن أبي يحيى الأسلمي عن عبد الله بن الزبير". ورجاله ثقات".

ورواه الضياء في "المختارة" (336/9) من طريق المصنف، به.

(المُعْجَمُ الكَبِير للطبراني المُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر. ج ۱۴ ص ۲۶۶ رقم 14907۔ المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى: ۳۶۰ھ) تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية د/ سعد بن عبد الله الحميد و د/ خالد بن عبد الرحمن الجريسي)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا: ''جناب رسول اللہ ﷺ تو نماز میں رفع یدین نہ کرتے تھے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاتے''۔

حدیث نمبر 72:۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَرَأَى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ بِدَعَوَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا، قَالَ: "إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ"۔

(المعجم الكبير. ج ۱۳ ص ۱۲۹ رقم 324۔ المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ) ۔ المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي دار النشر: مكتبة ابن تيمية. القاهرة. الطبعة: الثانية)

قال: رجاله ثقات۔ (تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۲۲۱ مطبوعہ بیروت، لبنان)

ترجمہ حضرت محمد بن یحییٰ اسلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو

دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھا تو فرمایا: ''جناب رسول اللہ ﷺ تو نماز میں رفع یدین نہ کرتے تھے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوجاتے''۔

فائدہ اس صحیح حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں بالکل رفع یدین نہ کرتے تھے۔اس روایت میں بالکل واضح طور پر یہ بات موجود ہے کہ جو آدمی اپنی نماز میں نماز سے فارغ ہونے سے پہلے رفع یدین کررہا تھا۔حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو رفع یدین کرنے سے منع کیا اور ساتھ یہ دلیل بھی دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوجاتے۔

حدیث نمبر 73:۔أن عبد الله بن الزبير رأى رجلا يرفع يَدَيْهِ فِي الصَّلَاة عِنْد الرُّكُوع وَعند رفع رَأسه من الرُّكُوع. فَقَالَ لَهُ: "لَا تفعل، فَإِن هَذَا شَيْء فعله رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ثمَّ تَركه"۔

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري، ج۵ ص ۲۷۳۔ المؤلف:أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى رحمه الله (المتوفى ۸۵۵ھ). الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

(عمدۃ القاری ج۵ ص ۳۹۸، ۳۹۹، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

(البناية شرح الهداية، ج۲ ص۲۵۸۔ المؤلف:أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى رحمه الله (المتوفى ۸۵۵ھ)۔ الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان۔ الطبعة:الأولى، ۱۴۲۰ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز میں رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: ''ایسا نہ کر۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رفع یدین کیا۔پھر چھوڑ دیا تھا''۔

فائدہ اس حدیث میں واضح طور پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے رفع یدین سے ممانعت کر دی، اور فرمایا: ''حضور ﷺ نے پہلے رفع یدین کیا تھا پھر چھوڑ دیا تھا''۔اس حدیث

سے علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے رفع یدین کے منسوخ ہونے کی دلیل بیان کی ہے۔
فرماتے ہیں:

وَالَّذِی يَحْتَج بِهِ الْخصم من الرّفْع مَحْمُول على أَنه كَانَ فِي ابْتِدَاء الْإِسْلَام، ثمَّ نسخ. وَالدَّلِيل عَلَيْهِ أَن عبد الله بن الزبير رأى رجلا يرفع يَدَيْهِ فِي الصَّلَاة عِنْد الرُّكُوع وَعند رفع رَأسه من الرُّكُوع، فَقَالَ لَهُ: لَا تفعل، فَإِن هٰذَا شَیْء فعله رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم ثمَّ تَركه. (عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ج۵ ص۲۷۳)

جن احادیث سے قائلین رفع یدین نے دلیل پکڑی ہے۔ وہ زمانہ ابتداء اسلام کی ہیں۔ پھر رفع یدین منسوخ ہو گیا۔ اس کی دلیل یہی حدیث عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔
(اس کے بعد اس حدیث کو بیان کیا ہے)۔

6.9: حدیثِ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر 74:- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ، فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، وَعِنْدَ الْبَيْتِ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَبِعَرَفَاتٍ وَبِالْمُزْدَلِفَةِ، وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ".

(شرح معانی الآثار، ج۲ ص۱۷۶، رقم 3821۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی رحمہ اللہ (المتوفى: 321ھ). حققه وقدم له: (محمد زهری النجار - محمد سيد جاد الحق) من علماء الأزهر الشريف. راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د يوسف عبد الرحمن المرعشلی - الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية. الناشر: عالم

الکتب۔الطبعة: الأولى - 1414ھ 1994م)

□ أخبرنا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وعن نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ: عِنْدَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلَاةِ، وَاسْتِقْبَالِ الْبَيْتِ، وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَالْمَوْقِفَيْنِ وَالْجَمْرَتَيْنِ".

(الخلافيات بين الإمامين الشافعي وأبي حنيفة وأصحابه ج٢ ص٣٤٢، ٣٤٣ رقم 1729، 1730۔المؤلف: أبو بكر البيهقي (384ھ۔458 ھ)۔تحقيق ودراسة: فريق البحث العلمي بشركة الروضة، بإشراف محمود بن عبد الفتاح أبو شذا النحال۔ الناشر: الروضة للنشر والتوزيع، القاهرة - جمهورية مصر العربية ۔الطبعة: الأولى، 1436ھ۔2015م)

□ وَقَالَ الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهِ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، وَاسْتِقْبَالِ الْبَيْتِ، وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَالْمَوْقِفَيْنِ، وَعِنْدَ الْحَجَرِ"،انْتَهَى. قَالَ: وَهَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مَوْقُوفًا، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَكُنْ بِالْحَافِظِ، وَإِنَّمَا قَالَ: "تُرْفَعُ الْأَيْدِي، وَلَمْ يَقُلْ: لَا تُرْفَعُ الْأَيْدِي إلَّا فِي هَذِهِ الْمَوَاضِعِ"، انْتَهَى كَلَامُهُ.

(نصب الراية لأحاديث الهداية مع حاشيته بغية الألمعي في تخريج الزيلعي، ج١ ص٣٩٠، ٣٩١۔المؤلف: جمال الدين أبو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد الزيلعي رحمه الله (المتوفى: 762ھ)۔قدم للكتاب: محمد يوسف البَنُوري۔صححه ووضع الحاشية: عبد العزيز الديوبندي الفنجاني إلى كتاب الحج، ثم أكملها محمد

یوسف الكاملفوری۔المحقق: محمد عوامة۔الناشر: مؤسسة الريان للطباعة والنشر - بيروت -لبنان/ دار القبلة للثقافة الإسلامية- جدة - السعودية۔ الطبعة: الأولى 1418ھ/1997م)

□ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:"تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَاسْتِقْبَالِ الْبَيْتِ، وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَالْمَوْقِفَيْنِ، وَعِنْدَ الْحَجَرِ".

وَفِيهِ: ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ سَيِّئُ الْحِفْظِ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج۲ ص۱۰۳ رقم2595۔المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ۸۰۷ھ)۔ المحقق:حسام الدين القدسي۔ الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "رفع الیدین سات مقامات پر کیا جائے: نماز کے شروع میں، بیت اللہ کی زیارت کے وقت، صفاء ومروہ پر، عرفات اور مزدلفہ میں وقوف کے وقت، اور رمی جمار کے وقت"۔

حدیث 75:۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ أَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ أَبُو بُرَيْدٍ الْجَرْمِيُّ، ثنا سَيْفُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، ثنا وَرْقَاءُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:"السُّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ: الْيَدَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْجَبْهَةِ، وَرَفْعُ الْأَيْدِي إِذَا رَأَيْتَ الْبَيْتَ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وبِعَرَفَةَ وبِجَمْعٍ وَعِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَإِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ"۔

(المعجم الكبير۔ج۱۱ص۵۲ ۴رقم 12282۔المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي أبو القاسم الطبراني رحمه الله(المتوفى ۳۶۰ھ) ۔ المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي۔دار النشر:مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔ الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سجدہ سات

اعضاء پر کیا کرو: دونوں ہاتھوں، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنوں اور پیشانی پر۔ اور رفع یدین اس وقت کیا کرو: جب تو بیت اللہ کو دیکھے، اور صفا و مروہ پر، وقوف عرفہ کے وقت، رمی جمار کے وقت، اور جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے''۔

حدیث 76:۔ حَدَّثَنِي جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ: فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْبَيْتَ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَعَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ، وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ، وَعَلَى الْمَيِّتِ"۔

(أخبار مكة وما جاء فيها من الآثار، ج۱ ص۲۷۹۔ المؤلف: أبو الوليد محمد بن عبد الله بن أحمد بن محمد بن الوليد بن عقبة بن الأزرق الغساني المكي المعروف بالأزرقي رحمه الله (المتوفى: 250ھ)۔ المحقق: رشدي الصالح ملحس۔ الناشر: دار الأندلس للنشر - بيروت)

- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تُرْفَعُ الْأَيْدِي إِلَّا فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ: حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ، وَحِينَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَيَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ، وَحِينَ يَقُومُ عَلَى الصَّفَا، وَحِينَ يَقُومُ عَلَى الْمَرْوَةِ، وَحِينَ يَقِفُ مَعَ النَّاسِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ، وَالْمَقَامَيْنِ حِينَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ"۔

(المعجم الكبير، ج۱۱ ص۳۸۵ رقم 12072۔ المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ)۔ المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي۔ دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔ الطبعة: الثانية)

- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: "رَفْعُ الْأَيْدِي إِذَا رَأَيْتَ الْبَيْتَ"۔ وَفِيهِ: "عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَإِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ"۔

وَفِي الْإِسْنَادِ الْأَوَّلِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى، وَهُوَ سَيِّئُ الْحِفْظِ. وَحَدِيثُهُ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ اللهُ. وَفِي الثَّانِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَقَدِ اخْتَلَطَ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۳ص۲۳۸رقم 5461 المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى۸۰۷ھ) المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رفع یدین نہیں کیا جاتا، مگر سات مقامات پر: (۱) جب نماز کے لیے کھڑا ہو، (۲) جب بیت اللہ کو دیکھے، (۳) صفا پر، (۴) مروہ پر، (۵) عرفات میں، (۶) مزدلفہ میں اور (۷) رمی جمار کے وقت''۔

5 حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ مختلف فیہ مگر حسن الحدیث راوی ہے۔ اس کا اصل مقام ڈاکٹر نور الدین عتر کچھ یوں بتاتے ہیں:

"فاذا انفرد واحد من هؤلاء بحديث ولم يتابع عليه لم يحتج به"۔

(شرح علل ترمذی ۱/۱۴۴)

ترجمہ جب یہ روایت کرنے میں اکیلا ہو، اور اس کا کوئی متابع بھی نہ ہو، تو پھر قابل حجت نہیں ہے (یعنی جب ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی متابع مل جائے تو روایت صحیح ہو گئی)۔

ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ ذیل محدثین کرام نے توثیق وتقویت فرمائی ہے۔

2 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی متعدد احادیث کو حسن، حسن صحیح، حسن غریب کہا ہے۔ سنن ترمذی رقم: 552، 919، 1005، 1485، 1629، 1955، 2880۔

3 امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَإِنْ كَانَ يُنْسَبُ إِلَى سُوءِ الْحِفْظِ، فَإِنَّهُ أَحَدُ فُقَهَاءِ الْإِسْلَامِ وَقُضَاتِهِمْ، وَمِنْ أَكَابِرِ أَوْلَادِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ. (مستدرک حاکم رقم: 31)

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی حدیث کی تصحیح کی ہے۔ (مستدرک حاکم رقم 4338، 8018)

4 علامہ ذہبی فرماتے ہیں: وكان صاحب قرآن وسنة. قرأ عليه حمزة وكان صدوقاً جائز الحديث. (العبر فى خبر من غبر، ج 1ص 162)

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى أبو عبد الرحمن الانصارى القاضى أحد الاعلام.... قال أحمد سئ الحفظ وقال أبو حاتم محله الصدق''۔ الکاشف رقم: 5000)

□ ابن أبي ليلى الإمام العلم مفتي الكوفة وقاضيها أبو عبد الرحمن محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى الفقيه المقرئ.... قال أحمد بن يونس: كان بن أبي ليلى أفقه أهل الدنيا. وقال العجلي: كان فقيها صدوقا صاحب سنة جائز الحديث قارئا عالما بالقرآن قرأ عليه حمزة. ....

قلت: حديثه فى وزن الحسن ولا يرتقي إلى الصحة؛ لأنه ليس بالمتقن عندهم ومناقبه كثيرة.

(تذكرة الحفاظ.ج ا ص ۱۲۸، ۱۲۹، رقم 165 .المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ).الناشر: دار الكتب العلمية بيروت-لبنان.الطبعة: الأولى، 1419هـ-1998م)

5 محمد بن عبد الرحمن بن أبي لَيْلَى الأنصاريُّ الكوفيُّ.

۱ وقال العِجلي: "كوفيٌّ، صدوقٌ، ثقةٌ". ثم قال بعد ذالك بكثير: "محمد بن عبد الرحمن بن أبي لَيْلى، يُكنى أبا عبد الرحمن، وكان فقيهًا صاحب سُنّة. وابن شُبرمة أقدم موتًا من ابن أبي لَيْلى، وكان ابن أبي ليلى صدوقًا جائز (الحديث)، وكان قارئًا للقرآن عالمًا به، قرأ حمزة الزيات عليه. "الثقات" 1263.

۲ وقال أبو زُرْعة الرازيُّ:" رَجلٌ شريفٌ". (2/ 727).

۳ وقال أبو حاتم الرازيُّ: كان ابن أبي لَيْلى سيئ الحفظ. "علل الحديث" 251و 287.

۴ وقال يعقوب بن سُفيان: فقيهٌ ثقةٌ، عدلٌ، وفی حديثه بعض المقالة، لَيِّنُ الحديث. "المعرفة والتاريخ" 3/94.

۵ وقال الترمذیُّ: قد تَكَلَّمَ بعض أهل العلم فی ابن أبی لَيْلی من قِبَل حفظه.

قال الترمذی: وابن أبی ليْلَى صدوقٌ فَقِيهٌ، وإنما يهم فی الإسناد.

حدثنا نصر بن علی. قال: حدثنا عبد الله بن داود، عن سُفيان الثوری.

قال: فقهاؤنا ابن أبی لَيْلَى وعبد الله بن شبرمة. "جامع الترمذی" 1715.

۶ وقال الدارقطنی: ثقة، فی حفظه شیء. "السنن" 1/124.

(الجامع فی الجرح والتعديل لأقوال البخاری، ومسلم، والعجلی، وأبی زرعة الرازی، وأبی داود، ويعقوب الفسوی، وأبی حاتم الرازی، والترمذی، وأبی زرعة الدمشقی، والنسائی، والبزار، والدارقطنی، ج ۳ ص ۳۸ تا ۴۰، رقم 4015. جمع وترتيب: السيد أبو المعاطی النوری، حسن عبد المنعم شلبی، أحمد عَبْد الرزاق عيد، محمود محمّد خليل الصّعيدی، الدكتور محمد مهدی المسلمی، أيمن إبرَاهيم الزاملی، إبراهيم محمد النوری. الناشر: عالم الكتب، بيروت - لبنان. الطبعة: الأولى، 1412 هـ-1992 م)

6 احمد بن یونس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ کان افقه اهل الدنيا۔ (الجرح وتعدیل ۷/۳۲۲)

7 امام عطا رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: هو اعلم منی۔ (مرآۃ الجنان ۱/۳۰۶)

8 حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: هو صدوق لايتهم يتعمد الكذب۔ (شرح علل ترمذی ۱/۱۴۵)

9 حافظ ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صدوق سیٔ الحفظ۔ (البدر المنیر ۱۶/۴۲۳)

10 ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی توثیق کی ہے۔ (البدر المنیر ۱/۲۵۸ مجمع الزوائد رقم: ۱۰۹۳)

11 حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی ایک حدیث کو صحیح کہا ہے۔ السنن الکبریٰ رقم: ۴۳۶۶

12 حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صدوق سیء الحفظ جدا من السابعة۔

تقریب التہذیب رقم: 6081

13 علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا: صدوق جائز الحدیث (طبقات الحفاظ ۱/۱۳)

14 حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ثقة حافظ جلیل۔ (زادالمعاد ۵/۱۵۰)

15 حافظ ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی کتاب میں روایت لیں ہیں۔

(مستخرج ابی عوانہ رقم: ۵۰۳۳)

16 ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے اپنی کتاب صحیح میں روایت لی ہے۔

(صحیح ابن خزیمہ: ۲۰۶۴)

17 امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے اپنی سنن میں روایت لی ہے۔ (سنن نسائی رقم: ۲۷۷۴)

18 حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: صدوق امام ثقه روی الحفظ۔

(ترغیب والترھیب ج۵ ص ۵۳۵)

19 علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "حدیث حسن انشاء الله" (مجمع الزوائد رقم: ۵۴۶۱)

20 سلفی محقق احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"محمد بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ جیسے شخص کی حدیث حسن درجہ سے جو قابل احتجاج ہے کم نہیں ہے اور جب کوئی حدیث اس کی روایت کی مؤید مل جائے تو پھر اس کی حدیث صحیح ہو جائے گی۔ (شرح ترمذی، احمد شاکر)

عرب محقق احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث حسن سے کم نہیں اور اگر کوئی دوسری روایت متابع اور مؤید مل جائے تو اس کی حدیث صحیح ہو جائے گی۔ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں معتدل رائے یہ ہی ہے کہ ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ حسن الحدیث ہے۔ کیونکہ علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد: ۵۴۶۱ میں کہا کہ حدیث حسن ان شاء الله۔ اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث فی وزن الحسن (طبقات الحفاظ ۱/۱۲۹) یعنی محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی حدیث وزن اور درجہ میں حسن ہے۔

ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ پر اگر محدثین نے جرح کی ہے تو دوسری طرف جم غفیر علماء کرام نے

اس کی توثیق بھی کی ہے۔ لہٰذا محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث خصوصاً علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالوں کی روشنی میں حسن درجہ سے کم نہیں ہے اور اگر اس کے ساتھ دوسری روایت مؤید مل جائے تو اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ کی مؤید حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت معجم الکبیر رقم: ۱۲۲۸۲ کی ہے۔

حصہ دوم: ترکِ رفع یدین آثارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں

دلائلِ منصوصہ میں قرآنِ پاک کے بعد دوسرا درجہ اور مقام جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ہے۔ حضور ﷺ نے اپنے بعد حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی سنت اور طریقے کو لازم پکڑنے کی وصیت فرمائی ہے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعامل بھی دین میں حجت ہے۔ اس باب میں ترکِ رفع یدین کے مسئلے کو حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے مبرہن کیا گیا ہے۔

6.9: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 1: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: "رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُودُ".

(شرح مشكل الآثار، ج۱۵ ص۵۰ تحت رقم 5832۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ)۔ تحقيق: شعيب الأرنؤوط۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۵ھ)

(شرح معاني الآثار، ج۱ ص ۲۲۷ رقم 1364۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن

سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي ﷫ (المتوفى ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف۔ راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د۔ يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔ الناشر: عالم الكتب۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

(صححه الزيلعي۔ نصب الرایہ ج۱ ص۴۸۰؛ وهذا رجاله ثقات، درایہ ج۱ ص۱۵۲؛ وهذا سند صحيح على مسلم الجوہر النقی ج۲ ص۷۵؛ قال النيموي: وهو اثر صحيح، آثار السنن ص۱۵۴، ۱۵۵ رقم ۴۰۳ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی ۱۴۳۲ھ)

ترجمہ حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے بعد میں نہیں۔

6.9.1: حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لِأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَيَّاشٍ، وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ. أَفَتَرَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَنْ دُونَهُ، وَمَنْ هُوَ مَعَهُ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ مَا رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ. وَفَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ هٰذَا وَتَرَكَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَلَى ذٰلِكَ، دَلِيلٌ صَحِيحٌ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ خِلَافُهُ. (شرح معاني الآثار، ج۱ ص۲۲۷)

ترجمہ یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اس حدیث میں سوائے پہلی تکبیر کے رفع یدین نہیں کرتے۔ یہ حدیث

صحیح ہے کیونکہ حسن بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ، اگر چہ اس حدیث کا مدار یہی ہے، یہ ثقہ اور حجت ہے۔ یہ بات امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے کہی ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر یہ مخفی رہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں رفع یدین کرتے تھے۔ اس کا آپ رضی اللہ عنہ سے کم درجہ کے حضرات کو اور جوان کے ساتھ تھے، انہوں نے اس کے برعکس دیکھا، جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کسی نے انکار بھی نہ کیا۔ یہ ہمارے نزدیک محال ہے۔ (اگر صرف اسی حدیث کو ہی بنیاد بنایا جائے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا کرتے تھے اور حضرات صحابہؓ نے انہیں ایسا ہی کرتے رہنے دیا تو یہ واضح دلیل ہے کہ یہی وہ صحیح بات ہے جس کی خلاف ورزی کسی اور کو بھی نہیں کرنی چاہیے۔

اثر نمبر 2: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: "صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ". قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: "وَرَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ، وَإِبْرَاهِيمَ، وَأَبَا إِسْحَاقَ، لَا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ".

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۲۱۴ رقم 2454۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفى ۲۳۵ھ) المحقق: كمال يوسف الحوت. الناشر: مكتبة الرشد، الرياض. الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت اسود بن یزید تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں۔ وہ نماز کے شروع کے علاوہ کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ: میں نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے کہ وہ ابتدائے نماز کے سوا رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

فائدہ حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعیؒ ہیں۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں دو سال رہے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کہنے سے نماز میں تطبیق ترک کردی تھی۔ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کررہے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ یہ حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔ حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت کا عمل بیان کررہے ہیں کہ جب امام ہوتے تھے اور کسی کا انکار ساتھ منقول نہیں ہے جو علامت ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تقریباً اجماع کی۔

(الدرس الشذی فی شرح جامع الترمذی ص ۱۷۲۔ المؤلف: حضرت مولانا صوفی محمد سرور رحمۃ اللہ علیہ۔ طبع ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

تو اگر رفع یدین متروک نہ ہوتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو کہ خلیفہ راشد ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کی شخصیت سے یہ امید کب کی جاسکتی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رفع یدین نہیں کریں گے۔ لہٰذا جن روایات میں رفع یدین کا ذکر ہے وہ منسوخیت سے پہلے کی ہیں۔

اس صحیح اثر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو اسحٰق سبیعی رحمۃ اللہ علیہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ یہ تینوں مشہور تابعی ہیں بالخصوص امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ تو ایسے جلیل القدر تابعی ہیں کہ دو، چار نہیں بلکہ پانچ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے اور ان سے اکتساب علم وفضل کیا ہے۔ اسی طرح امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے علم وفضل اور تفقہ فی الدین کے لحاظ سے اکابر تابعین رحمہم اللہ میں شمار ہوتے ہیں۔

6.10:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 3:۔ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثنا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، قَالَ: ثنا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ۔

(شرح معانی الآثار، ج ۱ ص ۲۲۵ رقم 1353۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی رحمہ اللہ

(المتوفی ۳۲۱ھ)۔حققه وقدم له: محمد زهری النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف۔راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه:د۔ يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔الناشر:عالم الكتب۔الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

(شرح مشكل الآثار، ج۱۵ص۳۳رقم 5825۔المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ)۔تحقيق:شعيب الأرنؤوط۔الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة: الأولى ۱۴۱۵ھ)

ترجمہ حضرت عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (کلیب بن شہاب کوفی رحمۃ اللہ علیہ) سے نقل کرتے ہیں: ''خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے اور اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے''۔

اثر نمبر 4:-حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قِطَافٍ النَّهْشَلِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ص۲۱۳رقم 2442۔ المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ۲۳۵ھ)۔المحقق:كمال يوسف الحوت۔الناشر: مكتبة الرشد، الرياض۔ الطبعة:الأولى ۱۴۰۹ھ)

(المدونة، ج۱ص۱۶۶۔المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى: 179ھ)۔الناشر: دار الكتب العلمية۔الطبعة: الأولى، 1415ھ-1994م)

(السنن الكبرى ج۲ص۱۱۴ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة:الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

(معرفة السنن والآثار،ج۲ص۴۲۱رقم 3276۔المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن

موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ). المحقق: عبد المعطي أمين قلعجي. الناشرون: جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي؛ دار قتيبة، دمشق-بيروت؛ دار الوعي، حلب-دمشق؛ دار الوفاء المنصورة-القاهرة. الطبعة: الأولى ۱۴۱۲ھ)

(صححه الزيلعي. نصب الراية ج۱ ص۴۸۰؛ قال ابن حجر: رواته ثقات، الدراية في تخريج احاديث الهداية ج۱ ص۱۵۲؛ قال العيني في العمدة: اسناد عاصم صحيح على شرط مسلم. عمدة القاری ج۵ ص۴۰۰ طبع مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ؛ قال النيموي: واسناده صحيح، آثار السنن ص۱۵۵، ۱۵۶ رقم ۴۰۴ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی ۱۴۳۲ھ)

ترجمہ حضرت عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (حضرت کلیب بن شھاب رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کرتے ہیں: ''بیشک حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے، اس کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے''۔

اثر نمبر 5:- قَالَ مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى الَّتِي يَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ۔

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني ص۵۹ رقم 109. المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى ۱۷۹ھ). تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف. الناشر: المكتبة العلمية. الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت عاصم بن کُلَیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد، حضرت کُلَیب رحمۃ اللہ علیہ، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، سے روایت کرتے ہیں: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔ اس کے بعد نماز کے کسی حصے میں رفع یدین نہیں کرتے تھے''۔

فائدہ اس صحیح اور ترکِ رفع یدین میں صریح اثر کو غیر معتبر ٹھہرانے کی غرض سے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''معرفۃ السنن والآثار'' میں لکھتے ہیں: ''ابوبکر نہشلی رحمۃ اللہ علیہ ان راویوں

میں نہیں ہیں جن کی روایت سے دلیل و حجت پکڑی جائے"۔

حالانکہ ابوبکر نہشلی رحمۃ اللہ علیہ سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں احتجاج کیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ ان کی توثیق کرتے ہیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ انہیں حسن الحدیث اور صدوق کہتے ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "صدوق، رمی بالارجاء"۔ (دیکھیے: خلاصہ تذہیب التہذیب، خزرجی؛ میزان الاعتدال؛ تقریب)

ائمہ رجال کی اس واضح توثیق کے باوجود امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا ان کے بارے میں ایسا کہنا انصاف سے بعید اور اپنے مذہب کی کھلی پاسداری ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ تعصب سے کام لیتے ہیں الخ" (بغیۃ الالمعی ج ۲ ص ۸)۔ مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے متعلق اپنی تحقیق ان لفظوں میں بیان کی ہے: "امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ مشہور محدث ہیں مگر ان کا کوئی قول بلا دلیل معتبر نہیں ہوسکتا"۔ (تحقیق الکلام ج ۲ ص ۱۳۲)

اس لیے ابوبکر نہشلی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قولِ بلا دلیل بلکہ خلافِ دلیل کا کچھ اعتبار نہیں اور یہ اثر بلا غبار صحیح ہے۔

اثر نمبر 6:۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ: "رَفَعَ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى مِنَ الصَّلاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيمَا سِوَى ذَلِكَ"۔

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، ص۵۸ رقم 105۔ المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى ۱۷۹ھ)۔ تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف۔ الناشر: المكتبة العلمية۔ الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت عاصم بن کُلَیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: "میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرض نماز کی صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا۔ اس کے بعد (نماز کے کسی حصے میں) رفع یدین نہیں کیا"۔

فائدہ حضرت امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ محمد بن ابان کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی محدثین کی ایک جماعت نے تضعیف کی ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ قدوۃ المحدثین حضرت امام بخاری

رحمۃ اللہ علیہ ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

1 كنية مُحَمَّد بن أبان بن صَالح بن عُمَيْر أَبُو عمر الْكُوفِي لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدهم.

(التاريخ الأوسط (مطبوع خطأ باسم التاريخ الصغير) ج۲ ص۲۵۹ رقم 2528. المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله رحمه الله (المتوفى: 256ھ). المحقق: محمود إبراهيم زايد. الناشر: دار الوعي , مكتبة دار التراث - حلب , القاهرة. الطبعة: الأولى، 1397 - 1977)

2 محمد بن أبان بن صالح بن عمير الجعفي: عن أبي إسحاق، وحماد بن أبي سليمان، وليس بالقوي.

(كتاب الضعفاء، ص۱۱۹ رقم 326. المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله رحمه الله (المتوفى: 256ھ). المحقق: أبو عبد الله أحمد بن إبراهيم بن أبي العينين. الناشر: مكتبة ابن عباس. الطبعة: الأولى 1426ھ/2005م)

3 وَقَالَ أَحْمد أما إِنَّه لم يكن مِمَّن يكذب. وَقَالَ أَبُو حَاتِم لَيْسَ هُوَ بِقَوي يكْتب حَدِيثه وَلَا يحْتَج بِهِ.

(تعجيل المنفعة بزوائد رجال الأئمة الأربعة. ج۲ ص۱۶۶ رقم 922. المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني رحمه الله (المتوفى: 852ھ). المحقق: د. إكرام الله إمداد الحق. الناشر: دار البشائر . بيروت. الطبعة: الأولى . 1996م)

4 حافظ عبد الحق الاشبیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مرجی ہونے کی وجہ سے ان پر کلام کیا گیا ہے، ان کی حدیث لکھی جائے گی۔ حافظ ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ ان کی تائید کرتے ہیں:

مُحَمَّد بن أبان بن صَالح، وَكَانَ من رُؤُوس المرجئة، فَتكلم فِيهِ من أجل ذَلِك، وَمَعَ ذَلِك يكْتب حَدِيثه. هَذَا مَا ذكر، وَهُوَ كَمَا قَالَ.

(بيان الوهم والإيهام في كتاب الأحكام. ج۳ ص۲۲۴ رقم 953. المؤلف: علي بن

محمد بن عبد الملك الكتامي الحميري الفاسي، أبو الحسن ابن القطان رحمه الله (المتوفى ٦٢٨هـ). المحقق:د. الحسين آيت سعيد. الناشر: دار طيبة. الرياض الطبعة: الأولى ١٤١٨هـ)

5 ائمہ جرح وتعدیل کے ان اقوال سے ظاہر ہے کہ محمد بن ابان رحمۃ اللہ علیہ کم از کم لائق متابع ہیں۔ لہٰذا اس معتبر متابعت سے ابوبکر نہشلی رحمۃ اللہ علیہ کو مزید تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور بعض محدثین نے ان کے تفرد کی جو بات کہی ہے، وہ بھی ختم ہو جاتی ہے۔

اثر نمبر 7:- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ عَلِيٍّ، "أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ، وَكُلَّمَا رَفَعَ، وَكُلَّمَا خَفَضَ"۔

(الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ ص۲۱۷ رقم 2484۔

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ٢٣٥هـ). المحقق: كمال يوسف الحوت. الناشر: مكتبة الرشد الرياض الطبعة: الأولى ١٤٠٩هـ)

ترجمہ حضرت ابورزین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (نماز کے دوران) تکبیر کہتے، جب سجدہ کرتے۔ اور اسی طرح جب بھی نماز میں اُٹھتے اور جھکتے، تو تکبیر کہا کرتے تھے۔

فائدہ ان روایتوں سے واضح ہو گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نماز میں سوائے پہلی تکبیر کے رفع یدین نہ کرتے تھے۔ اگر یہ رفع یدین ترک نہ کی گئی ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی بھی رفع یدین نہ چھوڑتے۔ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ رفع یدین کی ایک حدیث کے راوی ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کا رفع یدین نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اسے چھوڑ دیا گیا تھا۔ ورنہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے خلاف سنت کام کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ تو اگر رفع یدین باقی ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہ ضرور رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھتے۔

اثر نمبر 8:- حدثنا جعفر بن محمد، قال: حدثنا اسماعيل بن أبان، قال: حدثنا ابوبكر النهشلي، عن عاصم بن كليب الجرمي، عن ابيه، عن على بن ابى طالب "أنه كان يرفع يديه فى التكبيرة الأولى من الصلاة ثم لا يرفع"

(مصنفات ابی جعفر رقم ۵۴۲)

ترجمہ حضرت عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ رفع الیدین کرتے اس کے بعد پھر رفع یدین نہ کرتے تھے۔

سند کی تحقیق

ابو جعفر محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ	ثقہ	المعین فی طبقات المحدثین رقم:۱۲۴۶
جعفر بن محمد الصائغ رحمۃ اللہ علیہ	ثقہ صادقاً	تاریخ بغداد ۱۸۵/۷، رقم: ۳۶۳۷
اسماعیل بن اَبان الورق رحمۃ اللہ علیہ	ثقہ	الکاشف رقم: ۳۴۵
ابو بکر النہشلی رحمۃ اللہ علیہ	ثقہ	معرفۃ الثقات رقم: ۲۱۰۲
عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ	ثقہ	معرفۃ الثقات رقم: ۸۱۵
کلیب بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ	ثقہ	الجرح وتعدیل رقم: ۹۴۶
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	امیر المؤمنین	الکاشف رقم: ۳۹۳۰

6.10.1:۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

محدث بے مثال، فقیہ، مجتہد حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جاء الثبت عن علی بن أبی طالب وعبد الله بن مسعود أنهما كانا لا یرفعان فی شئ من ذلك الا فی تكبیرة الافتتاح "۔

(کتاب الحجہ ج ا ص ۹۴ طبع دار المعارف النعمانیہ، لاہور)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑے مضبوط طریقے سے ثابت ہے کہ وہ سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَإِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ لِيَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ، ثُمَّ يَتْرُكُ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَهُ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ الرَّفْعِ. فَحَدِيثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا صَحَّ، فَفِيهِ أَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِقَوْلِ، مَنْ لَا يَرَى الرَّفْعَ.

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شخصیت ایسی نہیں ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا ہو۔ پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رفع یدین کو چھوڑ دیا ہو۔ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک رفع یدین کا نسخ یقیناً ثابت ہو چکا ہے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ترکِ رفع یدین کی حدیث جب صحیح ہے تو یہ ترکِ رفع یدین والوں کے لیے ایک پختہ دلیل اور حجت ہے۔

(طحاوی شرح معانی الآثار ج ا ص ۲۹۱، ۲۹۲، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد رکوع کی رفع یدین کے بغیر نماز پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ رفع یدین متروک ہے ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کے خلاف نماز نہ پڑھتے۔ واضح ہو گیا کہ نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرنا چاہیے اور اس کے علاوہ (یعنی رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت، سجدوں کے وقت اور دو رکعتوں سے اٹھتے وقت) رفع یدین متروک ہے۔

خلاصہ تحقیق

نامور محدّث علامہ نیمویؒ اپنی مکمل تحقیق کے بعد یہ نتیجہ بیان کرتے ہیں:

وأما الخلفاء الاربعة فلم يثبت عنهم رفع الأيدى فى غير تكبيرة الاحرام. (آثار السنن ص ۱۵۹ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی ۱۴۳۲ھ)

ترجمہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے ابتدائی تکبیر کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین کرنا ثابت نہیں ہے۔

قارئین کرام! حضرات انبیاء علیہم السلام کے بعد انسانیت کی بزرگ ترین ہستیاں حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنے سچے متبع تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی سنت کو بھی اپنی سنت کی طرح قابل عمل قرار دیا ہے، اب ابتداء نماز کے علاوہ ان کا رفع یدین نہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت یہی ہے اور ان کے نزدیک بھی ابتداء نماز کے علاوہ رفع یدین نہ

کرنا ہی بہتر ہے۔

6.11: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 9:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: "كَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى".

(المعجم الكبير، ج۹ ص۲۶۱ رقم 9299۔ المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ)۔ المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي۔ دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔ الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے، مگر صرف پہلی تکبیر کے وقت (یعنی ابتداء میں)۔

اثر نمبر 10:۔قَالَ مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ "۔

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، ص۵۹ رقم 110۔ المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى ۱۷۹ھ)۔ تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف۔ الناشر: المكتبة العلمية۔ الطبعة: الثانية)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے''۔

اثر نمبر 11۔حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: "كَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الِافْتِتَاحِ"۔

(شرح معاني الآثار، ج۱ ص۲۲۷ رقم 1363 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ)۔ حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من

علماء الأزهر الشريف۔راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه:د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔الناشر:عالم الكتب۔الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں شروع کے علاوہ کسی حصے میں رفع یدین نہیں کرتے تھے''۔

اثر نمبر 12:۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، "أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَا يَسْتَفْتِحُ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا"۔

(الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۲۱۳ رقم 2443. المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفى ۲۳۵ھ)۔المحقق: كمال يوسف الحوت۔الناشر: مكتبة الرشد، الرياض۔ الطبعة:الأولى ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے، پھر نہیں کرتے تھے''۔

اثر نمبر 13:۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: "كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ شَيْءٍ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ"۔

(المصنف، ج ۲ ص ۷۱ رقم 2533۔المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميرى اليمانى الصنعانى رحمہ اللہ (المتوفى: 211ھ)۔المحقق: حبيب الرحمن الأعظمى رحمہ اللہ۔الناشر: المجلس العلمى- الهند۔يطلب من: المكتب الإسلامى - بيروت۔الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کیا کرتے تھے، پھر اس کے بعد نہیں کرتے تھے''۔

6.11.1:۔ حضرت امام محمد بن الحسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

حضرت امام محمد بن الحسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَالَ مُحَمَّد بن الْحسن: جَاءَ الثبت عَن عَلِّ بن ابی طَالب وَعبد الله بن مَسْعُود انهما لَا يرفعان فِي شَيْء من ذٰلِك الا فِي تَكْبِيرَة الِافْتِتَاح فعلى ابْن ابی طَالب وَعبد الله بن مَسْعُود كَانَا اعْلَم برَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ واله وَسلم من عبد الله عمر لِأَنَّهُ قد بلغنَا أَن رَسُول الله وَسلم صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ اذا اقيمت الصَّلَاة فليلينى مِنْكُم اولو الاحلام والنهى ثمَّ الَّذين يَلُونَهُمْ ثمَّ الَّذين يَلُونَهُمْ فَلَا نرى ان احدا كَانَ يتَقَدَّم على اهل بدر مَعَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ واله وَسلم اذا صلى فترى ان اصحاب الصَّفّ الاول وَالثَّانِي اهل بدر وَمن اشبههم فِي مَسْجِد الْمُسلمين وان عبد الله بن عمر رَضِي الله عَنْهُمَا ودونه من فتيانهم خلف ذٰلِك. فنرى عليا وَابْن مَسْعُود رَضِي الله عَنْهُمَا وَمن اشبههما من اهل بدر اعْلَم بِصَلَاة رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ واله وَسلم لانهم كَانُوا اقْربُ اليه من غَيرهم وانهما اعرف بِمَا يأتى من ذٰلِك.

(الحجة على أهل المدينة.ج ا ص ۹۴، ۹۵ المؤلف: أبو عبد الله محمد بن الحسن بن فرقد الشيباني رحمہ اللہ (المتوفى: 189ھ).المحقق: مهدى حسن الكيلانى القادرى. الناشر: عالم الكتب - بيروت.الطبعة: الثالثة، 1403ھ)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نہایت یقین سے ثابت ہے کہ یہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے اور یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بہت زیادہ علم رکھتے تھے۔اس لیے کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب نماز (باجماعت) کو قائم کیا جائے تو عقل اور کمال عقل رکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میرے قریب رہا کریں اور پھر ان کے بعد اس وصف میں دوسرے درجے والے، پھر ان کے بعد تیسرے درجے والے رہا کریں۔اس لیے ہم نہیں سمجھتے کہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھائیں تو اہلِ بدر رضی اللہ عنہم کے علاوہ کوئی صحابی اگلی صف میں رہ سکیں گے۔ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مسجد نبوی میں پہلی اور دوسری صف میں اہلِ بدر رضی اللہ عنہم اور ان جیسے اربابِ فضیلت ہی رہیں گے۔اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نوجوانوں کی صف میں ان کے پیچھے رہیں گے۔اس لیے ہمارا یقین ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان جیسے اہلِ بدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے۔کیونکہ یہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب تھے۔اور خوب جانتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں کون سا عمل کرتے ہیں اور کون سا عمل ترک کرتے ہیں۔اس کو زیادہ یہی لوگ جانتے تھے"۔

6.11.2:۔حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر اعتراض کا جواب

اعتراض حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔

جواب حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ جب آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کریں تو سند سے بیان کریں۔تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب میں سند سے بیان کرتا ہوں، تو مجھے ایک راوی معلوم ہوتا ہے۔جب میں بغیر سند کے ان سے روایت کروں تو ایک جماعت نے مجھے وہ حدیث بتائی ہوتی ہے۔

1 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حَدثنَا أَبُو عُبَيْدَة بن أبي السّفر الْكُوفِي، حَدثنَا سعيد بن عَامر، عَن شُعْبَة، عَن سُلَيْمَان الْأَعْمَش، قَالَ: قلت لإبراهم النَّخعِيّ: "أسند لي عَن عبد الله بن مَسْعُود". فَقَالَ إِبْرَاهِيم: "إِذا حدثتك عَن رجل عَن عبد الله، فَهُوَ الَّذِي سميت، وَإِذا قلت: قَالَ عبد الله، فَهُوَ عَن غير وَاحِد عَن عبد الله".

(العلل الصغير، ص ۷۵۴۔المؤلف: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك۔

الترمذي، أبو عيسى رحمه الله (المتوفى: 279ھ). المحقق: أحمد محمد شاكر وآخرون.
الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت (مطبوع بآخر المجلد الخامس)
(سنن ترمذی: کتاب العلل ج ۲ ص ۶۱۵ طبع الطاف اینڈ سنز، کراچی)

ترجمہ سلیمان الاعمش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک سند کا پوچھا۔ تو حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''جب میں کسی شخص کا درمیان میں ذکر کردوں تو وہ میں نے صرف اسی سے سنی ہوتی ہے اور اگر میں (ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لوں تو وہ میں نے کئی اشخاص سے سنی ہوتی ہے''۔

2 حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ تحقیق کرتے ہوئے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل کو ان کی مسند سے زیادہ صحیح مانتے ہوئے لکھتے ہیں:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ أَصْبَغَ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: "إِذَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا فَأَسْنِدْهُ". فَقَالَ: "إِذَا قُلْتُ عَنْ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ فَاعْلَمْ أَنَّهُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ. وَإِذَا سَمَّيْتُ لَكَ أَحَدًا فَهُوَ الَّذِي سَمَّيْتُ". قَالَ أَبُو عُمَرَ: "إِلَى هَذَا نَزَعَ مِنْ أَصْحَابِنَا مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُرْسَلَ الْإِمَامِ أَوْلَى مِنْ مُسْنَدِهِ لِأَنَّ فِي هٰذَا الْخَبَرِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَرَاسِيلَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَقْوَى مِنْ مَسَانِيدِهِ وَهُوَ لَعَمْرِي كَذٰلِكَ إِلَّا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ لَيْسَ بِعَيَّارٍ عَلَى غَيْرِهِ".

(التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد ج۱ ص ۳۷، ۳۸. المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي رحمه الله (المتوفى ۴۶۳ھ). تحقيق: مصطفى بن أحمد العلوي، محمد عبد الكبير البكري. الناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب. ۱۳۸۷ھ)

ترجمہ حضرت سلیمان الاعمش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: ''جب حدیث بیان کریں تو اس کی سند بھی بتا دیا کریں''۔ تو حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کروں، تو یہ میں نے کئی اشخاص سے سنی ہوتی ہے اور جب میں نے کسی ایک سے سنی ہوتی ہے تو پھر اسی سے سنی ہوتی ہے''۔

3 امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تحقیق پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَإِنْ قَالُوا مَا ذَكَرْتُمُوهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ. قِيلَ لَهُمْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ، إِذَا أَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهِ عِنْدَهُ، وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ. قَدْ قَالَ لَهُ الْأَعْمَشُ: "إِذَا حَدَّثْتَنِي فَأَسْنِدْ". فَقَالَ: إِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ:"عَبْدُ اللهِ". فَلَمْ أَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ. وَإِذَا قُلْتُ:"حَدَّثَنِي فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ" فَهُوَ الَّذِي حَدَّثَنِي. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثنا وَهْبٌ أَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، شَكَّ أَبُو جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِذٰلِكَ.

(شرح معانی الآثار، ج ۱ ص ۲۲۶ رقم 1362۔المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمہ اللہ (المتوفى ۳۲۱ھ)۔حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف۔راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه:د۔ يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔الناشر: عالم الكتب۔الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، أَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ أَبُو جَعْفَرٍ - يَشُكُّ فِيمَنْ حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ مِنْهُمَا - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ: قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: إِذَا حَدَّثْتَ فَأَسْنِدْ، قَالَ: إِذَا قُلْتُ لَكَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ، فَلَمْ أَقُلْ ذَلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ غَيْرُ وَاحِدٍ وَإِذَا قُلْتُ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، فَهُوَ الَّذِي حَدَّثَنِي.

(شرح مشكل الآثار، ج ۱۴ ص ۵۲۰۔المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمہ اللہ (المتوفى

۳۲۱ھ)۔ تحقیق:شعیب الأرنؤوط۔ الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى ۱۴۱۵ھ)

ترجمہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اگر وہ کہیں کہ جو کچھ تم نے بواسطہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، وہ غیر متصل ہے''۔تو ان سے کہا جائے گا: ''حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ صرف حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس وقت ارسال کرتے ہیں جب وہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہوتی ہے''۔حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: ''مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت سند ذکر کیا کریں''۔انہوں نے فرمایا: ''جب میں تم سے کہوں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا تو میں یہ بات اس وقت کہتا ہوں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک جماعت بیان کرتی ہے اور جب میں یہ کہتا ہوں فلاں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا، تو یہ اسی سے ہوگی جس نے مجھ سے بیان کیا''۔

4 حافظ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

- قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ: "إِذَا حَدَّثْتَنِي عَنْ عَبْدِ اللهِ فَأَسْنِدْ". قَالَ: "إِذَا قُلْتُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ فَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. وَإِذَا قُلْتُ حدثني فلان فحدثني فُلَانٌ".

(الطبقات الكبرى،ج٦ ص٢٨٠۔المؤلف: أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادي المعروف بابن سعد رحمہ اللہ (المتوفى: ٢٣٠ھ)۔ تحقيق: محمد عبد القادر عطا۔الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت۔الطبعة: الأولى ١٤١٠ھ)

لہٰذا معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے پر لغوی طور پر تو مرسل کا اطلاق ہوسکتا ہے، مگر ان کی روایت اصطلاحی طور پر مرسل یا منقطع ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واضح

طور پر اعلان کر دیا ہے کہ اگر میں روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کروں تو یہ روایت میں نے ایک جماعت سے سنی ہے۔

5 حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مراسیل عندالمحدثین صحیح ہیں:

☆ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسلات میں کوئی حرج نہیں۔ وہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مرسلات سے بہت بہتر ہیں“۔

وَمُرْسَلَاتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ لَا بَأْسَ بِهَا

(تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ج۱ ص۲۳۰۔ المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي رحمہ اللہ (المتوفی ۹۱۱ھ)۔ حققه: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي. الناشر: دار طيبة)

وقال أحمد في رواية أبي الحارث وقد سأله عن مرسلات النخعي؟ قال: ما أصلحها، ليس بها بأس، أصلح من مرسلات الحسن.

(الجامع لعلوم الإمام أحمد - علوم الحديث. الإمام: أبو عبد الله أحمد بن حنبل، ج۱۵ ص۴۱۹ المؤلف: إبراهيم النحاس. الناشر: دار الفلاح للبحث العلمي وتحقيق التراث، الفيوم - جمهورية مصر العربية. الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م)

☆ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسلات کو مرسلات صحیحہ شمار کیا ہے۔

(تدریب الراوی ج۱ ص۲۲۹)

☆ امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَقَالَ ابْنُ مَعِينٍ: مَرَاسِيلُ إِبْرَاهِيمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَرَاسِيلِ الشَّعْبِيِّ. وَعَنْهُ أَيْضًا: أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَالْقَاسِمِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ. (تدریب الراوی ج۱ ص۲۳۱)

مراسیل ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، مراسیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے زیادہ پسند ہیں۔ اسی طرح ان کی مرسلات سالم رحمۃ اللہ علیہ، قاسم رحمۃ اللہ علیہ اور سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی مرسلات سے بہتر ہیں۔

☆ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَمُرْسَلَاتُ إِبْرَاهِيمَ صَحِيحَةٌ إِلَّا حَدِيثَ تَاجِرِ الْبَحْرَيْنِ وَحَدِيثَ الضَّحِكِ فِي الصَّلَاةِ

(السنن الکبری ج۱ ص۲۲۸ تحت رقم 682۔ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ) المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

☆ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كَانَ إِبْرَاهِيمُ، إِذَا أَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ، لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهِ عِنْدَهُ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ۔

(شرح معانی الآثار، ج۱ ص۲۲۶۔ المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي رحمه الله (المتوفى ۳۲۱ھ)۔ حققه وقدم له: محمد زهري النجار، محمد سيد جاد الحق، من علماء الأزهر الشريف۔ راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د. يوسف عبد الرحمن المرعشلي، الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية۔ الناشر: عالم الكتب۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

☆ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے اثر کے بعد جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کتاب الحدود والدیات میں ہے یہ فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اقوال اور فتویٰ کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس کی دلیل حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر بیان کردہ کو اثر کو بیان کیا ہے۔

فَهٰذِهِ الرِّوَايَةُ وَإِنْ كَانَ فِيهَا إِرْسَالٌ، فَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ هُوَ أَعْلَمُ النَّاسِ بِعَبْدِ اللهِ وَبِرَأْيِهِ وَبِفُتْيَاهُ۔ قَدْ أَخَذَ ذٰلِكَ عَنْ أَخْوَالِهِ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ يَزِيدَ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُبَرَاءِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ، وَهُوَ الْقَائِلُ: "إِذَا قُلْتُ لَكُمْ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَهُوَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْهُ، وَإِذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ سَمَّيْتُهُ لَكُمْ"۔

(سنن الدارقطنی، ج۴ ص۲۲۶ رقم 3365۔ المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن

مهدی بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادی الدارقطنیؒ (المتوفى ۳۸۵ھ)
حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد
اللطيف حرز الله، أحمد برهوم. الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان الطبعة:
الأولى ۱۴۲۴ھ)

6.12: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آثار

اثر نمبر 14:- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: "صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ"۔

(شرح معانی الآثار ج۱ ص۲۲۵ رقم 1357 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاویؒ (المتوفى: 321ھ) حققه وقدم له: (محمد زهري النجار - محمد سيد جاد الحق) من علماء الأزهر الشريف راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: د يوسف عبد الرحمن المرعشلي - الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية الناشر: عالم الكتب الطبعة: الأولى - 1414ھ 1994م)

ترجمہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ میں نے دیکھا کہ وہ صرف نماز شروع کرتے وقت پہلی تکبیر کے موقع پر رفع یدین کرتے تھے۔

۱ علامہ ماردینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وهذا سند صحيح"۔ (الجوہر النقی ج ۲ ص ۷۴)

۲ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "باسناد صحیح"۔
(عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳۹۹ طبع مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

۳ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وسنده صحیح"۔ (نیل الفرقدین ص ۱۳۲)

۴ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ، ثُمَّ قَدْ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ

عِنْدَهُ نَسْخُ مَا قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلَهُ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ. (طحاوی تحت حدیث رقم 1357)

ترجمہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ہاتھ اٹھاتے دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو ترک کر دیا۔ انہوں نے رفع یدین کو اسی لیے ترک کیا ہے کہ ان کے پاس اپنی روایت کے منسوخ ہونے کا ثبوت پہنچ گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے رفع یدین کرنے والوں پر حجت قائم ہوگئی۔

اثر نمبر 15: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: "مَا رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُ".

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج ۱ ص ۲۱۴ رقم 2452۔

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمہ اللہ (المتوفى ۲۳۵ھ)۔ المحقق: كمال يوسف الحوت۔ الناشر: مكتبة الرشد الرياض۔ الطبعة: الأولى ۱۴۰۹ھ)

(معرفة السنن والآثار، ج ۲ ص ۴۲۸ رقم 3309۔ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمہ اللہ (المتوفى ۴۵۸ھ)۔ المحقق: عبد المعطي أمين قلعجي۔ الناشرون: جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي، دار قتيبة، دمشق، بيروت، دار الوعي، حلب، دمشق، دار الوفاء، المنصورة، القاهرة۔ الطبعة: الأولى، ۱۴۱۲ھ)

ترجمہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ صرف نماز شروع کرتے وقت پہلی تکبیر کے موقع پر رفع یدین کرتے تھے"۔

فائدہ اس حدیث کی سند کے تمام راوی بخاری کے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خود عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ترک رفع یدین پر عامل تھے۔ اگر رفع یدین ترک نہ کر دیا گیا ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ضرور رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھتے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ جو کہ امام التفسیر ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع

یدین کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو کہ خود رفع یدین والی حدیث کے راوی ہیں۔ اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کا رفع یدین کے بغیر نماز پڑھنا دلیل ہے کہ رفع یدین متروک ہے۔ جن روایات میں رفع یدین کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں۔

اثر نمبر 16:۔ قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةِ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيمَا سِوَى ذَلِكَ".

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، ص۵۹ رقم 108. المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى ۱۷۹ھ). تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف. الناشر: المكتبة العلمية. الطبعة: الثانية)

(الحجة على أهل المدينة، ج۱ ص۹۷. المؤلف: أبو عبد الله محمد بن الحسن بن فرقد الشيباني رحمه الله (المتوفى: 189ھ). المحقق: مهدي حسن الكيلاني القادري. الناشر: عالم الكتب - بيروت. الطبعة: الثالثة، 1403ھ)

ترجمہ حضرت عبدالعزیز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نماز کی ابتداء میں تکبیرِ تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے تھے اور اس کے سوا میں نہیں اٹھاتے تھے''۔

فائدہ جس طرح امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ترکِ رفع یدین روایت کی ہے۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کے ایک اور شاگرد عبدالعزیز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ بھی ترک رفع یدین روایت کرتے ہیں۔ تو اس سند میں عبدالعزیز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا متابع ہے۔ حالانکہ اس حدیث کو متابعت کی حاجت نہیں، کیونکہ اس کی سند بخاری شریف والی ہے اور صحیح ہے۔ تاہم متابعت سے اور بھی تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس حدیث کی سند میں محمد بن ابان بن صالح رحمۃ اللہ علیہ پر اگرچہ کلام ہے مگر یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بھی کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث سے احتجاج کیا ہے۔

ان آثار سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف تکبیر تحریمہ کے

وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔ اس کے علاوہ نہیں کرتے تھے۔ وہ کام جو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا، منسوخ ہو چکا ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جو رفع یدین کی روایات مروی ہیں وہ ابتدائے اسلام کے زمانے کی ہیں جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں ترک کر دیا تھا۔ اس کی دلیل یہ بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ رضی اللہ عنہ سے صرف تکبیرات ذکر کرتے ہیں:

اثر نمبر 17:۔ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلاَةِ، كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ.

(الموطأ. ج ۲ ص ۱۰۴ رقم 249. المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى ۱۷۹ھ). المحقق: محمد مصطفى الأعظمي. الناشر: مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية. أبوظبي. الإمارات. الطبعة: الأولى ۱۴۲۵ھ)

(المصنف. ج ۲ ص ۶۳ رقم 2503 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى: 211ھ). المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله الناشر: المجلس العلمي- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت سالم بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں تکبیر کہتے، جب بھی نماز میں جھکتے اور اٹھتے۔

6.12.1:۔ حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اہمیت

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اگرچہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ترکِ رفع یدین بیان کرتے ہیں لیکن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل رفع اليدين عند الركوع وعند الرفع منه بھی روایت کیا ہے جو ان کی روایتِ مرفوعہ کے مطابق ہے۔ لیکن اس کے جواب میں امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

نے دونوں میں یہ تطبیق دی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ شروع میں اپنی روایت مرفوعہ کے مطابق عمل کرتے ہوں گے لیکن بعد میں جب انہیں رفع یدین کے نسخ کا علم ہوا ہوگا تو انہوں نے رفع یدین چھوڑ دیا ہوگا۔ (طحاوی ج ۱ ص ۲۲۵)

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ بھی حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے رفع یدین کے منسوخ ہونے سے استدلال کرتے ہیں: ویؤید النسخ مارواہ الطحاوی باسناد صحیح۔ (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳۹۹)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ابوبکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اس اثر کے تمام راوی ثقہ اور بخاری کے رجال ہیں۔ اس لیے اس کے صحیح ہونے میں کیا تردد ہوسکتا ہے؟! اس صحیح اثر سے صراحت کے ساتھ ثابت ہے کہ رفع یدین کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خود رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

6.13: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اثر

اثر نمبر 18: عن ابن عباس قال: تُرۡفَعُ الۡاَیۡدِیۡ فی سبع مَوَاطِنَ: اذا قام الی الصلوۃ، واذا رأیت البیت، وعلی الصفا، والمروۃ، وفی عرفات، و فی جمع و عند الجمار۔

(الکتاب المصنف فی الاحادیث والآثار رقم 2465 المؤلف: ابو بکر بن ابی شیبۃ عبد اللہ بن محمد بن ابراھیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی ۲۳۵ھ) المحقق: محمد عوامۃ الناشر: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی الطبعۃ: الثانیۃ ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (مرفوعاً، موقوفاً) فرماتے ہیں: "رفع یدین سات مقامات پر کیا جائے: (۱) جب نماز کے لیے کھڑا ہو، (۲) جب بیت اللہ کو دیکھے، (۳) صفا پر، (۴) مروہ پر، (۵) عرفات اور (۶) مزدلفہ میں وقوف کے وقت اور (۷) رمی جمار کے وقت۔"

اثر نمبر 19: حَدَّثَنَا ابۡنُ فُضَیۡلٍ، عَنۡ عَطَاءٍ، عَنۡ سَعِیۡدِ بۡنِ جُبَیۡرٍ، عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ،

قَالَ: "لَا تُرْفَعُ الْأَيْدِي إِلَّا فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَأَى الْبَيْتَ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي عَرَفَاتٍ، وَفِي جَمْعٍ، وَعِنْدَ الْجِمَارِ".

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ ص ۲۱۴ رقم 2450؛ ج۳ ص۴۳۶ رقم 15752)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رفع یدین نہیں کیا جاتا، مگر سات مقامات پر: (۱) جب نماز کے لیے کھڑا ہو، (۲) جب بیت اللہ کو دیکھے، (۳) صفا پر، (۴) مروہ پر، (۵) عرفات میں، (۶) مزدلفہ میں اور (۷) رمی جمار کے وقت''۔

فائدہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت بہ صیغۂ حصر "لَا تُرْفَعُ الْأَيْدِيْ إِلَّا فِي سبع مَوَاطِنَ" بھی ہے اور بغیر صیغۂ حصر "تُرْفَعُ الْأَيْدِيْ فی سبع مَوَاطِنَ" بھی ہے۔ مقصود دونوں کا ایک ہی ہے۔ گو رفع أیدی (ہاتھ اُٹھانا) کے جملہ مواقع کا حصر اس نص میں مقصود نہ ہو لیکن نماز پنجگانہ میں جو رفع یدین ہے، اس کے لحاظ سے ضرور بالضرور ہے۔ اس لیے جب رفع یدین تکبیرِ تحریمہ کے وقت جملہ نصوص میں صلوات پنجگانہ سے تذکرہ کیا گیا ہے اور یہ رفع یدین بھی پنجگانہ نماز میں تھا۔ اس سے سکوت فرمایا گیا اور سکوت معرضِ بیان میں بیان شمار ہوتا ہے۔ اس لیے بلحاظ صلوات پنجگانہ ضرور حصر ہے۔ غرض حصر حقیقی نہیں، اضافی ہے۔

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے جس کی سند صحیح ہے۔ اس روایت میں آپ رضی اللہ عنہ نے رفع یدین کے مقامات بیان کیے ہیں کہ رفع یدین کہاں کہاں کیا جائے گا، جس میں نماز کا بھی ذکر ہے۔ باقی چھ مقام حج میں ہیں۔ تو نماز کے متعلق رفع یدین کا ذکر آپ رضی اللہ عنہ نے صرف پہلی بار کیا ہے یعنی نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کی جائے گی۔ مگر آپ رضی اللہ عنہ نے رکوع وسجود والی رفع یدین کا ذکر بالکل نہیں کیا۔ اگر رکوع کے وقت رفع یدین ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ ضرور اس کا ذکر کرتے مگر آپ رضی اللہ عنہ نے صرف ابتداء کا ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جن روایات میں رفع یدین کا ذکر ہے وہ متروک ہیں یعنی نسخ سے پہلے کی ہیں جیسا کہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح معانی الآثار میں وضاحت کی ہے۔

فائدہ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: رَاحَةُ الْعَيْنَيْنِ فِيْ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ (ترک رفع یدین)

باب 7

سجدہ اور طاق رکعت کے بعد قیام کا طریقہ

7.1:۔ سجدہ میں جانے کا مسنون طریقہ

مسئلہ 1 قومہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں، سجدہ میں جاتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھیں۔

(الف) سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انھیں زمین کی طرف لے جائیں۔

(ب) جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں تو اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

(ج) گھٹنوں کو زمین پر رکھنے کے بعد ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی زمین پر رکھیں۔

حدیث نمبر 1:۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ".

وَزَادَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَلَمْ يَرْوِ شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، إِلَّا هَذَا الحَدِيثَ.

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرَ شَرِيكٍ.

وَالعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ: يَرَوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ. وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

وَرَوَى هَمَّامٌ، عَنْ عَاصِمٍ هَذَا مُرْسَلاً. وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ.

(سنن ترمذی رقم:268؛سنن ابوداؤد رقم838؛سنن ابن ماجہ: رقم ۸۸۲؛نسائی رقم ۱۰۸۸، ۱۱۵۳؛سنن الکبریٰ نسائی رقم 680،744؛سنن دارمی رقم:1359؛سنن صغیر بیہقی رقم 411؛معرفۃ السنن والآثار بیہقی رقم 3487؛شرح السنۃ بغوی رقم 642؛مستدرک حاکم: ج۱ص ۳۴۹ تحت رقم 822؛ابن خزیمہ رقم 626؛ابن حبان رقم 1912؛وقال العلامة النيموی فی آثار السنن: فالحديث لا ينحط عن درجة الحسن لكثرة طرقه:حاشیہ آثار السنن ص ۱۶۹)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے زمین پر ہاتھوں کے رکھنے سے پہلے رکھتے تھے''۔

حدیث نمبر 2:۔حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: ثنا أَبِي قَالَ: ثنا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ. فَقَالَا: "حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِي صَلَاتِهِ أَنَّهُ خَرَّ بَعْدَ رُكُوعِهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيرُ ،وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ".

(شرح معانی الآثار.ج۱ص۲۵۶رقم 1528 المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدی الحجری المصری المعروف بالطحاوی (المتوفی ۳۲۱ھ) حققه وقدم له: محمد زهری النجار. محمد سيد جاد الحق من علماء الأزهر الشريف.راجعه ورقم كتبه وأبوابه وأحاديثه:د. يوسف عبد الرحمن المرعشلی. الباحث بمركز خدمة السنة بالمدينة النبوية الناشر: عالم الكتب.الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ دونوں بیان کرتے ہیں: ''ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز یاد ہے کہ وہ رکوع کے بعد سجدہ کے لئے جھکے جس طرح اونٹ بیٹھنے کے وقت جھکتے ہیں اور اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھا''۔

حدیث نمبر 3:۔عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ إِذَا

سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَدَيْهِ ثُمَّ وَجْهَهُ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ رَفَعَ وَجْهَهُ ثُمَّ يَدَيْهِ، ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ" قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: "وَمَا أَحْسَنَهُ مِنْ حَدِيثٍ وَأَعْجِبْ بِهِ"

(مصنف عبدالرزاق : ج۲ص۱۷۷رقم 2958 طبع کراچی: مصنف عبد الرزاق ج۲ص۱۱۶رقم ۲۹۶۳ دارالکتب العلمیہ ، بیروت ۲۰۱۰ء ؛وقد سقط من الاسناد "عن ابیه" کما فی مصنف ابن ابی شیبه :"عبد الله بن يسار عن أبيه" فليعلم!)

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ "أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَقَعُ رُكْبَتَاهُ، ثُمَّ يَدَاهُ، ثُمَّ رَأْسُهُ"

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، ج۲ص۴۹۰رقم 2721 المؤلف:أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى ۲۳۵ھ) المحقق: محمد عوامة الناشر:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچی. الطبعة: الثانية ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کے بارے میں بیان کرتے ہیں: ''وہ جب سجدہ کرتے، تو پہلے گھٹنوں کو رکھتے، پھر ہاتھوں کو، پھر چہرے کو، اور جب سجدہ سے اٹھنے کا اردہ کرتے تو پہلے چہرے کو اٹھاتے، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو''۔

حدیث نمبر 4:- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَالَ: "إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْفَحْلِ"

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۸۸، ۴۸۹، رقم ۲۷۱۷ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ، طبع ثانی)

(مسند ابی یعلی رقم 6540: شرح معانی الآثار رقم 1616، 1617: سنن کبری بیہقی رقم 2674: مرکز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية: معرفة السنن والآثار بیہقی رقم 3503)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں

سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے گھٹنے زمین پر ہاتھوں سے پہلے رکھے تھے۔اور ایسے نہ بیٹھے جیسا اونٹ بیٹھتا ہے"۔

حدیث نمبر 5:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، "أَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۸۹، رقم ۲۷۱۸ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ، طبع ثانی)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (سجدہ کو جاتے ہوئے) ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے۔

حدیث نمبر 6:۔حَدَّثَنَا يَعْلَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، "أَنَّ عُمَرَ، كَانَ يَقَعُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۹۰ رقم ۲۷۱۹ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ، طبع ثانی)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ سجدہ کو جاتے ہوئے ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے"۔

حدیث نمبر 7:۔حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، "أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَفَعَ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۹۰ رقم ۲۷۲۰ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ، طبع ثانی)

ترجمہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کو جاتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے۔اور جب سجدہ سے اُٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے"۔

حدیث نمبر 8:۔حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ

الرَّجُلِ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ: "هَلْ يَفْعَلُهُ إِلَّا مَجْنُونٌ؟!"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۹۰ رقم ۲۷۲۲ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ، طبع ثانی)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص سجدہ کو جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھتا ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو سخت ناپسند فرمایا۔ اور فرمایا: "ایسا تو کوئی مجنون شخص ہی کر سکتا ہے؟!!"۔

حدیث نمبر 9:۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: "كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ، إِذَا انْحَطُّوا لِلسُّجُودِ وَقَعَتْ رُكَبُهُمْ قَبْلَ أَيْدِيهِمْ"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۹۰ رقم ۲۷۲۶ طبع ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۸ھ، طبع ثانی)

ترجمہ حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب جب سجدہ کے لیے جھکتے تھے، تو ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے تھے"۔

حدیث نمبر 10:۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: "كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ فَأُمِرْنَا بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ"۔

(صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۶۶ رقم ۶۲۸ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۰۹ء)

ترجمہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "پہلے ہم ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھتے تھے مگر ہمیں بعد میں حکم ملا کہ گھٹنے پہلے رکھا کرو"۔

حدیث نمبر 11:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ"۔

(سنن ابی داؤد ص ۱۴۸ رقم 841، تحقیق علامہ البانی۔ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض ۱۴۲۷ھ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی عمداً ایسا کرتا ہے کہ اپنی نماز میں یوں نیچے کو جاتا ہے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے (یعنی ایسا کرنا درست نہیں ہے)۔

تنبیہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اس بات کے اثبات کے لیے بیان کی ہے کہ اگلی روایت جو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پہلے بیان کی ہے، اس روایت کا آخری جملہ اس میں نہیں آیا ہے۔ اس روایت کا راوی عبداللہ بن نافع رحمۃ اللہ علیہ ثقہ تر ہے اور دوسری روایت کا راوی عبدالعزیز بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اس کے مرتبے کا نہیں ہے۔ لہٰذا اس کی بیان کردہ زیادت غیر محفوظ ہے۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث ان الفاظ سے مروی ہے:

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ، وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ"

(سنن ابی داؤد ص ۱۴۸ رقم ۸۴۰، تحقیق علامہ البانی۔ طبع مکتبۃ المعارف، ریاض ۱۴۲۷ھ)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی مانند نہ بیٹھے بلکہ چاہیے کہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھے۔

جواب جمہور نے اس کے کئی جوابات دیئے ہیں:

۱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منسوخ ہے۔ جس میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "پہلے ہم ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھتے تھے مگر ہمیں بعد میں حکم ملا کہ گھٹنے پہلے رکھا کرو"۔

۲ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حدیثِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا متن یقیناً کسی راوی نے تبدیل کیا ہے۔ اصل میں یوں تھا: "اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر

رکھے''۔ ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی سجدہ کرنا چاہے تو گھٹنوں کو پہلے رکھے اور سانڈ کی طرح زمین پر نہ گرے''۔ اور اثرم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اپنی سنن میں ابن ابی شیبہؒ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳ خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اپنی حدیث کے خلاف اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے مطابق روایت آئی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اور بعد میں ہاتھوں کو۔ لیکن اس حدیث کے ایک راوی عبداللہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کو یحییٰ القطان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

۴ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ حدیثِ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا پہلا جز دوسرے کے خلاف ہے کیونکہ آدمی جب ہاتھوں کو پہلے رکھے گا تو بالکل یہی کیفیت اونٹ کے بیٹھنے کی ہوتی ہے۔

۵ اس حدیث کے بعض راوی اس جملے کو سرے سے ہی حذف کر دیتے ہیں۔

۶ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقولہ آثار کے عین مطابق ہے۔ مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آثار۔

۷ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے کئی شواہد حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہوئے ہیں۔

۸ جمہور علماء اور فقہاءؒ کا یہی مذہب ہے۔

۹ اس حدیث کا آخر اس کے اوّل کے معارض ہے۔ اس لیے کہ شروع میں بُروک ابل سے منع کر رہے ہیں، اور اونٹ بیٹھتے وقت زمین پر پہلے ہاتھ ہی ٹیکتا ہے۔ تو اس سے باوجود منع کرنے کے آگے اسی کا امر فرما رہے ہیں کہ اس کو چاہیے رکبتین سے پہلے یدین زمین پر رکھے۔ یہ بیّن تعارض ہے۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ انسان کے رکبتین تو رِجلین یعنی ٹانگوں کی طرف ہوتے ہیں، اور دآبہ (جانور) کے

رکبتین یدین میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا اونٹ جب بیٹھتا ہے، تو وہ اگرچہ پہلے یدین زمین پر رکھتا ہے جیسا کہ مشہور ومعروف مشاہد ہے، لیکن چونکہ اس کے رکبتین بھی یدین میں ہیں۔ لہٰذا وہ رکبتین بھی زمین پر پہلے رکھتا ہے اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد رکبتین ہی کو پہلے رکھنے سے منع کرنا ہے۔ لہٰذا تعارض ختم ہو گیا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ اہل لغت بھی اس کو نہیں پہچانتے۔ لہٰذا حدیث میں تعارض ہی ماننا پڑے گا اور حدیث کے صحیح الفاظ وہ ہیں جو مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں وارد ہیں۔

☆ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ترجیح کے کم وبیش دس دلائل بیان کیے ہیں۔

7.2:۔ اعضائے سجدہ اور کیفیت سجدہ

مسئلہ 2 سجدہ میں دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، دونوں پیر کی انگلیاں اور پیشانی مع ناک زمین پر ٹیک دیں۔

حدیث نمبر 12:۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ. وَلاَ نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ". (صحیح بخاری رقم:812؛ صحیح مسلم رقم:230-490)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں: پیشانی مع ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پیر کی انگلیوں پر۔ اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ ہم نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں"۔

مسئلہ 3 سجدہ میں پیشانی دونوں ہاتھ کے درمیان رکھیں۔

حدیث نمبر 13:۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، وَمَوْلًى لَهُمْ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ. (مسلم رقم:54-401)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب حضور اکرم ﷺ نے سجدہ کیا تو سجدہ کیا دونوں ہتھیلیوں کے درمیان (یعنی پیشانی کو دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں رکھا)۔

حدیث نمبر 14:۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: "رَمَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حَذْوَ أُذُنَيْهِ".

(المصنف، ج۲ص۱۷۵رقم 2948۔ المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى: 211هـ)۔ المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله الناشر: المجلس العلمي- الهند۔ يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الثانية، 1403)

(سنن النسائی رقم:1265؛ مصنف عبدالرزاق: ج۲ص۱۱۴رقم ۲۹۵۳ طبع دار الکتب العلمیہ، واسنادہ صحیح)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ کیا، ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا''۔

سجدے میں جب ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا جائے گا تو لامحالہ پیشانی ہاتھوں کے درمیان میں ہوگی۔

مسئلہ 4 بحالت سجدہ ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر قبلہ رخ رکھیں اور پیر کی انگلیوں کو بھی قبلہ کی جانب موڑے رکھیں۔

حدیث نمبر 15:۔ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَأَيْتُهُ... فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ. (بخاری:828)

ترجمہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو ہاتھ کی انگلیوں کو پھیلائے اور بند کئے بغیر زمین پر رکھا (یعنی مٹھی کھلی ہوئی رکھا اور انگلیوں کے درمیان کشادگی کے بجائے انہیں آپس میں ملا کر زمین پر رکھا) اور پیر کی اُنگلیوں کو بھی قبلہ رخ رکھا۔

حدیث نمبر 16:۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبِطَيْهِ، وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ". مُخْتَصَرٌ
(سنن نسائی: ص۱۷۹ رقم 1101۔ طبع ریاض)

ترجمہ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی پاک ﷺ جب زمین پر سجدہ کے لیے جاتے، تو اپنے بازو کو بغل سے دور رکھتے اور پیر کی انگلیوں کو موڑ دیتے (تاکہ قبلہ رخ ہو جائیں)''۔

مسئلہ 5 کہنیوں کو زمین پر نہ بچھائیں بلکہ زمین سے اٹھی رکھیں۔

حدیث نمبر 17:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلاَ يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ". (صحیح بخاری رقم: 822؛ صحیح مسلم رقم: 233-493)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ''سجدہ میں درست رہو اور تمہارا کوئی اپنے بازوؤں کو زمین پر نہ بچھائے جس طرح سے کہ کتا زمین پر بازوؤں کو بچھاتا ہے''۔

حدیث نمبر 18:۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ، عَنْ إِيَادٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا سَجَدْتَ، فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ". (صحیح مسلم رقم: 234-494)

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جب

سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھو اور کہنیوں کو زمین سے اٹھی رکھو"۔

مسئلہ 6 سجدہ میں دونوں بازو کو پہلوؤں سے دور رکھیں (البتہ اس قدر نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نمازیوں کو تکلیف ہو)۔ نیز پیٹ اور رانوں کے درمیان فاصلہ رکھیں۔

حدیث نمبر 19:۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الأَسْدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ "بَيَاضَ إِبْطَيْهِ".

(بخاری رقم 3564؛ مسلم رقم 235-(495)

ترجمہ حضرت عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الأَسْدِيِّ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے بازو کو بغل سے اس قدر ہٹا کر رکھتے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے"۔

حدیث نمبر 20:۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، ثنا عَمِّي، ثنا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ وَادَّعِمْ عَلَى رَاحَتَيْكَ، وَتَجَافَ عَنْ ضَبْعَيْكَ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ سَجَدَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ مَعَكَ".

قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِآدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَهَذَا صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

التعليق - من تلخيص الذهبي 827 - صحيح

(المستدرك على الصحيحين ج ۱ ص ۳۵۰ رقم 827 المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى ۴۰۵ھ) تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية بيروت. الطبعة: الأولى ۱۴۱۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(سجدہ میں) اپنے بازوؤں کو زمین پر نہ بچھاؤ اور ہتھیلیوں کو زمین پر جمادو اور بازوؤں کو دونوں پہلو سے دور رکھو، جب تم اس طرح سجدہ کرو گے تو تمہارے ساتھ تمہارے سب اعضاء سجدہ کریں گے''۔

مسئلہ 7 سجدہ کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گذاریں کہ تین مرتبہ ''سبحان ربی الاعلٰی'' اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں، پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا مناسب نہیں ہے۔

حدیث نمبر 21: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَإِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَقُلْ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ"۔

(سنن ترمذی رقم 261؛ سنن ابوداؤد رقم: 886؛ سنن ابن ماجہ رقم 890 واللفظ لہ)

ترجمہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی رکوع کرے، تو اسے چاہیے کہ رکوع میں تین بار '' سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ '' کہہ لیا کرے۔ جب اس نے ایسا کرلیا، تو اس نے رکوع کو پورا ادا کرلیا۔ اور جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے، تو اسے چاہیے کہ سجدہ میں تین بار '' سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى '' کہہ لیا کرے۔ جب اس نے ایسا کرلیا تو اس نے سجدہ پورا کرلیا۔ اور یہ تعداد (کمال کی) ادنیٰ ہے۔

حدیث نمبر 22: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ، وَنَهَانِي عَنْ ثَلَاثٍ: "أَمَرَنِي بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى كُلَّ يَوْمٍ، وَالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَنَهَانِي عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيكِ، وَإِقْعَاءٍ كَإِقْعَاءِ الْكَلْبِ، وَالْتِفَاتٍ كَالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ"۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۱۳ ص ۶۸ ، رقم 8106 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

☐ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ. وَإِسْنَادُ أَحْمَدَ حَسَنٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۲ ص ۷۹، ۸۰ رقم 2425 المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (المتوفى ۸۰۷ھ). المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا حکم فرمایا اور مجھے تین باتوں سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا: ''(۱) میں ہر روز چاشت کی نماز کی دو رکعت ادا کیا کروں۔ (۲) میں سونے سے پہلے وتر کی نماز ادا کرلیا کروں۔ (۳) میں ہر مہینے تین روزے رکھا کروں''۔ مجھے آپ ﷺ نے (تین باتوں سے) منع فرمایا: ''(۱) سجدہ میں مرغ کی طرح چونچ مارنے سے (یعنی جس طرح مرغ زمین پر چونچ مارتا ہے اور فوراً اٹھالیتا ہے اس طرح سجدہ نہ کرو)۔ (۲) اور کتے کی بیٹھک بیٹھنے سے (کہ سرین کو زمین پر ٹیک کر دونوں پیروں کو کھڑا کردیں اور ہاتھوں سے زمین پر ٹیک لگائیں)۔ (۳) لومڑی کی طرح ادھر ادھر دیکھنے سے۔

مسئلہ 8 سجدہ سے فارغ ہوجائیں تو تکبیر کہتے ہوئے سر اٹھائیں اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا رکھیں کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوجائیں۔

حدیث نمبر 23: عن عائشه (مرفوعا): ''وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ، حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ، لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى. (مسلم رقم 240-498)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے

تو سجدہ میں نہ جاتے، یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سیدھے بیٹھ جاتے"۔ اور فرماتے تھے: "ہر دو رکعت میں التحیات ہے اور بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے"۔

حدیث نمبر 24: عن أبي حميد الساعدي (مرفوعاً): "ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ إِذَا سَجَدَ. وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ"۔

(سنن ابی داود رقم 730، واللفظ لہ؛ سنن ترمذی: رقم 304)

ترجمہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی نماز کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: "پھر آپ ﷺ سجدہ کے لئے زمین کی طرف جھکے اور سجدہ میں ہاتھوں کو پہلو سے دور رکھا۔ پھر سجدہ سے سر کو اٹھایا اور اپنے بائیں پیر کو بچھایا اور اس پر بیٹھے اور سجدہ کی حالت میں پیر کی انگلیوں کو (بجانب قبلہ) موڑے رکھا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کیا"۔

مسئلہ 9 جلسہ میں کم از کم اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں "رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي" کہہ سکیں۔

حدیث نمبر 25: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ. ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: "رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي"۔

تحقیق إسناده من جهة الأعمش صحيح. أما إسناد العلاء بن المسيب، ففيه طلحة بن يزيد -وهو أبو حمزة الأنصاري- لم يرو عنه غير عمرو بن مرة ولم يؤثر توثيقه عن غير ابن حبان، ولم يخرج له البخاري سوى حديث واحد متابعة. كما هو مبسوط في التعليق على "المسند" (19268)، لكنه متابع على كل حال.

وأخرجه ضمن حديث مطوّل أبو داود (874)، والنسائي 2/199-200 و231 من

طريق شعبة، عن عمرو بن مرة، عن طلحة بن يزيد، عن رجل من بني عبس، عن حذيفة. وقال النسائي في "سننه الكبرى" بإثر الحديث (1382): هذا الرجل يشبه أن يكون صلة بن زفر.

وهو في "مسند أحمد" (23375) و (23399).

(سنن ابن ماجه ج ۲ ص ۶۴ رقم 898 المؤلف: ابن ماجة - وماجة اسم أبيه يزيد - أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: ۲۷۳ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمَّد كامل قره بللي - عَبد اللّطيف حرز الله. الناشر: دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ دونوں سجدے کے درمیان یعنی جلسہ میں رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي (اے میرے رب! میری مغفرت فرما۔ اے میرے رب! میری مغفرت فرما) کہتے تھے''۔

حدیث نمبر 26: - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: "اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي".

تحقیق إسناده حسن، كامل أبو العلاء - وهو كامل بن العلاء التميمي- صدوق حسن الحديث. وباقي رجاله ثقات.

وأخرجه ابن ماجه (898)، والترمذي (283) و (284) من طريق كامل أبي العلاء، بهذا الإسناد وهو في "مسند أحمد" (2895).

وفي الباب عن حذيفة: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول بين السجدتين: "رب اغفر لي رب اغفر لي". وسيأتي عند المصنف برقم (874).

(سنن أبي داود ج ۲ ص ۱۳۸ رقم 850 المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: ۲۷۵ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي الناشر: دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: "رَبِّ! اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاجْبُرْنِي، وَارْزُقْنِي، وَارْفَعْنِي".

تحقیق إسناده حسن، كامل أبو العلاء -وهو كامل بن العلاء التميمي- صدوق حسن الحديث، وباقي رجاله ثقات.

وأخرجه أبو داود (850)، والترمذي (283) و (284) من طريق كامل أبي العلاء، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم في "المستدرك" 1/ 262. وهو في "مسند أحمد" (2895).

(سنن ابن ماجه، ج ۲ ص ۶۴ رقم 898 المؤلف: ابن ماجة - وماجة اسم أبيه يزيد - أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: ۲۷۳ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمَّد كامل قره بللي - عَبد اللّطيف حرز الله. الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں "اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي" پڑھتے تھے۔

ترجمہ اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے معاف فرما، مجھے ہدایت کی نعمت سے نواز، اور میری روزی کی کفالت فرما۔

تنبیہ چونکہ فرائض میں تخفیف کا حکم ہے۔ اس لئے اس دعا کو سنن ونوافل میں پڑھا جائے۔ چنانچہ سنن ابن ماجہ میں اس دعا کو نماز تہجد میں پڑھنے کی صراحت موجود ہے۔

مسئلہ 10 جلسہ کے بعد تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جائیں اور اس سجدہ کو بھی پہلے سجدہ کی طرح ادا کریں۔

حدیث نمبر 27:- حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ

رَافِعٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: "إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ إِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ قُرْآنٌ، فَاحْمَدِ اللهَ، وَكَبِّرْ وَهَلِّلْ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ قُمْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ اجْلِسْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ. وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنَّمَا تُنْقِصُ مِنْ صَلَاتِكَ"۔

(طحاوی رقم 1393، واللفظ لہ؛ مسند احمد رقم 18995، 18997)

ترجمہ حضرت رِفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ۔۔۔۔۔جناب رسول اللہ ﷺ نے اس (اعرابی) کو (نماز کی تعلیم دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: ۔۔۔۔۔پھر تو رکوع کر یہاں تک کہ رکوع میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ پھر رکوع سے اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ پھر اٹھو یہاں تک کہ مطمئن اور ساکن ہو کر بیٹھ جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ۔ پھر اٹھو یہاں تک کہ مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ۔

7.3:۔طاق رکعت کے بعد قیام کا طریقہ

مسئلہ 11 سجدہ سے اٹھتے وقت زمین سے پہلے سر اٹھائیں، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔ اور بغیر کسی عذر کے ہاتھوں کو زمین پر نہ ٹیکیں۔

حدیث نمبر 28:۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ"

تحقیق حديث حسن، وهذا إسناد ضعيف، شريك- وهو ابن عبد الله النخعي- سيئ الحفظ، لكنه لم ينفرد به، فللحديث طريق آخر- وهو وإن كان منقطعاً- يتقوى به

فيحسُن، وهو الطريق التالى عند المصنف.

وأخرجه ابن ماجه (882)، والترمذى (267)، والنسائى فى "الكبرى" (680) و (744) من طريق يزيد بن هارون، بهذا الإسناد. وحسّنه الترمذى، وصححه ابن خزيمة (626) و (629)، وابن حبان (1912)، والحاكم 1/226.

قال الترمذى: والعمل عليه (أى: على هذا الحديث) عند كثر أهل العلم: يرون أن يضع الرجل ركبتيه قبل يديه، وإذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه.

وقال صاحب "عون المعبود": والحديث يدلُّ على مشروعية وضع الركبتين قبل اليدين ورفعهما عند النهض قبل رفع الركبتين، وإلى ذلك ذهب الجمهور. وحكاه القاضى أبو الطيب عن عامة الفقهاء، وحكاه ابن المنذر عن عمر بن الخطاب والنخعى ومسلم بن يسار وسفيان الثورى وأحمد وإسحاق وأصحاب الرأى، قال: وبه أقول.

وانظر تفصيل القول فى هذه المسألة فى تعليقنا على الحديث من "صحيح ابن حبان"، و"زاد المعاد" لابن القيم 1/222-231، طبع مؤسسة الرسالة.

(سنن أبي داود ج۲ ص ۱۲۹ رقم 838، المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدى السِّجِسْتانى (المتوفى: ۲۷۵ھ)، المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي الناشر: دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ جب سجدے میں جاتے، تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو رکھتے تھے اور جب سجدے سے اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین سے اٹھاتے تھے"۔

حدیث نمبر 29:۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَبُّوَيْهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَزَّالُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: - أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ، وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ"، وَقَالَ ابْنُ شَبُّوَيْهِ: نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ

عَلَى يَدِهِ فِي الصَّلَاةِ" وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ". وَذَكَرَهُ فِي بَابِ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ

تحقیق

إسناده صحيح.

وهو في "مصنف" عبد الرزاق (3054) باللفظ الذي ساقه أحمد بن حنبل.

وأخرجه أحمد في "مسنده" (6347). ومن طريقه أخرجه البيهقي 2/135.

وأخرجه البيهقي 2/ 135 من طريق أحمد بن محمد بن شبويه. و 2/ 135 من طريق أحمد بن يوسف السلمي. كلاهما عن عبد الرزاق. بهذا الإسناد. ولفظ السلمي كلفظ ابن شبويه.

وأخرجه البيهقي أيضاً 2/135 من طريق محمد بن رافع. به.

وأخرجه البيهقي كذلك 2/135 من طريق محمد بن عبد الملك الغزال. به.

قلنا: ورواية ابن شبويه ومحمد بن رافع لا تخالف رواية الإمام أحمد وإن كانت رواية الإمام أحمد أبين كما قال البيهقي. وقد أخطأ ابن رافع في فقه الحديث فظن أنه في الاعتماد في الرفع من السجود. فوضعه في ذلك الباب كما حكاه المصنف.

وأخرج ابن المنذر في "الأوسط" 3/ 199. وابن أبي شيبة 1/ 395 والبيهقي 2/ 135 من طريق الأزرق بن قيس. قال: رأيت ابن عمر ينهض في الصلاة ويعتمد على يديه. زاد البيهقي: فقلت لولده وجُلسائه: لعله يفعل هذا من الكبر. قالوا: لا ولكن هذا يكون. وإسناده صحيح. وانظر لزاماً الحديث الآتي برقم (994).

وقال ابن المنذر في "الأوسط" 3/ 198 - 199: واختلفوا في اعتماد الرجل على يديه عند القيام. فروينا عن ابن عمر أنه كان يعتمد على يديه إذا أراد القيام ... وهكذا فعل مكحول وعمر بن عبد العزيز وابن أبي زكريا والقاسم أبو عبد الرحمن وأبو مخرمة. وبه قال مالك والشافعي وأحمد بن حنبل. ورأت طائفة أن لا يعتمد على يديه إلا أن يكون شيخاً كبيراً. روى ذلك عن علي.

قلنا: هذا الرأي الأخير حكاه ابن هانئ في "مسائله" (259) عن الإمام أحمد أيضاً. وما حكاه عن الإمام أحمد أنه يقول بالاعتماد على اليدين مطلقاً إذا أراد القيام لا

يثبت عنه، بل نقل ابن قدامة فى "المغنى" 2/213 عن القاضى أنه لا يختلف قول أحمد أنه لا يعتمد على الأرض، إلا أن يشق ذلك عليه فيعتمد على الأرض.

ونقل ابنُ قُدامة أن حجة مالك والشافعى حديثُ مالك بن الحُويرث قال فى صفة صلاة رسولِ الله صلى الله عليه وسلم أنه لما رفع رأسه من السجدة الثانية استوى قاعداً، ثم اعتمد على الأرض. وعزاه للنسائى. قلنا: هو عند البخارى (824)، والنسائى فى "الكبرى" (743).

وبقول أحمد قال أبو حنيفة فيما حكاه عنه صاحب "الهداية" مع شرحه "البناية" 2/ 252_250

(سنن أبي داود، ج۲ص۲۳۴، ۲۳۵رقم992 ـ المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: ۲۷۵ھ). المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ نماز میں اٹھتے وقت آدمی ہاتھوں کو زمین پر ٹیک دے''۔

حدیث نمبر 30:۔حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: "إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ إِذَا نَهَضَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَنْ لَا يَعْتَمِدَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ".

(الكتاب المصنف فى الأحاديث والآثار (مصنف ابن ابی شیبہ) ج۱ص۳۴۷رقم3998.

المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (المتوفى ۲۳۵ھ) المحقق: كمال يوسف الحوت. الناشر: مكتبة الرشد، الرياض. الطبعة: الأولى، ۱۴۰۹ھ)

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۳۲۳ رقم ۴۰۲۰ طبع ثانی، کراچی)

(السنن الكبرى ج۲ص۱۹۵رقم 2812 المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ) المحقق: محمد عبد

القادر عطا. الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة: الثالثة، ١٤٢٤ھ)

(الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما.ج٢ص٣٨٧رقم 773. المؤلف:ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي رحمه الله (المتوفى٦٤٣ھ) دراسة وتحقيق:معالي الأستاذ الدكتور عبد الملك بن عبد الله بن دهيش.الناشر:دار خضر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان الطبعة:الثالثة، ١٤٢٠ھ)

ترجمہ حضرت ابو جحیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''فرض نماز کی سنت میں سے ہے کہ آدمی جب پہلی رکعتوں سے اٹھے تو زمین پر ٹیک نہ لگائے مگر جب کہ نہایت بوڑھا ہو کہ بغیر ٹیک لگائے اٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو''۔

حدیث نمبر 31:۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، "أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا رَكَعَ يَقَعُ كَمَا يَقَعُ الْبَعِيرُ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ وَيُكَبِّرُ وَيَهْوِي"

(المصنف. ج٢ص١٥٥رقم 2960 المؤلف:أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى ٢١١ھ) المحقق:أيمن نصر الدين الأزهري. الناشر:دار الكتب العلمية،بيروت. لبنان. الطبعة: الثانية،٢٠١٠ء)

(المصنف. ج٢ص١٧٦رقم 2955.المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى: 211ھ).المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله. الناشر: المجلس العلمي- الهند.يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرنے کے بعد سجدے کے لیے جاتے تھے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے ٹیکتے تھے اور ساتھ ہی تکبیر کہتے ہوئے جھک جاتے تھے، جیسے اونٹ بیٹھنے کے لیے جھکتا ہے''۔

7.4:۔ جلسۂ استراحت مسنون نہیں ہے

مسئلہ 12 دوسرا سجدہ کر چکیں، تو تکبیر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے سیدھے پنجوں کے بل

کھڑے ہوجائیں، جلسہ استراحت (یعنی دوسرے سجدہ کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنے) کی ضرورت نہیں۔

حدیث نمبر 32:۔ عن ابی ھریرة (فی حدیث مُسئ صلاته مرفوعاً): "ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا۔ ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا۔ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا"۔ (صحیح بخاری: رقم ٦٦٦٧)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ، اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ پھر دوسرا سجدہ اطمینان کے ساتھ کرو۔ پھر سیدھے کھڑے ہوجاؤ"۔

تنبیہ اس قولی حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے سجدہ سے سر اُٹھانے کے بعد سیدھا کھڑے ہوجانے کا حکم ہے۔

حدیث نمبر 33:۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيْهِ"۔

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ العَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ: يَخْتَارُونَ أَنْ يَنْهَضَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيْهِ. وَخَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الحَدِيثِ. وَيُقَالُ: خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، وَصَالِحٌ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ هُوَ صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، وَأَبُو صَالِحٍ اسْمُهُ نَبْهَانُ وَهُوَ مَدَنِيٌّ

(سنن ترمذی: رقم 288؛ المعجم الاوسط طبرانی رقم: 3281)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پنجوں کے بل کھڑے ہوجاتے تھے (یعنی سجدہ سے اٹھ کر بغیر بیٹھے سیدھے کھڑے ہوجاتے تھے)"۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل علم کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل ہے۔ وہ اسی کو پسند کرتے ہیں کہ آدمی (نماز میں دوسری اور تیسری رکعت کے لئے بغیر بیٹھے) پنجوں کے بل کھڑا ہوجائے۔

پھر حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کی سند میں ایک راوی خالد بن ایاس رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ وہ محدثین کرام رحمہم اللہ کے ہاں ضعیف ہے۔

تحقیق حضرت امام ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. وَخَالِدُ بْنُ إِيَاسٍ وَيُقَالُ ابْنُ إِيَاسٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ. وَكَذَا أَعَلَّهُ ابْنُ عَدِيٍّ بِهِ. قَالَ: وَهُوَ مَعَ ضَعْفِهِ يَكْتُبُ حَدِيثَهُ. قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ: وَالَّذِي أُعِلَّ بِهِ خَالِدٌ مَوْجُودٌ فِي صَالِحٍ وَهُوَ الِاخْتِلَاطُ فَلَا مَعْنَى لِلتَّخْصِيصِ، انْتَهَى بِالْمَعْنَى. وَقَوْلُ التِّرْمِذِيِّ الْعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقْتَضِي قُوَّةَ أَصْلِهِ وَإِنْ ضَعُفَ خُصُوصُ هٰذَا الطَّرِيقِ وَهُوَ كَذٰلِكَ.

(فتح القدير ج۱ ص۳۰۸ المؤلف: كمال الدين محمد بن عبد الواحد السيواسي المعروف بابن الهمام رحمه الله (المتوفى ۸۶۱ھ) الناشر: دار الفكر)

ترجمہ حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول کہ اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے، اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس حدیث کا مضمون قوی اور صحیح ہے، اگرچہ یہ خاص سند کمزور ہے۔

نوٹ لہٰذا صحت مضمون کی وجہ سے یہ حدیث قابل حجت اور قابل عمل ہے، خصوصاً جب کہ آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور آثارِ تابعین رحمہم اللہ سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے۔ ان آثار کی وجہ سے وہ ضعف دور ہو جاتا ہے۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقد روى التِّرْمِذِيّ من حَدِيث أبي هُرَيْرَة: أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم كَانَ ينْهض فِي الصَّلَاة مُعْتَمدًا على صُدُور قَدَمَيْهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ: هٰذَا الحَدِيث عَلَيْهِ الْعَمَل عِنْد أهل الْعلم فَإِن قلت: فِي سَنَده خَالِد بن إِيَاس، وَقيل: خَالِد بن إِيَاس ضعفه البُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ

وَأحمد وَابْن معِين؛ قلت: قَالَ التِّرْمِذِيّ: مَعَ ضعفه يكْتب حَدِيثه ويَقْوِيْهِ مَا رُوِيَ عَن الصَّحَابَة فِي ذٰلِك على مَا ذَكرْنَاهُ.

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري،ج۵ص۲۰۲ المؤلف:أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين الغيتابى الحنفى بدر الدين العينى رحمه الله (المتوفى ۸۵۵ھ) الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت)

ترجمہ اس حدیث کو قوی بنا دیتے ہیں وہ آثار جو اس کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہیں۔

حدیث نمبر 34:۔حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عُمَرَ، وَعَلِيًّا، وَأَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَنْهَضُونَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ أَقْدَامِهِمْ.

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج۳ص۳۳۰رقم۴۰۰۴،طبع ثانی،کراچی)

ترجمہ حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں پنجوں کے بل کھڑے ہو جاتے تھے۔

حدیث نمبر 35:۔حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج۳ص۳۳۰رقم۴۰۰۰۔باب: مَنْ كَانَ يَنْهَضُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ۔طبع ثانی،کراچی)

ترجمہ حضرت عبید بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں اپنے قدموں کے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے''۔

حدیث نمبر 36:۔حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ، يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ. (مصنف ابن ابی شیبہ: ج۳ص۳۳۰رقم۴۰۰۱۔طبع ثانی،کراچی)

ترجمہ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: '' حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

نماز میں اپنے قدموں کے پنجوں کے بل اُٹھتے تھے"۔

حدیث نمبر 37:-حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: "كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ لَا يَقْعُدُ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ حَتَّى يَقُومَ". (مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۱۳۲ رقم ۴۰۰۸، طبع ثانی، کراچی)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں پہلی اور تیسری رکعت میں جب (دوسرے سجدہ کے بعد) کھڑے ہوتے تو بیٹھتے نہیں تھے بلکہ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے"۔

حدیث نمبر 38:-عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: "رَمَقْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي الصَّلَاةِ فَرَأَيْتُهُ يَنْهَضُ وَلَا يَجْلِسُ". قَالَ: "يَنْهَضُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۲ ص ۱۳۶ رقم 2812 المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمه الله (المتوفى ۸۰۷ھ) المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

☐ عبد الرزاق عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: رَمَقْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِي الصَّلَاةِ فَرَأَيْتُهُ يَنْهَضُ وَلَا يَجْلِسُ. قَالَ: يَنْهَضُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ.

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۱۱۷ رقم ۲۹۷۱ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نماز میں دیکھا کہ وہ اٹھتے ہیں اور بیٹھتے نہیں۔ (شاگرد نے اس کی وضاحت یوں کی)، یعنی وہ پہلی اور دوسری (یعنی تیسری) رکعت میں دوسرے سجدہ سے قیام کی طرف اپنے قدموں کے پنجوں کے بل اُٹھتے تھے"۔

حدیث نمبر 39:-أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَسَدٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ،

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَمَقْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَرَأَيْتُهُ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ إِذَا صَلّٰى فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ حِينَ يَقْضِي السُّجُودَ.

قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللهُ: هُوَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ صَحِيحٌ.

(السنن الكبرى ج٢ص١٨٠رقم 2764. المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ٤٥٨ھ). المحقق: محمد عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة: الثالثة، ١٤٢٤ھ)

ترجمہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کونماز میں دیکھا کہ جب وہ پہلی رکعت کے سجود پورے کر لیتے ہیں تو اپنے قدموں کے پنجوں کے بل اُٹھتے ہیں اور بیٹھتے نہیں۔ حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر 40:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُورِ قَدَمَيْهِ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى وَالثَّانِيَةِ.

(مصنف عبدالرزاق ج ٢ ص ١٧٧ رقم ٢٩٧٢ طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں دوسرے سجدہ کے بعد پہلی اور دوسری (یعنی تیسری) رکعت کے بعد قدموں کے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے"۔

حدیث نمبر 41:- عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

(مصنف عبدالرزاق ج ٢ ص ١٧٧ رقم ٢٩٧٣ طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ حضرت ابوعطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے (یعنی سجدہ سے قیام کی طرف اپنے قدموں کے پنجوں کے بل اُٹھتے تھے)"۔

حدیث نمبر 42:- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ: رَأَيْتُهُ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۳۳۰ رقم ۴۰۰۲، طبع ثانی، کراچی)

ترجمہ حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں سیدھے اپنے قدموں کے پنجوں کے بل اُٹھتے تھے''۔

حدیث نمبر 43:۔ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ، وَالْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۳۳۱ رقم ۴۰۰۷، طبع ثانی، کراچی)

ترجمہ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں سیدھے اپنے قدموں کے پنجوں کے بل اُٹھتے تھے''۔

حدیث نمبر 44:۔ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: "رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ، إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، قَامَ كَمَا هُوَ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ".

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۳۳۱ رقم ۴۰۰۵، ۴۰۰۶، طبع ثانی، کراچی)

ترجمہ حضرت وہب بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب انھوں نے دوسرا سجدہ کرلیا تو اسی سجدہ والی حالت پر اپنے قدموں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوگئے''۔

حدیث نمبر 45:۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنبأ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ السُّيُوطِيُّ، ثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُصَلِّي مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ كِنْدَةَ قَالَ: فَرَأَيْتُهُ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَلَمَّا قَامَ مِنَ السَّجْدَةِ الْأَخِيرَةِ قَامَ كَمَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ "رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُومُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ فِي الصَّلَاةِ". قَالَ الْأَعْمَشُ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

يَزِيدَ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. فَحَدَّثْتُ بِهِ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُومُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى يَقُومُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ. فَحَدَّثْتُ بِهِ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُومُونَ عَلَى صُدُورِ أَقْدَامِهِمْ فِي الصَّلَاةِ".

(السنن الكبرى ج٢ص١٨٠رقم2763۔ المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمہ اللہ (المتوفى ٤٥٨ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة: الثالثة، ١٤٢٤ھ)

ترجمہ حضرت سلیمان اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمارہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ کندہ کی جانب نماز پڑھ رہے ہیں۔ پس میں نے ان کو دیکھا: انھوں نے رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا اور سجدہ کر کے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کے سامنے سجدہ سے سیدھا کھڑے ہونے کا ذکر کیا۔ تو حضرت عمارہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھ سے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے قدموں کے سینوں کے بل سیدھے کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حدیث حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیان کی تو حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میرے سامنے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا۔

حدیث نمبر 46:۔ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالثَّالِثَةِ، قَامَ كَمَا هُوَ وَلَمْ يَجْلِسْ.

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۲۳۲ رقم ۴۰۱۱، طبع ثانی، کراچی، واسنادہ حسن)

ترجمہ حضرت نعمان بن ابی عیاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''میں نے ایک سے زائد نبی پاک ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا کہ وہ جب پہلی اور تیسری رکعت کے سجدے سے سر اٹھاتے تو اسی حالت میں کھڑے ہو جاتے اور بیٹھتے نہیں تھے''۔

حدیث نمبر 47:- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "كَانَ أَشْيَاخُنَا لَا يُمَايِلُونَ، يَعْنِي، إِذَا رَفَعَ أَحَدُهُمْ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةِ يَنْهَضُ كَمَا هُوَ، وَلَمْ يَجْلِسْ". (مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۳۳۱، ۳۳۲ رقم ۴۰۰۹، طبع ثانی، کراچی)

ترجمہ حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ہمارے اساتذہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بیٹھنے کی طرف مائل نہیں ہوتے تھے، یعنی جب ان میں سے جو بھی اپنا سر پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے اٹھاتا تو اسی سجدہ والی حالت پر سیدھا کھڑا ہو جاتا اور بیٹھتا نہیں تھا''۔

حدیث نمبر 48:- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يُسْرِعُ فِي الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۳۳۲ رقم ۴۰۱۰، طبع ثانی، کراچی)

ترجمہ حضرت زبیر بن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے اُٹھ کر جلدی کھڑے ہو جاتے تھے''۔

حدیث نمبر 49:- حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى، يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ ص ۳۳۰ رقم ۴۰۰۳، طبع ثانی، کراچی)

ترجمہ حضرت محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ نماز میں (سجدہ سے) سیدھے اپنے قدموں کے پنجوں کے بل کھڑے ہو جاتے''۔

7.5:- معذور کے لیے جلسۂ استراحت بھی جائز ہے

مسئلہ 13 کسی عذر کی بنا پر دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر بیٹھ جائیں اور پھر اٹھیں تو خلاف سنت

نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر 50:۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا"۔ (صحیح بخاری رقم:823؛ سنن ترمذی: رقم 287)

ترجمہ حضرت مالک بن الحویرث لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے، آپ ﷺ جب پہلی اور تیسری رکعت میں ہوتے تو سجدہ سے فارغ ہوکر کھڑے نہیں ہوتے تھے یہاں تک سیدھے بیٹھ جائیں۔

7.6:۔حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے فہم حدیث سے اختلاف

حدیث نمبر 51:۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَسَدٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: "رَمَقْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَرَأَيْتُهُ يَنْهَضُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ، وَلَا يَجْلِسُ إِذَا صَلَّى فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ حِينَ يَقْضِي السُّجُودَ"۔ قَالَ الشَّيْخُ رَحِمَهُ اللهُ: "هُوَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ صَحِيحٌ، وَمُتَابَعَةُ السُّنَّةِ أَوْلَى، وَابْنُ عُمَرَ قَدْ بَيَّنَ فِي رِوَايَةِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْهُ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَإِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ يَشْتَكِي، وَعَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ لَا يُحْتَجُّ بِهِ"۔

(السنن الكبرى ج۲ ص۱۸۰، ۱۸۱، رقم 2764۔ المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي رحمه الله (المتوفى ۴۵۸ھ)۔ المحقق: محمد عبد القادر عطا۔ الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۲۴ھ)

تحقیق موطا امام مالک میں حدیث ہے:

حدیث نمبر 52:۔مَالِكٌ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ: أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَرْجِعُ فِيْ سَجْدَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ۔ فَلَمَّا انْصَرَفَ ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ۔ فَقَالَ: "إِنَّهَا لَيْسَتْ سُنَّةَ الصَّلَاةِ وَإِنَّمَا أَفْعَلُ هٰذَا

مِنْ أَجْلِ أَنِّي أَشْتَكِي".

(الموطأ. ج ۲ ص ۱۲۲، ۱۲۳ رقم 86/296۔المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمہ اللہ (المتوفی ۱۷۹ھ) المحقق: محمد مصطفى الأعظمي. الناشر: مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية. أبوظبي. الإمارات. الطبعة: الأولى. ۱۴۲۵ھ)

ترجمہ حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز کے اندر دو سجدوں میں اپنے قدموں کے پنجوں کے بل لوٹتے ہیں۔ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "یہ سنت نہیں اور میں نے یہ طریقہ اس لیے اختیار کیا ہے کہ مجھے تکلیف ہے"۔

☆ اس حدیث میں اجمال ہے۔ قاعدہ ہے: "الحديث يفسر بعضه بعضاً"

ترجمہ بعض حدیثوں کی دوسری بعض حدیثوں کے ساتھ تفسیر ہو جاتی ہے۔

اسی قاعدہ کے مطابق اس کی وضاحت سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مرد کے لیے دو سجدوں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے لیکن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تکلیف کی وجہ سے دو سجدوں کے درمیان اس سنت طریقہ کے مطابق نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ اس لیے ان کے بیٹھنے کے دو طریقے تھے۔

۱ دونوں پاؤں کو پنجوں کے بل سجدہ والی حالت پر کھڑا رکھ کر اپنی ایڑیوں پر بیٹھتے۔ (محدثین کی اصطلاح میں اس نشست کو اقعاء کہا جاتا ہے)۔ اس کے بعد دوسرا سجدہ کرتے۔ چنانچہ موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ میں اسی مذکورہ بالا سند کے ساتھ یہ وضاحت موجود ہے۔

حدیث نمبر 53:۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَجْلِسُ عَلَى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، فَذَكَرْتُ لَهُ. فَقَالَ: "إِنَّمَا فَعَلْتُهُ مُنْذُ اشْتَكَيْتُ".

قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهٰذَا نَأْخُذُ، لا يَنْبَغِي أَنْ يَجْلِسَ عَلَى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَلٰكِنَّهُ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا كَجُلُوسِهِ فِي صَلاتِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، رَحِمَهُ اللهُ.

(موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني، ص ۱۰۴ رقم ۲۹۱۔ المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني رحمه الله (المتوفى ۱۷۹ھ) تعليق وتحقيق:عبد الوهاب عبد اللطيف. الناشر: المكتبة العلمية. الطبعة:الثانية)

ترجمہ حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز کے اندر دو سجدوں کے درمیان اپنی ایڑیوں پر بیٹھتے ہیں۔ میں نے اس اقعاء کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں نے دو سجدوں کے درمیان اقعاء اس وقت سے شروع کیا جب سے مجھے تکلیف ہوئی ہے“۔

۲ بعض دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دو سجدوں کے درمیان دونوں پاؤں دائیں طرف موڑ کر بائیں سرین پر بیٹھتے۔ حدیث میں اسی کو تربع کہا گیا ہے۔ چنانچہ مصنف عبدالرزاق میں ہے:

حدیث نمبر 54:۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ، أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ تَرَبَّعَ فِي سَجْدَتَيْنِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَلٰكِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ أَنِّي أَشْتَكِي.

(المصنف، ج ۲ ص ۱۹۴ رقم 3044۔ المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني الصنعاني رحمه الله (المتوفى: 211ھ). المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي رحمه الله. الناشر: المجلس العلمي- الهند. يطلب من: المكتب الإسلامي - بيروت. الطبعة: الثانية، 1403)

(مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۱۷ رقم ۳۰۴۹ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز کے اندر دو سجدوں کے درمیان اپنے قدموں کے پنجوں پر بیٹھنے کے بعد

تربع کرتے ہیں۔ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ نماز میں سنت نہیں لیکن میں تکلیف کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں''۔

☆ غالب گمان یہ ہے کہ جب دو سجدوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے ہوں گے تو اقعاء پر اکتفاء کرتے ہوں گے اور جب زیادہ دیر بیٹھتے ہوں گے تو اقعاء کے بعد تربع کی شکل میں بیٹھتے ہوں گے۔

ان تینوں حدیثوں کی سند ایک ہے اور ان تینوں کا مضمون بھی ایک ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں اجمال ہے۔ دوسری دونوں حدیثوں میں تفصیل ہے۔ ان تفصیلی دو حدیثوں سے موطا امام مالکؒ کی مجمل حدیث کے مندرجہ ذیل امور واضح ہو جاتے ہیں:

۱ ''فِي سَجْدَتَيْنِ'' سے مراد ''بَيْنَ سَجْدَتَيْنِ'' ہے، یعنی دو سجدوں کے درمیان۔ اس کا معنی ''مِنْ سَجْدَتَيْنِ''، یعنی دو سجدوں سے نہیں ہے۔

۲ نماز کی جس رکعت کے بھی دو سجدے ہوں ان کی درمیان والی کیفیت کا بیان ہے۔ اس سے پہلی اور تیسری رکعت کے دو سجدے مراد نہیں ہیں، اور نہ ہی ان دو سجدوں کے بعد کی کیفیت بیان کرنا مقصود ہے۔

۳ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں رجوع سے مراد پہلے سجدہ سے اُٹھنے کے بعد اقعاء یا تربع کی طرف لوٹنا مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں قدموں کے سینہ کے بل سجدہ کرتے۔ پھر پہلا سجدہ قدموں کے سینہ پر کرنے کے بعد اقعاء یا تربع کی طرف لوٹتے۔ یا یہ مراد ہے کہ دوسرے سجدہ کی طرف لوٹتے۔ رجوع سے پہلی اور تیسری رکعت کے دو سجدوں کے بعد قدموں کے سینوں کے بل سیدھا قیام کی طرف لوٹنا مراد نہیں ہے۔ اسی لیے مصنف عبد الرزاق میں اس حدیث کو ''باب الاقعاء فی الصلوۃ'' میں درج کیا گیا ہے۔

حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث نمبر 55:۔مَالِكٌ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَرْجِعُ فِي السَّجْدَتَيْنِ فِي الصلاة على صُدُورِ قَدَمَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: "إِنَّهَا لَيْسَتْ سُنَّةَ الصَّلَاةِ وَإِنَّمَا أَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ أَنِّي أَشْتَكِي".......

وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّ الرُّجُوعَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ الْقَدَمَيْنِ خَطَأٌ لَيْسَ بِسُنَّةٍ.

(التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد ج۱۶ص۲۷۱، ۲۷۲۔ المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) تحقيق: مصطفى بن أحمد العلوي، محمد عبد الكبير البكري۔ الناشر: وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب۔ ۱۳۸۷ھ)

ترجمہ حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز کے اندر دوسجدوں میں اپنے قدموں کے پنجوں کے بل لوٹتے ہیں۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے، تو حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ سنت نہیں اور میں نے یہ طریقہ اس لیے اختیار کیا ہے کہ مجھے تکلیف ہے''۔

اس حدیث سے یہ فقہی مسئلہ معلوم ہوا کہ دوسجدوں کے درمیان قدموں کے پنجوں کے بل لوٹنا غلطی ہے اور خلاف سنت ہے۔

۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دوسجدوں کے درمیان اقعاء اور تربع کے سنت ہونے کی نفی کی ہے۔

دوسجدوں کے بعد قدموں کے سینوں پر زور دے کر سیدھا قیام کی طرف اٹھنا نہ خلاف سنت ہے اور نہ ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سنت ہونے کی نفی کی ہے۔

☆ حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سمجھنے میں پانچ غلطیاں لگی ہیں۔

۱ انھوں نے سجدتین سے پہلی اور تیسری رکعت کے دوسجدے مراد لیے ہیں۔

۲ انھوں نے ''فِیْ'' کو ''مِنْ'' کے معنی میں لیا ہے۔یعنی دو سجدوں سے۔

۳ انھوں نے رجوع سے قیام کی طرف لوٹنا مراد لیا ہے۔

۴ انھوں نے یہ سمجھا کہ اس میں دو سجدوں سے قیام کی طرف اٹھنے کی کیفیت بیان کرنا مقصود ہے۔

۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دو سجدوں سے قیام کی طرف اٹھنے قدموں کے سینوں پر زور دے کر بغیر بیٹھنے کے سیدھے قیام کی طرف اٹھتے۔اسی کو انھوں نے خلافِ سنت کہا ہے۔

اپنی ان پانچ غلطیوں پر بنیاد رکھ کر انھوں نے سنن کبریٰ (بیہقی) میں لکھا:

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ وہ دو سجدوں سے قیام کی طرف قدموں کے پنجوں پر زور دے کر اُٹھتے اور بیٹھتے نہیں تھے۔صحیح ہے،لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سنت ہونے کی نفی کی ہے''۔

حالانکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سنت ہونے کی نفی نہیں کی بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دو سجدوں کے درمیان اقعاء اور تربع کے سنت ہونے کی نفی کی ہے۔پھر تعجب بالائے تعجب اور حیرانی در حیرانی یہ ہے کہ حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس رائے سے اس حدیث کا جو غلط مطلب اور مفہوم سمجھا تھا اس کو روایت بالمعنی کے طور پر ایسے لفظوں کے ساتھ نقل کیا جو اس مفہوم کو ادا کریں۔پھر ان لفظوں کو بطورِ حدیث نقل کر دیا۔

چنانچہ مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ میں تھا: یَرْجِعُ فِیْ سَجْدَتَیْنِ (ابن عمر رضی اللہ عنہ دو سجدوں کے درمیان لوٹتے)۔لیکن سنن بیہقی میں اس کو یوں بنا دیا: ''یَرْجِعُ مِن سَجْدَتَیْنِ'' (ابن عمر رضی اللہ عنہ دو سجدوں سے لوٹتے)۔

یہ ٹھیک ہے کہ جمہور محدثین کرام رحمہم اللہ کے نزدیک روایت بالمعنی جائز ہے لیکن اس طرح نہیں کہ حدیث کا مفہوم ہی بدل جائے۔اس لیے فقہاء کرام رحمہم اللہ جو حدیث کے مفہوم و مطلب کو زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ان کی بیان کردہ حدیثوں کو جلیل القدر محدثین رحمہم اللہ بڑی اہمیت اور وقعت دیتے ہیں۔

7.7: تشریح حدیث اور عمل بالحدیث میں فقہاء کا اعتبار ہے

1 بخاری شریف میں حدیث مبارکہ ہے: بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

حدیث نمبر 56: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهٖ مِنَ الهُدَىٰ وَالعِلْمِ، كَمَثَلِ الغَيْثِ الكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قَبِلَتِ المَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الكَلَأَ وَالعُشْبَ الكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ، أَمْسَكَتِ المَاءَ، فَنَفَعَ اللهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَىٰ، إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً، فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللهِ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهٖ". (بخاری رقم 79)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم وہدایت کے ساتھ بھیجا ہے، اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے جو زمین پر خوب برسے۔ بعض زمین جو صاف ہوتی ہے، وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت بہت سبزہ اور گھاس اُگاتی ہے۔ بعض زمین جو سخت ہوتی ہے، وہ پانی کو روک لیتی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ اس سے سیراب ہوتے ہیں اور سیراب کرتے ہیں۔ اور کچھ زمین کے بعض خطوں پر پانی پڑا، وہ بالکل چٹیل میدان ہی تھے، نہ پانی کو روکتے ہیں، نہ سبزہ اُگاتے ہیں۔ تو یہ مثال اس شخص کی ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے، اور نفع دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں... اور جو اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا۔ اور اس شخص کی جس نے سر نہیں اٹھایا (یعنی توجہ نہیں کی)۔ اور جو ہدایت دے کر میں بھیجا گیا ہوں اسے قبول نہیں کیا"۔

فائدہ اس حدیث کے مطابق ابتدائی طور پر لوگوں کی دو قسمیں ہیں:

۱ جہلاء جنھوں نے علمِ نبوت کو تکبر یا غفلت کی وجہ سے حاصل ہی نہ کیا۔ ان کی مثال اس قطعۂ ارض کی طرح ہے جس نے نہ پانی جذب کیا، نہ جمع کیا۔

۲ وہ لوگ جنھوں نے علمِ نبوت کو حاصل کیا۔ پھر ان علماء کی دو قسمیں ہیں:

☆ ایک اس قطعۂ ارض کی طرح ہے جس نے اگرچہ پانی کو جذب کر کے اگایا کچھ نہیں، لیکن پانی کو پانی کی شکل میں محفوظ کیا جس سے لوگوں نے نفع اُٹھایا۔ یہ علماء حضرات محدثین ہیں جنھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کو ان کی اصلی شکل میں محفوظ کیا یعنی احادیث مبارکہ کے الفاظ کو اسناد کے ساتھ محفوظ کیا۔ محفوظ کر کے لوگوں تک پہنچایا۔

☆ دوسری قسم فقہاء مجتہدین ہیں۔ ان کی مثال اس قطعہ ارض کی طرح ہے، جس نے پانی کو جذب کیا اور جذب کر کے پھل پھول اُگا کر لوگوں کی مختلف دینی ضروریات پوری کیں۔ اسی طرح فقہاء کرام نے احادیث مبارکہ کو جذب کیا یعنی ان کے معانی کو سمجھا۔ سمجھ کر ان احادیث سے مسائل کے پھل پھول تلاش کر کے کتاب الطہارت، کتاب الصلوۃ وغیرہ کی شکل میں دینی مسائل کے خوب صورت گل دستے تیار کر کے اُمت کی دینی ضرورتیں پوری کی ہیں۔

حدیث شریف سے پتہ چلا کہ محدثین اور فقہاء دونوں حدیث کے خدمت گزار ہیں۔ لیکن دونوں کے شعبے جدا جدا ہیں۔ محدثین کرام کا شعبہ الفاظ حدیث کے حافظ اور محافظ ہیں اور فقہاء معانی حدیث اور مسائل حدیث کے ماہر ہیں۔ دین پر عمل کرنے کے لیے ہمیں اسناد اور الفاظ کی ضرورت نہیں، مسائل کی ضرورت ہے اور وہ فقہاء کے پاس ہیں۔ اسی لیے محدثین عظام نے بھی عمل بالحدیث کے لیے فقہاء کرام پر اعتماد کیا ہے۔

2 فقیہ چونکہ اصول اربعہ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس اور ان سے اخذ و استنباط کا ماہر ہوتا ہے۔ اس لیے محدّث سے اس کا درجہ زیادہ ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: "مَعْرِفَةُ الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ فِيهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حِفْظِهِ

(منهاج السنة النبوية فی نقض كلام الشيعة القدرية.ج۷ص۴۲۸. المؤلف: تقی الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبی القاسم بن محمد ابن تيمية الحرانی الحنبلی الدمشقی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۲۸ھ) المحقق: محمد رشاد سالم. الناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية. الطبعة: الأولى ۱۴۰۶ھ)

ترجمہ حدیث کی معرفت اور اس میں تفقہ (سمجھ) پیدا کرنا مجھے حدیث کے محض یاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

3 حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جامع ترمذی: باب غسل المیت میں فرماتے ہیں:

وَكَذٰلِكَ قَالَ الْفُقَهَاءُ وَهُمْ أَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيثِ۔ (ترمذی تحت رقم ۹۹۰)

ترجمہ اسی طرح فقہاء نے کہا ہے اور فقہاء حدیث کے معانی کو زیادہ جانتے ہیں۔

4 علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

۱ وَرُوِيَ نَحْوُ هٰذَا أَنَّهُ جَرَىٰ بَيْنَ الْأَعْمَشِ وَأَبِي يُوسُفَ وَأَبِي حَنِيفَةَ فَكَانَ مِنْ قَوْلِ الْأَعْمَشِ: "أَنْتُمُ الْأَطِبَّاءُ وَنَحْنُ الصَّيَادِلَةُ"۔

۲ وَمِنْ هُنَا قَالَ الزَّبِيدِيُّ: "إِنَّ مَنْ يَحْمِلُ الْحَدِيثَ وَلَا يَعْرِفُ فِيهِ التَّأْوِيلَ كَالصَّيْدَلَانِيِّ"۔

۳ أَخْبَرَنِي خَلَفُ بْنُ قَاسِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ شَعْبَانَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا عَلَّانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسِ الْأَعْمَشِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فِيهَا، وَنَظَرَ فَإِذَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ: يَا نُعْمَانُ! قُلْ فِيهَا قَالَ: الْقَوْلُ فِيهَا كَذَا. قَالَ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ: مِنْ حَدِيثِ كَذَا، أَنْتَ حَدَّثْتَنَاهُ. قَالَ: فَقَالَ الْأَعْمَشُ: "نَحْنُ الصَّيَادِلَةُ وَأَنْتُمُ الْأَطِبَّاءُ"۔

(جامع بيان العلم وفضله.ج۲ص۱۰۲۹، ۱۰۳۰، رقم ۱۹۷۱ تا ۱۹۷۳. المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ). تحقيق: أبی الأشبال الزهيری. الناشر: دار ابن الجوزی، المملكة

العربية السعودية۔ الطبعة: الأولى ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ(۱)اسی طرح کا واقعہ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان بھی ہوا ہے، تو پھر حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تم طبیب ہو اور ہم پنساری ہیں''۔

۲ یہی سے حضرت امام زبیدی رحمۃ اللہ علیہ نے مستنبط کیا ہے: ''جس نے حدیث کو تو حاصل کیا لیکن اس کے معانی کو نہیں جانتا ہے، تو وہ پنساری کی طرح ہے''۔

۳ حضرت عبید اللہ بن عمرو الرقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہی تھے۔ حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا۔ تو حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: ''اے نعمان! اس فتوے کا جواب دو''۔ تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب دے دیا۔ تو حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: ''آپ نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا ہے؟''۔ تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اس کا جواب میں نے اسی حدیث سے استنباط کیا ہے جو آپ نے ہی ہمارے سامنے بیان کی ہے''۔ پھر اس حدیث کو بیان کیا۔ تو حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تم طبیب ہو اور ہم پنساری ہیں''۔

5 علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ: "كُنَّا عِنْدَ الأَعْمَشِ وَعِنْدَهُ أَبُو حَنِيفَةَ، فَسُئِلَ الأَعْمَشُ عَنْ مَسْأَلَةٍ، فَقَالَ: أَفْتِهِ يَا نُعْمَانُ!۔ فَأَفْتَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ قُلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لِحَدِيثٍ حَدَّثْتَنَاهُ أَنْتَ! ثُمَّ ذَكَرَ لَهُ الْحَدِيثَ۔ فَقَالَ لَهُ الأَعْمَشُ: "أَنْتُمُ الأَطِبَّاءُ وَنَحْنُ الصَّيَادِلَةُ"۔

(مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه، ص ۳۴، ۳۵۔ المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي رحمه الله (المتوفى ۷۴۸ھ)۔ عنى بتحقيقه والتعليق عليه: محمد زاهد الكوثري، أبو الوفاء الأفغاني۔ الناشر: لجنة إحياء المعارف النعمانية، حيدر آباد الدكن بالهند۔ الطبعة: الثالثة، ۱۴۰۸ھ)

ترجمہ حضرت عبید اللہ بن عمرو الرقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہی تھے۔ حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا۔ تو حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: ''اے نعمان! اس فتوے کا جواب دو''۔ تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب دے دیا۔ تو حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: ''آپ نے یہ مسئلہ کہاں سے نکالا ہے؟''۔ تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اس کا جواب میں نے اسی حدیث سے استنباط کیا ہے جو آپ نے ہی ہمارے سامنے بیان کی ہے''۔ پھر اس حدیث کو بیان کیا۔ تو حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''تم طبیب ہو اور ہم پنساری ہیں''۔

6 مناقب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (ج ۱ ص ۱۰۱) میں شیخ الامام کردری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

عن محمد بن سعدان قال كنتُ عند يزيد بن هارون وعنده يحيىٰ بنُ معينٍ وعلي بنُ المديني وأحمد بنُ حنبلٍ وزهير بن حربٍ وآخرون اذاً استفتي. فقال يزيدُ: اذهب الى أهل العلم. فقال علي بنُ المديني: أليسوا عندك. فقال: أهل العلم أصحابُ الامام، وأنتم صيادلةٌ.

ترجمہ حضرت محمد بن سعدان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا، اس وقت ان کے پاس بڑے بڑے محدثین کرام موجود تھے: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ، علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ، احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور زہیر بن حرب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کہ اچانک کسی نے مسئلہ دریافت کیا۔ استاذ المحدثین حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''مسئلہ کے لیے اہل علم کے پاس جاؤ''۔ حضرت علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: ''حضرت! کیا آپ کے پاس اہل علم موجود نہیں؟''۔ تو استاذ مکرم حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: ''اہل علم تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور تم محدثین پنساری ہو''۔

فائدہ آپ حضرات جانتے ہیں کہ پنساری کے پاس مفردات کا انبار لگا ہوتا ہے لیکن ان مفردات کے نفع ونقصان، افعال وخواص کا علم جتنا طبیب کو ہے پنساری کو اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں ہوتا۔ حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ تھا کہ اے

محدثین! الفاظ حدیث کا انبار تو تمہارے پاس ہے لیکن ان الفاظ کے پردوں میں جو مسائل ومعانی کے چھپے موتی ہیں، ان کے غواص اور ماہر فقہاء ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر محدث فقیہ نہیں ہوتا لیکن ہر فقیہ محدث بھی ہوتا ہے اور فقیہ بھی۔ اگر اسے حدیث ہی معلوم نہ ہو تو مسائل حدیث کہاں سے نکالے گا؟

7 علامہ حازمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَنْ يَكُونَ رُوَاةُ أَحَدِ الْحَدِيثَيْنِ مَعَ تَسَاوِيهِمْ فِي الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ فُقَهَاءَ عَارِفِينَ بِاجْتِنَاءِ الْأَحْكَامِ مِنْ مُثْمِرَاتِ الْأَلْفَاظِ. فَالِاسْتِرْوَاحُ إِلَى حَدِيثِ الْفُقَهَاءِ أَوْلَى.

(الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار. ص١٥ المؤلف : أبو بکر محمد بن موسی بن عثمان الحازمی الهمدانی، زین الدین ﷫(المتوفی : 584هـ). الناشر : دائرة المعارف العثمانية - حيدر آباد، الدكن. الطبعة : الثانية، 1359 هـ)

ترجمہ دو حدیثوں میں سے ایک حدیث کے راوی دوسری حدیث کے راویوں کے ساتھ حفظ واتقان میں مساوی ہونے کے علاوہ فقہاء ہوں اور الفاظ کے موتیوں سے احکام چننے اور حاصل کرنے کے عارف ہوں تو ان کی حدیث کی طرف رجوع کرنا اولیٰ ہے۔

8 نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ غیر مقلد علم فقہ کی حفظِ حدیث پر فضیلت بیان کرتے ہیں:

الْحِفْظ غير الملكة العلمية وَمن كَانَ عنايته بِالْحِفْظِ أَكثر من عنايته إِلَى تَحْصِيل الملكة لَا يحصل إِلَى طائل من ملكة التَّصَرُّف فِي الْعلم وَلذَلِك ترى من حصل الْحِفْظ لَا يحسن شَيْئا من الْفَن وتجد ملكته قَاصِرَة فِي علمه إِن فاوض أَو نَاظر. وَمن ظن أَنه الْمَقْصُود من الملكة العلمية فقد أَخطَأ وَإِنَّمَا الْمَقْصُود هُوَ ملكة الاستخراج والاستنباط وَسُرْعَة الِانْتِقَال من الدوال إِلَى المدلولات وَمن اللَّازِم إِلَى الْمَلْزُوم وَبِالْعَكْسِ فَإِن ضم إِلَيْهَا ملكة الاستحضار فَنعم الْمَطْلُوب وَهَذَا لَا يتم بِمُجَرَّد الْحِفْظ

(الحطة فی ذکر الصحاح الستة. ص٢٣، ٢٤ المؤلف: أبو الطيب محمد صديق خان بن حسن بن علي ابن لطف الله الحسيني البخاري القِنَّوجي ﷫ (المتوفى: 1307هـ)

(الناشر: دار الکتب التعلیمیة - بیروت الطبعة: الأولی 1405ھ/1985م)

ترجمہ حفظ کا درجہ اور ہے اور ملکۂ علمیہ کا مقام اور ہے۔ جس شخص کا اہتمام ملکہ حاصل کرنے کی بجائے حفظ میں زیادہ ہو اس کو تصرف فی العلم کے ملکہ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اسی وجہ سے تم دیکھو گے کہ جو شخص حفظ کو پالیتا ہے وہ فن کی کوئی چیز حاصل نہیں کرسکتا اور اس کا علمی ملکہ قاصر رہتا ہے جب کہ وہ گفتگو اور مناظرہ کرے۔ اور جس شخص نے یہ گمان کرلیا کہ ملکۂ علمیہ سے صرف حفظ ہی مقصود ہے۔ سو اس نے بیشک خطا کی کیونکہ مقصود و مطلوب تو دراصل اخراج و استنباط اور الفاظ سے معانی کی طرف اور لازم سے ملزوم کی جانب اور بالعکس انتقال کرنے کا ملکہ حاصل کرنا ہے۔ اگر اس کے ساتھ ملکۂ حفظ و استحضار بھی حاصل ہو جائے تو پھر نورٌ علی نورٌ ہے، مگر یہ ملکہ محض حفظ سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

7.8:۔دوسری رکعت

مسئلہ 14 دوسری رکعت میں ثناء اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ نہ پڑھیں بلکہ آہستہ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر قرات شروع کردیں اور باقی احکام میں دوسری رکعت پہلی رکعت ہی کی طرح ہے۔

حدیث نمبر 57:۔قَالَ مُسْلِمٌ: وَحُدِّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ، وَيُونُسَ الْمُؤَدِّبِ، وَغَيْرِهِمَا. قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِـ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ". (صحیح مسلم رقم:148-599)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تو "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○" سے قراءت شروع فرمادیتے۔ (ثناء وغیرہ کے لئے) خاموش نہ ہوتے تھے۔

باب 8

قعدہ، کیفیتِ قعدہ، تشہد اور سلام

نماز کا خاتمہ قعدہ اور سلام پر ہوتا ہے، یعنی یہ دونوں اس کے آخری اجزاء ہیں۔ ہاں! اگر نماز تین اور چار رکعت والی ہو تو پہلی دو رکعت پڑھنے کے بعد ایک دفعہ درمیان میں بھی بیٹھا جاتا ہے۔ اس کو قعدۂ اولیٰ کہتے ہیں لیکن اس میں صرف تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور تیسری یا چوتھی رکعت پڑھنے کے بعد دوبارہ بیٹھتے ہیں اور اس میں تشہد کے بعد درود شریف بھی پڑھنے کے بعد سلام پر نماز ختم کردی جاتی ہے۔

8.1:۔قعدۂ اولیٰ

مسئلہ 1 دوسری رکعت کے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھ جائیں اور التحیات پڑھیں۔

حدیث نمبر 1:۔ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ......
وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ. الحديث (مسلم رقم:240-498)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے تھے''۔

حدیث نمبر 2:۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْ تَشَهُّدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: "عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا". الحديث

تحقیق صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل ابن إسحاق- وهو محمد- وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. يعقوب: هو ابن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف.

وأخرجه ابن خزيمة (702)، و (708) . والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 262/1 من طريق ابن إسحاق، بهذا الإسناد.

وقد سلف برقم (3622) من طريق الأعمش، عن شقيق، عن ابن مسعود.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۷ص۳۹۲رقم 4382۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔إشراف:د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى ۱۴۲۱ھ)

(قال الهيثمي:رواه أحمد،ورجاله موثقون،مجمع الزوائد ج۲ص۲۷۹رقم ۲۸۶۰ طبع دار الکتب العلمیہ ،بیروت)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے مجھے نماز کے درمیان میں اور آخر میں التحیات پڑھنا سکھایا ہے''۔

حدیث نمبر 3:۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا إِسْحَقَ حَدَّثَهُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُولُوا فِي كُلِّ جَلْسَةٍ: أَلتَّحِيَّاتُ لِلهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"۔ (سنن نسائی رقم : 1166؛سنن کبریٰ نسائی رقم 756؛حدیث السراج رقم729؛معجم اوسط طبرانی رقم6521)احکم الألباني؛ صحيح

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم کچھ نہیں جانتے تھے (کہ ہم قعدہ میں کیا پڑھیں؟)۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے

ہمیں فرمایا: ''ہر قعدہ میں التحیات الخ پڑھو''۔

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

ترجمہ ادب وتعظیم اور اظہارِ نیاز کے سارے کلمے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہیں (اور میں ان سب کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہوں)۔ تم پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے سب نیک بندوں پر۔ پس میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں (صرف وہی معبودِ برحق ہے)۔ اور میں اس کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

حدیث نمبر 4:- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، قُلْنَا: "أَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ، أَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيلَ، أَلسَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ". فَسَمِعَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَقُلْ: "التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَلسَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ" فَإِذَا قَالَهَا، أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الدُّعَاءِ مَا شَاءَ".

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين.

وأخرجه مسلم (402) (58)، وابن خزيمة (703)، والبيهقي في "السنن" 2/153 من طريق أبي معاوية شيخ أحمد، بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي شيبة 291/1، والبخاري (831)و (6230) ، والنسائي في "الكبرى" (1202) ، وابن ماجه (899) ، والدارمي 308/1، وابن الجارود (205) ، وأبو يعلى (5082) ، وأبو عوانة 229/2 و230، والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" 76/3، والشاشي (502)و (503)و (507) ، والدارقطني 350/1، وابن خزيمة (703) ، وابن حبان (1955) ، وأبو نعيم في "الحلية" 8/114-115، والطبراني في "الكبير" (9885) و (9886)و (9887) ، والبيهقي في "السنن" 138/2، والبغوي (678) ، من طرق عن الأعمش، به.

وسيأتي من طريق الأعمش برقم (3920) و (3967) و (4017) و (4101) و (4189). وسيكرر برقم (4064).

وسيأتي من طرق أخرى برقم (3738) و (3877) و (3919) و (3921) و (3935) و (3967) و (4006) و (4160) و (4177) و (4305) و (4382) و (4422).

وسلف من طريق آخر برقم (3562).

قوله: "إن الله هو السلام": قال الخطابي -ونقله عنه الحافظ في "الفتح" 212/2-: المراد أن الله هو ذو السلام، فلا تقولوا: السلام على الله فإن السلام منه بدأ، وإليه يعود ومرجع الأمر في إضافته إليه: أنه ذو السلام من كل آفة وعيب، ويحتمل أن يكون مرجعها إلى حظ العبد فيما يطلبه من السلامة من الآفات والمهالك.

وقال النووي: معناه أن السلام اسم من أسماء الله تعالى يعني: السالم من النقائص وسمات الحدوث، ومن الشريك والند.

وقال ابن الأنباري: أمرهم أن يصرفوه إلى الخلق لحاجتهم إلى السلامة، وغناه سبحانه وتعالى عنها.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج٦ ص١٢١رقم 3622 ،المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ)، المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون،إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي، الناشر: مؤسسة الرسالة،الطبعة:الأولى، ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز

میں تشہد کے لیے بیٹھتے تھے۔تو کہتے تھے: ''اللہ کے بندوں سے پہلے اللہ پر سلام ہو۔حضرت جبرائیل علیہ السلام پر سلام ہو، حضرت میکائیل علیہ السلام پر سلام ہو۔فلاں شخص پر سلام ہو، فلاں شخص پر سلام ہو''۔ رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ کو پڑھتے ہوئے ہمیں سنا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا فرمانے والے ہیں۔پھر جب تم میں سے کوئی نماز میں تشہد کے لیے بیٹھے، تو اس کو یوں پڑھنا چاہیے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ''

ترجمہ ادب و تعظیم اور اظہارِ نیاز کے سارے کلمے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہیں (اور میں ان سب کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہوں)۔تم پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے سب نیک بندوں پر۔پس میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں (صرف وہی معبودِ برحق ہے)۔اور میں اس کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اور چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک وہ دعا مانگے جو اس کو پسند ہو۔لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہا کرو۔

8.2:۔کیفیت قعدہ

مسئلہ 2 قعدہ کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پیر اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں اور بحالت عذر جس طرح قدرت ہو اس طرح بیٹھیں۔دونوں قعدہ میں بیٹھنے کا یہی طریقہ ہے۔

افتراش لغت میں افتراش کا معنی: بچھانا ہے۔قعدۂ نماز میں اس کی کیفیت یہ ہے کہ التحیات میں اور دو سجدوں کے درمیان اس طرح بیٹھنا کہ دایاں پاؤں کھڑا ہو اور پاؤں کی

انگلیاں قبلہ رُخ ہوں اور بایاں پاؤں دونوں سرینوں کے نیچے بچھا کر اس کے اوپر بیٹھنا۔نماز کے اندر بیٹھنے کی اس کیفیت کو افتراش کہا جاتا ہے۔

حدیث نمبر 5:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْأَحْمَرَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، ح قَالَ: وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ، وَالْقِرَاءَةِ بِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ، حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ، لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا، وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ. وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ، وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ". وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، "وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطَانِ".

(مسلم رقم:240-498)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر تحریمہ سے نماز شروع فرماتے تھے اور قراءت کا آغاز "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِين" سے کرتے تھے۔اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں جاتے تو سر مبارک کو نہ تو اوپر کی جانب اُٹھاتے اور نہ نیچے کی جانب جھکاتے، بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے تھے (یعنی بالکل کمر کے متوازی)۔اور جب رکوع سے سر مبارک اُٹھاتے تو سجدہ میں اس وقت نہ جاتے جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور جب سجدے سے سر مبارک اُٹھاتے تو جب تک بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے تو دوسرا سجدہ نہیں فرماتے تھے۔اور ہر دو رکعت پر ''التحیات'' پڑھتے تھے۔اور اُس وقت اپنے بائیں پاؤں کو نیچے بچھا لیتے اور داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔اور "عُقْبَةُ الشَّيْطَانِ" (یعنی شیطان کی

طرح) بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔ اور اس بات سے بھی منع فرماتے تھے کہ آدمی (سجدہ میں) اپنے بازو (یعنی کلائیاں کہنیوں تک) زمین پر رکھے جس طرح درندے اپنی کلائیاں زمین پر بچھا کے بیٹھتے ہیں۔ آپ ﷺ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کے نماز ختم فرماتے تھے"۔

تشریح نماز عبادت بلکہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ اس لیے اس کے قیام، قعود، رکوع وسجود کی وہ شکلیں اور ہیئتیں مقرر کی گئی ہیں جو عبادت اور بندگی کی بہترین اور مکمل ترین تصویر ہیں اور ان نامناسب ہیئتوں سے خصوصیت کے ساتھ منع فرمایا گیا ہے جن میں استکبار، یا بے پروائی یا بدمنظری کی شان ہو یا کسی بدفطرت مخلوق کی ہیئت سے مشابہت ہو۔ اس اصول کے تحت جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ سجدے میں آدمی کلائیاں زمین پر اس طرح بچھادے جس طرح کتے اور بھیڑیے وغیرہ درندے بچھا کر بیٹھتے ہیں۔ اسی اصول کے تحت آپ ﷺ نے اس طرح بیٹھنے سے بھی منع فرمایا جس کو اس حدیث میں "عُقْبَةُ الشَّيْطَانِ"، اور ایک دوسری حدیث میں "اقعاء الکلب" فرمایا گیا ہے۔ اس سے مراد دونوں پاؤں پنجوں کے بل کھڑے کر کے اُن کی ایڑیوں پر بیٹھنا ہے۔ چونکہ اس طریقے میں کچھ استکبار اور جلد بازی کی شان ہے اور اس شکل میں صرف گھٹنے اور پنجے ہی زمین سے لگتے ہیں۔ نیز کتے، بھیڑیے وغیرہ درندے بھی اس طرح ایڑیوں پر بیٹھا کرتے ہیں۔ اس لیے نماز میں اس طرح بیٹھنے سے بھی جناب رسول اللہ ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

وضاحت: سرین کو زمین پر رکھ کر دونوں گھٹنے کھڑے کر دیں اور دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک دیں اس طرح بیٹھنے کو "عقبة الشيطان" اور "اقعاء" کہا جاتا ہے جس سے حدیث پاک میں منع کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر 6: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ. قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا جَلَسَ -يَعْنِي

لِلتَّشَهُّدِ -افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَىٰ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَىٰ - يَعْنِي -عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَىٰ، وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَىٰ۔

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَأَهْلِ الكُوفَةِ، وَابْنِ المُبَارَكِ. (سنن ترمذی: رقم ۲۹۲؛ نسائی رقم ۱۲۶۳)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا۔ تو جب آپ ﷺ التحیات پڑھنے کے لئے بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیا اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھا اور داہنے پاؤں کو کھڑا کر دیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ یہی قول حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، اہل کوفہ اور حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

حدیث نمبر 7:- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى، أَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنَىٰ، وَاسْتِقْبَالُهُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَىٰ". (نسائی رقم ۱۱۵۸)(قال الألبانی: صحیح)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں (بیٹھنے کی) سنت یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا رکھا جائے اور اس کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوں اور بائیں پاؤں (کو بچھا کر اس) پر بیٹھا جائے۔

حدیث نمبر 8:- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: لَأَحْفَظَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَلَمَّا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ فَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَىٰ، ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا،

وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَىٰ عَلَىٰ فَخِذِهِ الْيُسْرَىٰ، وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَىٰ فَخِذِهِ الْيُمْنَىٰ، ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهُ وَجَعَلَ حَلْقَةَ الْإِبْهَامِ وَالْوُسْطَىٰ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو بِالْأُخْرَىٰ. (شرح معانی الآثار طحاوی رقم ۱۵۴۲ طبع دار الکتب العلمیہ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ جب آپ ﷺ تشہد کے لیے بیٹھے، تو آپ ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کو زمین پر بچھا دیا اور اس پر بیٹھ گئے۔ اور اپنی بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھا اور دائیں ہاتھ کی کہنی کو دائیں ران پر رکھا۔ پھر اپنی انگلیوں سے گرہ بنائی اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنایا۔ پھر آپ ﷺ دوسری انگلی یعنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔

مسئلہ 3 قعدہ میں ہتھیلیوں کو گھٹنے کے متصل ران پر رکھے رہیں اور تشہد پڑھیں۔

حدیث نمبر 9:۔ عبد الرزاق عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَىٰ جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، وَإِنِّي أُقَلِّبُ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ۔ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: إِنَّ تَقْلِيبَ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلٰكِنْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَىٰ عَلَىٰ فَخِذِهِ الْيُسْرَىٰ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَىٰ عَلَىٰ فَخِذِهِ الْيُمْنَىٰ، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ۔

(مصنف عبد الرزاق: ج ۲ / ۱۲۷ رقم ۳۰۵۳ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۱۰ء؛ صحیح مسلم: ج ۱ ص ۲۱۶؛ موطا مالک ص ۷۱)

ترجمہ حضرت علی بن عبد الرحمٰن انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ میں نماز کے دوران کنکریوں کو الٹ پلٹ کرتا رہا۔ پھر جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''کنکریوں کو نماز میں الٹنا پلٹنا شیطانی فعل ہے۔ لیکن ایسا کرنا چاہیے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر اور دائیں ہتھیلی کو دائیں ران پر رکھتے۔ اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو پکڑ لیتے اور داہنے

ہاتھ کے انگوٹھے کے برابر والی انگلی (انگشت شہادت) کو اٹھا کر اس سے اشارہ فرماتے تھے"۔

حدیث نمبر 10:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ. فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ. فَنَهَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى. فَقُلْتُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي.

(صحیح بخاری: رقم 827؛ موطا امام مالک 297/87 طبع ابوظبی)

ترجمہ حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز میں چارزانو بیٹھے دیکھا۔ تو وہ بھی اسی طرح چارزانو بیٹھنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ وہ اس وقت کم سن تھے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے منع فرمایا اور کہا: "نماز کی سنت یہی ہے کہ تم اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھو اور بائیں پیر کو بچھا دو"۔ میں نے عرض کیا: "آپ تو چارزانو بیٹھتے ہیں؟"۔ تو فرمایا: "میرے پاؤں (کمزور ہو گئے ہیں) مجھے اٹھا نہیں پاتے"۔

وضاحت: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحب زادے کا نام بھی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی تھا۔ یہ انہی کا واقعہ ہے، جو مذکور ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے طویل عمر عطا فرمائی تھی۔ ۸۴ سال یا ۸۶ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اخیر عمر میں ضعف پیری یا بیماری کی وجہ سے وہ نماز میں سنت کے مطابق نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ اس وجہ سے مجبوراً چہارزانو بیٹھنا پڑتا تھا۔ بہر حال ان کے صاحب زادے حضرت عبداللہ بن عبداللہؒ نے بھی صرف ان کی تقلید اور پیروی میں ان ہی کی طرح چہارزانو بیٹھنا شروع کردیا (اگرچہ وہ اس وقت بقول خود بوڑھے نہیں بلکہ نوعمر اور نوجوان تھے)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایسا کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور بتایا کہ نماز میں

بیٹھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ داہنا پاؤں کھڑا کیا جائے اور بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھا جائے اور اپنے متعلق فرمایا کہ میں معذوری کی وجہ سے چہار زانو بیٹھتا ہوں۔ میرے پاؤں میرے جسم کا بوجھ سہارنے کے قابل نہیں ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آخری الفاظ: '' إِنَّ رِجْلَيَّ لاَ تَحْمِلاَنِي '' (میرے دونوں پاؤں میرا بوجھ نہیں سہار سکتے) سے یہ بات صاف سمجھ میں آتی ہے کہ ان کے نزدیک قعدہ کا مسنون طریقہ وہ تھا جس میں آدمی کے جسم کا بوجھ اس کے دونوں پاؤں پر رہتا ہے اور اسی کو ''افتراش'' کہتے ہیں اور جو ہم لوگوں کا معمول ہے۔

1 قابل غور امور

اس حدیث میں امور غور طلب ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں جو چار زانو ہو کر بیٹھتے تھے۔ اس سے تربع کی وہ صورت مراد ہے جو تورک کی طرح ہے۔ چنانچہ مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم شارح ابوالولید الباجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تربع کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ دایاں پاؤں بائیں گھٹنے کے نیچے اور بایاں پاؤں دائیں گھٹنے کے نیچے رکھا جائے۔

وَالضَّرْبُ الثَّانِي: أَنْ يَتَرَبَّعَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ جَانِبٍ وَاحِدٍ فَتَكُونَ رِجْلُهُ الْيُسْرَىٰ تَحْتَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ الْيُمْنٰى وَيَثْنِيَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى فَتَكُونَ عِنْدَ أَلْيَتِهِ الْيُمْنٰى وَيُشْبِهُ أَنَّ هٰذِهٖ كَانَتْ قَعْدَةَ الرَّجُلِ.

فَلَمَّا انْصَرَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ صَلَاتِهٖ عَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ لِأَنَّهٗ تَرَكَ هَيْئَةَ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِ اللهِ: إِنَّكَ تَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مِمَّنْ يُقْتَدَىٰ بِهٖ. فَلِذٰلِكَ امْتَثَلَ الرَّجُلُ فِعْلَهٗ. فَأَخْبَرَهٗ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهٗ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِأَنَّهٗ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ. وَإِنَّمَا يَفْعَلُهٗ لِشَكْوَىٰ رِجْلَيْهِ لِأَنَّهٗ كَانَ فُدِعَ بِخَيْبَرَ فَلَمْ تَعُدْ رِجْلَاهُ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ وَكَانَ يَشْتَكِيهِمَا فَكَانَ يَجْلِسُ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى حَسَبِ مَا كَانَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَهُوَ الْوَاجِبُ أَنْ يَتَكَلَّفَ سُنَّةَ الصَّلَاةِ مَنْ يَقْدِرُ عَلَيْهَا. وَمَنْ

لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا أَتَى بِمَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ۔

(المنتقى شرح الموطإ ج۱ ص۱۶۵ المؤلف: أبو الوليد سليمان بن خلف بن سعد بن أيوب بن وارث التجيبي القرطبي الباجي الأندلسي رحمه الله (المتوفى: 474ھ) الناشر: مطبعة السعادة - بجوار محافظة مصر الطبعة: الأولى، 1332 ھ)

ترجمہ تربع کی دوسری قسم یہ ہے کہ اپنے دونوں پاؤں ایک جانب (یعنی دائیں جانب) اس طرح موڑ دے کہ بایاں پاؤں دائیں ران اور پنڈلی کے نیچے ہو اور دایاں پاؤں دائیں سرین کے دائیں جانب ہو۔ نماز پڑھنے والے آدمی نے اسی طرح قعدہ کیا تھا (یعنی تورّک کیا)۔ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے، تو اسی طرح قعدہ کرنے پر اعتراض کیا کیونکہ نماز پڑھنے کی جو مسنون کیفیت ہے (یعنی افتراش)، اس آدمی نے اس کو چھوڑ رکھا تھا۔ اس آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ خود بھی تو اسی طرح بیٹھتے ہیں۔ چونکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مقتدیٰ لوگوں میں سے ہیں، اس لیے اس آدمی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو جس طرح نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا، اس نے بھی ویسے ہی بیٹھنا شروع کر دیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو تورک کی کیفیت میں بیٹھے دیکھا تو اس کو بتایا کہ اگر میں نماز میں اس طرح بیٹھتا ہوں تو اس لیے نہیں کہ یہ نماز میں سنّت ہے بلکہ میں اس وجہ سے تورّک کی کیفیت میں بیٹھتا ہوں کہ میرے دونوں پاؤں میں تکلیف ہے۔ اس تکلیف کی وجہ یہ ہے کہ غزوۂ خیبر میں ان کے دونوں پاؤں ٹوٹ گئے تھے۔ اس کے بعد وہ پہلے والی حالت پر نہ آسکے اور ان میں تکلیف بھی رہتی تھی۔

اس سے معلوم ہوا:

۱ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا تربع بصورتِ تورّک تھا۔

۲ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے صاف بتایا کہ میرا اس طرح بیٹھنا تورک کے سنت ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ بوجہ تکلیف ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سنّت طریقہ یہ بتایا ہے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں کو بچھائے۔ یہ بچھانا ایسے طور پر نہ ہو کہ تورّک کی کیفیت بن جائے کیونکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کے

سنّت ہونے کی نفی کررہے ہیں۔ پھر اُسی کو سنّت کیسے بتاسکتے ہیں؟!!! اس لیے بائیں پاؤں کو اس طرح بچھانا مراد ہے کہ بائیں پاؤں کو سرین کے نیچے بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور یہی افتراش ہے۔ لہٰذا اس حدیث کے مطابق تورّک سنّت نہیں بلکہ افتراش سنّت ہے۔

اگر تورّک کی یہ صورت ہو کہ دونوں پاؤں دائیں جانب نکلے ہوئے ہوں تو سارا بوجھ بائیں سرین پر اور بائیں ران پر پڑتا ہے، دونوں پاؤں پر بوجھ نہیں پڑتا۔ اور اگر تورّک کی وہ صورت ہو جس میں دایاں پاؤں کھڑا ہوتا ہے، تو اس میں دائیں پاؤں پر بوجھ آتا ہے، بائیں پاؤں پر بوجھ نہیں آتا جب کہ افتراش میں دونوں پاؤں پر بوجھ آتا ہے کیونکہ دایاں پاؤں کھڑا رکھ کر بائیں پاؤں کو سرین کے نیچے بچھا کر اس پر بیٹھنا افتراش ہے۔ اور اس صورت میں دونوں پاؤں پر بوجھ آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سنّت طریقہ کے مطابق نہ بیٹھنے کی وجہ یہ بتائی: ''میرے دونوں پاؤں میرا بوجھ نہیں اُٹھا سکتے''۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں بیٹھنے کا سنّت طریقہ وہ ہے جس میں دونوں پاؤں پر بوجھ پڑتا ہے اور وہ افتراش ہے۔

حدیث نمبر 11:۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى بِيَدَيْهِ - يَعْنِي جَنَّحَ - حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطَيْهِ مِنْ وَرَائِهِ. وَإِذَا قَعَدَ اطْمَأَنَّ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى".
(مسلم رقم 238-497؛ نسائی رقم 1147)

ترجمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے، تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح کھول دیتے تھے، (یعنی پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے)، یہاں تک کہ پچھلی جانب سے بغل کی سفیدی نظر آسکتی تھی۔ اور جب قعدہ میں بیٹھتے تھے تو نہایت اطمینان سے بائیں ران پر بیٹھتے تھے''۔

حدیث نمبر 12:۔ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ

الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: "إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ يَفْتَرِشَ الْيُسْرَىٰ، وَأَنْ يَنْصِبَ الْيُمْنَىٰ".

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، ج۲ ص۵۴۴ رقم 2944۔ المؤلف:أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (التوفى ۲۳۵ھ)۔ المحقق: محمد عوّامة۔الناشر:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچی۔ الطبعة: الثانية ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز کی سنتوں میں سے ہے: بائیں پاؤں کو بچھانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا۔

حدیث مرسل 13:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى اسْوَدَّ ظَهْرُ قَدَمَيْهِ۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، ج۲ ص۵۴۴ رقم 2942۔ المؤلف:أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (التوفى ۲۳۵ھ)۔ المحقق: محمد عوّامة الناشر:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، كراچی۔ الطبعة: الثانية ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں قدموں کی پشت سیاہ ہوگئی تھی۔

حدیث مرسل 14:۔حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَىٰ، وَيَنْصِبُ الْيُمْنَىٰ۔

(الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، ج۲ ص۵۴۴ رقم 2943۔ المؤلف:أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي رحمه الله (التوفى ۲۳۵ھ)۔ المحقق: محمد عوّامة۔الناشر:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية،

کراچی۔ الطبعة: الثانية ۱۴۲۸ھ)

ترجمہ حضرت یزید بن عبداللہ بن قُسیط رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے۔

اثر نمبر 1:۔ قَالَ: ثنا يُوسُفُ بْنُ أَبِي يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَىٰ يَضَعُهَا بَيْنَ إِلْيَتَيْهِ، وَيَنْصِبُ الْيُمْنَىٰ فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَكْرَهُ أَنْ يَقْعُدَ عَلَى الْيُمْنَىٰ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔

(الآثار، ص۶۷رقم 328۔المؤلف: أبو يوسف يعقوب بن إبراهيم بن حبيب بن سعد بن حبتة الأنصاري (المتوفى ۱۸۲ھ)۔المحقق: أبو الوفا۔الناشر:دار الكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بائیں پاؤں پر بیٹھتے تھے، یعنی بائیں پاؤں کو سرینوں کے نیچے کرتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھ کر بائیں پاؤں کے اوپر بیٹھتے اور دائیں پاؤں پر بیٹھنے کو ناپسند کرتے مگر عذر کی وجہ۔

8.3: تشہد

مسئلہ 4 احادیث میں ''التحیات'' مختلف الفاظ میں منقول ہے جن میں سب سے زیادہ مشہور اور بہتر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی تشہد ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

حدیث نمبر 15:۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَيْفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ - كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ - كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. قَالَ: "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا، فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا: "السَّلَامُ عَلَى

النَّبِيّ".

تحقیق إسناده صحيح على شرط الشيخين، أبو نعيم: هو الفضل بن دكين، وسيف: هو ابن سليمان، ويقال: ابن أبي سليمان المخزومي المكي، ومجاهد: هو ابن جبر.

وأخرجه ابن أبي شيبة 2921/1، والبخاري في "صحيحه" (6265) . وفي "تاريخه" 98/5، ومسلم (402) (59) . والنسائي في "المجتبى" (1161) ، وأبو يعلى (5347)، وأبو عوانة 2/228-229، والبيهقي في "السنن" 138/2 من طريق أبي نعيم، بهذا الإسناد.

وتقدم برقم (3622).

قوله: قلنا: السلام على النبي: قال السندي: ظاهره أن الخطاب كان مخصوصاً بحياته، وأن الناس تركوه بعد وفاته، لكن العمل اليوم على خلافه، فكأنه تركه بعض الناس، واشتهر العمل بخلاف قولهم. والله تعالى أعلم.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۷ص۹۰رقم3935 ـالمؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني‌رحمه الله(المتوفى۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط ـ عادل مرشد، وآخرون،إشراف:د ـ عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة،الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس اہتمام سے التحیات سکھایا جس اہتمام سے قرآن سکھاتے تھے اور مزید اہتمام کی غرض سے مصافحہ کی طرح میرے ہاتھ کو اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کے درمیان پکڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب نماز میں بیٹھے تو پڑھے:

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

ترجمہ ادب وتعظیم اور اظہارِ نیاز کے سارے کلمے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہیں (اور میں ان سب کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہوں)۔تم پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی

برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے سب نیک بندوں پر۔ پس میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں (صرف وہی معبودِ برحق ہے)۔ اور میں اس کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

حدیث نمبر 16:- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: "عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ: "أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ".
وَفِي البَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، وَجَابِرٍ، وَأَبِي مُوسَى، وَعَائِشَةَ. حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَهُوَ أَصَحُّ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ. وَالعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِينَ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ المُبَارَكِ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ.

(ترمذی رقم 289؛ سنن نسائی رقم 1161؛ سنن ابن ماجہ رقم 899)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم دو رکعتوں کے بعد قعدہ میں بیٹھیں، تو ہم یوں پڑھیں:

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ"

ترجمہ ادب و تعظیم اور اظہارِ نیاز کے سارے کلمے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہیں (اور میں ان سب کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہوں)۔ تم پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی

برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے سب نیک بندوں پر۔ پس میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں (صرف وہی معبودِ برحق ہے)۔ اور میں اس کی بھی شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث مروی ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہے اور تشہد کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول یہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے اور اسی تشہد کو علماء میں سے اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ پڑھتے ہیں۔

تشریح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو کچھ سکھاتے اور بتاتے تھے۔ اس میں سب سے زیادہ اہتمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تعلیم کا فرماتے تھے۔ لیکن تشہد (التحیات) کی تعلیم و تلقین آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی خاص الخاص اہتمام سے فرمائی، جس اہتمام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اس وقت اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان پکڑنا بھی اسی سلسلہ کی چیز تھی۔ طحاوی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ تشہد ایک ایک کلمہ کر کے تلقین فرمایا جس طرح بچوں یا اَن پڑھوں کو کوئی اہم چیز یاد کرائی جاتی ہے۔ مسند احمد کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ تشہد تعلیم فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ دوسروں کو اس کی تعلیم دیں۔ تشہد، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور بعض دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ ان روایات میں ایک دو لفظوں کا بہت معمولی سا فرق بھی ہے، لیکن محدثین کرام رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق ہے کہ سند اور روایت کے لحاظ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس تشہد ہی کو ترجیح ہے۔ اگرچہ دوسری روایات بھی صحیح ہیں

اور ان میں وارد شدہ تشہد بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

بعض شارحین حدیث نے ذکر کیا ہے کہ یہ تشہد شب معراج کا مکالمہ ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب بارگاہِ قدوسیت میں شرفِ حضوری نصیب ہوا تو آپ ﷺ نے نذرانہ عبودیت اس طرح پیش کیا اور گویا اس طرح سلامی دی:

أَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوا:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

آپ ﷺ نے جواباً عرض کیا:

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اس کے بعد (عہدِ ایمان کی تجدید کے طور پر) مزید عرض کیا:

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ان شارحینؒ نے لکھا ہے کہ نماز میں اس مکالمہ کو شبِ معراج کی یادگار کے طور پر جوں کا توں لے لیا گیا ہے۔ اور اسی وجہ سے ''السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' میں خطاب کی ضمیر کو برقرار رکھا گیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ صحیح بخاری کی اوپر مذکور حدیث میں خود حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ تشہد میں ''السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' ہم حضور اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں اس وقت کہا کرتے تھے جب آپ ﷺ ہمارے ساتھ اور ہمارے درمیان ہوتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کا وصال ہو گیا تو ہم بجائے اس کے ''السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ'' کہنے لگے۔

لیکن جمہور اُمت کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو الفاظ تلقین فرمائے تھے (یا معراج کے مکالمہ والی مشہور عام روایت کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو الفاظ ارشاد ہوئے تھے) یعنی ''السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ'' حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد بھی بطورِ یادگار اسی کو جوں کا توں

برقرار رکھا گیا۔ بلاشبہ اربابِ ذوق کے لیے اس میں ایک خاص لطف ہے۔ اب جو لوگ اس صیغۂ خطاب سے حضور اکرم ﷺ کے حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے متعلق بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ شرک پسندی کے مریض، نہایت ہی کور ذوق اور عربی زبان و ادب کی لطافتوں سے بالکل ہی نا آشنا ہیں۔

8.4:۔ رفع سبابہ

مسئلہ 5 اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ پڑھتے وقت جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں اور چھنگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر لیں۔ اور شہادت (یعنی کلمہ) کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ قبلہ کی جانب جھکی ہوئی ہو۔ بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھائیں۔

حدیث نمبر 17:۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. عَنْ نَافِعٍ. عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ. وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ الْيُمْنَى الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ. فَدَعَا بِهَا. وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ. بَاسِطُهَا عَلَيْهَا.

تحقیق

إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الرزاق: هو ابن همام الصنعاني. ومعمر: هو ابن راشد الأزدي، وعبيد الله بن عمر: هو العمري. ونافع: هو مولى ابن عمر.

وأخرجه أبو عوانة 225/2 من طريق الإمام أحمد بهذا الإسناد.

وأخرجه مسلم (580) (114) ، والترمذي (294) والنسائي في المجتبى 37/3، وابن ماجه (913) ، وابن خزيمة (717) ، وأبو عوانة 225/2، والبيهقي 130/2، والبغوي (673) من طريق عبد الرزاق بهذا الإسناد.

قال الترمذي: حديث ابن عمر حديث حسن غريب. لا نعرفه من حديث عبيد الله بن عمر إلا من لهذا الوجه. والعمل عليه عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والتابعين يختارون الإشارة في التشهد. وهو قول أصحابنا.

وأخرجه الطبراني في الأوسط (2046) من طريق هشام بن يوسف عن معمر. به.

وأخرجه الطبراني في الأوسط (2046) من طريق هشام بن يوسف عن معمر. عن

عبيد الله بن عمر. عن عبد الله بن دينار، به. وقال: لم يروه عن عبيد الله بن عمر، عن عبد الله بن دينار، إلا هشام بن يوسف، عن معمر.

وانظر (6000) و (6153).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۱۰ ص۱۸۱ رقم 6348 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط. عادل مرشد وآخرون إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے اور داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کے برابر والی انگلی (انگشتِ شہادت) کو اُٹھا کر اس سے اشارہ فرماتے تھے اور اس وقت بایاں ہاتھ آپ ﷺ کا بائیں گھٹنے پر ہی دراز ہوتا تھا (یعنی اس سے آپ ﷺ کوئی اشارہ نہیں فرماتے تھے)"۔

تشریح قعدہ میں کلمہ شہادت کے وقت انگشتِ شہادت کا اُٹھانا اور اشارہ کرنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے، اور بلاشبہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ اس کا مقصد بظاہر یہی ہے کہ جس وقت نمازی "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہہ کر اللہ تعالیٰ کے وحدہ لاشریک لہ ہونے کی شہادت دے رہا ہو اس وقت اس کا دل بھی توحید کے تصور اور یقین سے لبریز ہو اور ہاتھ کی ایک انگلی اُٹھا کر جسم سے بھی اس کی شہادت دی جارہی ہو، بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اسی حدیث کی بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ انگشتِ شہادت کے اس اشارے کے ساتھ آپ ﷺ آنکھ سے بھی اشارہ فرماتے تھے:

وأتبعها بصره.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ہی اس اشارہ کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی نقل فرمایا ہے:

حدیث نمبر 18:- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ

زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ، وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ" يَعْنِي السَّبَّابَةَ۔

تحقیق

إسناده ضعيف. كثير بن زيد- وهو الأسلمي- قال ابن معين في رواية ابن أبي خيثمة: ليس بذاك. وقال يعقوب بن شيبة: ليس بذاك الساقط. وإلى الضعف ما هو. وقال أبو زرعة: صدوق فيه لين، وقال أبو حاتم: صالح الحديث ليس بالقوي، يُكتب حديثه، وقال النسائي: ضعيف. وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين.

نافع: هو مولى ابن عمر.

وأخرجه البزار (563) (زوائد) من طريق أبي أحمد الزبيري، بهذا الإسناد.

وقال: تفرد به كثير بن زيد، عن نافع، وليس (له) عنه إلا لهذا.

وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 140/2، وقال: رواه البزار وأحمد وفيه كثير بن زيد، وثقه ابن حبان، وضعفه غيره.

وقوله: "كان عبد الله بن عمر إذا جلس في الصلاة وضع يديه على ركبتيه، وأشار بأصبعه، وأتبعها بصره": سيأتي نحوه بإسناد صحيح من فعل النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برقم (6348)، وانظر (5043).

وفي الباب عن وائل بن حجر، سيرد 4/316-317.

وعن عبد الله بن الزبير عند مسلم (579)، سيرد 3/4.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۱۰ ص ۲۰۴ رقم 6000 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

وهذا سند حسن أو قريب من الحسن؛ فإن رجاله كلهم ثقات رجال الستة؛ غير كثير بن زيد، وهو صدوق يخطئ - كما في التقريب -.

(أصل صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم، ج ۳ ص ۸۳۹ المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله (المتوفى: 1420ھ). الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض. الطبعة: الأولى 1427ھ-2006م)

(مشکوٰۃ رقم ۹۱۷۔ علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے)

ترجمہ حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے اور جب اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے، تو اس وقت اپنی آنکھ سے بھی اشارہ کرتے تھے۔ پھر فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''انگشت شہادت کا یہ اشارہ شیطان کے لیے لوہے کی دھاردار چھری اور تلوار سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے''۔

حدیث نمبر 19:۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ح قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدْعُو، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ۔
(صحیح مسلم: 113-579)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب قعدہ میں تشہد پڑھتے تو اپنے داہنے ہاتھ کو داہنی ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے تھے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر رکھتے اور لقمہ بناتے گھٹنے کو بائیں ہتھیلی کا (یعنی بائیں ہتھیلی کو گھٹنے سے اس قدر قریب رکھتے کہ گھٹنا ہتھیلیوں کے اندر آجاتا)۔

حدیث نمبر 20:۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ ذَكَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا

دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَزَادَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ:أَخْبَرَنِي عَامِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو كَذٰلِكَ. وَيَتَحَامَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُسْرَىٰ عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَىٰ.

تحقیق

حديث صحيح. ابن جريج - وهو عبد الملك بن عبد العزيز، وإن كان مدلساً - قد صرح بالتحديث عند النسائي في "الكبرى" (1194)، ومحمد بن عجلان - وإن كان فيه كلام يحطه عن رتبة الصحيح - قد توبع. حجاج: هو ابن محمد المصيصي، وزياد: هو ابن سعد.

وأخرجه النسائي (1194) وأبو عوانة 2/226، والبيهقي 2/131 من طريق حجاج بن محمد، بهذا الإسناد. وعنوان هذا الحديث عند أبي عوانة: بيان الإشارة بالسبابة إلى القبلة ورمي البصر إليها، وترك تحريكها في الإشارة.

وأخرجه دون قوله: "ولا يحركها" مسلم (579) (113) من طريق أبي خالد الأحمر، عن ابن عجلان، به. ولم يذكر زيادة عمرو.

وهو في "صحيح ابن حبان" (1943).

وانظر ما قبله.

ولا يعارض هذا الحديثَ حديثُ وائل ابن حجر عند النسائي (1192) من طريق زائدة بن قدامة، حدثنا عاصم بن كليب، حدثني أبي أن وائل بن حجر قال: قلت: لأنظرن إلى صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف يصلي. فنظرت إليه فوصف، قال: ثم قعد وافترش رجله اليسرى، ووضع كفه اليسرى على فخذه وركبته اليسرى، وجعل حد مرفقه الأيمن على فخذه اليمنى، ثم قبض اثنتين من أصابعه، وحلق حلقة ثم رفع إصبعه فرأيته يحركها يدعو بها.

وهذا الحديث وإن كان إسناده صحيحاً. فإن قوله: "فرأيته يحركها يدعو بها" لفظة شاذة انفرد بها زائدة بن قدامة من بين أصحاب عاصم بن كليب: سفيان بن عيينة، وخالد الواسطي وقيس بن الربيع، وسلام بن سليم وسفيان الثوري وشعبة وغيرهم، وهؤلاء الأثبات الثقات من أصحاب عاصم لم يذكروا التحريك الذي انفرد به زائدة ... وانظر تمام الكلام عليه في ما علقته على "سنن النسائي".

فالإشارة هي السنة لا التحريك. وقد أخطأ الألباني رحمه الله خطأ مبيناً في صفة الصلاة ص 158 فجعل التحريك هو الأصل وهو السنة الثابتة بناء على اللفظة الشاذة التي انفرد بها زائدة. ثم إنه أتبع قوله: كأن رفع إصبعه يحركها يدعو ويقول: لهي أشد على الشيطان من الحديد يعني السبابة. وهذا يوهم أنه من تمام حديث وائل بن حجر، وليس كذلك. فإن هذه القطعة من حديث ابن عمر عند أحمد (6000) ولفظه: كان ابن عمر إذا جلس في الصلاة وضع يديه على ركبتيه، وأشار بأصبعه وأتبعها بصره. ثم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لهي أشد على الشيطان من الحديد" وهذا واضح في أنه ورد في الإشارة لا في التحريك، وإسناده مع هذا ضعيف لضعف كثير بن زيد الأسلمي أحد رواته عند غير واحد من الأئمة.

وقد قوّل الإمام أحمد ما لم يقل فنقل عن "مسائل أحمد": وسئل هل يشير الرجل بأصبعه في الصلاة؟ قال: نعم شديداً. ففهم منه التحريك، وأظنه لا يفرق بين الإشارة والتحريك، وإلا فما معنى استشهاده بقول أحمد وقد أجاب عن الإشارة لا التحريك، ونص مذهبه كما في "المغني" 2/ 217 أنه يشير بها ولا يحركها.

(سنن أبي داود ج۲ ص۲۳۲ رقم 989 المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: ۲۷۵ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي. الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ کو توحید کے ساتھ پکارتے تو اپنی انگلی مبارک سے اشارہ کرتے اور انگلی کو اٹھاتے وقت ہلاتے نہیں تھے"۔

اس حدیث میں عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: "حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دعا کرنے یعنی انگشتِ شہادت کا اشارہ کرتے دیکھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائیں ہاتھ کا بوجھ بائیں ران پر ڈالتے

تھے"۔

تشریح اس حدیث میں انگشتِ شہادت کو حرکت نہ دینے کا ذکر صراحۃً موجود ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک یہی ہے۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے۔ اس میں انگلی کو حرکت دینے کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ تحریک سے مراد ممکن ہے مطلقاً رفع سبابہ ہو کیونکہ جب انگلی اُٹھائیں تو اسے ایک بار حرکت دینا ہی پڑتی ہے، اور بار بار ادھر اُدھر یا نیچے اوپر ہلانا شاید مراد نہ ہو۔ سو اس طور پر حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی احادیث میں موافقت ہو جاتی ہے۔

حدیث نمبر 21:- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ، جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَىٰ تَحْتَ فَخِذِهِ الْيُمْنَىٰ وَسَاقِهِ، وَفَرَشَ قَدَمَهُ الْيُمْنَىٰ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَىٰ عَلَىٰ رُكْبَتِهِ الْيُسْرَىٰ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَىٰ عَلَىٰ فَخِذِهِ الْيُمْنَىٰ، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ" وَأَرَانَا عَبْدُ الْوَاحِدِ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

تحقیق

إسناده صحيح. عفان: هو ابن مسلم الباهلي.

وأخرجه مسلم (579) (112) من طريق عبد الواحد بن زياد بهذا الإسناد.

وأخرجه بنحوه النسائي في "الكبرى" (749) من طريق مخرمة بن بكير، عن عامر، به.

وانظر ما سيأتي برقم (989) و (990).

(سنن أبي داود ج۲ ص۲۳۱، ۲۳۲ رقم 988 المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه الله (المتوفى: ۲۷۵ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي. الناشر: دار الرسالة العالمية. الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز میں قعدہ

کرتے تو اپنا بایاں پاؤں دائیں ران اور پنڈلی کے نیچے رکھتے اور دایاں پاؤں بچھاتے، اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ فرماتے تھے"۔ عبدالواحد راوی نے اپنے شاگردوں کو انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا۔

حدیث نمبر 22:۔حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ. (صحیح مسلم:115-580)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ جب تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھتے تو بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپن کا عقد کر کے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے"۔

نوٹ چھنگلی اور اس کے متصل انگلی نیز بیچ کی انگلی بند کر کے شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنانے کو عقد ثلاث وخمسین (۵۳) کہا جاتا ہے

حدیث نمبر 23:۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَّقَ بِالْإِبْهَامِ وَالْوُسْطَى، وَرَفَعَ الَّتِي تَلِيهِمَا، يَدْعُو بِهَا فِي التَّشَهُّدِ.

تحقیق

إسناده قوي، كليب والد عاصم صدوق، وباقي رجاله ثقات.

وأخرجه أبو داود (726) و(727) و(957)، والنسائي 2/126 و3/34 و35 و37 من طرق عن عاصم، بهذا الإسناد. زاد زائدة بن قدامة عن عاصم عند النسائي 2/126 و3/37: رأيته يحركها يدعو بها. وهي زيادة شاذة انفرد بها زائدة بن قدامة كما هو مبين في المسند.

وهو في مسند أحمد (18850) و(18870)، وصحيح ابن حبان (1860) و

(1945).

(سنن ابن ماجه ج۲ص۷۷رقم 912 المؤلف: ابن ماجة - وماجة اسم أبيه يزيد - أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى ۲۷۳ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمَّد كامل قره بللي - عَبد اللّطيف حرز الله الناشر: دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنائے ہیں اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کر رہے ہیں، تشہد پڑھنے کی حالت میں''۔

حدیث نمبر 24:۔أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، عَنِ الْمُعَافَى، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: "رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ، وَيُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ"

[حكم الألباني] صحيح (سنن نسائی رقم 1271)

ترجمہ حضرت مالک بن نمیر خزاعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بحالت قعود دیکھا کہ اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھے ہوئے ہیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائے ہوئے ہیں کہ تھوڑی سی جھکی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں اشارہ کر رہے تھے''۔

تنبیہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اشارہ کرتے وقت انگلی کو سیدھے آسمان کی جانب نہ اٹھایا جائے۔

حدیث نمبر 25:۔أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَائِدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ: قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ: ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ

الْيُسْرٰى. وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى. ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ، وَحَلَّقَ حَلْقَةً. ثُمَّ رَفَعَ أُصْبُعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا. مُخْتَصَرٌ (نسائی رقم 1268)

تحقیق

حديث صحيح دون قوله: فرأيته يحركها يدعو بها فهو شاذ انفرد به زائدة- وهو ابن قدامة- من بين أصحاب عاصم بن كليب كما سيأتي مفصلاً. ورجال الإسناد ثقات. عبد الصمد: هو ابن عبد الوارث بن سعيد العنبرى.

وأخرجه الدارمى (1357). والبخارى فى رفع اليدين (31). وأبو داود (727). وابن الجارود (208). والنسائى فى المجتبى 2/126-127 و3/37. وفى الكبرى (1191). وابن خزيمة (480) و (714). وابن حبان (1860). والطبرانى 22/ (82). والبيهقى 2/27-28 و28 و132 من طرق عن زائدة. بهذا الإسناد. قال ابن خزيمة: ليس فى شىء من الأخبار يحركها إلا فى هذا الخبر. زائدة ذكره. وقال البيهقى 2/132: فيحتمل أن يكون المراد بالتحريك الإشارة بها. لا تكرير تحريكها ...

وقوله: فرأيته يحركها يدعو بها انفرد بها زائدة من بين أصحاب عاصم ابن كليب. وهم: عبد الواحد بن زياد. وشعبة. وسفيان الثورى. وزهير بن معاوية. وسفيان بن عيينة. وسلام بن سليم أبو الأحوص. وبشر بن المفضل. وعبد الله بن إدريس. وقيس بن الربيع. وأبو عوانة. وخالد بن عبد الله الواسطى.

فحديث عبد الواحد بن زياد العبدى. سلف (18850). ولفظه: وأشار بأصبعه السبابة.

وحديث شعبة. سلف (18855) وسيرد (18877). ولفظه: وأشار بأصبعه السبابة.

وحديث سفيان الثورى. سلف (18858) وسيرد (18871). ولفظه: ثم أشار بسبابته.

وحديث زهير بن معاوية. سيرد (18876) ولفظه: وقبض ثلاثين وحلق حلقة. ثم رأيته يقول هكذا. وأشار زهير بسبابته الأولى. وقبض أصبعين وحلق

الإبهام على السبابة الثانية.

وحديث سفيان بن عيينة عند الحميدي (885)، والنسائي 3/34-35، والطبراني 22/(78) و(85) ولفظه: وأشار بالسبابة.

وحديث أبي الأحوص سلام بن سليم عند الطيالسي (1020) بلفظ: جعل يدعو هكذا، يعني بالسبابة يشير بها.

وحديث بشر بن المفضل عند النسائي 3/35-36، ولفظه: وقبض ثنتين وحلق، ورأيته يقول هكذا، وأشار بالسبابة من اليمنى، وحلّق الإبهام والوسطى.

وحديث عبد الله بن إدريس الأودي عند ابن ماجه (912)، ولفظه: "رأيت النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد حلّق الإبهام والوسطى، ورفع التي تليهما يدعو بها في التشهد".

وحديث قيس بن الربيع عند الطبراني 22/(79) ولفظه: "وأشار بالسبابة".

وحديث أبي عوانة عند الطبراني 22/(90) ولفظه: ودعا بالسبابة.

وحديث خالد بن عبد الله الواسطي عند البيهقي 2/131، ولفظه: وأشار بالسبابة.

قلنا: فهؤلاء الثقات الأثبات من أصحاب عاصم لم يذكروا التحريك الذي خالف به زائدة، وهذا من أبين الأدلة على وهم زائدة فيه، وليس هو من باب زيادة الثقة كما توهّم بعضهم، لا سيما أن روايتهم تتأيد بأحاديث صحيحة ثابتة عن غير وائل بن حجر، ولم يرد فيها التحريك، وجاء في بعضها إثبات الإشارة ونفي التحريك، كما ستقف عليه.

فقد سلف من حديث عبد الله بن عمر (5331) من طريق مالك عن مسلم بن أبي مريم عن علي بن عبد الرحمن المُعَاوي، أنه قال: رآني عبد الله ابن عمر وأنا أعبث بالحصى في الصلاة، فلما انصرف نهاني، وقال: اصنع كما كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع، قلت: وكيف كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع؟ قال: كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا جلس في الصلاة وضع كفّه اليمنى على فخذه اليمنى، وقبض أصابعه كلّها، وأشار بأصبعه التي تلي الإبهام، ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى.

وسلف أيضاً (6153) من طريق حماد بن سلمة، عن أيوب، عن نافع، عن ابن عمر:

أن النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان إذا قعد يتشهد، وضع يده اليسرى على ركبته اليسرى، ووضع يده اليمنى على ركبته اليمنى، وعقد ثلاثاً وخمسين، ودعا.

وعند مسلم (580)(115) : وأشار بالسبابة.

وسلف من حديث عبد الله بن الزبير (16100) قال: كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا جلس فى التشهد وضع يده اليمنى على فخذه اليمنى، ويده اليسرى على فخذه اليسرى، وأشار بالسبابة، ولم يجاوز بصره إشارته.

وأخرجه أبو داود (989)، والنسائى 37/3، وأبو عوانة 226/2، والبيهقى 131/2 من طرق عن حجاج بن محمد الأعور، عن ابن جريج، عن زياد بن سعد، عن محمد بن عجلان، عن عامر بن عبد الله بن الزبير، عن عبد الله بن الزبير: أن النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يشير بإصبعه إذا دعا، ولا يحركها، وهذا إسناد حسن، وقد صرح ابن جريج بالتحديث عند أبى عوانة والنسائى والبيهقى، وقد أدرج أبو عوانة فى مسنده هذا الحديث تحت قوله: بيان الإشارة بالسبابة إلى القبلة وَرَمْى البَصَرِ إليها وتَرْكِ تحريكها فى الإشارة.

وجاء من حديث أبى حميد الساعدى عند الترمذى (293) . قال: حدثنا بندار محمد بن بشار، حدثنا أبو عامر العقدى، حدثنا فليح بن سليمان المدنى، حدثنا عباس بن سهل الساعدى، قال: اجتمع أبو حميد وأبو أسيد وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة، فذكروا صلاة رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فقال أبو حميد: أنا أعلمكم بصلاة رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جلس- يعنى للتشهد- فافترش رجله اليسرى، وأقبل بصدر اليمنى على قبلته، ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى، وكفه اليسرى على ركبته اليسرى، وأشار بأصبعه، يعنى السبابة. وهذا صحيح لغيره.

وسلف من حديث نمير الخزاعى (15866) من طريق مالك بن نمير الخزاعى، عن أبيه، قال: رأيتُ رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وهو قاعد فى الصلاة قد وضع ذراعه اليمنى على فخذه اليمنى، رافعاً بأصبعه السبابة قد حناها شيئاً، وهو يدعو.

وهذا حديث صحيح لغيره دون قوله: قد حناها شيئاً.

وسلف من حديث ابن أبزى (15368) : أن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان

يشير بأصبعه السبَّاحة في الصلاة. وهو حديث صحيح. وسلف من حديثه أيضاً (15370) قال: كان رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا جلس في الصلاة، فدعا، وضع يده اليمنى على فخذه ثم كان يشير بأصبعه إذا دعا.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۳۱ص۱۶۰رقم 18870 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کیوں کر پڑھتے ہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے تو بایاں پاؤں بچھالیا اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کی حد دائیں ران پر رکھا اور دو چھوٹی انگلیوں کو تہ کیا اور حلقہ بنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کو اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلی سے اشارہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا مانگی''۔

مسئلہ 6 صرف ایک انگلی سے اشارہ کریں۔

حدیث نمبر 26:۔أَخۡبَرَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ الۡمُبَارَكِ الۡمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الۡأَعۡمَشُ، عَنۡ أَبِي صَالِحٍ، عَنۡ سَعۡدٍ قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَدۡعُو بِأَصَابِعِي. فَقَالَ: أَحِّدۡ، أَحِّدۡ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ. (سنن نسائی رقم: 1273)

ترجمہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے اور میں تشہد میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایک انگلی سے، ایک انگلی سے''۔ اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

حدیث نمبر 27:۔أَخۡبَرَنَا يَعۡقُوبُ بۡنُ إِبۡرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحۡيَى، عَنِ ابۡنِ عَجۡلَانَ، عَنۡ عَامِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ الزُّبَيۡرِ، عَنۡ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الۡيُسۡرَى عَلَى فَخِذِهِ الۡيُسۡرَى،

وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ (نسائی ۱۲۷۵)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کیا، تو اس وقت آپ ﷺ کی نگاہ اپنے اشارے سے متجاوز نہ تھی''۔

مسئلہ 7 ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ کی طرح التحیات بھی آہستہ پڑھیں۔

حدیث نمبر 28: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: "مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفَى التَّشَهُّدُ".

تحقیق حديث صحيح، محمد بن إسحاق - وإن كان مدلساً ورواه بالعنعنة - قد توبع. الأسود: هو ابن يزيد النخعي.

وأخرجه الترمذي (291)، والبزار (1643) عن عبيد الله بن سعيد الكندي، بهذا الإسناد. وقال الترمذي: حديث حسن غريب.

وأخرجه البيهقي 2/ 146 من طريق أحمد بن خالد الوهبي، عن محمد بن إسحاق، به.

وأخرجه الحاكم 1/ 230 - وعنه البيهقي 2/ 146 - من طريق الحسن بن عبيد الله النخعي، عن عبد الرحمن بن الأسود، به. وإسناده صحيح.

(سنن أبي داود ج۲ ص۲۳۰ رقم 986 المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني رحمه (المتوفى: ۲۷۵ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي الناشر: دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''التحیات کا آہستہ پڑھنا سنت میں سے ہے''۔

مسئلہ 8 فرض، واجب اور سنت مؤکدہ نمازوں کے پہلے قعدہ میں التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے اٹھ جائیں التحیات پر کچھ اضافہ نہ کریں۔

حدیث نمبر 29:-حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْ تَشَهُّدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا، عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: "عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِي آخِرِهَا"، فَكُنَّا نَحْفَظُ عَنْ عَبْدِ اللهِ حِينَ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ إِيَّاهُ، قَالَ: فَكَانَ يَقُولُ: "إِذَا جَلَسَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ، وَفِي آخِرِهَا عَلَى وَرِكِهِ الْيُسْرَى: "التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ". قَالَ: "ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ، وَإِنْ كَانَ فِي آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمَ".

تحقیق صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل ابن إسحاق- وهو محمد- وقد صرح بالتحديث، فانتفت شبهة تدليسه، وباقي رجاله ثقات رجال الشيخين. يعقوب: هو ابن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن بن عوف.

وأخرجه ابن خزيمة (702) و (708)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 262/1 من طريق ابن إسحاق بهذا الإسناد.

وقد سلف برقم (3622) من طريق الأعمش، عن شقيق، عن ابن مسعود.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۷ ص ۹۲، رقم 4382 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد پڑھنا سکھایا، درمیان نماز میں اور آخر نماز میں"۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب درمیان نماز اور آخر نماز میں اپنے کولہے پر بیٹھتے تو التحیات للہ والصلوات والطیبات الخ پڑھتے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان نماز میں ہوتے تو التحیات سے فارغ ہوتے ہی کھڑے ہو جاتے اور اگر آخر نماز میں ہوتے تو التحیات کے بعد دعا پڑھتے جو دعا بھی اللہ چاہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں اس کے بعد سلام پھیرتے''۔

حدیث نمبر 31:۔حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ، "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَزِيدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ"۔

[حكم حسين سليم أسد] : إسناده صحيح

(مسند أبي يعلى ج۷ ص۳۳۷ رقم 4373۔المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى ۳۰۷ھ)۔ المحقق: حسين سليم أسد۔ الناشر: دار المأمون للتراث، دمشق۔ الطبعة: الأولى ۱۴۰۴ھ)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں التحیات پر زیادتی نہیں فرماتے تھے''۔

8.5: قعدۂ اولیٰ میں اختصار اور عجلت

حدیث نمبر 32:۔حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ هُوَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ۔ قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ۔ فَأَقُولُ: حَتَّى يَقُومَ؟ فَيَقُولُ: حَتَّى يَقُومَ

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، إِلَّا أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَالعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ: يَخْتَارُونَ أَنْ لَا يُطِيلَ الرَّجُلُ القُعُودَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَلَا يَزِيدَ عَلَى التَّشَهُّدِ شَيْئًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ. وَقَالُوا: إِنْ زَادَ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ. هٰكَذَا رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِ.

(سنن ترمذی رقم ٣٦٦ واللفظ لہ؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ٣ ص ٦٤ رقم ٣٠٢٣ طبع ثانی؛ ابوداؤد رقم ٩٨٧؛ ابوداؤد طیالسی رقم ٣٣١؛ مسند احمد ج ١ ص ٣٨٦، ٤١٠، ٤٣٦)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ جب پہلی دو رکعتوں پر بیٹھتے تھے (یعنی قعدۂ اولیٰ فرماتے تھے تو آپ ﷺ اتنی جلدی فرماتے تھے) جیسے کہ آپ ﷺ تپتے پتھروں پر بیٹھے ہیں یہاں تک کہ تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے''۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے البتہ (مرسل ہے کیوں کہ) ابوعبیدہ نے اپنے والد سے نہیں سنا ہے (لیکن مؤید بالعمل ہے) اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے۔ یہ حضرات اسی کو پسند کرتے ہیں کہ آدمی دوسری رکعت میں قعود کو دراز نہ کرے اور اس میں التحیات کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر پہلے قعدہ میں تشہد کے ساتھ کچھ اور پڑھ لے گا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔ یہی مسلک امام شعبیؒ وغیرہ سے مروی ہے۔

تشریح حضور اکرم ﷺ کے اس دوامی طرزِ عمل سے یہ سمجھا گیا ہے کہ قعدۂ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھ کے جلدی سے کھڑا ہو جانا چاہیے۔

حدیث نمبر 33: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ. قُلْتُ: "حَتَّى يَقُومَ"، قَالَ: "حَتَّى يَقُومَ".

تحقیق إسناده ضعيف لانقطاعه، أبو عبيدة -وهو ابن عبد الله بن مسعود- لم يسمع من أبيه، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين. يحيى بن سعيد: هو القطان، وشعبة: هو ابن الحجاج وسعد بن إبراهيم: هو ابن عبد الرحمن بن عوف.

وأخرجه أبو يعلى (5232) من طريق يحيى، بهذا الإسناد. ولفظه: على الجمر. بدل على الرضف. وهما بمعنى.

وأخرجه الطيالسي (331)، وأبو داود (995)، والترمذي (366)، وأبو يعلى (5232)، والشاشي (924) و(926) و(927) و(928)، والحاكم 269/1، من طرق عن شعبة، به. قال الترمذي: هذا حديث حسن، إلا أن أبا عبيدة لم يسمع من أبيه.

قلنا: قد ورد عنده التصريح بأن السائل: حتى يقوم؟ إنما هو شعبة. والمراد بذلك مقدار القعود في الركعتين الأوليين، وبذلك ترجم له الترمذي، وسيرد التصريح بذلك في الرواية الآتية برقم (4155). قال الترمذي عقب الحديث: والعمل على هذا عند أهل العلم، يختارون ألا يطيل الرجل القعود في الركعتين الأوليين، ولا يزيد على التشهد شيئاً، وقالوا: إن زاد على التشهد فعليه سجدتا السهو. هكذا روي عن الشعبي وغيره.

وأخرجه الشافعي 96/1 (بترتيب السندي)، والنسائي في "المجتبى" 243/2، وفي "الكبرى" (764)، والشاشي (923)، والبيهقي في "السنن" 134/2، والبغوي (670)، من طريق إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، عن أبيه، به.

وذكره الحافظ في "تلخيص الحبير" 263/1، وأنه رواه الشافعي وأحمد والأربعة والحاكم من رواية أبي عبيدة بن عبد الله بن مسعود، عن أبيه، وأنه منقطع، لأن أبا عبيدة لم يسمع من أبيه.

قلنا: قوله: والأربعة. فيه تجوز، لأن المزي لم يذكر ابن ماجه في "التحفة"، ولم نجده في مطبوع سننه.

ثم قال الحافظ: وروى ابن أبي شيبة (295/1) من طريق تميم بن سلمة: كان أبو بكر إذا جلس في الركعتين، كأنه على الرضف (يعني: حتى يقوم). إسناده صحيح. وعن ابن عمر نحوه.

وسيأتي برقم (3895) و(4074) و(4155) و(4388) و(4389) و(4390).

قال السندي: قوله: كان في الركعتين: أي: في الجلوس عنهما في غير الثنائية.

على الرضف بفتح فسكون: هي الحجارة المحماة على النار، واحدها رَضْفَة، وهو

كناية عن التخفيف في الجلوس.

حتى يقوم، أي: كأنه على الرضف حتى يقوم منه.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج٦ص١٢٨،رقم3656 .المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون.إشراف:د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة.الطبعة:الأولى، ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت (یعنی قعدۂ اُولیٰ) میں اس قدر جلدی کرتے گویا جلتے توے پر بیٹھتے تھے''۔ راوی ابو عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ''تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے لئے یہ جلدی فرماتے تھے''۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہاں! یہی ارادہ فرماتے تھے''۔

حدیث نمبر 34:- حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: "كَانَ أَبُو بَكْرٍ، إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ، يَعْنِي، حَتَّى يَقُومَ".

(مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳ص ۴۶،۷ ۴،رقم ۴ ۳ ۰ ۳ طبع ثانی)

ترجمہ حضرت تمیم بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں بیٹھتے تو ایسا لگتا گویا جلتے توے پر بیٹھے تھے''، یعنی قعدۂ اولیٰ سے تیسری رکعت کے لئے جلدی سے کھڑے ہو جاتے تھے۔

مسئلہ 10 تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھیں، ان دونوں رکعتوں میں قراءت کے احکام اور ان کے دلائل مسائل قراءت میں گذر چکے ہیں انھیں دیکھ لیا جائے۔

8.6: قعدۂ اخیرہ

مسئلہ 11 نماز کے آخر میں قعدۂ اولیٰ کی طرح پھر بیٹھیں اور التحیات کے ساتھ درود شریف بھی پڑھیں۔

حدیث نمبر 35:- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الهَمْدَانِيُّ، قَالَ:حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسٰى، سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ:لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلاَ أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِيْ. فَقَالَ:سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ البَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: "قُولُوا:أَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. أَللّٰهُمَّ! بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ".

(بخاری رقم ۳۳۷۰؛ مسلم فی الصلاۃ باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد التشہد رقم ۴۰۶ ترقیم فؤاد عبد الباقی؛ صحیح بخاری ج۱ ص۴۷۷ طبع کراچی؛ صحیح مسلم ج۱ ص۱۷۵، طبع کراچی)

ترجمہ مشہور تابعی حضرت امام عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے فرمایا: ''کیا تمھیں ایک تحفہ نہ دوں جسے میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے؟''۔ میں نے عرض کیا: ''ضرور! وہ تحفہ مجھے عطا فرمایئے''۔ تو انھوں نے کہا: ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر درود کس طرح بھیجا جائے؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیسے بھیجا کریں (یعنی التحیات میں سلام بھیجنے کا طریقہ بتا دیا ہے کہ ہم أَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ کہا کریں)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ان الفاظ میں درود بھیجو:

أَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. أَللّٰهُمَّ! بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ"۔

ترجمہ اے اللہ! اپنی خاص عنایت ورحمت فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں پر، جیسے کہ تو نے عنایت ورحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر۔ تو حمد وستائش کا سزاوار اور عظمت وبزرگی والا ہے۔ اے اللہ! اپنی خاص برکتیں نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں پر، جیسے کہ تو نے عنایت ورحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر والوں پر۔ تو حمد وستائش کا سزاوار اور عظمت وبزرگی والا ہے۔

8.6.1:۔درودشریف کی حکمت

انسانوں پر خاص کر ان بندوں پر جن کو کسی نبی علیہ السلام کی ہدایت وتعلیم سے ایمان نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی ورسول کا ہوتا ہے، جس کے ذریعہ ان کو ایمان ملا ہو۔ ظاہر ہے کہ اُمت محمدیہ کو ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کے واسطہ سے ملی ہے۔ اس لیے یہ اُمت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنون حضور اکرم ﷺ کی ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق ومالک اور پروردگار ہے، اس کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور حمد وتسبیح کی جائے۔ اسی طرح اس کے پیغمبروں کا حق ہے کہ ان پر درود وسلام بھیجا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے مزید رحمت ورافت اور رفع درجات کی دعا کی جائے۔ درود وسلام کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ یہ دراصل ان محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت ومحبت کا ہدیہ، وفاداری ونیازکیشی کا نذرانہ اور ممنونیت وسپاس گزاری کا اظہار ہوتا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دعاؤں کی کیا احتیاج' بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے ہدیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت!

تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی ان کی خدمت میں پہنچاتا ہے۔ ہماری اس دعا والتجا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف وعنایات میں اضافہ ہوتا ہے۔ سب سے بڑا فائدہ اس دعاگوئی اور اظہارِ وفاداری کا خود ہم کو پہنچتا ہے۔ ہمارا

ایمانی رابطہ مستحکم ہوتا ہے۔ایک دفعہ کے مخلصانہ درود کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس رحمتوں کے ہم مستحق ہوجاتے ہیں۔یہ ہے درودوسلام کا راز اور اس کے فوائد و منافع۔

8.6.2:۔درودوسلام سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے

اس کے علاوہ ایک خاص حکمت درودوسلام کی یہ بھی ہے کہ اس سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ مقدس اور محترم ہستیاں انبیاء علیہم السلام کی ہیں۔جب ان کے لیے بھی حکم یہ ہے کہ ان پر درودوسلام بھیجا جائے (یعنی ان کے واسطے اللہ تعالیٰ سے رحمت وسلامتی کی دعا کی جائے)۔تو معلوم ہوا کہ وہ بھی سلامتی اور رحمت کے لیے خدا کے محتاج ہیں۔ان کا حق اور مقام عالی بس یہی ہے کہ ان کے واسطے رحمت وسلامتی کی دعائیں کی جائیں۔رحمت وسلامتی خود ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔اور جب ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔تو پھر ظاہر ہے کہ کسی مخلوق کے بھی ہاتھ میں نہیں ہے۔کیونکہ ساری مخلوق میں انہیں کا مقام سب سے بالا و برتر ہے۔
شرک کی جڑ اور بنیاد یہی ہے کہ خیر ورحمت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے قبضہ میں بھی سمجھی جائے۔

بہر حال درودسلام کے اس حکم نے ہم کونبیوں اور رسولوں کا دعا گو بنا دیا۔اور جو بندہ پیغمبروں کا دعا گو ہو،وہ مخلوق کا پرستار کیسے ہوسکتا ہے؟!!!

8.6.3:۔درود شریف میں ''آل'' کا مطلب

اس درود میں ''آل'' کا لفظ جو چار دفعہ آیا ہے۔اس کا ترجمہ ''گھر والوں'' کیا گیا ہے۔اصل بات یہ ہے کہ عربی زبان خاص کر قرآن وحدیث کے محاورہ میں کسی شخص کے ''آل'' اُن کو کہا جاتا ہے جو اس کے ساتھ خاص الخاص تعلق رکھتے ہوں،خواہ یہ تعلق نسب اور رشتہ کا ہو (جیسے اس شخص کے بیوی)،یا رفاقت،معیت اور عقیدت و محبت اور اتباع واطاعت کا (جیسے کہ اس کے مشن کے خاص ساتھی اور محبین ومتبعین)۔

علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ويستعمل فيمن يختص بالإنسان اختصاصا ذاتيا إمّا بقرابة قريبة، أو بموالاة. قال الله عزّ وجل: وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ (آل عمران:٣٣)، وقال: أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ (غافر:٤٦).

(المفردات في غريب القرآن، ص٩٨۔ المؤلف: أبو القاسم الحسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهانی رحمه الله (المتوفى: ٥٠٢ھ) المحقق: صفوان عدنان الداودي الناشر: دار القلم، الدار الشامية - دمشق بيروت۔ الطبعة: الأولى ١٤١٢ھ)

اس لیے اصل لغت کے لحاظ سے یہاں آل کے معنی دونوں ہو سکتے ہیں، لیکن آگے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت جو یہاں بخاری اور مسلم میں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں آل سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل واولاد ہی ہے۔ اس حدیث میں بجائے آل کے "أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ" کے الفاظ ہیں۔ اس سے یہ بات بظاہر متعین ہو جاتی ہے کہ پہلی والی حدیث میں جو آل کا لفظ آیا ہے، اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور ذریت طیبہ رضی اللہ عنہم ہی مراد ہیں۔

حدیث نمبر 36: ۔قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ: مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، أَنَّهُمْ قَالُوا: "يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟" فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ"

تحقیق

إسناده صحيح على شرط الشيخين. عبد الرحمن: هو ابن مهدي.

وهو عند مالك في "الموطأ" 1/165، ومن طريقه أخرجه الشافعي في "السنن المأثورة" (101)، والبخاري (3369) و(6360)، ومسلم (407)، وأبو داود (979)

، وابن ماجه (905) ، وإسماعيل القاضى فى "فضل الصلاة على النبى" (70) ، والنسائى فى "المجتبى" 49/3، وفى "عمل اليوم والليلة" (59) ، والدولابى فى "الكنى والأسماء" 40/1، وأبو عوانة (2039) ، والطحاوى فى "شرح مشكل الآثار" (2238)، وابن حبان -كما فى "إتحاف المهرة" 86/14- والطبرانى فى "الأوسط" (1673) ، وابن السُّنى فى "عمل اليوم والليلة" (384) ، والبيهقى فى "الشعب" (1549) ، وفى "معرفة السنن والآثار" (3707) ، وفى "الدعوات الكبير" (82) و (83) ، والبغوى فى "شرح السنة" (682).

وقرن الطبرانى بعبد الله بن أبى بكر أخاه محمداً. وانظر ما سلف برقم (23173).

وفى الباب عن أبى سعيد الخدرى، سلف برقم (11433) . وذكرنا هناك بقية أحاديث الباب.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج۳۹ص ۱۳، ۱۴رقم 23600۔المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانیؒ(المتوفی ۲۴۱ھ)۔ المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون۔إشراف:د عبد الله بن عبد المحسن التركى الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ حضرت! ہم آپ ﷺ پر صلوٰۃ (درود) کس طرح پڑھا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کیا کرو:

"أَللّٰهُمَّ! صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ. وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ. إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ".

ترجمہ اے اللہ! اپنی خاص عنایت ورحمت فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی (پاک) بیبیوں اور آپ ﷺ کی نسل پر، جیسے کہ آپ نے عنایت ورحمت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔اور اپنی خاص برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی (پاک) بیبیوں اور آپ ﷺ کی نسل پر، جیسے کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔اے اللہ! تو حمد وستائش کا سزاوار

اور عظمت و بزرگی والا ہے۔

مسئلہ 12 درود شریف کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی دعا پڑھیں۔

حدیث نمبر 37:- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلاتِي". قَالَ: "قُلِ: أَللّٰهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ".

تحقیق

إسناده صحيح على شرط الشيخين.

هاشم بن القاسم: هو ابن مسلم الليثي، والليث: هو ابن سعد، وأبو الخير: هو مَرْثَد بن عبد الله اليَزَني.

وأخرجه المروزي (61)، وأبو يعلى (30)، والبغوي في "شرح السنة" (694) من طريق هاشم بن القاسم، بهذا الإسناد.

وأخرجه عبد بن حميد (5)، وابن أبي شيبة 10/269، والبخاري (834) و(6326)، ومسلم (2705)، وابن ماجه (3835)، والترمذي (3531)، والنسائي 3/53، و[illegible] (29)، والمروزي (60)، وأبو يعلى (29) و(31)، وابن خزيمة (845)، وابن [illegible]، والبيهقي 2/154 من طرق عن الليث، به.

وأخرجه البخاري (7387)، ومسلم (2705)، والنسائي في "اليوم والليلة" (179)، وأبو يعلى (32)، وابن خزيمة (746) و(846) من طريقين عن يزيد بن أبي حبيب، به. وقرن مسلم والنسائي عمرو بن الحارث برجل آخر لم يُسمّ. وسيأتي برقم (28).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج۱ ص ۱۸۲ رقم 8 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ”حضور! مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے کہ میں اسے اپنی نماز میں کیا کروں“۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دعا کیا کرو:

أَللّٰهُمَّ! إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا. وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ. وَارْحَمْنِي. إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

ترجمہ اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے ہیں اور گناہوں کو آپ کے علاوہ کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔ بس مجھے اپنی جانب سے مغفرت عطا فرمائیے اور مجھ پر رحم کیجئے۔ یقیناً آپ بخشش کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

حدیث نمبر 38:-حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ. أَنَّ عَائِشَةَ. زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: "أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ. أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ" الحديث.

تحقیق

إسناده صحيح على شرط الشيخين. أبو اليمان: هو الحَكَم بن نافع. وشُعيب: هو ابنُ أبي حمزة.

وأخرجه بتمامه ومختصراً البخاري (832) و (2397)، ومسلم (589)، وأبو عوانة 2/ 236 - 237، وتمام الرازي في "فوائده" (347) (الروض البسام)، والبيهقي في "السنن" 2/ 154، وفي "الدعوات الكبير" (86)، وفي "إثبات عذاب القبر" (179)، والبغوي في "شرح السنة" (691) من طريق أبي اليمان، بهذا الإسناد.

قال البغوي: هذا حديث متفق على صحته.

وأخرجه أبو داود (880)، وابن أبي عاصم في "السنة" (871)، والنسائي في "المجتبى" 3/ 56 - 57، وفي "الكبرى" (1232)، وابن حبان (1968) من طريقين عن شعيب، به.

وأخرجه بتمامه ومختصراً عبد الرزاق (19630)، وابن راهويه (741)، وعبد بن حميد (1472)، والبخاري (2397)، والنسائي في "المجتبى" 8/258-259 و264 وفي "الكبرى" (7889) و(7907)، والطبراني في "الأوسط" (4610) من طرق عن الزهري، به.

وسلف برقم (24301).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج ۴۱ ص ۱۲۶ رقم 24578 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى، ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں آپ کی ذات کی پناہ چاہتا ہوں، قبر کے عذاب سے، اور مسیح دجال کے فتنہ سے، اور حیات وموت کے فتنہ سے۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں گناہوں اور قرض کے بارے"۔

مسئلہ 13 دعاء سے فارغ ہوکر دائیں بائیں جانب سلام پھیریں۔ سلام پھیرتے وقت گردن اتنی موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

حدیث نمبر 39:- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتَّى أَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ". (صحیح مسلم رقم 119-582)

ترجمہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتا"۔

حدیث نمبر 40:- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي

الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ: "أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ". حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ".

تحقیق

إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير أبي الأحوص -وهو عوف بن مالك بن نضلة الجشمي- فمن رجال مسلم. وكيع: هو ابن الجراح الرؤاسي. وسفيان: هو الثوري، وأبو إسحاق: هو عمرو بن عبد الله السبيعي.

وأخرجه أبو يعلى (5214) من طريق وكيع -شيخ أحمد- بهذا الإسناد.

وأخرجه عبد الرزاق (3130)، وأبو داود (996)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 267/1، وابن حبان (1993)، والطبراني في "الكبير" (10173) من طرق عن سفيان، به.

وأخرجه الطيالسي (308)، وعبد الرزاق (3130)، وابن أبي شيبة 299/1، وأبو داود (996)، والنسائي في "المجتبى" 63/3، وفي "الكبرى" (1245)، وأبو يعلى (5102)، وابن حبان (1991)، والطبراني في "الكبير" (10173) من طرق عن أبي إسحاق، به.

وأخرجه النسائي في "المجتبى" 63/3-64، وفي "الكبرى" (1248)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 268/1، والدارقطني في "السنن" 356/1-357، والبيهقي في "السنن" 177/2 من طريق حسين بن واقد، عن أبي إسحاق، عن علقمة والأسود وأبي الأحوص، به.

وأخرجه الطبراني في "الكبير" (10176) من طريق يزيد بن هارون، عن عبد الملك بن الحسين، عن أبي إسحاق، عن الأسود وعلقمة ومسروق وعبيدة السلماني، عن عبد الله.

وسلف برقم (3660)، وذكرنا هناك أطرافه.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٦ ص٢٢٩، رقم3699 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: ٢٤١هـ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي

الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ الطبعۃ:الأولی ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں ''أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ'' کہہ کر سلام پھیرتے تھے یہاں تک کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آجاتی تھی''۔

باب 9

نماز کے بعد دعا واذکار

9.1: نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا

مسئلہ نماز سے فارغ ہو کر دعا مانگیں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے کرتے ہوئے اتنا اُٹھائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں اور دعا سے فراغت کے بعد انھیں چہرے پر پھیر لیں۔

حدیث نمبر 1:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ: "أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟" قَالَ: "جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ".

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، وَابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "جَوْفُ اللَّيْلِ الآخِرُ الدُّعَاءُ فِيهِ أَفْضَلُ أَوْ أَرْجَى" وَنَحْوَ هٰذَا

(سنن الترمذی رقم 3499)

ترجمہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: "کون سی دعا بارگاہ خداوندی میں زیادہ سنی جاتی اور قبول کی جاتی ہے؟"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ دعا جو رات کے آخری حصہ میں کی جائے اور وہ دعا جو فرض نمازوں کے بعد مانگی جائے"۔

وضاحت: حدیث پاک میں لفظ "الدُّعَا" عام ہے جو دعائے حاجت اور دعائے ماثورہ

دونوں کو شامل ہے۔ لہٰذا اسے دعائے ماثورہ کے ساتھ خاص کرنا خلاف اصول ہے۔
نیز حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے فرض نماز کے بعد کے مستحب ہونے کا ثبوت بے تکلف ثابت ہوتا ہے۔

حدیث نمبر 2:- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، اسْمُهُ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: "أَللّٰهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: "كَيْفَ الْاسْتِغْفَارُ؟" قَالَ: تَقُولُ: "أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ" (مسلم رقم: 135-591 ترقیم فؤاد عبدالباقی)

ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین دفعہ کلمہ استغفار پڑھتے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے اور اس کے بعد کہتے:

"أَللّٰهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ"

ترجمہ اے اللہ! تو ہی سالم ہے (اور محفوظ و منزہ ہے، ہر عیب و نقص سے، حوادث و آفات سے، ہر قسم کے تغیر و زوال سے)۔ اور تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی ہاتھ میں ہے سلامتی (جس کے لیے چاہے اور جب چاہے سلامتی کا فیصلہ کرے، اور جس کے لیے نہ چاہے، نہ کرے)۔ تو برکت والا ہے۔ اے بزرگی و برتری والے، تعظیم و اکرام والے۔

اس حدیث کے راوی حضرت ولید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ استغفار کیسے ہوگا؟ تو انھوں نے فرمایا: ''آپ یہ کہیں:

"أَسْتَغْفِرُ اللهَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ"

ترجمہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

حدیث نمبر 3:- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ

سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعِ ابْنِ الْعَمْيَاءِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى، تَشَهَّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَضَرَّعُ وَتَخَشَّعُ وَتَمَسْكَنُ، ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ" يَقُولُ: "تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُونِهِمَا وَجْهَكَ، تَقُولُ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ!"، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ، فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا"

تحقیق

إسناده ضعيف، عبد الله بن نافع بن العمياء مجهول. قال البخاری فی "تاریخه" 213/5: لم یصح حدیثه، وقال الدارقطنی: ضعیف.

وهو فی "مسند عبد الله بن المبارك" (53) . ومن طریقه أخرجه الترمذی (385)، والنسائی فی "الکبری" (615) و (1440) . والبغوی (740) . وعلقه البخاری فی "تاریخه الکبیر" 283/3 عن ابن المبارك فی ترجمة ربیعة بن الحارث، وقال: هوحدیث لا یتابع علیه. ووقع عندهم إلا الترمذی: "فمن لم یفعل ذلك، فهی خداج".

وأخرجه أبو یعلی (6738)، وابن خزیمة (1213) . والطبرانی 18/ (757)، والبیهقی 487/2 ـ 488 من طرق عن اللیث بن سعد، به. قال ابن عبد البر فی "التمهید" 186/13 بعد أن أورده من طریق اللیث به: هذا إسناد مضطرب ضعیف لا یحتج بمثله.

وسیأتی فی مسند المطلب بن ربیعة (17523، 17525)من طریق شعبة، عن عبد ربه، عن أنس بن أبی أنس، عن عبد الله بن نافع، عن عبد الله بن الحارث، عن المطلب، عن النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج۳ ص۱۵۳ رقم 1799 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشیبانی (المتوفی ۲۴۱ھ) المحقق: شعیب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون إشراف:د عبد الله بن عبد المحسن الترکی الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة:الأولی ۱۴۲۱ھ)

وقال ابن خزیمة بعد تخریج الحدیث:

وَفِي هٰذَا الْخَبَرِ زِيَادَةُ شَرْحِ ذِكْرِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِيَقُولَ:أَللّٰهُمَّ! أَللّٰهُمَّ! وَفِي خَبَرِ اللَّيْثِ قَالَ:تَرْفَعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ، تَسْتَقْبِلُ بِهِمَا وَجْهَكَ. وَتَقُولُ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ!وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ لَيْسَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ. وَهٰذَا دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ، وَالدُّعَاءِ. (ابن خزیمہ فی صحیحہ: ج ۲ ص ۲۲۱ تحت رقم ۱۲۱۳)

أخرج أبو داؤد نحوه عن عبدالمطلب بن وداعه. وهوحديث حسن صالح للعمل فقد سكت عنه أبوداؤد.وذكره البغوى فى فصل الحسان من مصابيح السنة وصدّره المنذرى ب "عن" فى الترغيب والترهيب. وذلك علامة كون الحديث مقبول عنده.وصنيع الطحاوى فى شرح مشكل ا لآثار :۲/۲۲/۲۶. واضح فى ان الحديث صحيح عنده)

ترجمہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نماز (نفل) دو دو رکعت ہے۔ تشہد پڑھو ہر دو رکعت میں، اور اظہار خشوع، عجز اور مسکنت کرو، اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھاؤ یعنی ہتھیلی کے باطنی حصہ کو چہرے کے سامنے اٹھاؤ اور یارب! یارب! کہو یعنی دعا مانگو اور جو شخص یہ نہ کرے۔ اس کی نماز ایسی ویسی ہے یعنی ناقص ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں:

''اس حدیث پاک میں رفع یدین کے ذکر کی تشریح ہے کہ ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ سے دعا و سوال کرے گا اور سلام سے پہلے بحالت تشہد رفع الیدین نماز کی سنت سے نہیں ہے۔ نیز یہ حدیث بتا رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازی کو حکم دیا ہے کہ وہ دو رکعت پڑھ کر سلام کے بعد ہاتھوں کو اٹھائے اور اللہ سے دعا اور سوال کرے''۔

حدیث نمبر 4:۔حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التُّجِيبِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: "يَا مُعَاذُ! إِنِّي لَأُحِبُّكَ". فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: "بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي! يَا رَسُولَ اللهِ! وَأَنَا أُحِبُّكَ". قَالَ: "أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ! لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ:

"أَللّٰهُمَّ! أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" قَالَ: وَأَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ: الصُّنَابِحِيَّ، وَأَوْصَى الصُّنَابِحِيُّ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَوْصٰى أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ.

تحقیق

إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الصحيح غير عقبة بن مسلم. فقد روى له البخاري في "الأدب المفرد" وأبو داود والترمذي والنسائي، وهو ثقة.

المقرئ: هو عبد الله بن يزيد المكي. وحيوة: هو ابن شريح بن صفوان التجيبي، وأبو عبد الرحمن الحبلي: هو عبد الله بن يزيد المعافري، والصنابحي: هو عبد الرحمن بن عُسَيْلة.

وأخرجه أبو داود (1522)، والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (109)، والبزار في "مسنده" (2661)، وابن خزيمة (751)، وابن حبان (2020) و (2021)، والطبراني في "الكبير" 20/(110)، وفي "الدعاء" (654)، والحاكم 1/273 و3/273-274، وأبو نعيم في "الحلية" 1/241 و5/130 من طريق عبد الله بن يزيد المقرئ، بهذا الإسناد.

وأخرجه النسائي في "المجتبى" 3/53 من طريق عبد الله بن وهب، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" (118) من طريق يحيى بن يعلى، كلاهما عن حيوة بن شريح، به.

وأخرجه الطبراني 20/(250) من طريق عبد الله بن لهيعة، عن عقبة، به.

وأسقط من إسناده الصنابحي. وابن لهيعة سيئ الحفظ.

وأخرجه الطبراني في "الكبير" 20/(218)، وفي "الشاميين" (1650) من طريق محمد بن إسماعيل بن عياش، عن أبيه، عن ضمضم بن زرعة، عن شُريح ابن عبيد، عن مالك بن يَخامر، عن معاذ. ومحمد بن إسماعيل ضعيف.

وسيأتي (22126).

وقد سلف هذا الدعاء من حديث أبي هريرة برقم (7982) دون تقييده دبر الصلاة.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج٣٦ ص٤٢٩، رقم 22119 المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني رحمه الله (المتوفى ٢٤١ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط، عادل مرشد، وآخرون، إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي

الناشر: مؤسسة الرسالة. الطبعة:الأولى ١٤٢١ھ)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کے مجھ سے فرمایا: ''اے معاذ! مجھے تجھ سے محبت ہے''۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! مجھے بھی آپ ﷺ سے محبت ہے''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''(تو اس محبت کی بنا پر میں تجھ سے کہتا ہوں کہ) ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کیا کرو، اور اسے کبھی نہ چھوڑو:

أَللّٰهُمَّ! أعنى على ذِكْرِكَ وشُكْرِكَ وحُسْنِ عِبادَتك''۔

ترجمہ اے اللہ! میری مدد فرما، اور مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی، اپنے شکر کی، اور اپنی اچھی عبادت کی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس بات کی وصیت اپنے شاگرد حضرت صنابحی رحمۃ اللہ علیہ کو فرمائی اور انھوں نے اپنے شاگرد حضرت ابوعبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کو فرمائی۔ حضرت ابوعبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد حضرت عقبہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو فرمائی۔

حدیث نمبر 5:- حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلًى لِأُمِّ سَلَمَةَ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ، تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ: "أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا طَيِّبًا، وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا"۔

تحقیق إسناده ضعيف لإبهام مولى أم سلمة. وبقية رجال الإسناد ثقات رجال الشيخين. رَوْح: هو ابنُ عُبادة.

وأخرجه الطيالسي (1605)، وابن أبي شيبة 10/ 234، وعَبْد بن حُميد في "المنتخب" (1535)، وابن ماجه (925)، وأبو يعلى (6950)، والطبراني في "الكبير" 23/ (686)، وفي "الدعاء" (671)، وابن السُّني في "عمل اليوم والليلة" (54) و(110)، والبيهقي في "الدعوات" (99)، والحافظ في "نتائج الأفكار" 2/ 312 من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد. وسقط اسم أمّ سَلَمة من مطبوع الطيالسي.

واستدركناه من "نتائج الأفكار". وقد سلف برقم (26521).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۴۴ ص ۲۲۱ رقم 26602. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط. عادل مرشد وآخرون. إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي. الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

ترجمہ حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر کا سلام پھیرتے تو دعا کرتے: ''اے اللہ! میں آپ سے علم نافع، رزق واسع اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں''۔

حدیث نمبر 6:- حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ، أَوْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَدْعُو فِي دُبُرِ صَلَاةِ الظُّهْرِ: "أَللّٰهُمَّ! خَلِّصِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَضَعَفَةَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً، وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا".

تحقیق صحيح دون قوله: دبر صلاة الظهر وهذا إسناد ضعيف لضعف علي بن زيد -وهو ابن جدعان-. وعبيد الله بن إبراهيم لم نجد له ترجمة. وقد ذكر البخاري في "التاريخ الكبير" 41/5، وابن أبي حاتم في "الجرح والتعديل" 2/5، وابن حبان في "الثقات" 9/7: عبد الله -مكبر- ابن إبراهيم القرشي، يروي عن مولى لهم عن جابر بن عبد الله. روى عنه أيوب السختياني. ولم يذكروا اختلافاً في اسمه.

وممن يروي عن أبي هريرة إبراهيم بن عبد الله بن قارظ الزهري، ويقال: عبد الله بن إبراهيم الزهري، وهو قرشي.

وانظر ما سلف برقم (7260).

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ج ۱۵ ص ۱۶۲ رقم 9285. المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى ۲۴۱ھ). المحقق: شعيب الأرنؤوط. عادل مرشد وآخرون. إشراف: د. عبد الله بن عبد المحسن التركي.

الناشر: مؤسسة الرسالة۔الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْمَقْرِئُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَهُ بَعْدَمَا سَلَّمَ، وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: "أَللّٰهُمَّ! خَلِّصِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وسَلَمة بْنَ هِشَامٍ، وَضَعَفَةَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا مِنْ أَيْدِي الْكُفَّارِ"۔

(تفسير القرآن العظيم۔ج۲ص۳۹۰۔المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي(المتوفى ۷۷۴ھ)۔ المحقق:سامي بن محمد سلامة۔ الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع۔الطبعة:الثانية،۱۴۲۰ھ)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رخ رہتے ہوئے اپنے دست مبارک کو اٹھایا اور دعاء کی: "اے اللہ! ولید بن ولید رضی اللہ عنہ، عیاش بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ اور کمزور مسلمانوں کو جو کسی تدبیر کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ راستے سے واقف ہیں۔ کفار کے ہاتھوں نجات اور خلاصی دے دیجئے"۔

حدیث نمبر 7:۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَرَأَى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ بِدَعَوَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا، قَالَ: "إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ"۔

(المعجم الكبير۔ج۱۳ص۱۲۹رقم324۔المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني(المتوفى ۳۶۰ھ)۔ المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي۔دار النشر:مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔ الطبعة: الثانية)

نقله ابن كثير في "جامع المسانيد" (5496/ قلعجي) و (45/4/ابن دهيش) عن

المصنف، به. وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" (169/10) وقال: رواه الطبراني، وترجم له فقال: "محمد بن أبي يحيى الأسلمي عن عبد الله بن الزبير". ورجاله ثقات.
ورواه الضياء في "المختارة" (336/9) من طريق المصنف، به.
(المُعْجَمُ الكَبِير للطبراني المُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرابع عشر. ج ۱۴ ص ۲۶۶ رقم 14907 المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى: ۳۶۰ھ) تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية د/ سعد بن عبد الله الحميد و د/ خالد بن عبد الرحمن الجريسي)
(رواه الطبراني، وترجم له. فقال: محمد بن أبي يحيى الأسلمي عن عَبْدِاللهِ بنَ الزُّبَيْرِ ورجاله ثقات. مجمع الزوائد: ج ۱۰ ص ۱۹۴ رقم ۱۷۳۴۵، دار الكتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ حضرت محمد بن ابی یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک شخص کو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھائے دیکھا تو جب نماز پڑھ چکے تو اس شخص سے فرمایا: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد ہاتھوں کو (دعا کے لیے) اٹھاتے تھے"۔
ان احادیث مبارکہ کے عموم سے ظاہر ہے کہ نوافل و فرائض کے بعد ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

حدیث نمبر 8: - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا شَدَّادٌ أَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا رَفَعَ قَوْمٌ أَكُفَّهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَهُ شَيْئًا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَضَعَ فِي أَيْدِيهِمُ الَّذِي سَأَلُوا".
(المعجم الكبير. ج ۶ ص ۲۵۴ رقم 6142 المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمه الله (المتوفى ۳۶۰ھ). المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.
(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد. ج ۱۰ ص ۱۶۹ رقم 17341 المؤلف: أبو الحسن نور

الدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۰۷ھ). المحقق: حسام الدین القدسی. الناشر: مکتبة القدسی، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس قوم نے بھی اپنی ہتھیلیوں کو اللہ کی جانب اٹھایا کسی چیز کو مانگتے ہوئے تو اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ وہ ان لوگوں کے ہاتھوں میں ان کی مانگی ہوئی چیز رکھ دیں گے''۔

حدیث نمبر 9:۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰی، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ هُبَيْرَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ... سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَجْتَمِعُ مَلَأٌ فَيَدْعُو بَعْضُهُمْ وَيُؤَمِّنُ سَائِرُهُمْ إِلَّا أَجَابَهُمُ اللهُ" الحدیث

(المعجم الکبیر ج ۴ ص ۲۱ رقم 3536. المؤلف: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۶۰ھ). المحقق: حمدی بن عبد المجید السلفی دار النشر: مکتبة ابن تیمیة، القاهرة. الطبعة: الثانیة)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ ابْنِ لَهِيعَةَ، وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۱۰ ص ۱۷۰ رقم 17347 المؤلف: أبو الحسن نور الدین علی بن أبی بکر بن سلیمان الهیثمی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۰۷ھ). المحقق: حسام الدین القدسی. الناشر: مکتبة القدسی، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

(وابن لهیعة الراوی عنه فی هذا الحدیث هو عبد الله بن یزید المقری وهو احد العبادلة الذین تعد روایتهم عن ابن لهیعة أعدل وأقوی)

ترجمہ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''قوم (مسلم) جب جمع ہوتی ہے اور ان میں سے بعض دعا کرتے اور بعض آمین کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کر لیتے ہیں''۔

وضاحت: ان دونوں حدیث پاک سے اجتماعی دعا اور اس کی قبولیت کا ثبوت ہوتا ہے۔ پھر یہ اجتماع عام ہے کہ نماز کے وقت میں ہو یا کسی اور وقت میں۔ حدیث میں اس کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

حدیث نمبر 10:۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ:أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:"سَلُوا اللهَ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ، وَلَا تَسْلُوهُ بِظُهُورِهَا".

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَمَّارِ بْنِ خَالِدٍ الْوَاسِطِيِّ، وَهُوَ ثِقَةٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،ج١٠ص١٦٩،رقم 17346۔المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ(التوفی ۸۰۷ھ). المحقق:حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

حَدَّثَنَا الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ سَعِيدٍ أَبُو جَعْفَرٍ الأَخْرَمُ، ثنا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"إِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ، وَلا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا".

(تاريخ أصبهان = أخبار أصبهان،ج٢ص١٩٥،٢٧٦۔المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني رحمہ اللہ (المتوفى ۴۳۰ھ). المحقق: سيد كسروي حسن۔الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت۔الطبعة: الأولى، ۱۴۱۰ھ)

تحقیق

منها عن أبي بكرة مرفوعا به. أخرجه أبو نعيم في "أخبار أصبهان" (2/ 224) من طريق أبي جعفر الأخرم حدثنا عمار بن خالد حدثنا القاسم بن مالك المزني عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه. وهذا رجاله ثقات رجال الشيخين غير عمار بن خالد وهو ثقة، و كذا من دونه.

وقد قال الهيثمي (10/ 169) : رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح غير عمار بن خالد الواسطي وهو ثقة. وقد صح عن خالد بإسناد آخر له مرسلا. فقال ابن أبي شيبة في "المصنف" (12/ 21/ 1) : أنبأنا حفص بن غياث عن خالد عن أبي قلابة عن ابن محيريز مرفوعا به. وهذا سند مرسل صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين واسم ابن محيريز عبد الله. لكن أخرجه يعقوب بن أحمد الصيرفي في "المنتقى من فوائده" (2/257) من طريق أبي نعيم حدثنا سفيان عن خالد عن أبي قلابة عن

عبد الرحمن بن محيريز به. ولعل هذا أصح. فقد ذكره ابن أبي حاتم (2/ 206) من رواية بشر بن المفضل عن خالد الحذاء به. وقال: "قال أبي: يقال: هو عبد الله بن محيريز. الصحيح. وكذلك قال خالد عن أبي قلابة".

قلت: فإن كان هو عبد الله فالسند صحيح وإن كان عبد الرحمن. فمحتمل للصحة لأنه قد أورده ابن حبان في " الثقات " (1/ 129) وقد روى عنه جماعة. فهو صالح للاستشهاد به.

(سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها.ج ۲ ص ۱۴۳ تحت رقم 595۔المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني رحمہ اللہ (المتوفى: ۱۴۲۰ھ)۔الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض. الطبعة: الأولى، (لمكتبة المعارف) ۱۴۱۵ھ)

ترجمہ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'' اپنے ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے اللہ سے مانگا کرو باہری حصے سے نہیں''۔

حدیث نمبر 11:۔حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَعَوْتَ اللهَ فَادْعُ بِبَاطِنِ كَفَّيْكَ، وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا، فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ"۔

(سنن ابن ماجہ:بَابُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. رقم 1181۔

وأخرجه أبو داود (1485) من طريق عبد الله بن يعقوب بن إسحاق، عمن حدثه عن محمّد بن كعب القرظي، عن ابن عباس مرفوعا. وقال: روى هذا الحديث من غير وجه عن محمّد بن كعب كلها واهية. وهذا الطريق أمثلها. وهو ضعيف أيضًا.(حكم الألباني:ضعيف)

وَقَالَ شيخ الاسلام أَبُو الْفضل بن حجر فِي أَمَالِيهِ: هٰذَا حَدِيث حسن.

(فض الوعاء في أحاديث رفع اليدين بالدعاء. ص ۷۴.المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي رحمہ اللہ (المتوفى: 911ھ) الناشر: مكتبة المنار -

الأردن)

وذلك نظر الى شواهده)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم اللہ سے دعا کرو تو باطن ہتھیلی سے دعا کرو، ہتھیلی کے ظاہر سے دعا نہ کیا کرو اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیا کرو''۔

حدیث نمبر 12:۔حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ قَالَ: قَرَأْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ، عَنْ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ، أَنَّ أَبَا بَحْرِيَّةَ السَّكُونِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ السَّكُونِيِّ ثُمَّ الْعَوْفِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ، وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا".

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ: "لَهُ عِنْدَنَا صُحْبَةٌ - يَعْنِي مَالِكَ بْنَ يَسَارٍ".

تحقیق صحيح لغيره. وهذا إسناد حسن. أبو ظبية - ويقال: أبو طيبة - هو الكلاعي الحمصي. ثقه. وإسماعيل بن عياش روايته عن أهل بلده مستقيمة. وهذا منها.

ضمضم: هو ابن زرعة بن ثوب الحضرمي، وشريح: هو ابن عبيد بن شريح. وأبو بحرية: هو عبد الله بن قيس السّكوني.

وأخرجه ابن عساكر في "تاريخ دمشق" 43/57 من طريق أبي داود بهذا الإسناد.

وأخرجه ابن أبي عاصم في "الآحاد والمثاني" (2459)، وابن قانع في "معجم الصحابة" 3/47، والطبراني في "مسند الشاميين" (1639)، وابن عساكر في "تاريخ دمشق" 43/56، وابن الأثير في ترجمة مالك بن يسار من "أسد الغابة" 56/5، والمزي في ترجمة مالك بن يسار من "تهذيب الكمال" 27/168 من طريقين عن إسماعيل بن عياش، به.

وله شاهد من حديث ابن عباس السالف قبله.

وآخر من حديث أبي بكرة عند الطبراني كما في "فض الوعاء" للسيوطي (43)، وعلي بن عمر الحربي في "الفوائد المنتقاة عن الشيوخ العوالي" (141)، وأبو نعيم في "أخبار أصبهان" 2/224، ورجاله ثقات.

وثالث مرسل صحیح من حدیث ابن محیریز وهو تابعی کبیر عند ابن أبي شیبة 10/ 286. والعقیلی فی "الصحابة" - کما فی "الاصابة" - 5/208.

ورابع من حدیث رجل رأى النبی صلّى الله علیه وسلم عند أحجار الزیت یدعو باسطاً کفیه. سلف عند المصنف برقم (1172). وإسناده صحیح.

وخامس من حدیث عمیر مولى آبي اللحم عند أحمد (21944). وابن حبان (879) وإسناده صحیح.

وسادس من حدیث أنس سیأتی بعده.

(سنن أبي داود ج۲ ص۶۰۸ رقم 1486. المؤلف: أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدی السِّجِسْتانی (المتوفى: ۲۷۵ھ). المحقق: شعَیب الأرنؤوط - محمَّد کامِل قره بللی الناشر: دار الرسالة العالمیة. الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ھ)

ترجمہ حضرت مالک بن یسار عوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اندرونی ہتھیلیوں سے دعا مانگا کرو۔ ہتھیلیوں کے باہری حصہ سے نہ مانگا کرو''۔

حدیث نمبر 13:- حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى الْجُهَنِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ: لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

قال أبوعیسى: هَذَا صَحِيحٌ حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى. وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ قَلِيلُ الْحَدِيثِ، وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ، وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيُّ هُوَ ثِقَةٌ، وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ.

(سنن ترمذی کتاب الدعوات: ص ۱۳۰۵ رقم ۳۳۸۶ طبع دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۳ھ)

(المستدرك على الصحيحين ج۱ ص۷۱۹ رقم 1967. المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدویه بن نُعیم بن الحكم الضبی الطهمانی

النیسابوری المعروف بابن البیع (المتوفی ۴۰۵ھ) تحقیق: مصطفی عبد القادر عطا الناشر: دار الکتب العلمیۃ ، بیروت الطبعۃ: الأولی ۱۴۱۱ھ)

(وقال الحافظ ابن حجر فی بلوغ المرام: أخرجه الترمذی وله شواهد منها حدیث ابن عباس: عند أبي داؤد. ومجموعها یقتضی أنه حدیث حسن (بلوغ المرام ج۱ ص۲۲۷، ۲۲۸ تحت رقم الحدیث ۱۵۵۴). وأقرّ الحافظ علی ذکر ذلك الأمیر الصنعانی فی سبل السلام: (ج۴ ص۳۲، طبع دار المعرفة، بیروت) واستدل با لحدیث علی مشروعیة مسح الوجه بالیدین بعد الفراغ من الدعاء وأقرّه أیضاً المحدث عبدالرحمن المبارك فوری فی تحفة الأحوذی: ج۹ ص۳۲۹)

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جناب رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتے تھے تو ان کو اس وقت تک واپس نہیں لوٹاتے تھے جب تک کہ دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر نہیں پھیر لیا کرتے تھے''۔

حدیث نمبر 14:- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ"

تحقیق إسناده ضعیف لجهالة حفص بن هاشم بن عتبة. ولسوء حفظ ابن لهیعة.

وأخرجه أبو داود (1492) ومن طریقه البیهقی فی "الدعوات" (184) عن قتیبة بن سعید، بهذا الإسناد.

وسلف الحدیث عن خلاد بن السائب الأنصاری، عن أبیه برقم (16563) و (16564) ومتنه مغایر لهذا المتن: کان إذا دعا جعل باطن کفیه إلی وجهه

وفی باب مسح الوجه عقب الدعاء عن عمر بن الخطاب عند الترمذی (3386)، والطبرانی فی "الدعاء" (212)، والحاکم 1/536. وعن ابن عباس عند أبي داود (1485) وابن ماجه (1181) و (3866) وابن نصر فی مختصر قیام اللیل ص327، والحاکم 1/536. وإسناده ضعیف. قال أبو داود: روی هذا الحدیث من غیر وجه عن محمد بن کعب کلها واهیة. وهذا الطریق أمثلها وهو ضعیف أیضاً.

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، ج۲۹ ص۴۶۲، رقم 17943 المؤلف: أبو عبد الله أحمد

بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيبانی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ھ) المحقق: شعيب الأرنؤوط۔ عادل مرشد، وآخرون إشراف:د۔ عبد الله بن عبد المحسن التركی۔ الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة:الأولى، ۱۴۲۱ھ)

(وفيه ابن لهيعة۔ روى عنه قتيبة بن سعيد۔ ورواية قتية عنه صحيح وشيخ ابن لهيعة فی هذا الحديث ،حفص بن هاشم وهو مجهول لكن رجح ابن حجر فی تهذيب التهذيب :ج۲ص۲۲۰،ان شيخ ابن لهيعة فی هذا الحديث هو حبان بن واسع دون حفص بن هاشم وحبان بن واسع ذكره ابن حبان فی الثقات)

ترجمہ حضرت سائب کے والد حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھوں کو اٹھاتے تو (ختم دعا پر) ہاتھوں کو چہرۂ مبارک پر پھیرتے تھے''۔

حدیث نمبر 15:۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهُوَ وَهْبٌ قَالَ: "رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ يَدْعُوَانِ، يُدِيرَانِ بِالرَّاحَتَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ"۔

[قال الشيخ الألبانی] : ضعيف

(الأدب المفرد، ص ۲۱۴رقم 609 المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاری، أبو عبد الله رحمہ اللہ (المتوفی ۲۵۶ھ) المحقق:محمد فؤاد عبد الباقی۔ الناشر: دار البشائر الإسلامية بيروت الطبعة:الثالثة، ۱۴۰۹ھ)

ترجمہ حضرت ابونعیم وہب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دعا کرتے ہوئے دیکھا: ''(ختم دعا پر) دونوں حضرات اپنی ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیرتے تھے''۔

حدیث نمبر 16:۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: "كَانَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الدُّعَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ" عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَرُبَّمَا رَأَيْتُ مَعْمَرًا يَفْعَلُهُ ،وَأَنَا أَفْعَلُهُ۔

(المصنف، ج۲ص۲۴۷رقم 3234،3235 المؤلف: أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميری اليمانی الصنعانی رحمہ اللہ (المتوفى: 211ھ) المحقق: حبيب الرحمن الأعظمی رحمہ اللہ الناشر: المجلس العلمی- الهند يطلب من: المكتب الإسلامی -

بیروت۔ الطبعة: الثانية، 1403)

(مصنف عبدالرزاق: ج ۲ ص ۱۶۱ رقم ۳۲۴۰، ۳۲۴۱ طبع دارالکتب العلمیہ)

(واسناده صحيح هذا الحديث وان كان مرسلاً فالمرسل حجة عند كثير من المحدثين والفقهاء لا سيما اذا اعتضد من المرفوع)

ترجمہ حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھوں کو اپنے سینے تک اٹھاتے تھے پھر (ختم دعا پر) ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیتے تھے''۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ کو کئی بار ایسا کرتے دیکھا اور میں بھی اسی طرح دعا میں کرتا ہوں''۔

حدیث نمبر 17:۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ أَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"۔

(بخاری رقم 844؛ مسلم رقم 144-596؛ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، مشکوٰۃ رقم 962)

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد کہا کرتے تھے:

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ أَللّٰهُمَّ! لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک اور ساجی نہیں۔ اسی کی حکومت اور فرماں روائی ہے اور وہی حمد وستائش کا مستحق ہے اور ہر چیز پر اس کی قدرت ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو کسی کو دے دے، کوئی اسے روک سکنے والا نہیں اور جس چیز کے نہ دینے کا تو فیصلہ کرلے کوئی اسے روک سکنے والا نہیں۔

اور کسی سرمایہ والے کو اس کا سرمایہ تجھ سے مستغنی نہیں کر سکتا (یعنی بڑے سے بڑا سرمایہ دار اور صاحبِ جاہ وعظمت بھی ہر آن تیرے کرم کا محتاج ہے)۔

حدیث نمبر 18:- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الأَوْدِيَّ، قَالَ: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلاَةِ: "اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"۔ (بخاری رقم 2822؛ مشکوٰۃ رقم 964)

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعوذ کے یہ **کلمات** سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد ان **کلمات** کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"۔

ترجمہ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بزدلی سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل وکنجوسی سے۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں نکمی عمر سے (یعنی ایسے بڑھاپے سے جس میں حواس اور قویٰ صحیح سلامت نہ رہیں اور آدمی بالکل نکما اور دوسروں کے لیے بوجھ بن جائے) اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنوں سے اور قبر کے عذاب سے۔

حدیث نمبر 19:- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ حِينَ يُسَلِّمُ: "لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ، وَلاَ نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ۔ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ۔ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔ وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ۔ (مسلم: رقم 139-594)

ترجمہ حضرت ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ تابعی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ اس منبر پر خطبہ دیتے ہوئے بیان فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد نماز کے ختم پر کہا کرتے تھے:

"لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ۔ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ۔ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ"۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں۔ اسی کی حکومت اور فرماں روائی ہے اور وہی حمد وستائش کا مستحق ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت سب اللہ تعالیٰ ہی کے ارادہ سے ہے۔ اس کا کوئی معبود نہیں۔ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ سب نعمتیں اسی کی ہیں۔ فضل واحسان اسی کا ہے۔ اچھی تعریف بھی اسی کے لیے ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم پورے اخلاص کے ساتھ اسی کی بندگی کرتے ہیں اگرچہ منکروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

9.2:۔ دعا میں ہاتھ اُٹھانے کی احادیث معنیٰ کے لحاظ سے متواتر ہیں

دعا میں ہاتھ اُٹھانے کی احادیث کی کثرت کے پیشِ نظر شیخ محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے "اتمام الدراية بشرح النقاية" میں یہ بات گزر چکی ہے، جس میں انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک جز (رسالہ) جمع کیا ہے: ''فی حدیث رفع الیدین فی الدعاء'' (دعا میں ہاتھ اُٹھانے کی حدیث کے سلسلہ میں)۔ میرے سامنے مختلف طریقوں اور سندوں سے (اس کے ثبوت میں)

ایک سو(۱۰۰)احادیث آئی ہیں۔امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے ہی تقریب کی شرح میں منقول ہے۔انہوں نے فرمایا کہ متواتر المعنیٰ حدیث میں سے دعا میں ہاتھ اُٹھانے کی احادیث بھی ہیں۔جناب رسول اللہ ﷺ سے تقریباً سو(۱۰۰)احادیث ایسی مروی ہیں کہ جن میں دعا کے اندر ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے اور میں نے ان سب احادیث کوایک رسالہ میں جمع کر دیا ہے لیکن وہ احادیث مختلف حالات وواقعات کی ہیں۔ان میں سے ہر واقعہ میں تو احادیث متواتر نہیں ہیں۔البتہ ان سب میں جو بات قدرِ مشترک ہے،وہ دعا کے وقت ہاتھ اُٹھانا ہے۔پس یہ چیز مجموعی اعتبار سے متواتر ہے۔فتح الباری میں استسقاء میں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنے کی حدیث پر بحث کرتے ہوئے یہ تصریح ہے کہ مصنف یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دعاؤں کے باب میں اس سے ہر دعا میں ہاتھ اُٹھانے پر استدلال کیا ہے اور اس سلسلہ میں کئی احادیث واردہوئی ہیں جن کوامام منذری رحمۃ اللہ علیہ نے الگ رسالہ میں جمع کیا ہے۔امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے تقریباً تیس(۳۰)احادیث کو''شرح المہذب''نامی کتاب میں نماز کے متعلق مسائل کی بحث میں نقل کیا ہے۔امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دعا کے لیے دونوں ہاتھ اُٹھانا ثابت ہے۔استسقاء کے علاوہ دوسرے مواقع پر بھی۔اور وہ اتنی زیادہ احادیث ہیں کہ ان کوشمار کرنا بھی مشکل ہے اور میں نے تقریباً تیس(۳۰)احادیث کوجمع کیا ہے۔''شرح المہذب''کے نماز کی صفت کے باب کے آخر میں،میں نے ان کوذکر کر دیا ہے''۔

(نظم المتناثر من الحديث المتواتر،ج۱ص۱۷۶،۱۷۷۔المؤلف: أبو عبد الله محمد بن أبي الفيض جعفر بن إدريس الحسني الإدريسي الشهير بـ الكتانيؒ (المتوفى: 1345هـ).المحقق: شرف حجازي الناشر: دار الكتب السلفية - مصر)

ڈاکٹر محمود الطحان حفظہ اللہ تعالیٰ متواتر احادیث کی دوسری قسم متواتر معنوی کے تحت فرماتے ہیں:

"هوما تواتر معناه دون لفظه. مثل: أحاديث رفع اليدين في الدعاء، فقد ورد عنه ﷺ نحو مائة حديث، كل حديث منها فيه: أنه رفع يديه

فی الدعاء، لکنها فی قضایا مختلفة فکل قضية منها لم تتواتر والقدر المشترك بينها-وهو الرفع عند الدعاء-تواتر باعتبار مجموع الطرق…
(تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی للسیوطی ج ۲ ص ۱۸۰؛ تیسیر مصطلح الحدیث ص ۱۹ طبع مکتبۃ البشریٰ، کراچی)

ترجمہ تواترِ معنوی وہ ہے جس میں الفاظ کے بجائے معنیٰ کا تواتر منقول ہو۔ مثلاً دعا کے وقت ہاتھ اُٹھانے کی احادیث۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سو (100) احادیث مروی ہیں۔ ان میں سے ہر حدیث میں یہ منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے وقت ہاتھ اُٹھائے۔ اگرچہ یہ مختلف اوقات کی دعا میں منقول ہے۔ ہر وقت کی دعا کی احادیث اگرچہ متواتر نہیں ہیں۔ ان میں قدرِ مشترک کے طور پر دعا کے وقت ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے۔ اس طرح مجموعی طرق کے لحاظ سے یہ حدیث متواتر ہے۔

تنبیہ مذکورہ کیفیت کے ساتھ فرض وغیرہ نمازوں کے بعد دعا مانگنے کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ ان مذکورہ احادیث سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہے۔ لہٰذا اسے بدعت سمجھنا یا کہنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ البتہ نماز کے بعد اس طرح دعا مانگنا ایک امر مستحب ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص ایسا نہ کرے تو اس پر انکار و ملامت مناسب نہیں۔

9.3:۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

(قَوْلُه: بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ):أَيِ الْمَكْتُوبَةِ.

وَفِي هٰذِهِ التَّرْجَمَةِ رَدٌّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بَعْدَ الصَّلَاةِ لَا يُشْرَعُ مُتَمَسِّكًا بِالْحَدِيثِ الَّذِي أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَثْبُتُ إِلَّا قَدْرَ مَا يَقُولُ: "أَللّٰهُمَّ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ" وَالْجَوَابُ: أَنَّ الْمُرَادَ بِالنَّفْيِ الْمَذْكُورِ نَفْيُ اسْتِمْرَارِهِ جَالِسًا عَلٰى هَيْئَتِهِ قَبْلَ السَّلَامِ إِلَّا بِقَدْرِ أَنْ يَقُولَ مَا ذَكَرَ فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّهُ كَانَ

إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ. فَيُحْمَلُ مَا وَرَدَ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يَقُولُهُ بَعْدَ أَنْ يقبل بِوَجْهِهِ على أصحابه. قَالَ ابن الْقَيِّمِ فِي الْهَدْيِ النَّبَوِيِّ: وَأَمَّا الدُّعَاءُ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ سَوَاءٌ الْإِمَامُ وَالْمُنْفَرِدُ وَالْمَأْمُومُ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مِنْ هَدْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلًا. وَلَا رُوِيَ عَنْهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَلَا حَسَنٍ وَخَصَّ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ بِصَلَاتَيِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ. وَلَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ، وَلَا أَرْشَدَ إِلَيْهِ أُمَّتَهُ. وَإِنَّمَا هُوَ اسْتِحْسَانٌ رَآهُ مَنْ رَآهُ عِوَضًا مِنَ السُّنَّةِ بَعْدَهُمَا. قَالَ: وَعَامَّةُ الْأَدْعِيَةِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالصَّلَاةِ إِنَّمَا فَعَلَهَا فِيهَا وَأَمَرَ بِهَا فِيهَا. قَالَ: وَهٰذَا اللَّائِقُ بِحَالِ الْمُصَلِّي فَإِنَّهُ مُقْبِلٌ عَلَى رَبِّهِ مُنَاجِيهِ. فَإِذَا سَلَّمَ مِنْهَا انْقَطَعَتِ الْمُنَاجَاةُ وَانْتَهَى مَوْقِفُهُ وَقُرْبُهُ. فَكَيْفَ يَتْرُكُ سُؤَالَهُ فِي حَالِ مُنَاجَاتِهِ وَالْقُرْبِ مِنْهُ، وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَسْأَلُ إِذَا انْصَرَفَ عَنْهُ. ثُمَّ قَالَ: لٰكِنَّ الْأَذْكَارَ الْوَارِدَةَ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ أَتَى بِهَا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْهَا وَيَدْعُوَ بِمَا شَاءَ. وَيَكُونُ دُعَاؤُهُ عَقِبَ هٰذِهِ الْعِبَادَةِ الثَّانِيَةِ وَهِيَ الذِّكْرُ لَا لِكَوْنِهِ دُبُرَ الْمَكْتُوبَةِ. قُلْتُ: وَمَا ادَّعَاهُ مِنَ النَّفْيِ مُطْلَقًا مَرْدُودٌ. فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: "يَا مُعَاذُ! إِنِّي وَاللّٰهِ! لَأُحِبُّكَ فَلَا تَدَعْ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ: أَللّٰهُمَّ! أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ". أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوٗد وَالنَّسَائِيُّ وَصَححهُ ابن حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ. وَحَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ فِي قَوْلِ: "أَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ". كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ. وَحَدِيثُ سَعْدٍ الْآتِي فِي بَابِ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ قَرِيبًا. فَإِنَّ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ الْمَطْلُوبَ. وَحَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: أَللّٰهُمَّ! رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ۔ الْحَدِيثُ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ وَحَدِيثُ صُهَيْبٍ رَفَعَهُ: كَانَ يَقُولُ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ: أَللّٰهُمَّ! أَصْلِحْ لِي دِينِي، الْحَدِيث۔ أخرجه النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابن حِبَّانَ، وَغَيْرُ ذٰلِكَ۔ فَإِنْ قِيلَ: الْمُرَادُ بِدُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ قُرْبَ آخِرِهَا، وَهُوَ التَّشَهُّدُ۔ قُلْنَا: قَدْ وَرَدَ الْأَمْرُ بِالذِّكْرِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ۔ وَالْمُرَادُ بِهِ بَعْدَ السَّلَامِ إِجْمَاعًا۔ فَكَذَا هٰذَا حَتّٰى يَثْبُتَ مَا يُخَالِفُهُ۔

وَقَدْ أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ: قِيلَ: "يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ"۔ قَالَ: "جَوْفَ اللَّيْلِ الْأَخِيرَ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ"۔ وَقَالَ حَسَنٌ۔ وَأَخْرَجَ الطَّبَرِيُّ مِنْ رِوَايَةِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ، قَالَ: "الدُّعَاءُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ النَّافِلَةِ كَفَضْلِ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى النَّافِلَةِ"۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج۱۱ص ۱۳۳،۱۳۴ المؤلف:أحمد بن علی بن حجر أبو الفضل العسقلانی الشافعی۔الناشر:دار المعرفة، بیروت ۱۳۷۹ھ رقم کتبه وأبوابه وأحادیثه:محمد فؤاد عبد الباقی قام بإخراجه وصححه وأشرف علی طبعه:محب الدین الخطیب)

ترجمہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے باب الدعاء بعد الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ نماز سے مراد فرض نماز ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ کا مقصد اس سے اس کا رد کرنا ہے جو نماز کے بعد دعا کو غیر مشروع کہتا ہے اور حدیثِ مسلم سے استدلال کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر نے کے بعد صرف اتنا ٹھہرتے تھے: أَللّٰهُمَّ!أَنْتَ السَّلَامُ، ومنك السلام۔ تبارکت یا ذاالجلال والاکرام کہہ لیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نفی مذکور سے مراد اس نماز کی ہیئتِ سابقہ پر استمرارِ جلوس کی نفی ہے، کیونکہ یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔لہٰذا نماز کے بعد دعا والی احادیث کا محمل یہی ہوگا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف توجہ فرما کر (اجتماعی) دعائیں کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے ''الہدی النبوی'' میں کہا ہے: ''سلام نماز کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا خواہ امام کی ہو یا منفرد کی، یا مقتدی کی، کوئی بھی قطعاً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باسنادِ صحیح یا حسن ایسا ثابت ہوا ہے۔ اور جن لوگوں نے نمازِ فجر اور عصر کے لیے اس کو خاص کیا ہے، وہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا خلفاء رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے، اور نہ اس کے لیے اُمت کو ہدایت کی گئی ہے۔ لہٰذا اس کو ان دونوں نمازوں کے بعد جس نے بھی مستحسن سمجھ کر کیا۔ گویا اس نے سنت کی جگہ ایک نئی بات ایجاد کی ہے۔

پھر لکھا کہ نماز کے بارے میں اکثر ادعیہ مرویہ کا تعلق نماز کے اندر پڑھنے سے ہے۔ اسی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہیں۔ اور اسی میں پڑھنے کا بھی حکم دیا ہے۔ اور یہی نمازی کے لائق بھی ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اس سے مناجات کرتا ہے۔ اور سلام پھیر کر تو اس کی حالتِ مناجات ختم ہو جاتی ہے اور اس کا موقف وقرب بھی ختم ہو جاتا ہے۔ تو اب اُس سے دعا کا کیا موقع ہے، جو وقت سوال کا تھا اس مناجات وقرب کے وقت تو دعا نہ کی۔ اور اب اس سے فراغت کے بعد دعا اور سوال کرتا ہے۔

البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ نماز کے بعد پہلے اذکارِ مسنونہ وماثورہ پڑھے۔ پھر درود شریف پڑھے اور پھر جو چاہے دعائیں مانگے۔ تو اس طرح اس کی دعا اس دوسری عبادت (اذکار ماثورہ بعد الصلوٰۃ) کے عقب میں ہوگی۔ فرض نماز کے بعد نہ ہوگی۔

حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ رحمۃ اللہ علیہ کی پوری بات نقل کر کے لکھا۔ میں کہتا ہوں کہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا ادعاءِ مذکور (نماز کے بعد دعا مانگنا مشروع نہیں ہے، ان کا یہ دعویٰ) نفی مطلق کی صورت میں مردود ہے کیونکہ مندرجہ ذیل احادیث سے اس کی تردید ہوتی ہے۔

1 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نماز کے بعد یہ دعا تلقین فرمائی: أَللّٰھُمَّ! أَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

(ابوداود، نسائی، صحیح ابن حبان والحاکم)

2 حدیثِ ابی بکرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ حضور ﷺ ہر نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ !انی أعوذ بك من الکفر والفقر وعذاب القبر پڑھتے تھے (ترمذی، نسائی، صححہ الحاکم)

3 حدیثِ سعد رضی اللہ عنہ جو باب التعوذ من البخل بخاری میں ہے، اس کے بعض طرق میں ہمارا مقصود ہے۔

4 حدیثِ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہ حضور ﷺ ہر نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ !ربنا ورب کل شئ الخ پڑھا کرتے تھے (ابوداؤد، نسائی)

5 حدیثِ صہیب رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہ نماز سے فارغ ہو کر اَللّٰھُمَّ !أصلح لی دینی الخ پڑھا کرتے تھے (نسائی، صححہ ابن حبان)

اس کے بعد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا کہ احادیث کے الفاظ میں جو دبر کل صلوٰۃ کا لفظ آیا ہے۔ اس سے قربِ آخرِ صلوٰۃ یعنی تشہد کے ساتھ دعا مراد لینا اس لیے صحیح نہیں کہ ذکر بعد الصلوٰۃ کا امر بھی وارد ہوا ہے اور اس سے مراد اجتماعی طور سے سلام کے بعد ہی ہے۔ تو اسی طرح یہاں بھی ہوگا۔ مگر یہ کہ اس کے خلاف کوئی دلیل صحیح لائی جائے۔ اور ترمذی میں یہ حدیث بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے جوف اللیل الآخر (آدھی رات کے بعد یعنی تہجد کے وقت) اور فرض نمازوں کے بعد دعاؤں کو مقبول فرمایا ہے۔ اور محدث طبری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت حضرت امام جعفر بن محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ فرض نمازوں کے بعد دعا نفل نمازوں کے بعد کی دعا سے زیادہ افضل ہے جیسا کہ خود فرض نماز کو نفل نماز پر فضیلت حاصل ہے۔

تنبیہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اجمالی تبصرہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نماز کے بعد دعا اور اس سے متعلقہ مسائل میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف جمہور سلفؒ سے الگ ہے۔ اس لیے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے نقد ضروری سمجھا۔ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاریؒ نے بھی ''المواہب'' میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا ادّعاء کا رد مدلل کیا ہے اور انھوں نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے تعقب مذکور کا ذکر بھی اپنی تائید میں کیا ہے۔

(اعلاء السنن: ج ۳ ص ۲۰۴۔ المؤلف: مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۴ھ)۔ ناشر: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی ۱۴۲۷ھ)

9.4:۔علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق

حضرت مولانا سید احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو تفصیل سے اپنی کتاب: انوار الباری شرح صحیح البخاری (ج ۱۷ ص ۱۲ تا ۲۲) میں لکھا ہے۔اس میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے افادات کی روشنی میں اس مسئلہ کو خوب منقح کیا گیا ہے۔یہاں اس کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے:

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب: الدعاء قبل السلام (سلام سے پہلے دعا کرنے کا باب) کے بعد باب: اذکار بعد الصلوٰۃ (نماز کے بعد اذکار کے بیان کا باب) قائم کیا ہے۔جیسا کہ کتاب الدعوات میں پہلے باب: ادعیہ خلالِ صلوٰۃ (نماز کے دوران دعاؤں کے مانگنے کا باب) کے بعد باب: الدعاء بعد الصلوٰۃ (نماز کے بعد دعا مانگنے کا باب) لائیں گے۔جس سے ثابت کریں گے کہ دعاء بعد الصلوٰۃ (نماز کے بعد دعا مانگنا) بھی مشروع ہے۔

دعائیں دو طرح سے مروی ہیں۔ایک تو وہ ہیں جو فرض نمازوں کے بعد سنتوں سے قبل کے لیے وارد ہیں۔دوسری وہ ہیں جو حضور اکرم ﷺ سے متفرق و منتشر اوقات میں ثابت ہوئی ہیں۔حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صرف قسم اوّل کا بیان کر رہے ہیں۔جس پر عمل کی صورت یہ ہے کہ جس طرح حضور اکرم ﷺ نے کوئی دعا کی ہے، کبھی دوسری۔تو اسی طرح اس کا اتباع کیا جائے، کہ وقت کم ہوتا ہے۔اس میں جمع کرنے سے سنن ونوافل نماز کے بعد والے میں تاخیر ہوگی۔اور جب حضور اکرم ﷺ سے ہی کبھی کوئی دعا آتی ہے، کبھی دوسری۔تو اسی طرح ہمیں بھی اتباعِ سنت کرنا ہوگا۔

(انوار الباری ج ۱۷ ص ۱۷)

9.5:۔نماز کے بعد ذکر اللہ بھی مستحب ہے

مسئلہ نماز کے بعد ذکر اللہ بھی مستحب ہے اور رسول پاک ﷺ نے اس کی بڑی فضلیت بیان فرمائی ہے۔

حدیث نمبر 20:۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيِّ -قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَحَمِدَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبَّرَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ. وَقَالَ: تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (صحیح مسلم رقم 146-597)

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کہے: ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد اللہ، ۳۳ بار اللہ اکبر، پس یہ ۹۹ ہوئیں ۔اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ۱۰۰ کی تعداد پوری کرنے کے لئے کہے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'' تو اس کی خطائیں بخش دی جائیں گی اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

حدیث نمبر 21:۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ -أَوْ فَاعِلُهُنَّ- دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً. (صحیح مسلم رقم:144-596)

حدیث نمبر 22:۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ -أَوْ فَاعِلُهُنَّ- ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً، وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ تَحْمِيدَةً، وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ تَكْبِيرَةً، فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. (صحیح مسلم رقم:145-596)

ترجمہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "فرض نمازوں کے بعد کے یہ اذکار ہیں، جن کا کرنے والا نامراد نہیں ہوگا: ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر۔

حدیث نمبر 23:۔أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بِشْرٍ، بِطَرَسُوسَ، كَتَبْنَا عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ"۔

(السنن الكبرى، ج۹ ص ۴۴ رقم 9848۔ المؤلف: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي رحمہ اللہ (المتوفى: ۳۰۳ھ)۔حققه وخرج أحاديثه: حسن عبد المنعم شلبي۔ أشرف عليه: شعيب الأرناؤوط۔قدم له: عبد الله بن عبد المحسن التركي۔ الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت۔الطبعة: الأولى ۱۴۲۱ھ)

(عمل اليوم والليلة، ص ۱۸۲ رقم 100۔ المؤلف: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي رحمہ اللہ (المتوفى: ۳۰۳ھ)۔المحقق: د. فاروق حمادة۔الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت۔ الطبعة: الثانية، ۱۴۰۶ھ)

☐ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَمُوتَ"۔

وَفِي رِوَايَةٍ: وَ "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ"۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالْأَوْسَطِ بِأَسَانِيدَ، وَأَحَدُهَا جَيِّدٌ۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج۱۰ ص ۱۰۲ رقم 16922، 16923۔ المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ (المتوفى ۸۰۷ھ) المحقق: حسام الدين القدسي الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو شخص فرض نمازوں کے بعد آیت الکرسی پڑھے، اس کو جنت میں داخلہ سے سوائے موت کے اور کوئی نہیں روک سکتی"۔ دوسری روایت میں "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" پڑھنے کا ذکر ہے۔

حدیث 24:- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الرَّقَاشِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ فِي ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرَى".

(المعجم الكبير، ج ۳ ص ۸۳ رقم 2733. المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمہ اللہ (المتوفى ۳۶۰ھ). المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي. دار النشر: مكتبة ابن تيمية، القاهرة. الطبعة: الثانية)

(الدعاء للطبراني، ص ۲۱۴ رقم 674. المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني رحمہ اللہ (المتوفى ۳۶۰ھ). المحقق: مصطفى عبد القادر عطا. الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت. الطبعة: الأولى، ۱۴۱۳ھ)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج ۲ ص ۱۴۸ رقم 2892؛ ج ۱۰ ص ۱۰۲ رقم 16924. المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي رحمہ اللہ (المتوفى ۸۰۷ھ). المحقق: حسام الدين القدسي. الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة ۱۴۱۴ھ)

ترجمہ فرزندِ علیؓ و نواسۂ رسول ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جو شخص فرض نمازوں کے بعد آیت الکرسی پڑھے وہ دوسری نماز تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا''۔

تنبیہ احادیث میں فرض نمازوں کے بعد بہت سے اذکار مروی ہیں۔ اس موقع پر بغرض اختصار انہی پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

ضمیمہ

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق

عورتیں بھی مردوں کی طرح نماز پڑھیں۔صرف چند مقامات پر ان کی نماز میں اور مردوں کی نماز میں فرق ہے۔

1 تکبیرِ تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اُٹھانے چاہئیں۔اگر سردی کی وجہ سے ہاتھ چادر کے اندر ہوں، تب بھی جائز ہے۔عورتوں کو ہر حال میں چادر سے ہاتھ نکالے بغیر کندھوں تک اُٹھانے چاہئیں۔

2 تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیے اور عورتوں کو سینہ پر۔

3 مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑنا چاہیے اور دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر بچھانی چاہیے۔عورتوں کو دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہیے۔حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہیں چاہیے۔

4 مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیے کہ سَر، سرین اور پشت برابر ہو جائیں۔عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیے بلکہ صرف اس قدر جھکیں جس میں ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

5 مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنی چاہیے۔عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے ملا کر رکھنی چاہئیں۔

6 مردوں کو رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملی ہوئی۔

7 مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنے چاہیے، اور عورتوں

کو نہیں۔

8 مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو بچھی ہوئی۔

9 مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیے اور عورتوں کو نہیں۔

10 مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا چاہیے اور دائیں پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیے۔ عورتوں کو بائیں سُرین کے بل بیٹھنا چاہیے اور دونوں پیر دائیں طرف نکال دینے چاہئیں۔ اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر۔

11 عورتوں کو نماز میں کسی وقت بلند آواز سے قراءت کرنے کا اختیار نہیں، بلکہ اُن کو ہر نماز میں آہستہ آواز سے قراءت کرنی چاہیے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو حق وصداقت پر قائم ودائم رکھے اور ہمیشہ سوادِ اعظم کی معیت واتباع نصیب فرمائے اور اہل حق کے ساتھ تعصب وعناد اور ہٹ دھرمی سے جملہ اہل اسلام کو مامون ومحفوظ رکھے۔

اٰمین بجاہ النبی الکریم وسیدالانبیاء والمرسلین

وصلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وعلیٰ

من اتبعھم باحسان الیٰ یوم الدین۔

اعجاز احمد اشرفی

اتوار، ۸۔ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ بہ مطابق ۲۹۔ مارچ ۲۰۱۵ء

منگل، 10۔ شعبان 1440ھ مطابق 16 اپریل 2019ء

بحمد اللہ

1 صفاتِ باری تعالیٰ اور عقائد کے بارے میں مفید کتابیں

1:۔اِیْضَاحُ الدَّلِیْلِ فِیْ بَیَانِ صِفَاتِ الرَّبِّ الْجَلِیْلِ (صفاتِ باری تعالیٰ اور مسلکِ اہلِ السنت والجماعت)
2:۔صفاتِ باری تعالیٰ اور اکابر علمائے اُمت کے عقائد
3:۔اَلتَّنْزِیْهُ فِی الرَّدِّ عَلٰی أَهْلِ التَّشْبِیْهِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی "استواء علی العرش"
4:۔أَحْسَنُ الْبَیَانِ فِیْ تَنْزِیْهِ اللهِ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَکَانِ "اللہ تعالیٰ بغیر جہت اور مکان کے موجود ہیں"
5:۔اَلتَّنْزِیْهُ فِی الرَّدِّ عَلٰی عَقَائِدِ أَهْلِ التَّجْسِیْمِ وَالتَّشْبِیْهِ (صفاتِ متشابہات اور صحیح اسلامی عقیدہ)
6:۔روشن حقائق اردو ترجمہ: اَلْحَقَائِقُ الْجَلِیَّةُ فِی الرَّدِّ عَلَی ابْنِ تَیْمِیَّةِ فِیْ مَا أَوْرَدَهٗ فِی الْفَتْوَی الْحَمَوِیَّةِ (مصنف علامہ ابن جہبل ؒ)
7:۔عِقْدُ الْجِیْدِ فِیْ عَقِیْدَةِ التَّوْحِیْدِ ("لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کا مفہوم و مطلب)
8:۔أَزْهَارُ الْقَلَا ئِدِ فِیْ تَوْضِیْحِ الْعَقَائِدِ: عقائد اہلِ السنت والجماعت

2 نماز کے بارے میں چند مفید کتابیں

1:۔اِیْضَاحُ الْمَرَامِ فِیْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ (ترکِ قراءتِ مقتدی)
2:۔ رَاحَةُ الْعَیْنَیْنِ فِیْ تَرْكِ رَفْعِ الْیَدَیْنِ (ترکِ رفع یدین)
3:۔اَلدُّرُّ الثَّمِیْنُ فِی الْاِخْفَاءِ بِآمِیْنَ (اخفاء آمین) 4:۔خواتین کا مسنون طریقۂ نماز
5:۔اَلسُّنَّةُ الْغُرَّةُ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ تَحْتَ السُّرَّةِ (نماز میں ہاتھ باندھنے کا مسنون طریقہ)
6:۔اَلْحَبْلُ الْمَتِیْنُ فِیْ صِفَةِ صَلٰوةِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِیْنَ (رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ نماز)
7:۔أَنْوَارُ الْمَصَابِیْحِ فِیْ صَلٰوةِ التَّرَاوِیْحِ (نمازِ تراویح)

3 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے بارے میں مفید کتابیں

1:۔شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم 2:۔فضائلِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم 3:۔فضائلِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
4 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصہ اول: اہلِ بیت اور ان کی محبت و عظمت
5 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصہ دوم: فضائلِ اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن
6 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصہ سوم: فضائلِ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
7 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصہ چہارم: فضائلِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
8 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصہ پنجم: فضائلِ ذریتِ طاہرہ نبویہ رضی اللہ عنہم
9 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصہ ششم: فضائلِ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
10 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصہ ہفتم: فضائلِ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
11 فضائل اہل بیت رضی اللہ عنہم حصہ ہشتم: فضائلِ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما

رحمة للعالمین

کا طریقہ نماز

دار النعیم
اردو بازار لاہور پاکستان
0301-4441805